مولا علیؑ کی شان

میں

ایک ہزار احادیث

علیک ینتحب.. فؤادي المحب..

مجمع علمی اسلامی تہران ○ کراچی ○ بمبئی

مولا علیؑ کی شان

میں ایک ہزار احادیث

علی رضا صابری یزدی (قم)

الحسن بک ڈپو
مسجد باب العلم نارتھ ناظم آباد
کراچی۔ فون: 6626074

مجمع علمی اسلامی
تہران ○ کراچی ○ بمبئی

نام کتاب.................................... مولا علیؑ کی شان میں ایک ہزار احادیث

تالیف.................................... حجۃ الاسلام علی رضا صابری یزدی

ترجمہ.................................... سید اشتیاق حسین کاظمی

طبع اول.................................... انصاریان پبلی کیشنز (قم۔ ایران)

اصلاح ونظر ثانی.................................... رضا حسین رضوانی

طبع دوم.................................... مجمع علمی اسلامی

سال اشاعت.................................... ۲۰۱۰ء

مطبع.................................... محراب پریس کراچی

انتساب

حضرت علی علیہ السلام

کے والد ماجد

حضرت ابوطالب

اور آپ کی والدہ ماجدہ

حضرت فاطمہ بنت اسد

کے نام

سپاسِ جنابِ امیر علیہ السلام

(علامہ اقبالؔ)

اے محو ثنائے تو زبانہا
اے یوسف کاروانِ جانہا

اے بابِ مدینۂ محبّت
اے نوحِ سفینۂ محبّت

اے ماحیٔ نقشِ باطلِ مَن
اے فاتحِ خیبرِ دلِ مَن

اے سِرِّ خطِّ وُجوب و اِمکاں
تفسیر تو سُورہ ہائے قرآں

اے مذہبِ عشق را نمازے
اے سینۂ تو امینِ رازے

اے سِرِّ نُبوتِ محمدؐ
اے وصفِ تو مدحتِ محمدؐ

گردُوں کہ بہ رُفعت ایستادست
از بامِ بلندِ تو فتادست

ہر ذرّۂ درگہت چو منصور
در جوشِ ترانہ اَنا الطّور

بے تو نتواں باُو رسیدن
بے اُو نتواں بتو رسیدن

فردوس زِ تو چمن در آغوش
از شانِ تو حیرت آئنہ پوش

جانم بغلامیٔ تو خوشتر
سر بر زدہ ام زِ حبیب قنبر

ہشیارم و مست بادۂ تو
چوں سایہ زِ پا فتادۂ تو

از ہوش شدم مگر بہوشم
گوئی کہ نصیری خموشم

دانم کہ ادب بضبطِ راز است
در پردۂ خامشی نیاز است

اما چہ کنم مئے تولاّ
تُند است بروں فتد زِ مینا

زِ اندیشۂ عافیت رہیدم
جنسِ غمِ آل تو خریدم

یہ نظم جنوری ۱۹۰۵ء کے مخزن لاہور میں شائع ہوئی تھی۔ علامہ اقبالؔ باظہار عقیدت یہ نظم صبح کے وقت پڑھا کرتے تھے۔(اقبال اور حُبِّ اہلبیت اطہارؑ، مرتبہ سید محبوب علی زیدی الواسطی سیوہاروی)

فہرست

مقدمہ مؤلف ۱۷

کتاب لکھنے کا مقصد ۱۹
گفتگو کا آغاز ۲۴
حضرت علی علیہ السلام کی جائے ولادت اور تاریخ ۲۴
حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کیسے ہوئی ۲۶
حضرت علی علیہ السلام کا نسب ۲۸
حضرت علی علیہ السلام کی کنیت اور القاب ۳۰
حضرت علی علیہ السلام کا نام ۳۱
حضرت علی علیہ السلام خدا کی پرستش کرنے والوں کی نسل سے ۳۲
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی علیہ السلام کی والدہ کا احترام کرنا ۳۴

پہلا حصہ: اسلام، علم، عبادت، اخلاق، سیرت اور عدالت علیؑ

فصل اول: اسلام اور ایمان علیؑ ۳۹
حضرت علی علیہ السلام مسلم اول ۳۹

حضرت علی علیہ السلام مومن اول ۴۱
حضرت علی علیہ السلام کے ایمان کی فضیلت ۴۱
حضرت علی علیہ السلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تربیتی مکتب ۴۳
حضرت علی علیہ السلام کی پہچان کی ضرورت ۴۶
حضرت علی علیہ السلام کے چہرے پر نگاہ کرنا عبادت ہے ۴۸
حضرت علی علیہ السلام کا ذکر عبادت ہے ۴۸
حضرت علی علیہ السلام کے ذکر سے مجالس کو رونق بخشنا ۴۹
حضرت علی علیہ السلام کے فضائل کو پھیلانا ۵۱
اگر لوگوں کا ایک گروہ آپ کے بارے میں نہ کہتا ۵۴
اگر تم نہ ہوتے تو مومنین کی پہچان نہ ہوتی ۵۵

دوسری فصل: حضرت علی علیہ السلام کا علم و دانش ۶۱
حضرت علی علیہ السلام خدا کی ناطق کتاب ۶۴
کتاب کا علم حضرت علی علیہ السلام کے پاس ہے ۶۶
حضرت علی علیہ السلام علم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دروازہ ہیں ۶۷
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار باب علم کی علی علیہ السلام کو تعلیم دی ۷۰
حضرت علی علیہ السلام پیغمبرؐ کے شہر علم کا دروازہ ہیں ۷۴
حضرت علی علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے خزانے کا دروازہ ہیں ۷۶
حضرت علی علیہ السلام فقہ کے شہر کا دروازہ ہیں ۷۷
حضرت علی علیہ السلام مدینۃ الحکمت کا دروازہ ہیں ۷۸
اس سے پہلے کہ میں آپ کے درمیان سے چلا جاؤں مجھ سے پوچھیں ۸۱
اگر پردے ہٹ جائیں تو میرے یقین میں اضافہ نہیں ہوگا ۸۳

بغیر الف کے خطبہ کا ترجمہ ۸۴

بغیر نقطہ کے خطبہ کا ترجمہ ۸۶

حضرت علی علیہ السلام تمہارے لیے بہترین حاکم ہیں ۸۸

حضرت علی علیہ السلام کی استقامت ۹۰

حضرت علی علیہ السلام کے فیصلوں میں سے چند فیصلے ۹۲

حضرت علی علیہ السلام کا ایک قضیے میں فیصلہ ۹۲

دو عورتوں کے درمیان ایک بیٹی اور بیٹے پر جھگڑا ۹۳

دو عورتوں کا ایک بچے پر تنازعہ ۹۴

ایک امانت کے بارے میں فیصلہ ۹۶

تیسری فصل : حضرت علی علیہ السلام کی عبادت ۹۹

حضرت علی علیہ السلام پہلے نمازی ۱۰۱

حضرت علی علیہ السلام کا وضو اور نماز ۱۰۳

حضرت علی علیہ السلام کی نگاہ میں نماز کی فضیلت ۱۰۵

حضرت علی علیہ السلام اور نماز جماعت ۱۰۶

حضرت علی علیہ السلام روزانہ ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے ۱۰۸

حضرت علی علیہ السلام کی دعا اور مناجات ۱۰۹

حضرت علی علیہ السلام کا اخلاص ۱۱۰

حضرت علی علیہ السلام کا نماز میں خضوع و خشوع ۱۱۱

چوتھی فصل : حضرت علی علیہ السلام کے اخلاق اور سیرت ۱۱۳

حضرت علی علیہ السلام کا توکل علی اللہ میں اخلاص ۱۱۳

حضرت علی علیہ السلام عمدہ خصلت والے ۱۱۵
حضرت علی علیہ السلام کی عاجزی اور انکساری ۱۱۷
حضرت علی علیہ السلام کا تحمل ۱۱۸
حضرت علی علیہ السلام کا صبر ۱۱۹
حضرت علی علیہ السلام کا زہد ۱۲۱
دنیا حضرت علی علیہ السلام کی نگاہ میں ۱۲۳
حضرت علی علیہ السلام اپنی تلوار فروخت کرتے ہیں ۱۲۵
حضرت علی علیہ السلام کی قناعت ۱۲۷
حضرت علی علیہ السلام کی غذا ۱۳۰

پانچویں فصل : حضرت علی علیہ السلام کی عدالت اور بیت المال کی تقسیم ۱۳۲
حضرت علی علیہ السلام کی عدالت ۱۳۲
حضرت علی علیہ السلام اور مسلمانوں کا بیت المال ۱۳۴
حضرت علی علیہ السلام عقیل کو تادیب کرتے ہیں ۱۳۶
حضرت علی علیہ السلام کے ایثار کی چند مثالیں ۱۴۰
حضرت علی علیہ السلام اور بیوہ عورتوں کی دیکھ بھال ۱۴۵
حضرت علی علیہ السلام اور یتیموں کی سرپرستی ۱۴۷
حضرت علی علیہ السلام اور غلاموں کو آزاد کرنا ۱۴۸
حضرت علی علیہ السلام اپنے گورنروں کی باز پرسی کرتے ہیں ۱۴۹
حضرت علی علیہ السلام اور مستضعفین ۱۵۲
حضرت علی علیہ السلام کی محنت اور شجرکاری کی برکتیں ۱۵۶
حضرت علی علیہ السلام کی سخاوت اور کرامت ۱۵۷
حضرت علی علیہ السلام نے انگوٹھی زکوۃ میں دی ۱۶۰

دوسرا حصہ: حضرت علی علیہ السلام کے فضائل قرآن اور احادیث میں

پہلی فصل : حضرت علی علیہ السلام کے فضائل قرآن کی نگاہ میں ۱۶۷

دوسری فصل : احادیث میں حضرت علی علیہ السلام کا مقام اور منزلت ۱۸۳

مقام امیرالمومنین علیہ السلام ۱۸۳

حضرت علی علیہ السلام پر خدا، پیغمبرؐ اور فرشتوں کا فخر کرنا ۱۹۴

حضرت علی علیہ السلام کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش پر سوار ہوکر بتوں کو توڑنا ۱۹۶

حضرت علی علیہ السلام کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر سونا ۱۹۹

حضرت علی علیہ السلام اور شب معراج ۲۰۳

حضرت علی علیہ السلام اور شب بدر ۲۰۶

خدا کا حضرت علی علیہ السلام سے راز بیان کرنا ۲۰۷

حضرت علیؑ کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کرنا ۲۰۹

مباہلہ میں حضرت علی علیہ السلام کا مقام ۲۱۲

حضرت علی علیہ السلام اور سورج کے واپس لوٹ آنے کی حدیث ۲۱۵

سورج کا حضرت علی علیہ السلام کو سلام کرنا ۲۱۷

حدیث بچھونا ۲۲۰

حضرت علی علیہ السلام کے در کے سوا باقی دروازے بند کرنا ۲۲۳

حضرت علی علیہ السلام سورۂ اخلاص کی مثل ہیں ۲۲۷

حضرت علی علیہ السلام نبا العظیم ہیں ۲۳۱

حضرت علی علیہ السلام کشتی نوحؑ کی مانند ہیں ۲۳۳

حضرت علی علیہ السلام نجات کی کشتی ہیں ۲۳۵

حضرت علی علیہ السلام خدا کا دروازہ ہیں ۲۳۷

حضرت علی علیہ السلام دین کا دروازہ ہیں ۲۳۹

حضرت علی علیہ السلام ہدایت کا دروازہ ہیں ۲۴۰

حضرت علی علیہ السلام امن اور ایمان کا دروازہ ہیں ۲۴۲

حضرت علی علیہ السلام خدا کی مضبوط رسی ہیں ۲۴۴

حضرت علی علیہ السلام قابل اعتماد سہارا ہیں ۲۴۶

حضرت علی علیہ السلام سیدھا راستہ ہیں ۲۴۸

حضرت علی علیہ السلام بہترین انسان ۲۵۲

علی علیہ السلام سے کیا چاہتے ہو؟ علی علیہ السلام مجھ سے ہیں ۲۵۶

حضرت علی علیہ السلام میری روح ہیں ۲۵۹

حضرت علی علیہ السلام کی مثال ایسے ہے جیسے سر کی بدن سے ۲۵۹

علی علیہ السلام میری مثل ہیں ۲۶۰

علی علیہ السلام میرے بھائی ہیں ۲۶۷

حضرت علی علیہ السلام میرے دوست ہیں ۲۷۵

حضرت علی علیہ السلام اور مرغ بریاں کی حدیث ۲۷۸

حضرت علی علیہ السلام کا مقام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں ۲۸۰

حضرت علی علیہ السلام میں قائدانہ اوصاف ۲۸۲

اولی الامر کون ہیں ۲۸۵

حضرت علی علیہ السلام کے حق میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا ۲۸۷

حضرت علی علیہ السلام اس امت کے صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہیں ۲۸۹

علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ ہے ۲۹۳

علی علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی علیہ السلام کے ساتھ ہے ۲۹۷
میں آپ کے درمیان دو جانشین چھوڑے جا رہا ہوں خدا کی کتاب اور علیؑ ۲۹۸
حضرت علی علیہ السلام کے لئے آسمان سے پانی نازل ہونا ۳۰۰
حضرت علی علیہ السلام بی بی فاطمہؑ کے کفو ہیں ۳۰۳
حضرت علی علیہ السلام اور جنت ۳۰۸
حضرت علی علیہ السلام بہشت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہیں ۳۱۳
حضرت علی علیہ السلام اور حلقہ دروازہ بہشت ۳۱۶
حضرت علی علیہ السلام کعبہ مثال ہیں ۳۱۷
میں اور آپ اس امت کے دو باپ ہیں ۳۲۱
حضرت علی علیہ السلام کی خاصیتیں ۳۲۴
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجہیز میں علی علیہ السلام کی ذمہ داری ۳۲۶
حضرت علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمدار ۳۲۸
حضرت علی علیہ السلام اور حدیث علم ۳۳۲
جنگ میں حضرت علی علیہ السلام کی شجاعت اور افتخار آمیز کلمات ۳۳۷
حضرت علی علیہ السلام اور فتح خیبر ۳۴۰
حضرت علی علیہ السلام کے زخم اور ان پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غمگین ہونا ۳۴۳

تیسرا حصہ: غدیر، امامت، ولایت، علیؑ کی خلافت اور حضرت کے ساتھ مخالفت کے آثار

پہلی فصل: غدیر کا واقعہ ۳۴۹
حضرت علی علیہ السلام اور حدیث غدیر ۳۴۹

عید غدیر سب سے بڑی عید ہے ۳۵۳
عید غدیر کے دن روزہ رکھنا اور انفاق کرنا ۳۵۶
غدیر کا خطبہ ۳۶۲
دوسری فصل: حضرت علی علیہ السلام کی امامت ۳۷۷
حضرت علی علیہ السلام کی عصمت ۳۸۴
حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت ۳۹۱
حضرت علی علیہ السلام امیر المومنین ہیں ۳۹۹

تیسری فصل: حضرت علی علیہ السلام کی ولایت ۴۱۲
حضرت علی علیہ السلام کی ولایت مضبوط قلعہ ہے ۴۲۳

چوتھی فصل: حضرت علی علیہ السلام کی خلافت ۴۳۶
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کا علی علیہ السلام کی خلافت کو واضح کرنا ۴۳۶
حضرت علی علیہ السلام سب اوصیاء سے افضل ہیں ۴۴۹
حضرت علی علیہ السلام اوصیاء کے سردار ہیں ۴۵۱
حضرت علی علیہ السلام اور حدیث منزلت ۴۵۴

پانچویں فصل: حضرت علی علیہ السلام سے مخالفت کے اثرات ۴۵۷
جو حضرت علی علیہ السلام کے طور طریقے سے تخلف کرے ۴۵۷
جس نے حضرت علی علیہ السلام کی مخالفت کی ۴۵۸
حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی کرنا ۴۵۹

حضرت علی علیہ السلام پر سبقت لینا ۴۶۰
امامت کا منکر نبوت کا منکر ہے ۴۶۲
لوگوں کو حضرت علی علیہ السلام پر برتری دینا ۴۶۴

چوتھا حصہ: حضرت علیؑ سے دوستی اور ان کے شیعوں کی فضیلت اور حضرت علیؑ سے دشمنی اور اس کے نتائج

پہلی فصل: حضرت علی علیہ السلام سے دوستی ۴۶۷
حضرت علی علیہ السلام سے دوستی کے لئے خدا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کا فرمان ۴۶۷
حضرت علی علیہ السلام سے محبت کے ثمرات ۴۷۲
حضرت علی علیہ السلام سے محبت کی برکتیں ۴۷۶
اگر لوگ علی علیہ السلام سے دوستی کے لئے جمع ہوجاتے ۴۷۸
حضرت علی علیہ السلام سے دوستی عبادت ہے ۴۷۹
حضرت علی علیہ السلام کے محبین کے لئے سات خصلتیں ۴۸۰
حضرت علی علیہ السلام کی محبت مومن کا صحیفہ ہے ۴۸۱
حضرت علی علیہ السلام کی محبت اللہ کی مضبوط رسی ہے ۴۸۲
حضرت علی علیہ السلام کی محبت عروۃ الوثقیٰ ہے ۴۸۳
حضرت علی علیہ السلام کی محبت نیکی ہے ۴۸۴
حضرت علی علیہ السلام کی محبت عبادات کے قبول ہونے کا ذریعہ ہے ۴۸۴
حضرت علی علیہ السلام کی محبت نیک اعمال کے قبول ہونے کا سبب ہے ۴۸۵
حضرت علی علیہ السلام سے محبت اور ملائکہ کا مغفرت طلب کرنا ۴۸۶
حضرت علی علیہ السلام سے محبت گناہوں کے مٹ جانے کا ذریعہ ہے ۴۸۷

حضرت علی علیہ السلام سے محبت دعا کے قبول ہونے کا سبب بنتی ہے ۴۸۹
حضرت علی علیہ السلام سے محبت عزرائیل کے رحم کرنے کا سبب ہے ۴۹۱
موت کے وقت حضرت علی علیہ السلام کا اپنے چاہنے والوں کے سرہانے تشریف لانا ۴۹۳
حضرت علی علیہ السلام کی محبت موت کی سختیوں کو آسان کرتی ہے ۴۹۵
حضرت علی علیہ السلام سے محبت اور عمل نامہ کو دائیں ہاتھ میں پکڑانا ۴۹۵
حضرت علی علیہ السلام سے محبت اور پل صراط سے گزرنا ۴۹۹
حضرت علی علیہ السلام کی محبت سے رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں ۵۰۲
حضرت علی علیہ السلام کی محبت دوزخ سے نجات کا سبب ہے ۵۰۲
حضرت علی علیہ السلام سے محبت بہشت میں جانے کا سبب ہے ۵۰۳
حضرت علی علیہ السلام کی محبت کرامت کا تاج ہے ۵۰۴
حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرنے والا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محشور ہوگا........................ ۵۰۵
حضرت علی علیہ السلام سے محبت کے درخت کی جڑ بہشت میں ہے ۵۰۷
حضرت علی علیہ السلام سے محبت ایمان اور ان سے دشمنی نفاق ہے ۵۰۹
حضرت علی علیہ السلام سے محبت ایمان اور دشمنی کفر ہے........................ ۵۱۲
خوش نصیب ہے وہ شخص جو حضرت علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہے........................ ۵۱۴
حضرت علی علیہ السلام کی محبت کے ذریعے اپنی اولاد کا امتحان لیں ۵۱۶
حضرت علی علیہ السلام سے محبت کی فضیلت اور ان سے دشمنی کی سرزنش ۵۲۱
حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں غلو کرنے والوں کی مذمت ۵۲۷

دوسری فصل : حضرت علی علیہ السلام اور ان کے پیروکار ۵۳۳
حضرت علی علیہ السلام اور ان کے پیروکاروں کی فضیلت ۵۳۳
ہمارے شیعہ لوگوں میں سے خدا کے عرش کے نزدیک تر ہیں ۵۳۷

شیعوں کی چند صفات ۵۳۹
شیعوں کی چند نشانیاں ۵۴۲
حضرت علی علیہ السلام کے شیعوں کو آزمائیں ۵۴۵

تیسری فصل : حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی ۵۴۷
حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی اور اس کے نتائج ۵۴۷
جس نے علی علیہ السلام کو دشنام دی اس نے مجھے دشنام دی ۵۴۹
جو علی علیہ السلام سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا ۵۵۰
جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی کی وہ جاہلیت کی موت مرے گا ۵۵۱
حضرت علی علیہ السلام کا دشمن مسلمان نہیں مرے گا ۵۵۲
حضرت علی علیہ السلام کا دشمن قیامت کے دن پریشان ہوگا ۵۵۲
حضرت علی علیہ السلام کا دشمن ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گا ۵۵۳
خدا قتل کرے اس کو جو علی علیہ السلام سے جنگ کرے ۵۵۴
جس نے علی علیہ السلام کو ستایا اس نے مجھے ستایا ۵۵۵
جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ۵۵۶
جس نے علی علیہ السلام سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی ۵۵۷
جس نے حضرت علی علیہ السلام کی مدد نہ کی وہ ذلیل ہوگا ۵۵۸

پانچواں حصہ : حضرت علی علیہ السلام کی مظلومیت ، وصیت اور شہادت

پہلی فصل : حضرت علی علیہ السلام کا مظلوم ہونا ۵۶۱
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام کی مظلومیت ۵۶۱

حضرت علی علیہ السلام کا کنویں سے باتیں کرنا ۵۶۳

دوسری فصل : حضرت علی علیہ السلام کی وصیت ۵۶۶
حضرت علی علیہ السلام کی وصیتوں میں سے ایک وصیت ۵۶۶
حضرت علی علیہ السلام کا اپنے قاتل کی تواضع کرنا ۵۶۸
تیسری فصل : حضرت علی علیہ السلام کی شہادت ۵۷۰
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو شہادت کی بشارت دی ۵۷۰
حضرت علی علیہ السلام موت سے نہیں ڈرتے ۵۷۱
رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا ۵۷۲
حضرت علی علیہ السلام کی زیارت کا ثواب ۵۷۴
حضرت علی علیہ السلام کی جائے شہادت اور تاریخ شہادت ۵۷۵

فہرست منابع و مآخذ ۵۷۷
شیعہ منابع ۵۷۸
سنی منابع ۵۸۳

مقدمہ مؤلف

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَاللَّعْنَةُ الدَّائِمَةُ عَلٰى اَعْدَائِهِمْ اَجْمَعِيْنَ

علی علیہ السلام کون ہیں؟ ہم کیا جانیں علی علیہ السلام کون ہیں! علی علیہ السلام کی پہچان علی علیہ السلام کے خدا کو کرانی چاہیے؟ ہمیں چاہیے کہ علی علیہ السلام کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے پہچانیں اور جبرئیل علی علیہ السلام کا تعارف کرائیں، بالآخر علی علیہ السلام کا تعارف اور پہچان ان کی زوجہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو کرانا چاہیے،۔جن کا تعارف پروردگارِ عالم نے اپنی آسمانی کتابوں میں یعنی صُحفِ ابراہیم سے لے کر موسیٰ علیہ السلام کی توریت اور داؤد علیہ السلام کی زبور میں اور عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن میں کرایا ہے آیا کوئی اور ان کے بارے میں میں کچھ بیان کرنے کے لیے زبان کھول سکتا ہے؟!

بشر میں اتنی طاقت نہیں کہ ان کے بافضیلت مَقام کو چُھو سکے علی علیہ السلام کو دیکھنے اور پہچاننے کے لیے عرشِ عظیمِ الٰہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آسمانی معراج جیسے وسائل کی ضرورت ہے وگرنہ علی علیہ السلام کی پہچان کرنا ایسے ہوگی جس طرح کوئی ایک گہرے کنویں میں بیٹھ جائے اور سورج کو دیکھنے کی آرزو کرے، جو بھی خورشید کو دیکھنے کا خواہش مند ہے اگر کنویں کی گہرائی میں ہے اس سے باہر نکل آئے اگر اونچی جگہ پر کھڑا نہ ہو تو کم از کم ہموار جگہ پر کھڑا ہو جائے اور اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو تب سورج کا نظارہ کر سکتا ہے۔ یہ دنیا جس میں ہم زندگی گزار رہے ہیں اس میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ طاؤسِ کبریا علی علیہ السلام اپنے پَر کھولے اور اس تنگ دنیا میں پرواز کرے اور اپنا دیدار کروائے، یہ اسی وقت ممکن ہے جب خدا کے اَمر سے پہاڑ، صحرا اور دریا ہموار ہو جائیں اور سورج نابود ہو جائے

اور چاند اور ستارے ختم ہو جائیں اور کہکشائیں جل جائیں خالقِ کائنات کے علاوہ سب چیزیں فنا ہو جائیں، اس وقت خدا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کی حاکمیتِ مطلق تحقق پیدا کرے گی، کلام کرنے کی طاقت اور حرکت سب سے سلب ہو جائے گی اس دن خدائے یکتا علی علیہ السلام کو پوری عظمت اور بزرگواری کے ساتھ اہلِ محشر کے سامنے پیش کرے گا اور اہل محشر کو ان کا دیدار کروائے گا۔

علی علیہ السلام کون ہیں؟ ہم کیا جانیں علی علیہ السلام کون ہیں! مگر خداوند نے وحی کے ذریعہ علی علیہ السلام اور ان کے فضائل کی پہچان کروائی، مگر جبرئیل امین نے علی علیہ السلام کے نورانی چہرے کی ہمارے لیے معرفی نہیں کی؟

مگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے درخشاں چہرے سے نقاب نہیں ہٹائی ہاں معراج کی رات اور جنگِ خندق، اُحد، خیبر، بدر اور لیلۃ المبیت اور ہر جگہ پر خدا اور رسولؐ اور جبرئیل کے درمیان علیؑ کی کرامت اور بزرگواری کا تذکرہ تھا، ارے ہاں علی علیہ السلام وہ ہستی ہیں جن کی خداوند نے مکمل طور پر صفت بیان کی ہے علی علیہ السلام وہ ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن کی قدر اور منزلت کو بیان فرمایا ہے، علی علیہ السلام وہ ہیں جو پورے جہان میں خورشید کی مانند درخشاں ہیں۔

علی علیہ السلام وہ ہیں جو حجۃ الوداع کے موقع پر غدیرِ خُم میں خداوند کے امر سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسّط سے امامت اور خلافت پر منصوب ہوئے۔ پروردگارِ عالم نے اس دن شک اور شبہہ کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی اور نہ ہی کسی کے بہانے کو قبول کرے گا، علی علیہ السلام پہلے فرد ہیں جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے۔ علی علیہ السلام دینداری اور تقویٰ میں بے نظیر ہیں اور علم و حکمت میں بے مثال اور عدالت اور قضاوت میں فردِ واحد ہیں۔ علی علیہ السلام مسجد میں پہلے عابد اور میدانِ جنگ میں پہلے شجاع، اور بیت المال کے تقسیم کرنے میں پہلے عادل ہیں بہتر یہ ہے کہ ہم ان کے فضائل بیان کرنے سے

خاموش رہیں اور ان کی صفات کو آیات پر چھوڑ دیں۔

کتاب لکھنے کا مقصد

میں ۱۳۵۴ شمسی سے پروردگار کے فضل سے احادیث جمع کرنے میں مصروف ہوا۔ میرے اس کام کا ایک مقصد حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں احادیث جمع کرنا تھا۔ میں نے ۱۳۷۸ شمسی تک مولا علیؑ کی شان میں ۷۰۰ سے زائد احادیث جمع کرلی تھیں۔ جب ۱۳۷۹ شمسی میں دو عید غدیر کی وجہ سے اس سال کو "سال امیرالمومنینؑ" قرار دیا گیا تو میں نے سوچا کہ مزید ۳۰۰ احادیث مختلف کتابوں سے جمع کر کے مولا علیؑ کی شان میں ایک ہزار احادیث کتابی صورت میں شائع کروں۔

اس لیے میں نے اسی سال کے آغاز سے حضرتؑ کی رُوحِ اطہر کو وسیلہ بنایا اور خدا پر توکّل کرتے ہوئے اس کارِ خیر میں مصروف ہوگیا۔ الحمدُ للہ جس وقت کا میں نے اندازہ لگایا ہوا تھا اس وقت سے پہلے یہ کام ختم ہوا لیکن میرا ایک اور ہدف یہ بھی تھا کہ اس کتاب سے مختلف طبقات کے لوگ بہرہ مند ہوسکیں اس لیے میں نے سوچا کہ اس کتاب کو اعراب اور ترجمہ کے ساتھ پڑھنے والوں کی خدمت میں پیش کروں۔

البتہ اس کام کے لیے وقت چاہیے اسی وجہ سے اس کتاب کے طبع ہونے میں دیر ہوگئی، پھر بھی میں بہت خوش ہوں خدا کا شکر ہے کہ یہ توفیق حاصل ہوئی تا کہ اس سال کے آخر تک جسے امیرالمؤمنین علیہ السلام کے مقدّس نام سے زِینت دی گئی ہے تقریباً دن اور رات تلاش اور کوشش سے اس کتاب کو جو حضرت علی علیہ السلام کے مناقب اور فضائل میں ایک ہزار فضیلت پر مشتمل ہے "حَبلُ اللہ

المتین فِی مناقِبِ امیرِالمؤمنین علیہ السلام ''کوایک گل دستہ کے عنوان سے حضرتؑ کے دوستوں اور محبّین اور حضرتؑ کے چاہنے والوں کی خدمت میں پیش کروں۔ قابِل ذکر ہے کہ یہ ہزار اَحادیث پانچ حصوں اور ۱۸ فصلوں اور ۲۰۱ عَناوِین اور شیعہ اور اہلِ سنّت کی کتب سے لیے گئے ۲۰۶ ماٰخذ اور مَنابِع سے مرتّب ہوئی ہے۔

علی رضا صابری یزدی

احادیثِ کتاب کے نمونے

عن ابن یزید قال :سَألْتُ أبا الحسن علیه السلام عن قوله تعالی :واعتصموا بحبلِ اللّٰهِ جَمیعاً قال :علی بن أبی طالبٍ علیہ السلام حبلُ اللّٰهِ المتینُ.

تفسیر العیاشی ۱/ ۱۹۴ البحار ۳۶/ ۱۵ و

تفسیر نور الثقلین ۱/ ۳۷۷.

ابن یزید کہتے ہیں، میں نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے گفتارِ خداوند "تم سب خدا کی رسّی سے چمٹے رہو" کے بارے میں سوال کیا: حضرتؑ نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ خدا کی مضبوط رسّی ہیں۔

قال النَّبیّ صلی اللّٰه علیه وآله وسلم :یا عَلِیُّ ما عَرَفَ اللّٰهَ حَقَّ مَعْرِفَتِهِ غَیْرِی وَغَیْرُکَ، وَما عَرَفَکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ غَیْرُ اللّٰهِ وَغَیْرِی.

مناقب آل ابیطالب ۳/ ۲۶۷.

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! آپ کے اور میرے علاوہ کسی نے بھی خدا کے مقام کو نہیں پہچانا، اور کسی نے بھی سوائے خدا اور میرے جس عظمت کے تم لائق ہو نہیں پہچانا۔

قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم :لَوِ اجْتَمَعَ النّاسُ عَلیٰ حُبّ عَلِیّ بْنِ أَبی طالِبٍ لَما خَلَقَ اللّٰه النّارَ.

ینابیع المودۃ / ۱۲۵ .کشف الغمۃ ۱/ ۹۹.

احقاق الحق ۷/ ۱۴۷ والبحار ۳۹/ ۳۰۵.

ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تمام لوگ علی علیہ السلام کی دوستی کے لئے جمع ہو جاتے تو خداوند دوزخ کو خلق نہ کرتا۔

قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم :عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ حَلَقَةٌ مُعَلَّقَةٌ بِبابِ الْجَنَّةِ، مَنْ تَعَلَّقَ بِها دَخَلَ الْجَنَّةَ.

فرائد السمطین ۱/ ۱۸۰. احقاق الحق ۷/ ۱۶۸.

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام بہشت کے دروزے پر لگا ہوا حلقہ ہیں، جو بھی اس کو پکڑے گا وہ بہشت میں جائے گا۔

مدخل

۱ـ تَارِيخُ وِلَادَةِ الْإِمَامِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَحَلُّهَا

الف -عَن أبِي حمزةَ الثمالِيّ، قال :سمعتُ عَلِيَّ بنَ الحسينِ عليهمَا السلامُ يقولُ :إنَّ فاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْها ضَرَبَها الطَّلْقُ وَهِيَ فِي الطَّوافِ، فَدَخَلَتِ الْكَعْبَةَ فَوَلَدَتْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَليهِ السلامُ فِيها.(۱)

ب -ورُوِيَ عن عتّابِ بن أُسَيدٍ أنهُ قالَ :وُلِدَ أميرُ الْمُؤْمِنينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طالبٍ عليهِ السلامُ بِمَكَّةَ فِي بَيْتِ اللّٰهِ الحَرامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَلاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَجَبٍ، وَلِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عليهِ وآلهِ ثَمانٌ وَعِشْرونَ سَنَةً، قَبْلَ النُّبُوَّةِ بِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً.(۲)

ج -وُلِدَ عَلِيٌّ عليهِ السلامُ بِمَكَّةَ فِي الْبَيْتِ الحَرامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الثّالِثَ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ اللّٰهِ الْأَصَمِّ رَجَبٍ بَعْدَ عامِ الفيلِ بِثَلاثِينَ سَنَةً، وَلَمْ يُولَدْ فِي بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرامِ أَحَدٌ سِواهُ لا قَبْلَهُ وَلا بَعْدَهُ، وَهِيَ فَضِيلَةٌ خَصَّهُ اللّٰهُ بِها إجْلالاً لَهُ، وَإعْلاءً لِرُتْبَتِهِ، وَإظهارًا لِتَكْرِمَتِهِ.(۳)

د -)ورُوِيَ(أَنَّ أَميرَ الْمُؤْمِنينَ عَلِيَّ بْنَ أَبي طالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هاشِمِ بْنِ عَبْدِمَنافٍ وَصِيُّ رَسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَخَليفَتُهُ الإِمامُ العادِلُ وَالسَّيِّدُ الْمُرْشِدُ

۱ـ روضة الواعظين ۱/ ۸۱ ۲ـ البحار ۳۵/ ۷

۳ـ كشف الغمة ۱/ ۵۹، ارشاد القلوب / ۲۱۱، اعلام الورى / ۱۵۹ وكشف اليقين / ۱۷ باختلاف في موارد

وَالصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ، وَإِمامُ الْمُوَحِّدِينَ، كُنْيَتُهُ :أَبو الحَسَنِ، وُلِدَ بِمَكَّةَ فِي الْبَيْتِ الْحَرامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَلاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَجَبٍ، بَعْدَ عامِ الْفِيلِ بِثَلاثِينَ سَنَةً، وَأُمُّهُ فاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنافٍ، وَهُوَ أَوَّلُ هاشِمِيٍّ فِي الْإِسْلامِ مِنْ هاشِمِيِّينَ.(۱)

گفتگو کا آغاز

۱۔حضرت علی علیہ السلام کی جائے ولادت اور تاریخ

الف۔ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں میں نے امام سجّاد علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ بنت اَسَد کو طواف کے دوران بچے کی ولادت کے آثار نمودار ہوئے وہ کعبہ میں داخل ہوئیں اور وہاں علیؑ کی ولادت ہوئی۔

ب۔عتّاب بن اُسَیْد سے روایت ہے کہ:

حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کی ولادت ۱۳ رجب بروز جمعہ پیغمبر خداؐ کے ۱۲ سال مبعوث ہونے سے پہلے خانہ کعبہ مکّہ میں ہوئی اس وقت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۸ سال کے تھے۔

ج۔حضرت علی علیہ السلام ۱۳ رجب جمعہ کے دن مکّہ میں خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے آپؑ سے پہلے اور نہ ہی آپؑ کے بعد کسی کی خانہ کعبہ میں ولادت ہوئی اور یہ ایک ایسی فضیلت تھی جو کہ خداوند نے

۱۔ روضۃ الواعظین ۱/۷۶ الارشاد للمفید/۹ باختلاف فی موارد

علیؑ کو عطا کی تا کہ ان کی عظمت اور ان کے مقام کو لوگوں کے لئے واضح اور روشن کرے۔

د۔ نقل ہوا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؑ بن عبد المطّلب بن ہاشم بن عبد مناف جو کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین، وصی اور ایک عادل پیشوا، راہنما اور صدّیقِ اکبر، اوصیاء کے سردار مُوحّدین کے امام ہیں کی کنیت ابوالحسن ہے ۱۳ رجب جمعہ کے دن عام الفیل سے ۳۰ سال بعد خدا کے گھر میں پیدا ہوئے آپ کی والدۂ گرامی فاطمہ بنت اَسَد بن ہاشم بن عبد مناف ہیں جنہوں نے بنی ہاشم میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

۲ ۔ کَیْفِیّةُ وِلَادَتِهِ

۵ - قال يزيدُ بْنُ قَعْنَبٍ: كُنْتُ جالِسًا مَعَ العَبّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَفَريقٌ مِنْ عَبْدِ العُزّى بِإِزاءِ بَيْتِ اللّهِ الحَرامِ، إِذْ أَقْبَلَتْ فاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ أُمُّ أَميرِالمُؤْمِنينَ عليهِ السلام وَكانَتْ حامِلاً بِه لِتِسْعَةِ أَشْهُرٍ، وَقَدْ أَخَذَها الطَّلْقُ فَقالَتْ :رَبِّ إِنّى مُؤْمِنَةٌ بِكَ، وَبِما جاءَ مِنْ عِنْدِكَ مِنْ رُسُلٍ وَكُتُبٍ، وَإِنّى مُصَدِّقَةٌ بِكَلامِ جَدّى إِبْراهيمَ الْخَليلِ عليهِ السَّلامُ وَأَنَّهُ بَنَى البَيْتَ العَتيقَ فَبِحَقِّ الَّذى بَنى هذا الْبَيْتَ، وَبِحَقِّ المَوْلودِ الَّذى فِى بَطْنِى لَما يَسَّرْتَ عَلَيَّ وِلادَتى.

قالَ يَزيدُ بنُ قعنبٍ :فَرَأَيْنا البَيْتَ وَقَدِ انْفَتَحَ عَنْ ظَهْرِهِ، وَدَخَلَتْ فاطِمَةُ فيهِ وَغابَتْ عَنْ أَبْصارِنا وَالْتَزَقَ الْحائِطُ فَرُمْنا أَنْ يَنفَتِحَ لَنا قُفْلُ البابِ فَلَمْ يَنْفَتِحْ فَعَلِمْنا أَنَّ فِى ذلِكَ أَمْرًا مِنَ اللّهِ عَزَّوَجَلَّ، ثُمَّ خَرَجَتْ بَعْدَ الرّابِعِ وَبِيَدِها أَميرُالمُؤْمِنينَ عليهِ السلامُ ثُمَّ قالَتْ :إِنّى فُضِّلْتُ عَلى مَنْ تَقَدَّمَنى مِنَ النِّساءِ، لِأَنَّ آسيَةَ بِنْتَ مُزاحِمٍ عَبَدَتِ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ سِرًّا فى مَوْضِعٍ لا يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ اللّهُ فيهِ إِلّا اضْطِراراً، وَأَنَّ مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرانَ هَزَّتِ النَّخْلَةَ اليابِسَةَ بِيَدِها حَتّى أَكَلَتْ مِنْها رُطَباً جَنِيّاً، وَإِنّى دَخَلْتُ بَيْتَ اللّهِ الحَرامَ

فَأَكَلْتُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَوْرَاقِها (أَرْزاقِها خ ل)فَلَمّا أَرَدْتُ أَنْ أَخْرُجَ هَتَفَ بِيْ هاتِفٌ :يا فاطِمَةُ ! سَمِّيهِ عَلِيّاً فَهُوَ عَلِيٌّ وَاللّٰهُ العَلِيُّ الأَعْلى يقولُ :إِنّي شَقَقْتُ اسْمَهُ مِن اسْمِي، وَأَدَّبْتُهُ بِأَدَبِي وَوَقَفْتُهُ عَلى غَوامِضِ عِلْمِي، وَهُوَ الَّذِي يُكَسِّرُ الأَصْنامَ فِي بَيْتِي وَهُوَ الَّذِي يُؤَذِّنُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي وَيُقَدِّسُنِي وَيُمَجِّدُنِي؛ فَطُوبى لِمَنْ أَحَبَّهُ وَأَطاعَهُ؛ وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَهُ وَعَصاهُ.(۱)

۲۔حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کیسے ہوئی

یزید بن قعنب کہتے ہیں میں عباس بن عبد المطلب اور قبیلہ عبد العزیٰ کے چند لوگ خانہ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے اچانک ہم نے حضرت علی علیہ السلام کی والدہ کو دیکھا جو کہ حاملہ تھیں اور ان کے حمل کو ۹ ماہ گذر چکے تھے اور وہ درد میں مبتلا تھیں بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو کر عرض کی اے پروردگار! میں تجھ پر اور تیرے رسولؐ پر اور جو تو نے کتابیں بھیجیں ان پر ایمان رکھتی ہوں اور اپنے جد ابراہیم خلیلؑ کی گفتگو کی تصدیق کرتی ہوں اور یقین رکھتی ہوں کہ انہوں نے اس خانۂ خدا کو بنایا تجھے اس کا واسطہ جس نے اِس خانۂ خدا کو تعمیر کیا اور اس بچّے کا واسطہ جو میرے شکم میں ہے قسم دیتی ہوں اس کی ولادت آسان فرما۔

یزید بن قعنب کہتے ہیں: اس وقت ہم نے دیکھا کعبہ کی دیوار شق ہوئی اور فاطمہ کعبہ میں داخل ہوئیں اور غائب ہوگئیں اور دیوار آپس میں مل گئی ہم کھڑے ہوگئے تا کہ جا کر خانہ کعبہ کا تالہ کھولیں تالہ نہ کھلا ہم سمجھ گئے کہ یہ سب کچھ خدا کی مرضی سے ہوا ہے چار دن گذر جانے کے بعد بچّے

۱۔ روضۃ الواعظین ۱/۷۶ و ارشاد القلوب ۲/۲۱۱

کو ہاتھوں پر لیے ہوئے فاطمہ خانہ کعبہ سے باہر آئیں اور کہا مجھے پہلے والی خواتین پر برتری حاصل ہے کیونکہ مزاحم کی بیٹی آسیہ چھپ کر خدا کی عبادت کرتی تھیں ایسی جگہ پر خدا کی عبادت کرنا مجبوری کے سوا کوئی اور چارہ نہیں تھا عمران کی بیٹی مریم نے کھجور کے خشک درخت کو ہلایا تو اس سے تازہ کھجوریں گریں اور انہوں نے کھائیں لیکن جب میں خانہ کعبہ میں داخل ہوئی تو بہشتی میوے اور کھانا کھایا اور جس وقت میں نے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو غیب سے آواز آئی فاطمہ اس بچے کا نام علیؑ رکھنا کیونکہ اس کا رتبہ بلند ہے اور خداوند علیِّ اعلیٰ کہہ رہا ہے کہ: میں نے اس کا نام اپنے نام پر رکھا ہے اور اُس کی تربیت اپنے آداب اور اَخلاق سے کی اسے اپنے علم سے آگاہ کیا یہ وہ ہے جو خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کرے گا اور خانہ کعبہ کی چھت پر اذان دے گا اور میری تقدیس کرے گا خوش قسمت ہے وہ شخص جو اسے دوست رکھتا ہے اور اس کے فرمان کی اطاعت کرتا ہے۔ بد بخت ہے وہ جو اس سے دشمنی رکھتا ہے اور اس کی نافرمانی کرتا ہے۔

٣۔ نَسَبُہٗ مِنْ قِبَلِ اَبِیْہِ وَاُمِّہٖ

و -بِالإسنادِ، هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كنانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِ بْنِ عَدْنانَ، واسْمُ أبي طالِبِ عَبْدُ منافِ.(١)

ز -بِالإسنادِ، اُمُّ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طالِبِ :فاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هاشِمِ بْنِ عَبدِ

١۔ مناقب علی بن ابیطالب / ۵

مَـنـافِ بْنِ قُصَيٍّ، وَهِيَ أَوَّلُ هاشِمِيَّةٍ وَلَدَتْ لِهاشِمِيٍّ، وَقَدْ أَسْلَمَتْ وَهاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صلّى اللّٰه عليه وآلهِ وسلّم(۱)

ح -أُمُّهُ فـاطِـمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنافٍ وَكانَتْ مِنْ رَسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَرُبِّيَ فِيْ حِجْرِها، وَكانَتْ مِنْ سابِقاتِ الْمُؤْمِناتِ إِلَى الْإِيمانِ وَهاجَرَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلهِ وسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَكَفَّنَها النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِها بِقَمِيْصِه....(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا نسب

حضرت علی علیہ السلام ابو طالب کے بیٹے، ابو طالب عبد المطّلب کے بیٹے، عبد المطّلب ہاشم کے بیٹے، ہاشم عبدِ مَناف کے بیٹے، عبدِ مَناف قُصَیّ کے، قُصَیّ کِلاب کے اور کِلاب مُرّہ اور مُرّہ کعب کے کعب لُؤَیّ کے لُؤَیّ غالِب کے غالِب فہر کے فہر مالک کے مالک نضر کے نضر کنانہ کے کنانہ خزیمہ کے خزیمہ مدرکہ کے مدرکہ مُضر کے مُضر نزار کے نزار معد کے معد عدنان کے بیٹے ہیں اور ابو طالب کا نام عبدِ مناف تھا۔

حضرت علی علیہ السلام کی والدہ فاطمہ بنت اَسَد، اَسَد ہاشم کے بیٹے اور ہاشم عبد مناف کے اور عبدِ مناف قُصَیّ کے بیٹے ہیں، فاطمہ ہاشمی خاندان کی پہلی خاتون ہیں جو ہاشمی باپ سے پیدا ہوئیں انھوں نے اسلام کو قبول کیا اور پیغمبرؐ کی طرف ہجرت کی۔

۱۔ مناقب علی بن ابیطالب / ۶

۲۔ إعلام الوری / ۱۵۹

فاطمہ بنتِ اَسد علی علیہ السلام کی والدہ رسولِ خدا کی ماں کی جگہ پر تھیں چونکہ رسولِ اکرمؐ نے ان کے دامن میں پرورش پائی وہ پہلی خاتون تھیں جنھوں نے اسلام قبول کیا اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی پیغمبرؐ نے ان کی وفات کے بعد انہیں اپنی قمیص کا کفن دیا۔

۴۔ مِنْ اَلْقَابِهِ

ط -وَأَمَّا أَلْقابُ الإمامِ عَلِيٍّ عليهِ السلامُ :فَالْمُرْتَضى وَحَيْدَرُ، وَأَمِيرُالْمُؤْمِنينَ، وَالأَنْزَعُ البَطِينُ.(۱)

ی -أَميرُالْمُؤْمِنينَ وَيَعْسُوبُ الدّينِ، وَالْمُرْتَضى وَنَفْسُ الرَّسولِ، وَصاحِبُ اللِّواءِ،وَسَيِّدُ الْعَرَبِ وَأَبُوالرَّيْحانَتَيْنِ وَالْهادِی وَالفارُوقُ وَأَميرُ البَرَرَةِ....(۲)

ک -وأَمّا كُنْيَتُهُ :فَأَبُوالحَسَنِ، وَأَبُوالسِّبْطَيْنِ، وَأَبُوتُرابٍ كَنّاهُ بِهاصَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.(۳)

ل -كُنْيَةُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ أَبُوالحَسَنِ وَكَنّاهُ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَبَا تُرَابٍ، فَكَانَ أَحَبَّ مَايُنادیٰ بِهِ إِلَيْهِ.(۴)

۱۔فضائل الخمسة ۱/۲۰۵.

۲۔كشف الغمة ۱/۶۷.

۳۔فضائل الخمسة ۱/۱۰۵ و مناقب علي بن ابيطالبؑ/۸.

۴۔احقاق الحق ۶/۵۴۴.

حضرت علی علیہ السلام کی کُنیت اور اَلقاب

الف۔ حضرت علیؑ کے مشہور القاب یہ ہیں: مرتضیٰ، حیدر، امیر المومنین اور انزاع البطین (یعنی شرک کے دائرہ سے باہر اور بھرپور علم رکھنے والے) ہیں۔

ب۔ امیرُ المؤمنین، یَعسُوبُ الدِّین، مرتضیٰ، نفسِ رسولؐ، صاحبُ اللّواء، سَیّدُ العَرب، اَبُوالرَّیحانَتَین، ہادی، فاروق، اور امیرُ البررَة وغیرہ شامل ہیں۔

ج۔ آپ کی کُنیت، ابُوالحسن، ابُوالسبطَین اور ابُوتُراب ہے۔ ابُوتُراب کی کُنیت رسول اللہؐ نے آپ کو عطا کی۔

د۔ حضرت علیؑ کی کُنیت ابُوالحسن تھی اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو ابُوتُراب کی کُنیت عطا کی اور یہ کُنیت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک بہترین کُنیت تھی اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ آپؑ کو اسی کُنیت سے پکارا کرتے تھے۔

۵۔ تَسمِیَتُہٗ

۱۔ بالإسنادِ، عن المُفَضّلِ بْنِ عُمَرَ، عَن الصّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَن آبائِهِ عَليهِمُ السّلامُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَليهِ وَآلِهِ وسَلّم: لَمّا اُسْرِيَ بِيَ إلَى السَّماءِ أَوْحَى إلَيَّ رَبِّي جَلَّ جَلالُهُ فَقالَ: يا مُحَمَّدُ إنِّي اطَّلَعْتُ عَلَى الأَرْضِ اِطِّلاعَةً فَاخْتَرْتُكَ مِنْها فَجَعَلْتُكَ نَبِيّاً وَشَقَقْتُ لَكَ مِن اسْمِي اسْماً، فَأنا المَحْمُودُ وَأنْتَ مُحَمَّدٌ، ثُمَّ اطَّلَعْتُ الثّانِيَةَ فَاخْتَرْتُ مِنْها عَلِيّاً وَجَعَلْتُهُ وَصِيَّكَ وَخَلِيفَتَكَ وَزَوْجَ

ابْنَتِکَ وأَبَاذُرِّيَّتِکَ، وَشَقَقْتُ لَهُ اسماً مِنْ أَسْمَائِیْ، فَأَنَا العَلِیُّ الْأَعْلٰی وَهُوَ عَلِیٌّ....(۱)

۲۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰه علیهِ وآلهِ وسلَّم :إذا کَانَ یَوْمُ القِیامَةِ یُنادونَ عَلِیَّ بْنَ أَبِیْ طالِبٍ بِسَبْعَةِأَسْمَاءٍ :یَا صِدِّیقُ، یَا دَالُّ، یَا عَابِدُ، یَا هادِیُ، یَا مَهْدِیُّ، یَا فَتٰی، یَا عَلِیُّ مُرَّ أَنْتَ وَشِیْعَتُکَ إِلَی الْجَنَّةِ بِغَیْرِ حِسَابٍ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا نام

مفضّل بن عمر نے روایت نقل کی ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے رات کو آسمان پر لے جایا گیا خدا کی طرف سے مجھ پر وحی ہوئی: اے محمدؐ! میں نے زمین پر نگاہ کی اور تجھے اپنا نبی منتخب کیا اور تیرے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا کیونکہ میرا نام محمود اور تیرا نام محمدؐ ہے اور اسی طرح زمین پر نگاہ ڈالی اور امیر المومنینؑ کو تیرا وصی جانشین اور داماد اور تیری اولاد کا باپ منتخب کیا اور اپنے ناموں میں سے ایک نام کا اس کے لئے انتخاب کیا کیونکہ میں علیِّ اعلیٰ ہوں اور وہ علیؑ ہے۔

۲۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن علی علیہ السلام کو سات ناموں سے پکارا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا اے صادق، اے رہنما، اے اللہ کی عبادت کرنے والے اے لوگوں کو ہدایت دینے والے، اے اللہ سے ہدایت پانے والے، اے جواں مرد، اے علیؑ تم اور تمہارے شیعہ بغیر کسی حساب کے جنت میں چلے جاؤ۔

۱۔ کمال الدین/ ۲۵۲

۲۔ احقاق الحق ۴/ ۳۰۰

٦ ـ سلالة الموحّدين

۳ـ عن الأصبغ بن نباتة قال :سَمِعتُ أميرَالمؤمنينَ صلواتُ اللّهِ عليهِ يقولُ: وَاللّٰهِ مَاعَبَدَ أبِیْ وَلَا جَدِّی عَبْدُ المُطَّلِبِ وَلَا هاشِمٌ وَلَا عَبْدُ مَنافٍ صَنَماً قَطُّ .قِيلَ لَهُ: فَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ؟ قَالَ :كَانُوا يُصَلُّونَ إلَى البَيْتِ عَلَى دِينِ إبْراهيمَ عليهِ السلامُ مُتَمَسِّكِينَ بِهِ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام خدا کی پرستش کرنے والوں کی نسل سے

۳۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ میں نے امیرالمومنینؑ سے سنا انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! میرے والد نے اور میرے دادا نے نیز ہاشم اور عبد مناف نے کبھی بتوں کی پوجا نہیں کی۔ وہ سب کے سب خدا پرست تھے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ وہ کس کی پرستش کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: وہ دین ابراہیمؑ کے پیروکار تھے اور خانۂ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

۷ـ تَوْقِيرُ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ

۴ـ بِالإسنادِ، عَن عبدِاللّٰهِ بنِ عبّاسٍ قَالَ :أَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ عليهِ السلامُ ذاتَ يَوْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وآلهِ وَسَلَّمَ باكِياً وَهُوَ يَقولُ :إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ

---

۱ ـ كمال الدين وتمام النعمة/۱۷۴ والغدير ۳۸۷/۷

راجعونَ، فَقالَ رَسولُ اللّٰه صَلّى اللّٰه عَلَيهِ وآلِهِ وسلّم مَهْ يا عَليُّ! فقالَ عَلِيّ عليه السلام: يا رَسولَ اللّٰه! ماتَتْ اُمّي فاطِمَةُ بِنتُ أَسَدٍ .قالَ :فَبَكَى النَّبيّ صَلّى اللّٰه عليهِ وآلهِ وسَلَّمَ ثُمَّ قالَ :رَحِمَ اللّٰهُ اُمَّکَ، يا عَلِيُّ ! أَمَا أَنَّهَا إِنْ كانَتْ لَکَ اُمًّا؛ فَقَدْ كانَتْ لِي اُمًّا، خُذْ عِمامَتِي هذِهِ وَخُذْ ثَوبَيَّ هٰذَينِ فَكَفِّنهَا فِيهِمَا وَمُرِ النِّسَاءَ فَلْيُحْسِنَّ غَسْلَهَا وَلَا تُخْرِجْهَا حَتّٰى أَجِيءَ فَأَلِيَ أَمْرَها، قالَ :وأَقْبَلَ النَّبِيّ صَلّى اللّٰه عَلَيهِ وآلِهِ وسَلَّمَ بَعْدَ ساعَةٍ وَاُخْرِجَتْ فاطِمَةُ اُمُّ عَلِيٍّ عليهِ السّلامُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلاةً لَمْ يُصَلِّ عَلىٰ أَحَدٍ قَبْلَهَا مِثْلَ تِلْکَ الصَّلاةِ، ثُمّ كَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعِينَ تَكْبِيرَةً،ثُمَّ دَخَلَ إِلَى القَبْرِ فَتَمَدَّدَ فِيهِ فَلَمْ يُسْمَعْ لَهُ أَنِينٌ وَلَا حَرَكَةٌ، ثُمَّ قالَ :يا عَلِيُّ! اُدْخُلْ، يا حَسَنُ !اُدْخُلْ، فَدَخَلَ القَبْرَ، فَلَمَّا فَرِغَ مِمَّا احْتاجَ إِلَيْهِ؛ قالَ :يا عَلِيُّ ! اُخْرُجْ، يا حَسَنُ ! اُخْرُجْ فَخَرَجا،ثُمَّ زَحَفَ النَّبِيُّ صَلّى اللّٰهُ عَليهِ وآلِهِ وسلَّمَ حَتّٰى صارَ عِندَ رَأْسِها ثُمَّ قالَ : يا فاطِمَةُ أَنا مُحَمَّدٌ سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَافَخرَ، فَإِنْ أَتاکِ مُنكَرٌ وَنكِيرٌ فَسَأَلاکِ :مَنْ رَبُّکِ؟ فَقُولِيْ :اَللّٰهُ رَبِّيْ وَمُحَمَّدٌ نَبِيِّيْ وَالإِسْلامُ دِينِي وَالقُرآنُ كِتَابِيْ وَابْنِيْ إِمَامِيْ وَوَلِيِّيْ، ثُمَّ قالَ :اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ فاطِمَةَ بِالقَوْلِ الثّابِتِ ثُمّ خَرَجَ مِنْ قَبْرِهَا وَحَثَا عَلَيْهَا حَثَيَاتٍ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ اليُمْنٰى عَلَى اليُسْرٰى فَنَفَضَهُما، ثُمَّ قالَ:وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ سَمِعَتْ فاطِمَةُ تَصْفِيقَ يَمِينِي عَلىٰ شِمالِيْ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَمَّارُبْنُ يَاسِرٍ فَقالَ :فِداکَ أَبِيْ وَاُمِّيْ يا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتَ عَلَيْهَا صَلاةً لَمْ تُصَلِّ عَلىٰ أَحَدٍ قَبْلَهَامِثْلَ تِلْکَ الصَّلاةِ، فَقالَ :يا أَبا الْيَقْظَانِ وَأَهْلُ ذٰلِکَ هِيَ مِنِّيْ وَلَقَدْ كانَ لَهَا مِنْ أَبِيْ طَالِبٍ وُلْدٌ كَثِيرٌ، وَلَقَدْ كانَ خَيْرُهُمْ كَثِيرًا، وَكانَ خَيْرُنا قَلِيلًا، فَكانَتْ تُشْبِعُنِيْ وَتُجِيعُهُمْ وَتَكْسُوْنِيْ وَتُعْرِيهِمْ وَتُدْهِنُنِيْ وَتُشْعِثُهُمْ .قالَ :فَلِمَ كَبَّرْتَ عَلَيْهَا أَرْبَعِينَ تَكْبِيرَةً يا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قالَ: نَعَمْ يا

عَمَّارُ! اِلْتَفَتُّ عَنْ يَمِيْنِي فَنَظَرْتُ إِلٰى أَرْبعِينَ صَفّاً مِنَ المَلائِكَةِ فَكَبَّرْتُ لِكُلِّ صَفٍّ تَكْبِيرَةً، قَالَ :فَتَمَدَّدْتَ فِي القَبْرِ وَلَمْ يُسْمَعْ لَکَ أنِينٌ وَلاَ حَرَکَةٌ، قَالَ :إِنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيامَةِ عُرَاةً فَلَمْ أَزَلْ أَطْلُبُ إِلٰى رَبِّيَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَبْعَثَهاسَتِيرَةً، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا خَرَجْتُ مِنْ قَبْرِهَا حَتّٰى رَأَيْتُ مِصْباحَيْنِ مِنْ نُوْرٍ عِنْدَ رَأْسِها، وَمِصْبَاحَيْنِ مِنْ نُوْرٍ عِنْدَيَدَيْهَا، وَمِصْبَاحَيْنِ مِنْ نُوْرٍ عِنْدَ رِجْلَيْها، وَمَلَکَاهَا الْمُوَکَّلانِ بِقَبْرِهَا يَسْتَغْفِرَانِ لَهَا إِلٰى أَنْ تقُوْمَ السَّاعَةُ.(۱)

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی علیہ السلام کی والدہ کا احترام کرنا

۴۔ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک دن حضرت علی علیہ السلام روتے ہوئے اوران کلمات کا وِرد کرتے ہوئے (اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُوْنَ ۰) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ،رسولِ خداؐ نے فرمایا: اے علیؑ کیا ہوا؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: میری والدہ فاطمہ بنت اَسَد (س) رحلت فرما چکی ہیں ابن عباس کہتے ہیں: پیغمبرؐ بھی رونے لگے اور فرمایا: اے علیؑ ! خدا آپؑ کی والدہ پر رحمت کرے اگر وہ آپؑ کی والدہ تھیں تو میری بھی والدہ تھیں ،میری قمیض اور عمامہ لے جائیں اور انہیں کفن دیں اور خواتین سے کہیں انہیں بہترین غسل دیں اور میرے آنے سے پہلے جنازہ کو نہ اٹھانا کیونکہ ان کی تدفین اور دوسرے مراسم میرے ذمہ ہیں کچھ دیر کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے علیؑ کی والدہ کا جنازہ آپؐ کے حضور لایا گیا آپ نے نماز جنازہ پڑھی ایسی نماز جو کہ ان سے پہلے کسی کے لئے بھی نہیں پڑھائی گئی۔

---

۱ ۔ أمالی الصدوق ۲۵۸/

رسولِ اکرم ﷺ نے فاطمہ بنت اَسَد کے جنازہ پر چالیس تکبیریں کہیں اور قبر میں لیٹے اور ان کا بدنِ مقدّس کامل سکون کی حالت میں تھا اس کے بعد حضرتؐ نے فرمایا: اے علیؑ! اے حسنؑ قبر میں داخل ہو جاؤ۔ آپ دونوں قبر میں داخل ہو گئے، جب پیغمبر ﷺ نے جو کام ضروری تھے انجام دیے، جس وقت فارغ ہوئے فرمایا: اے علیؑ! اے حسنؑ! قبر سے نکل آؤ۔ پس وہ دونوں نکل آئے رسولِ خداؐ نے فاطمہ بنت اَسَد کے سر کے قریب پہنچ کر فرمایا: یا فاطمہ! میں محمدؐ ﷺ بنی آدم کا سردار ہوں، افتخار نہیں کر رہا ہوں، اگر منکر اور نکیر آپ کے پاس آئیں اور آپ سے پروردگار کے بارے میں سوال کریں تو کہنا: خدا میرا پروردگار، محمدؐ میرے پیغمبر، اسلام میرا دین، قرآن میری کتاب اور میرا بیٹا میرا امام اور ولی ہے۔ اس کے بعد بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگی: خداوندا! فاطمہ کو ان کے محکم کلمات پر ثابت قدم رکھ" اس کے بعد قبر سے خارج ہوئے اور اپنے ہاتھ سے کچھ مٹی قبر میں ڈالی اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر مارتے ہوئے فرمایا: مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے! فاطمہ نے میرے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر لگنے کی آواز سنی ہے پس عمّار یاسر کھڑے ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں، فاطمہ کی میت پر ایسی نماز پڑھی جو کہ آج تک کسی میت پر نہیں پڑھائی! پیغمبر ﷺ نے فرمایا:

"یا ابو یقظان وہ اس نماز کے لائق اور مجھ سے اِسی سُلوک کی مستحق ہیں، حضرت ابو طالبؑ سے ان کے کافی فرزند تھے ان کے اخراجات زیادہ تھے لیکن ہمارے بہت ہی کم، فاطمہ مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلاتی تھیں جب کہ دوسرے بھوکے ہوتے تھے مجھے لباس پہناتی تھیں جب کہ دوسرے برہنہ ہوتے تھے اور مجھے صاف اور ستھرا رکھتی تھیں جب کہ دوسرے بچے خاک آلود ہوتے تھے" عمّار نے کہا: یا رسولِ خدا ﷺ! کیوں چالیس تکبیریں ان کے جنازہ پر کہیں؟

آپؐ نے فرمایا: جی ہاں اے عمّار میں نے اپنی دائیں طرف دیکھا تو فرشتوں کی چالیس صفیں بنی ہوئی تھیں، میں نے ہر ایک صف کے لئے ایک تکبیر کہی، عمّار نے کہا: آپؐ قبر میں کیوں سو گئے جب کہ آپ کی آواز بھی سنائی نہیں دی؟ فرمایا: قیامت کے دن لوگ برہنہ محشور ہوں گے، میں نے پروردگار سے التجا کی کہ ان کو لباس کے ساتھ زندہ کرے، مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں قبر سے خارج نہیں ہوا مگر یہ کہ میں نے دو نوُرانی چراغ ان کے سر کے قریب اور دو نوُرانی چراغ ان کے ہاتھوں کے قریب اور دو نوُرانی چراغ ان کے پاؤں کے قریب دیکھے اور دو فرشتوں کو دیکھا جو ان کی قبر میں رہیں گے اور ہمیشہ ان کی بخشش اور مغفرت کی دُعا طلب کریں گے۔

پہلا حصّہ

اِسلام، علم، عِبادت، اَخلاق، سیرت اور عدالتِ علی علیہ السّلام

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ:

فِي اِسْلَامِهِ وَاِيمَانِهِ

٨ ـ أوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ

٥ ـ قَالَ النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلِهِ وَسلمَ :يا عَلِيُّ إ أَنْتَ أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ إِسْلَامَاً، وَأَنْتَ أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَاناً، وَأَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى.(١)

٦ ـ عَنْ سَلْمَانَ الفارِسِيِّ، قَالَ :قَالَ رَسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُكُمْ وَارِداً عَلَى)عَلَيَّ(الْحَوْض أَوَّلُكُم إِسْلَاماً عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ عَليهِ السلامُ.(٢)

٧ ـ عَنْ عَلِيٍّ عَليهِ السَّلامُ قَالَ :أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ أَسْلَمَ مَعَ رَسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.(٣)

٨ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:عَلِيٌّ أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اِسْلَاماً.(٤)

٩ ـ بالإسناد، علي بن موسى ابو الحسن عن أبيهِ عن آبائهِ عليهمُ السلامُ إِنَّ عَلِيّاًعَلَيهِ السلامُ أَوَّلُمَنْ أَسْلَمَ.(٥)

١٠ ـ عَنْ سَلمانَ الفارِسيِّ قَالَ :قَالَ رَسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ

---

١ ـ احقاق الحق ٤/٢١٨

٢ ـ فضائل الخمسة ١/١٧٩، الاستيعاب ٣/١٠٩١ (باختلاف فى موارد)

٣ ـ الغدير ٣/٢٢١، مناقب على بن ابيطالبؑ ١٥/١٥ وينابيع المودة ١/٥١ (باختلاف)

٤ ـ احقاق الحق ١٥/٣٥٧

٥ ـ امالى الطوسى ١/٣٥٢، الطرائف ١٨/، فضائل الخمسة ١/١٧٨ وروضة الواعظين ١/٨٥ باختلاف يسير

هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدِیْ اَوَّلُهَا اِسْلَاماً عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلامُ.(۱)

۱۱ ۔ عن زید بن أرقم قال :أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه علیهِ و آلهٖ وَسَلَّمَ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلاَمُ.(۲)

پہلی فصل

اسلام اور ایمانِ علی علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام مسلم اول

۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! تم پہلے فرد ہو جس نے اسلام قبول کیا اور تم پہلے وہ شخص ہو جو ایمان لائے۔ تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے ہارونؑ کو موسیٰؑ کے ساتھ تھی۔

۶۔ سلمان فارسی سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سب سے پہلے جو حوضِ کوثر کے کنارے میرے پاس آئے گا وہ تم میں سے پہلا مسلمان یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

۷۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں وہ پہلا فرد ہوں جو رسولِ خداؐ کے ساتھ اسلام لایا۔

۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ پہلے شخص تھے جو اسلام لائے۔

۹۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد سے روایت نقل کی ہے انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ پہلے شخص

۱۔ المسترشد / ۲۷۱

۲۔ المستدرک للحاکم ۱۳۶/۳

ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا۔

۱۰۔ سلمان فارسی سے نقل ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد اس امت کے بہترین فرد وہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۱۱۔ زید بن ارقم کہتے ہیں: سب سے پہلے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور اسلام قبول کیا وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام تھے۔

۹۔ اَوَّلُ مَنْ آمَنَ

۱۲۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم :عَلِیٌّ أَوَّلُ الْمُؤْمِنِینَ.(۱)

۱۳۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم :عَلِیٌّ أَوَّلُ النَّاسِ اِیْمَاناً.(۲)

۱۴۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وسلّم :عَلِیٌّ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِیْ.(۳)

۱۵۔ وَرَوٰی اَبُوذَرٍّ وَسَلْمَانُ رَضِیَ اللّٰه عَنهُمَا قَالَا :أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ :أَلَا إِنَّ هٰذَا اَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِیْ وَاَوَّلُ مَنْ یُصَافِحُنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.(۴)

۱۶۔ زَیْدُ بْنُ أَرقَم قَالَ :اَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ.(۵)

۱۔ احقاق الحق ۱۵/۳۵۲
۲۔ احقاق الحق ۱۵/۳۵۰
۳۔ احقاق الحق ۱۵/۳۴۱
۴۔ احقاق الحق ۴/۳۴۷
۵۔ الغدیر ۳/۲۲۵

حضرت علی علیہ السلام مومن اول

۱۲۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام پہلے مؤمن ہیں۔

۱۳۔آنحضرت نے فرمایا: علیؑ پہلے شخص ہیں جو ایمان لائے۔

۱۴۔رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ پہلے فرد ہیں جو مجھ پر ایمان لائے۔

۱۵۔ابوذر اور سلمان کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جان لیں یہ وہ پہلے شخص ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور قیامت کے دن پہلے شخص ہوں گے جو مجھ سے مصافحہ کریں گے۔

۱۰۔رُجحَانُ إِيمَانُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۷۔قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وُضِعَتْ فِيْ كَفَّةٍ وَوُضِعَ إِيْمَانُ عَلِيٍّ فِيْ كَفَّةٍ لَرَجَحَ إِيْمَانُ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کے ایمان کی فضیلت

۱۷۔رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر آسمان اور زمین کو ترازو کے ایک پلڑے پر اور دوسرے پلڑے پر علی علیہ السلام کے ایمان کو رکھا جائے تو علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ایمان بھاری ہوگا۔

۱۔ امالی الطوسی ۱۸۸/۲، البحار ۱۰۴/۳۰، مناقب علی بن ابیطالب/۲۸۹، فضائل الخمسة ۱۹۱/۱، باختلاف يسير والغدير ۳۶۳/۵ باختلاف فی موارد

۱۱ـ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَرْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَهُ

۱۸ ـ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبرِ أَبِي الحَجاجِ قَالَ: كَانَ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أبيطالبٍ عليهِ السَّلامُ وَمَا صَنَعَ اللّٰهُ لَهُ وَأَرَادَ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ، أَنَّ قُرَيْشًا أَصَابَتْهُمْ أَزْمَةٌ شَدِيدَةٌ وَكَانَ أَبُوطَالِبٍ فِي عِيَالٍ كَثِيرٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ وَكَانَ مِنْ أَيْسَرِ بَنِي هَاشِمٍ: يَا أَبَاالفَضْلِ! إِنَّ أَخَاكَ أَبَا طَالِبٍ كَثِيرُ الْعِيَالِ وَقَدْ أَصَابَ النَّاسَ مَا تَرَى مِنْ هٰذِهِ الأَزْمَةِ فَانْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ نُخَفِّفْ (عَنْهُ) عِيَالَهُ آخُذُ مِنْ بَنِيهِ رَجُلاً وَتَأْخُذُ رَجُلاً فَنَكْفُهُمَا عَنْهُ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: قُمْ، فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا بَابَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَا: إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نُخَفِّفَ عَنْكَ عِيَالَكَ حَتَّى يَنْكَشِفَ عَنِ النَّاسِ مَاهُمْ فِيهِ مِنْ هٰذِهِ الأَزْمَةِ، فَقَالَ لَهُمْ أَبُوطَالِبٍ: إِذَا تَرَكْتُمَا لِي عَقِيلًا فَاصْنَعَا مَا شِئْتُمَا. فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاً عليهِ السَّلَامُ وَأَخَذَ الْعَبَّاسُ جَعْفَراً، فَلَمْ يَزَلْ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ مَعَ رَسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيّاً فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ، وَلَمْ يَزَلْ جَعْفَرٌ مَعَ العَبَّاسِ حَتَّى أَسْلَمَ وَاسْتَغْنَى عَنْهُ.(۱)

۱۹ ـ وَفِي الحَدِيثِ أَنَّ أَمِيرَالمُؤْمِنِينَ عليهِ السَّلامُ يَوْمَ وُلِدَ كانَ يَوْمَئِذٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعُمْرِ ثَلَاثُونَ سَنَةً فَأَحَبَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُبًّا شَدِيدًا وَقَالَ لِأُمِّهِ: اِجْعَلِي مَهْدَهُ بِقُرْبِ فِرَاشِي، وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَوَلَّى أَكْثَرَ تَرْبِيَتِهِ، وَكَانَ يُطَهِّرُ عَلِيّاً عليهِ السَّلَامُ فِي وَقْتِ غُسْلِهِ وَيُوجِرُهُ اللَّبَنَ عِنْدَ شُرْبِهِ وَيُحَرِّكُ مَهْدَهُ عِنْدَ نَوْمِهِ وَيُنَاغِيهِ فِي يَقْظَتِهِ وَيَحْمِلُه عَلَى صَدْرِهِ وَيَقُولُ: هٰذَا أَخِي وَوَلِيِّي وَنَاصِرِي وَصَفِيِّي وَخَلِيفَتِي وَكَهْفِي وَصِهْرِي وَوَصِيِّي وَزَوْجُ كَرِيمَتِي

۱ـ الحكم الزاهرة ۲/۹۸ به نقل از حلية الأبرار ۲/۲۳۱

وَأَمِينِي عَلٰى وَصِيَّتِي .وَكَانَ يَحْمِلُهُ عَلٰى كَتِفِهِ دَائِماً وَيَطُوفُ بِهِ جِبَالَ مَكَّةَ وَشِعابَها وَ أَوْدِيَتَها.(۱)

۲۰ ـ وَكانَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ يَقُولُ :مَاسَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْئاً إِلَّا حَفِظْتُهُ وَلَمْ أَنْسَهُ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تربیتی مکتب

۱۸۔مجاہد بن جبر ابی الحجاج سے نقل ہوا ہے کہ: خداوندِ متعال کی نعمتوں میں سے ایک نعمت جو اس نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خوبی کے لیے عطا کی وہ یہ ہے کہ قریش شدید قحط کا شکار ہوئے اور ابو طالب ؑ بھی کثیر الاولاد تھے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا عبّاس سے فرمایا جو بنی ہاشم میں سے مال دار تھے اے ابو الفضل آپ کے بھائی ابو طالبؑ عیالدار ہیں اور لوگوں میں جو قحط آپڑا ہے اس کو بھی آپ دیکھ رہے ہیں آیئے ابو طالبؑ کے پاس چلتے ہیں اور ان سے کچھ فرزند لے لیتے ہیں' ان میں سے ایک فرزند کو میں لے لیتا ہوں اور ایک کو آپ لے لیں اور ان کی سرپرستی کریں۔

عبّاس نے کہا: اٹھو چلیں جب ابو طالبؑ کے گھر پہنچے تو ابو طالبؑ سے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ سے اولاد کے بوجھ کو کم کریں تاکہ یہ سختی اور شدّت کم ہو جائے حضرت ابو طالبؑ نے کہا: عقیل کو میرے لئے چھوڑیں اور جو جی چاہے انجام دیں۔ پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو اپنی سرپرستی میں لے لیا اور عبّاس نے جعفر کو' امیر المؤمنین علیہ السلام ہمیشہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے یہاں تک

۱۔ حلیۃ الأبرار ۲/ ۲۳۲

۲۔ البحار ۳۵/ ۳۲۹

کہ خداوند نے آپؐ کو پیغمبر مبعوث کیا۔ علی علیہ السلام آپ پر ایمان لائے اور آپ کی پیروی کی اور جعفر بھی عبّاس کے ساتھ تھے اسلام قبول کیا اور عبّاس سے بے نیاز ہو گئے۔

۱۹۔ حدیث میں آیا ہے کہ: جس دن امیرُ المؤمنین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک ۳۰ سال تھی، پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپؑ سے بہت محبّت تھی اور انہوں نے آپکی والدہ سے کہا علی علیہ السلام کے گہوارے کو میرے بستر کے قریب رکھیں۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کی تربیت کا سب سے زیادہ حصّہ اپنے ذمّہ لیا ہوا تھا اور ان کو نہلانے کے وقت صاف اور ستھرا کیا کرتے تھے اور انہیں دودھ پلایا کرتے تھے اور سونے کے وقت ان کا جھولا جھُلایا کرتے تھے اور جب بیدار ہوتے تھے تو چھوٹے بچوں کی زبان میں ان سے ہم کلام ہوتے تھے اور ان کو اپنے سینے پر بٹھاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: یہ ہیں میرے بھائی اور دوست اور مددگار، میرے جانشین، میری پناہگاہ، میرے داماد اور میرے وصی اور یہ ہیں میری بیٹی کے شوہر اور میری وصیّت کے امین، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ علی علیہ السلام کو اپنے کندھے مبارک پر سوار کر کے مکّہ کے پہاڑوں، درّوں اور میدان میں گھمایا کرتے تھے۔

۲۰۔ اور ہمیشہ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: میں نے جو بھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا اسے یاد کیا اور کبھی بھی اسے نہیں بھلایا۔

۱۲۔ لُزُومُ معرِفةِ علِیٍّ علَیهِ السَّلامُ

۲۱۔ قالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: یا عَلِیُّ: ما عَرَفَ اللهَ حَقَّ مَعرِفَتِهِ غَیرِیْ وَغَیرُکَ، وَما عَرَفَکَ حَقَّ مَعرِفَتِکَ غَیرُ اللهِ وَغَیرِیْ. (۱)

۲۲ ـ کَمَا رُوِیَ فِی الْأَخْبَارِ الْکَثِیرَةِ أَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : یَا عَلِیُّ ! مَا عَرَفَ اللّٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنْتَ وَمَا عَرَفَنِی إِلَّا اللّٰهُ وَأَنْتَ، وَمَا عَرَفَکَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَا.(۲)

۲۳ ـ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ عَرَفَ عَلِیاً وَأَحَبَّهُ؛ بَعَثَ اللّٰهُ إِلَیْهِ مَلَکَ الْمَوْتِ کَمَا بَعَثَ اللّٰهُ إِلَی الْأَنْبِیَاءِ ، وَدَفَعَ عَنْهُ أَهْوَالَ مُنْکَرٍ وَنَکِیرٍ وَنَوَّرَ قَبْرَهُ وَفَسَحَهُ مَسِیرَةَ سَبْعِینَ عَاماً وَبَیَّضَ وَجْهَهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.(۳)

۲۴ـ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِی حَدِیثٍ قَالَ :مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ یُحِبُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا یُحِبُّ الْوَصِیَّ فَقَدْ کَذِبَ، وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ یَعْرِفُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا یَعْرِفُ الْوَصِیَّ فَقَدْ کَفَرَ.(۴)

۲۵ ـ وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِی الصَّلْتِ الهروِیّ قَالَ :سمعتُ الرضاعلیهِ السلامُ یُحَدِّثُ عن آبائهِ علیهمُ السلامُ عن أمیرِالمؤمنینَ صَلواتُ اللّٰهِ علیهِ قالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ :سَمِعْتُ اللّٰهَ جَلَّ جَلَالُهُ یَقُولُ :عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ حُجَّتِی عَلَی خَلْقِی وَنُورِی فِی بِلَادِی وَأَمِینِی عَلَی عِلْمِی،لَا أُدْخِلُ النَّارَ مَنْ عَرَفَهُ وَإِنْ عَصَانِی، وَلَا أُدْخِلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَنْکَرَهُ وَإِنْ أَطَاعَنِی.(۵)

۱ـ مناقب آل ابیطالب ۳/۲۶۷

۲ـ روضة المتقین ۵/۴۹۲

۳ـ البحار ۲۷/۱۱۴

۴ـ الوسائل ۱۸/۵۶۲

۵ ـ البحار ۲۷/۱۱۶

۲۶ ۔ الأصبغ سَمِعتُ أميرَ المُؤمِنينَ عَليهِ السَّلامُ يَقُولُ: وَيلٌ لِمَنْ جَهِلَ مَعْرِفَتِیْ وَلَمْ يَعْرِفْ حَقِّيْ أَلَا إِنَّ حَقِّيْ هُوَ حَقُّ اللّٰهِ أَلَا إِنَّ حَقَّ اللّٰهِ هُوَ حَقِّيْ(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی پہچان کی ضرورت

۲۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! آپ کے اور میرے علاوہ کسی نے بھی خدا کے مقام کو نہیں پہچانا، اور کسی نے بھی سوائے خدا اور میرے جس عظمت کے تم لائق ہو نہیں پہچانا۔

۲۲۔ اور بہت سی روایات میں نقل ہوا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! کسی نے بھی میرے اور آپ کے علاوہ خدا کو نہیں پہچانا اور کسی نے بھی خدا اور آپ کے علاوہ مجھے نہیں پہچانا اور کسی نے بھی خدا اور میرے سوا آپ کو نہیں پہچانا۔

۲۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں، جو بھی علی علیہ السلام کو پہچان لے اور اس سے محبّت کرے خداوند مَلَکُ المَوت کو اس کے پاس اس طرح بھیجے گا جس طرح پیغمبروں کے پاس بھیجا مُنکر اور نکیر کے خوف کو اس سے دور کرے گا اور اس کی قبر کو نُورانی کرے گا اور اس کی قبر کو ستّر سال طولانی راستے کی طرح کھلا کرے گا اور قیامت کے دن اس کے چہرے کو نُورانی کرے گا۔

۲۴۔ حُسین بن علی علیہما السلام سے نقل ہوا ہے کہ: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہے، لیکن ان کے وصی کو دوست نہیں رکھتا

۱۔ البحار ۲۹/۳۸ و مناقب آل أبی طالب ۶۲/۳

تو وہ اپنے اس اعتقاد میں جھوٹا ہے اور جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچانتا ہے لیکن اگر اس کے وصی کو نہیں پہچانتا تو گویا وہ شخص کافر ہو گیا۔

۲۵۔ابوصلت ہروی کہتے ہیں: میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا انہوں اپنے اجداد علیہم السلام سے اور انہوں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے حدیث نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: میں نے خداوند سے سنا کہ: علی ابن ابی طالب علیہ السلام لوگوں پر میری حُجّت، شہروں کا نُور اور میرے علم کا امین ہے، جس نے ان کو پہچانا، اگر چہ وہ گنہگار ہی کیوں نہ ہو، اس شخص کو جہنّم میں نہیں ڈالوں گا اور جس نے ان کا انکار کیا، اگر چہ میری اطاعت کرنے والا ہی کیوں نہ ہو، اس شخص کو جنّت میں جگہ نہیں ملے گی۔

۲۶۔اصبغ کہتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: افسوس ہے اس شخص پر جو مجھے اور میرے حق کو نہیں پہچانتا؛ یاد رہے کہ میرا حق خدا کا حق ہے، اور یہ بھی جان لیں کہ خدا کا حق بھی میرا حق ہے۔

۱۳۔ اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْهِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِبادَةٌ

۲۷۔ فِی حدیثِ رسولِ اللّٰهِ صلّی اللّٰهُ علیهِ وآلهِ وسلّمَ :اَلنَّظَرُ إِلی وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عِبادَةٌ....(۱)

۲۸۔قالَ رسولُ اللّٰهِ صلّی اللّٰهُ علیهِ وآلهِ وسلّمَ :اَلنَّظَرُ إِلَی الْبَیْتِ عِبادَةٌ

۱۔ بشارة المصطفیٰ/۵۷، المستدرک للحاکم ۱۴۲/۳، مناقب علی بن ابیطالب/۲۰۹ و فرائد السمطین ۱۸۱/۱

وَالنَّظَرُ إِلٰی وَجْهِ عَلِیٍّ عِبادَةٌ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کے چہرے پر نگاہ کرنا عبادت ہے

۲۷۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے چہرے پر نگاہ کرنا عبادت ہے۔

۲۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیتُ الحَرام پر نگاہ کرنا عبادت ہے اور علی علیہ السلام کے چہرے پر نگاہ کرنا بھی عبادت ہے۔

۱۴۔ ذِکْرُ عَلِیٍّ عِبادَةٌ

۲۹۔ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلّی اللّٰهُ علیهِ وآلهِ وسلّمَ: ذِكْرُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ عِبادَةٌ.(۲)

۳۰۔ فِی حَدیثٍ عَنِ الصّادقِ عَلَیهِ السلامُ قالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: النَّظَرُ إِلٰی عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ عِبادَةٌ، وذِکْرُهُ عِبادَةٌ وَلَا یُقْبَلُ إِیْمَانُ عَبْدٍ إِلَّا بِوِلایَتِهِ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِهِ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کا ذکر عبادت ہے

۲۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کا ذکر عبادت ہے۔

۱۔ احقاق الحق ۷/۱۰۰

۲۔ مناقب علی بن أبی طالب/۲۰۶، روضة المتقین ۴/۴۷، الوسائل ۱۱/۵۶۸، احقاق الحق ۷/۱۳۷، کنز العمال ۱۱/۶۰۱ و البحار ۲۶/۲۲۹

۳۔ امالی الصدوق ۱/۱۱۹، الإثنا عشریة ۶۲، حلیة الأبرار ۱/۲۸۵، روضة الواعظین ۱/۱۱۴

۳۰۔ایک حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے چہرے کی زیارت کرنا اور ان کا ذکر کرنا عبادت ہے۔ کسی بھی شخص کے ایمان کو قبول نہیں کیا جائے گا مگر یہ کہ ان کی ولایت کو قبول کرے اور ان کے دشمنوں سے بیزاری اور دوری اختیار کرے۔

۱۵۔زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِذِكْرِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۳۱۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ و آلِهِ وَسلَّمَ : زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِذِكْرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَليهِ السَّلَامُ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کے ذکر سے مجالس کو رونق بخشنا

۳۱۔جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل ہوا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی مجالس کو علی علیہ السلام کے ذِکر کے ذریعہ زینت بخشیں۔

۱۶۔نَشْرُ فَضَائِلِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۳۲۔عَنْ يَحيَى البصريِّ قَالَ :حدَّثَنَا مُحمَّدُ بْنُ زَكريَّا الجوهريُّ عَنْ مُحمَّدِ بْنِ عمارةَ عَنْ أبيهِ عَنِ الصَّادقِ جعفرِ بنِ محمّدٍ عَنْ أبيهِ محمّدِ بنِ عليٍّ عَنْ آبائِهِ الصَّادقِينَ عليهِمُ السَّلامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَآلِهِ وسلَّمَ :إِنَّ اللّٰهَ تَبارَكَ وَتَعَالَى

۱۔ بشارۃ المصطفی ۶۱/، مستدرک الوسائل ۳۹۳/۱۲، مناقب علی بن أبی طالبؑ ۲۱۱/ والبحار ۱۹۹/۳۸۱

جَعَلَ لِأَخِيْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليهِ السَّلامُ فَضَائِلَ لَايُحْصٰى عَدَدُهَا فَمَنْ ذَكَرَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِهِ مُقِرًّا بِهَا؛ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَما تَأَخَّرَ وَلَوْ وَافَى فِي الآخِرَةِ بِذُنوبِ الثَّقَلَيْنِ، وَمَنْ كَتَبَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليهِ السَّلامُ؛لَمْ تَزَلِ المَلائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ ما بَقِيَ لِتِلْكَ الكِتابَةِ رَسْمٌ وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى فَضِيلَةٍ مِنْ فَضَائِلِهِ؛غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الذُّنوبَ الَّتِي اكْتَسَبَها بِالإِسْتِماعِ. وَمَنْ نَظَرَ إِلَى كِتابَةٍ مِنْ فَضَائِلِهِ؛ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الذُّنوبَ الَّتِي اكْتَسَبَها بِالنَّظَرِ، ثُمَّ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :اَلنَّظَرُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عِبادَةٌ، وَلَا يُقْبَلُ إِيْمَانُ عَبْدٍ إِلَّا بِوِلايَتِهِ وَالبَراءَةِ مِنْ أَعْدائِهِ.(١)

٣٣ـ وَبِالإِسنادِ إِلىٰ جعفرِ بنِ محمّدٍ الصادقِ عن أبيهِ عن جدّهِ الحسينِ عن أبيهِ عَلِيٍّ عليهمُ السلامُ اَنَّهُ قَالَ :حَدَّثَنا عُمَرُ بْنُ الْخَطّابِ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقولُ :فَضْلُ عَلِيٍّ عَلىٰ هٰذِهِ الأُمَّةِ كَفَضْلِ شَهرِ رَمَضَانَ عَلىٰ سَائِرِ الشُّهُورِ وَفَضْلُ عَلِيٍّ عَلىٰ هٰذِهِ الأُمَّةِ كَفَضْلِ لَيْلَةِ القَدْرِ عَلىٰ سَائِرِ اللَّيَالِيْ، وَفَضْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلىٰ هٰذِهِ الأُمَّةِ كَفَضْلِ الجُمُعَةِ عَلىٰ سَائِرِ الأَيَّامِ، فَطُوبىٰ لِمَنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَ بِوِلايَتِهِ وَالْوَيْلُ لِمَنْ جَحَدَهُ وَجَحَدَ حَقَّهُ، حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُنِيلَهُ شَيْئًا مِنْ رَوْحِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ وَلَا تَنالُهُ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّم.(٢)

٣٤ـ بِالإِسنادِ عن جابرِ بنِ عبدِاللّٰهِ الأنصاريِّ اَنَّهُ قَالَ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يقولُ :إِنَّ فِيْ عَلِيٍّ خِصَالًا لَوْ كَانَتْ وَاحِدَةٌ مِنْهَا فِيْ جَمِيعِ النَّاسِ

١ـ حلية الأبرار ١/ ٢٨٥، الإثنا عشرية / ٦٢ احقاق الحق ٥/ ١٣٠، ارشاد القلوب / ٢٠٩ باختلاف يسير، انوار الهداية / ١٣١ والبحار / ٣٨/ ١٩٦ باختلاف في موارد

٢ـ احقاق الحق ٥/ ٧٠، الفضائل / ١٤٦ والبحار ٣٨/ ١٤ باختلاف في موارد

لَا تُکَفِّرُوْا بِهَا فَضْلاً.(۱)

۳۵ـ عَنْ جَابِرِ الْجُعفيِّ عَنْ أبِي جعفرٍ محمدِ بنِ عليّ الباقرِ عليهِ السلامُ عَنْ جَابِرِ بنِ عبدِاللّٰهِ الأنصاريّ قَالَ: قَالَ رَسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلهِ وسَلَّمَ: إنَّ جَبرَئِيلَ نَزَلَ عَلَيَّ وَقَالَ: إنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُکَ أنْ تَقُوْمَ بِتَفْضِيلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ خَطِيباً عَلٰى أَصْحَابِکَ لِيُبَلِّغُوا مَنْ بَعْدَهُمْ ذٰلِکَ عَنْکَ، وَيَأْمُرُ جَمِيعَ الْمَلاَئِکَةِ أَنْ تَسْمَعَ مَا تَذْکُرُهُ، وَاللّٰهُ يُوْحِيْ إلَيْکَ يَا مُحَمَّدُ! أَنَّ مَنْ خَالَفَکَ فِي أَمْرِهِ دَخَلَ النَّارَ، وَمَنْ أَطَاعَکَ فَلَهُ الجَنَّةُ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کے فضائل کو پھیلانا

۳۶۔ یحیٰ بصری کہتے ہیں محمد بن زکریا جوہری نے محمد بن عمارہ سے اس نے اپنے والد سے اوراس نے امام صادق علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والد امام باقر علیہ السلام اورانہوں نے اپنے اجداد سے حدیث نقل کی ہے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خداوندِ متعال نے میرے بھائی علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بے شمار فضائل بیان کیے ہیں، جو بھی ان کے فضائل میں سے ایک فضیلت کو ذکر کرے اوراس کا اقرار کرے خداونداس کے پہلے اور آئندہ والے گناہ معاف کردے گا چاہے جتنے بھی بھاری گناہ کیوں نہ ہوں۔ اور جو بھی ان کے فضائل میں

۱۔ امالی الصدوق ۱۸/، البحار ۹۴/۳۸، جامع الأخبار ۵۱/، انوار الهداية ۱۳۴/ واحقاق الحق ۲۸۷/۴ باختلاف فی موارد

۲۔ أمالی الطوسی ۱۱۸/۱ و أمالی المفید ۷۷/ باختلاف يسير

سے کسی ایک فضیلت کو لکھے گا جب تک اس کا لکھا ہوا باقی رہے گا ملائکہ اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہیں گے اور جو ان کی کسی ایک فضیلت کو سُنے گا تو خداوند اس کے کانوں سے کیے ہوئے گناہ معاف کر دے گا اور جو بھی ان کے لکھے ہوئے فضائل پر نگاہ کرے گا تو خداوند اس کے تمام گناہ جو اس نے آنکھوں سے انجام دیے ہیں معاف کرے گا اس کے بعد رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام پر نگاہ کرنا عبادت ہے اور کسی شخص کے ایمان کو قبول نہیں کیا جائے گا مگر یہ کہ وہ ان کو دوست رکھتا ہو اور ان کے دشمنوں سے بیزار ہو۔

۳۳۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی اور انہوں نے اپنے جدّ بزرگوار امام حسن علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: عُمَر ابن خطّاب نے کہا: میں نے رسولِ خدا ﷺ سے سنا انہوں نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کی برتری اور فضیلت اس امّت پر اس طرح ہے جیسے ماہِ رَمَضان کی دوسرے مہینوں پر اور علیؑ کی برتری اس امت پر ایسے ہے جیسے شبِ قدر کی دوسری راتوں پر اور علی علیہ السلام کی فضیلت اس امت پر اس طرح ہے جیسے جمعہ کے دن کی دوسرے دنوں پر، خوش نصیب ہے وہ شخص جو ان سے تمسّک کرے اور ان کی ولایت کو قبول کرے اور بدبخت ہے وہ شخص جو ان کی ولایت اور حق کا منکر ہو اور یہ خدا کے ذمہ ہے کہ ایسے شخص کو قیامت کے دن اپنی رحمت سے محروم کرے اور حضرت محمّد ﷺ کی شفاعت اس کو نصیب نہ ہو۔

۳۴۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل ہوا ہے انہوں نے کہا: میں نے رسولِ خدا ﷺ سے سنا انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام میں ایسی خصلتیں موجود تھیں اگر ان میں سے ایک خصلت بھی تمام لوگوں میں موجود ہوتی تو ان سب کے لیے کافی تھی۔

۳۵۔ جابر جُعفی نے امام محمد باقر علیہ السلام اور جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خداؐ

نے فرمایا: جبرئیل مجھ پرنازل ہوئے اور فرمایا: فرمانِ الٰہی ہے تمہارے لیے کہ اٹھو اور اپنے خطبہ کے ضمن میں اپنے اصحاب کے لیے علی علیہ السلام کی برتری اور فضیلت بیان کرو تا کہ وہ اس مطلب کو آئندہ آنے والی نسلوں تک پہنچادیں اور خدا تمام فرشتوں کو حکم دے رہا ہے کہ جو کچھ بھی آپ بیان کریں اسے غور سے سنیں۔ اور خدا اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی کر رہا ہے کہ جو بھی علی علیہ السلام کے بارے میں آپؐ کی مخالفت کرے گا وہ جہنّم کی آگ میں داخل ہوگا اور جو بھی تمہاری اطاعت کرے گا بہشت اس کا مقدّر ہوگی۔

۱۷۔ لَوْلَا اَنْ تَقُوْلَ فِیکَ طَوَائِف...

۳۶۔ (وَرَوٰی) جَابِرُ بْنُ عبدِاللّٰہِ قَالَ :لَمَّا قَدِمَ عَلِیٌّ علیہِ السَّلامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَآلِہٖ بِفَتْحِ خَیْبَرَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :لَوْلَا أَنْ تَقُوْلَ فِیکَ طَوَائِفُ مِنْ اُمَّتِیْ مَا قَالَتِ النَّصَارٰی فِی الْمَسِیْحِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلیہِ السَّلَامُ؛ لَقُلْتُ فِیکَ قَوْلًا لَا تَمُرُّ بِمَلَأٍ اِلَّا أَخَذُوا التُّرَابَ مِنْ تَحْتِ رِجْلَیْکَ، وَمِنْ فَاضِلِ طَهُوْرِکَ یَسْتَشْفُوْنَ بِہٖ، وَلٰکِنْ حَسْبُکَ أَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ وَأَنَا مِنْکَ،تَرِثُنِیْ وَأَرِثُکَ، وَإِنَّکَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی إِلَّا أَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ، وَإِنَّکَ تُبْرِیءُ ذِمَّتِیْ وَتُقَاتِلُ سُنَّتِیْ وَإِنَّکَ غَدًا عَلَی الْحَوْضِ خَلِیْفَتِیْ....(۱)

۱۔ روضة الواعظین ۱/۱۱۲، امالی الصدوق /۸۶، المسترشد /۶۳۳، کشف الغمة ۱/۲۹۸، ارشاد القلوب /۲۴۵، کشف الیقین /۱۰۷ و إعلام الوری /۱۸۸ باختلاف فی موارد

اگر لوگوں کا ایک گروہ آپؑ کے بارے میں نہ کہتا....

۳۶۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: فتحِ خیبر کے بعد جب علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا: اگر ایسا نہ ہوتا کہ چند لوگ میری امّت میں سے تمہارے لیے کچھ کہتے جس طرح عیسیٰؑ بن مریم کے بارے میں کہا کرتے تھے تو میں تمہارے لیے ایسی گفتگو کرتا کہ آپؑ جس گروہ کے قریب سے گذرتے وہ آپ کے قدموں کی خاک اور وضو کے پانی کو شفا کے لیے لے جاتے لیکن تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ تم مجھ میں سے ہو اور میں تم میں سے، تم مجھ سے اِرث لوگے اور میں تم سے اِرث لوں گا اور تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہے جس طرح ہارونؑ کی موسیٰؑ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور تم میرے قرض کو ادا کروگے اور میری سنّت کے لیے جنگ کروگے اور تم قیامت کے دن حوضِ کوثر پر میرے جانشین ہو۔

۱۸۔ لَوْلَاکَ مَا عَرَفَ الْمُؤْمِنُوْنَ

۳۷۔ الحسینُ بنُ عليٍّ علیهمَا السّلامُ قالَ: حَدَّثَنِی أَبِیَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ عَلیهِ السّلامُ قالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: یَا عَلِیُّ! لَوْ لَاکَ مَا عُرِفَ الْمُؤْمِنُونَ مِنْ بَعْدِی.(۱)

۳۸۔ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِکَ: لَوْ لَا أَنْتَ یَا عَلِیُّ لَمْ

۱۔ عیون أخبار الرضا ۴۸/۲، مناقب علی بن ابیطالبؑ /۷۰، الغدیر ۱۲۳/۱۱، جامع الاحادیث للسیوطی ۲۶۲/۶۱ و کنز العمال ۱۵۲/۱۳ بادنی التفاوت

يُعْرَفِ الْمُؤْمِنُوْنَ بَعْدِيْ.(۱)

۳۹۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ! إِنَّكَ لَنْ تَضِلَّ وَلَنْ تَزِلَّ، وَلَوْلَاكَ لَمْ يُعْرَفْ حِزْبُ اللّٰهِ بَعْدِيْ.(۲)

۴۰۔ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :حِزْبُ عَلِيٍّ حِزْبُ اللّٰهِ وَحِزْبُ أَعْدَائِهِ حِزْبُ الشَّيْطَانِ.(۳)

اگر تم نہ ہوتے تو مومنین کی پہچان نہ ہوتی

۳۷۔ حسینؑ بن علیؑ نے فرمایا: میرے والد علی علیہ السلام نے میرے لیے بیان فرمایا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد اہلِ ایمان کی پہچان نہ ہوتی۔

۳۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین پہچانے نہ جاتے۔

۳۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہے انہوں نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم ہرگز گمراہ نہیں ہوسکے اور نہ ہی دوچارِ لغزش ہوگے بلکہ ثابت قدم رہوگے اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد لشکرِ خدا کی پہچان نہ ہوتی۔

۱۔ المسترشد/۶۳۷

۲۔ غاية المرام ۱/۹۲

۳۔ احقاق الحق ۵/۴۳، الإثنا عشرية/ ۱۶، امالی الصدوق/ ۱۸و البحار ۳۸/ ۹۵

۴۰۔ اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کا لشکر خدا کا لشکر ہے اور ان کے دشمنوں کا لشکر شیطان کا لشکر ہے۔

☆☆☆

الفصل الثانی

فِیْ عِلْمِهٖ

۱۹ ـ عِلْمُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۴۱ ـ بِالْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السَّلَامُ يَقُولُ: نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرُمَّانَتَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ فَلَقِيَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: مَا هَاتَانِ الرُّمَّانَتَانِ اللَّتَانِ فِيْ يَدِكَ؟ فَقَالَ: أَمَّا هٰذِهٖ فَالنُّبُوَّةُ لَيْسَ لَكَ فِيْهَا نَصِيْبٌ، وَأَمَّا هٰذِهٖ فَالْعِلْمُ، ثُمَّ فَلَقَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ نِصْفَهَا وَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نِصْفَهَا، ثُمَّ قَالَ: أَنْتَ شَرِيْكِيْ وَأَنَا شَرِيْكُكَ فِيْهِ، فَلَمْ يُعَلِّمْ وَاللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَرْفاً مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا عَلَّمَهُ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ انْتَهَى الْعِلْمُ إِلَيْنَا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى صَدْرِهٖ.(۱)

۴۲ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: كَانَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: إِنِّيْ أُعْطِيْتُ خِصَالاً مَا سَبَقَنِيْ إِلَيْهَا أَحَدٌ: عَلِمْتُ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْأَنْسَابَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ.(۲)

۴۳ ـ بِالْإِسْنَادِ عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْلَمُ كُلَّ مَا يَعْلَمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُعَلِّمِ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ شَيْئاً إِلَّا وَقَدْ عَلَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.(۳)

---

۱ ـ الاختصاص ۲۷۲/، الکافی ۲۶۵/۱ والبحار ۲۰۹/۴۰ باختلاف فی موارد

۲ ـ البحار ۱۴۷/۲۶ ۳ ـ البحار ۲۰۹/۴۰

۴۴ ـ عَنْ أَبِیْ جَعْفرٍ عَلَیْهِ السَّلاَمُ : إِنَّ عَلِیَّ بْنَ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلاَمُ کَانَ هِبَةَ اللّٰهِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ، وَرِثَ عِلْمَ الأَوْصِیاءِ وَعِلْمَ مَنْ کانَ قَبْلَهُ مِنَ الأَنْبِیاءِ وَالمُرْسَلینَ.(۱)

۴۵ ـ عَنْ حَفْصِ بْنِ قُرطَ الْجُهَنِیِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحمّدٍ الصَّادِقِ علیهمَا السَّلامُ قَالَ :سَمِعْتُهُ یَقُولُ :کَانَ عَلِیٌّ عَلیهِ السَّلامُ صَاحِبَ حَلاَلٍ وَحَرَامٍ وَعِلْمٍ بِالقُرْآنِ، وَنَحْنُ عَلٰی مِنْهاجِهِ.(۲)

۴۶ ـ عَنْ أَبِی الصَّبَاحِ قَالَ :قَالَ أَبُو عَبدِاللّٰهِ علیهِ السَّلامُ :إِنَّ اللّٰهَ عَلَّمَ نَبِیَّهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ التَّنْزِیْلَ وَالتَّأْوِیْلَ، فَعَلَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِیّاً عَلَیْهِ السَّلاَمُ.(۳)

۴۷ ـ عَنْ سُلَیْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِیْهِ قالَ :قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلاَمُ :مَا نَزَلَتْ آیَةٌ إِلَّا وَأَنَا عَلِمْتُ فِیْمَنْ أُنْزِلَتْ وَأَیْنَ نَزَلَتْ وَعَلٰی مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّیْ وَهَبَ لِیْ قَلْباً عَقُوْلاً وَلِسَاناً طَلْقاً.(۴)

۴۸ ـ وَفِیْ أَخْبَارِ أَبِیْ رَافِعٍ :إِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِی تُوُفِّیَ فِیْهِ لِعَلِیٍّ عَلیهِ السَّلامُ :یَاعَلِیُّ! هٰذَا کِتَابُ اللّٰهِ خُذْهُ إِلَیْکَ، فَجَمَعَهُ عَلِیٌّ فِیْ ثَوْبٍ، فَمَضٰی إِلٰی مَنْزِلِهِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :جَلَسَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السلام فَأَلَّفَهُ کَمَا أَنْزَلَهُ اللّٰهُ وَکَانَ بِهِ عَالِماً.(۵)

۱ ـ الاختصاص ۲۷۲/۲، البحار ۱۳۶/۱۷

۲ ـ تفسیر العیاشی ۱۵/۱

۳ـ تفسیر العیاشی ۱۷/۱

۴ ـ ایضاً ۵ ـ مناقب آل أبی طالب ۴۱/۲

٤٩ ـ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مُحَمّدِ الْحَضْرَمِيّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمّدِ بْنِ عَلِيّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ (فِي حَدِيثٍ): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: (مَعَاشِرَ النَّاسِ! مَا مِنْ عِلْمٍ إِلاَّ وَقَدْ أَحْصَاهُ اللّٰهُ فِيَّ وَكُلُّ عِلْمٍ عَلِمْتُ فَقَدْ أَحْصَيْتُهُ فِيْ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَمَا مِنْ عِلْمٍ إِلاَّ عَلَّمْتُهُ عَلِيّاً، وَهُوَ الْإِمَامُ الْمُبِينُ.(١)

٥٠ ـ عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ شَيْئاً سِوَى ذٰلِكَ فَمَا عَلَّمَ اللّٰهُ فَقَدْ عَلَّمَ رَسُوْلُهُ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ.(٢)

٥١ ـ عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَلَّمَ رَسُوْلَهُ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ وَالتَّأْوِيلَ وَمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ النَّاسُ فَعَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ ذٰلِكَ كُلَّهُ.(٣)

٥٢ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ أَعْلَمُ الْأُمَّةِ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ.(٤)

٥٣ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ أَكْثَرُ أَصْحَابِ الرَّسُوْلِ عِلْماً.(٥)

٥٤ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ أَعْلَمُ النَّاسِ عِلْماً.(٦)

---

١ ـ الاحتجاج ١/٧٤ ٢ ـ بصائر الدرجات ٢٩٠/

٣ ـ بصائر الدرجات ٢٩٢/، الاختصاص ٢٧٢/ والبحار ٢٠٨/٤٠ باختلاف في موارد

٤ ـ احقاق الحق ١٥/٣٩٩ ٥ ـ احقاق الحق ١٥/٣٧٧

٦ ـ احقاق الحق ١٥/٣٩٧

٥٥ ـ بالإسناد، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :سُئِلَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ عَنْ عِلْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :عِلْمُ النَّبِيِّ عِلْمُ جَمِيعِ النَّبِيِّينَ وَعِلْمُ مَا كَانَ وَعِلْمُ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ ثُمَّ قَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ عِلْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم وعِلْمَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ قِيَامِ السَّاعَةِ.(١)

٥٦ ـ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :أَعْلَمُ أُمَّتِي بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ.(٢)

٥٧ ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ:فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلُّ شَيْءٍ يُحْتَاجُ إِلَيْهِ حَتَّى الْخَدْشُ وَالْأَرْشُ وَالْهَرْشُ.(٣)

٥٨ ـ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَليهِ السَّلَامِ لِابْنِ عَبَّاسٍ :إِنَّ اللّٰه عَلَّمَنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ كَمَا عَلَّمَهُ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ وَمَنْطِقَ كُلِّ دَابَّةٍ فِي بَرٍّ أَوْ بَحْرٍ.(٤)

---

١ ـ بصائر الدرجات/١٢٧

٢ـ كشف الغمة ١١٣/١ والغدير ٩٦/٣ باختلاف يسير

٣ـ البحار ٥٠/٢٦

٤ـ بصائر الدرجات /٣٤٣

دوسری فصل

حضرت علی علیہ السلام کا علم و دانش

۴۱۔ محمد بن مسلم کہتے ہیں میں نے امام باقرؑ سے سنا انہوں نے فرمایا: جبرئیلؑ حضرت محمدؐ کے لیے بہشت سے دو انار لائے علی علیہ السلام نے آنحضرتؐ کو دیکھا اور پوچھا: یہ جو دو انار آپؐ کے ہاتھ میں ہیں کس قسم کے ہیں؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک نبوّت ہے جس کا آپ سے تعلق نہیں اور دوسرا دانش ہے، اس کے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انارِ دانش کے دو حصے کیے ایک حصّہ علی علیہ السلام کو دے دیا اور دوسرا حصّہ اپنے پاس رکھا اور فرمایا: آپ میرے ساتھ شریک ہیں اور میں آپ کے ساتھ شریک ہوں اِسی سبب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خداوند سے کوئی ایسا حرف یاد نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ نے انھیں یاد کرایا تھا مگر یہ کہ وہی علم علی علیہ السلام کو پڑھایا اس کے بعد دانش کی انتہا ہم تک ہوئی (اِسی دوران اپنے ہاتھ کو سینے پر رکھا)۔

۴۲۔ امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام ان سب چیزوں سے آگاہ تھے جنھیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے۔ اور خداوند نے کوئی چیز بھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد نہیں کرائی تھی مگر یہ کہ انہوں نے علی علیہ السلام کو بھی یاد کرادی تھی۔

۴۳۔ مفضّل بن عُمر کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: امیرُ المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: مجھے ایسی خصلتیں عطا کی گئیں کہ مجھ سے پہلے کسی اَور کو نہیں دی گئیں میں

لوگوں کی موت کا وقت جانتا ہوں اور تمام بلاؤں سے بھی واقف ہوں اور لوگوں کے نَسَب اور ان کے درمیان قضاوت سے بھی آگاہ ہوں۔

۴۴۔ امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام ایک ہدیہ تھے جسے خداوند نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا وہ حامِلِ علمِ اوصیاء اور علمِ انبیاء و مُرسلین تھے جو اُنہیں ان سے پہلے اِرث میں ملا تھا۔

۴۵۔ حَفص بن قُرَط جُہنی کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا آپ نے فرمایا: علی علیہ السلام حلال اور حرام کے مالک تھے اور وہ علمِ قرآن سے آگاہ تھے ہم بھی اسی راستے پر ہیں۔

۴۶۔ ابو الصّباح سے نقل ہے اس نے کہا امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند نے تنزیل اور تأویل کی تعلیم اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی تعلیم امیر المؤمنین علیہ السلام کو دی۔

۴۷۔ سلیمان اَعمش نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا:

کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں اسے جانتا ہوں کس لیے نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی میرے رب نے مجھے گہری فکر اور نطق زبان عطا کی ہے۔

۴۸۔ ابو رافع سے منقول ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس بیماری میں وفات پائی علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! یہ خدا کی کتاب ہے اسے لے لیں اور اپنے پاس رکھیں علی علیہ السلام نے اسے کپڑے میں لپیٹ کر گھر کی طرف روانہ ہوئے، جس وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت ہوئی اس کے بعد امیر المؤمنین علیہ السلام نے گھر میں بیٹھ کر جس طرح وہ کتاب، خدا کی طرف سے نازل ہوئی ویسے ہی ترتیب دینا شروع کر دی اور اس سے آگاہ تھے۔

۴۹۔قیس بن سمعان نے علقمہ بن محمد حضرمی سے اور اس نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو کوئی بھی علم ایسا نہیں ہے جو خدا نے مجھے نہ دیا ہو اور ہر وہ علم جس سے میں واقف ہوں اُسے پرہیز گاروں کے امام کو سکھا دیا اور کوئی ایسا علم نہیں جسے میں نے علی علیہ السلام کو سکھا نہ دیا ہو اور وہی امام مبین ہیں۔

۵۰۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند نے قرآن کی تعلیم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی اُس کے علاوہ اَور بھی چیزوں کی تعلیم دی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بھی خداوند سے حاصل کیا اس کی تعلیم امیر المؤمنین علیہ السلام کو دی۔

۵۱۔امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: خداوند نے حلال و حرام ، تاویل اور تمام وہ ضروریات جن کے لوگ نیاز مند ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی تعلیم دی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب کی تعلیم امیرُ المؤمنین علیہ السلام کو دی۔

۵۲۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام تمام امت کے افراد سے ' جو کچھ بھی خدا نے بھیجا ہے ' دانا تر ہیں۔

۵۳۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اصحاب سے دانا تر ہیں۔

۵۴۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام لوگوں میں سے دانا ترین ہیں۔

۵۵۔ابو بصیر نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے بارے میں پوچھا گیا، فرمایا: پیغمبروں کا علم اور جو بھی علم واقع ہوا یا تا روز قیامت واقع ہوگا سب کا سب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہے۔اس کے بعد فرمایا: مجھے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرے پاس علم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جو بھی علم واقع ہوا ہے اور جو قیامت کے دن تک واقع ہوگا

موجود ہے۔

۵۶۔سلمان سے نقل ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد میری امت کے افراد میں سے داناترین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۵۷۔عبداللہ بن میمون نے امام صادق علیہ السلام سے انہوں نے والدِ گرامی سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: تمام وہ چیزیں جن کی لوگ احتیاج رکھتے ہیں حتی کہ خارش کا ہونا، جرّاحی، وحشی جانوروں اور درندوں کا کاٹنا سب کا علاج کتابِ علی علیہ السلام میں موجود ہے۔

۵۸۔زُرارَہ نے امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی کہ امیرُ المؤمنین نے ابنِ عبّاس سے فرمایا: خداوند نے پرندوں کا کلام ہمیں سکھایا جس طرح حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کو سکھایا تھا اور تمام حیوانات کی زبان، چاہے خشکی پر ہوں یا دریا میں ان سب کی ہمیں تعلیم دی ہے۔

۲۰ ۔عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ کِتَابُ اللّٰهِ النَّاطِقُ

۵۹ ۔عَنْ أَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ عَلَیهِ السَّلَامُ قَالَ :هٰذَا کِتَابُ اللّٰهِ الصَّامِتُ، وَأَنَا کِتَابُ اللّٰهِ النَّاطِقُ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام خدا کی ناطق کتاب

۵۹۔امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: یہ قرآن خدا کی صامت کتاب ہے اور میں کتابِ ناطق ہوں۔

۱۔ الوسائل ۲۰/۱۸

٢١ ـ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلامُ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ

٦٠ ـ عَنِ الْفُضَيلِ بنِ يَسارٍ عَنْ أَبِى جَعْفرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِيْ قَوْلِهِ :وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الكِتَابِ قَالَ :نَزَلَتْ فِيْ عَلِيّ عَلَيهِ السَّلاَمُ، أَنَّهُ عالِمُ هذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ.(١)

٦١ ـ بِالْإِسْنادِ، عَنْ أَبِيْ جَعْفرٍ عَليهِ السَّلامُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ :قُلْ كَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الكِتَابِ، (رعد/٤٣) قَالَ :صَاحِبُ عِلْمِ الكِتَابِ عَلِيٌّ عَليهِ السَّلاَمُ.(٢)

٦٢ ـ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ أَبُوْ جَعْفرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ :قُلْ كَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ قالَ :هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِىْ طَالِبٍ عَليهِ السَّلامُ.(٣)

٦٣ ـ عَنْ أَبِيْ بَصِيرٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ :قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ :قُلْ كَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الكِتَابِ قُلْتُ :أَهُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ؟ قَالَ :فَمَنْ عَسٰى أَنْ يَكُوْنَ غَيْرَهُ؟!(٤)

---

١ ـ تفسير العياشى ٢/ ٢٢١

٢ ـ البحار ٣٥/ ٤٣٠

٣ ـ بصائر الدرجات / ٢١٣

٤ ـ البحار ٣٥/ ٤٣١

٦٦

کتاب کا علم حضرت علی علیہ السلام کے پاس ہے

٦٠۔ فضیل بن یسار سے نقل ہے امام باقر علیہ السلام نے کلام الٰہی "وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ" کے بارے میں فرمایا: یہ آیت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے، وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت کے عالم تھے۔

٦١۔ امام باقر علیہ السلام سے گفتارِ الٰہی کے بارے میں پوچھا گیا (کہہ دو، خدا کی گواہی میرے اور آپ کے درمیان کافی ہے اور اسی طرح اس کی گواہی جس کے پاس کتاب کا علم ہے) فرمایا: علم کتاب کے مالک علی علیہ السلام ہیں۔

٦٢۔ جابر سے نقل ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس آیت میں "کہہ دو: خدا اور وہ جس کے پاس علمِ کتاب ہے ہمارے اور تمہارے درمیان شہادت کے لیے کافی ہے" اس سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

٦٣۔ ابوبصیر نے کہا: امام صادق علیہ السلام سے کلامِ الٰہی کے بارے پوچھا گیا "(کہہ دو، میرے اور تمہارے درمیان خدا کی گواہی کافی ہے اور اسی طرح اس کی گواہی جس کے پاس کتاب کا علم ہے) ہم نے پوچھا آیا علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں؟ فرمایا: ان کے سوا کوئی اور ممکن ہے ہو؟!

۲۲۔ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ بَابُ عِلْمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

٦٤۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: عَلِیٌّ بَابُ عِلْمِي. (١)

١۔ احقاق الحق ١٥/ ٥٦٦ والمراجعات / ١٥٣ (فی حدیث)

٦٥ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَا عَلِمْتُ شَیْئاً إِلَّا عَلَّمْتُهُ عَلِیّاً فَهُوَ بَابُ مَدِیْنَةِ عِلْمِیْ.(۱)

٦٦ ۔ عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ بَابُ عِلْمِیْ وَمُبَیِّنٌ لِأُمَّتِیْ....(۲)

٦٧ ۔ عَنْ اَبِی الصَّبَاحِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَمَّاصِرْتُ بَیْنَ یَدَیْ رَبِّیْ، كَلَّمَنِیْ وَنَاجَانِیْ فَمَا عَلِمْتُ شَیْئاً إِلَّا عَلَّمْتُهُ عَلِیّاً، فَهُوَ بَابُ عِلْمِیْ.(۳)

٦٨ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَا عَلِمْتُ شَیْئاً إِلَّا عَلَّمْتُهُ عَلِیّاً فَهُوَ بَابُ مَدِیْنَةِ عِلْمِیْ.(۴)

٦٩ ۔ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فُتِحَتْ خَیْبَرُ :أَنْتَ بَابُ عِلْمِیْ،وَأَنَّ وُلْدَكَ وُلْدِیْ، وَلَحْمُكَ لَحْمِیْ، وَدَمُكَ دَمِیْ.(۵)

حضرت علی علیہ السلام علم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دروازہ ہیں

۶۴ ۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے علم کا دروازہ ہیں۔

۱۔ احقاق الحق ۵/ ۵۰۱ والطرائف / ۷۷ باختلاف فی موارد

۲ ۔ احقاق الحق ۷/ ۲۱۳ وینابیع المودہ / ۲۳۵

۳۔ احقاق الحق ۶/ ۴۶۱ والطرائف / ۷۷ باختلاف فی موارد

۴ ۔ احقاق الحق ۵/ ۵۰۱

۵ ۔ احقاق الحق ۶/ ۴۴۸

٦٥۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا میں نے کسی چیز سے آشنائی حاصل نہیں کی مگر یہ کہ اسے علیؑ کو تعلیم دی کیونکہ وہ میرے علم کے شہر کا دروازہ ہیں۔

٦٦۔ ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے علم کا دروازہ ہیں اور حقائق کو میری امت کے لیے بیان کرتے ہیں۔

٦٧۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: جس وقت میں بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوا تو خداوند مجھ سے ہم کلام ہوا اور رازِ سخن کہا اور میں نے ہر وہ چیز جس سے آگاہ ہوا، وہ علیؑ کو دی اس لیے کہ وہ میرے علم کا دروازہ ہیں۔

٦٨۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: میں نے کسی چیز کا بھی علم حاصل نہیں کیا مگر یہ کہ اسے علیؑ کو دیا کیونکہ وہ میرے علم کے شہر کا دروازہ ہیں۔

٦٩۔ علی علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: رسولِ خدا ﷺ نے فتحِ خیبر کے دن مجھ سے فرمایا: تم میرے علم کا دروازہ ہو اور تمہارے فرزند میرے فرزند ہیں، تمہارا گوشت میرا گوشت ہے اور تمہارا خون میرا خون ہے۔

٢٣۔ عَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاً اَلْفَ بَابٍ

٧٠۔ عَنْ أبِی عبدِاللّٰهِ علیهِ السلامُ قال: عَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاً عَلَيهِ السَّلَامُ أَلْفَ بَابٍ فَفُتِحَ لَهُ مِنْ كُلِّ بَابٍ أَلْفُ بَابٍ. (١)

١۔ بصائر الدرجات / ٣٠٢، الإختصاص / ٢٧٦ والبحار ٢٦/ ٢٩ باختلاف فی موارد

٧١ـ بالاسنادِ، عن أبي جعفرٍعليهِ السلامُ قال :عَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاً أَلْفَ حَرْفٍ، كُلُّ حَرْفٍ يَفْتَحُ أَلْفَ حَرْفٍ.(١)

٧٢ـ عَنِ الثمالىّ عن أبي جعفرٍعليهِ السلامُ قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ عليهِ السَّلامُ لَقَدْ عَلَّمَنِىْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَلْفَ بَابٍ يَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ أَلْفَ بَابٍ.(٢)

٧٣ـ بِالإسنادِ، قَالَ أبوعبدِاللّٰهِ عليهِ السَّلامُ :عَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاًعَلَيْهِ السَّلامُ بَاباًيُفْتَحُ مِنْهُ أَلْفُ بَابٍ.(٣)

٧٤ـ فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ لِليهوديّ :سَلُوْا عَمَّا بَدَالَكُمْ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وسَلَّمَ، عَلَّمَنِىْ أَلْفَ بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ، فَتَشَعَّبَ لِىْ مِنْ كُلِّ بَابٍ أَلْفُ بَابٍ . فَاسْأَلُوْهُ عَنْهَا.(٤)

٧٥ـ عَن جعفرٍ عَن أبيهِ عليهِمَا السّلامُ :أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ عَلِيّاًعليهِ السلامُ أَلْفَ كَلِمَةٍ يَفْتَحُ أَلْفَ كَلِمَةٍ.(٥)

٧٦ـ عَنْ أَبِى حَمزةَ الثماليّ، عَن عليّ بنِ الحُسينِ عليهمَا السلامُ قال :عَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاً كَلِمَةً تَفْتَحُ أَلْفَ كَلِمَةٍ، وَالأَلْفُ كَلِمَةٍ يَفْتَحُ كُلُّ كَلِمَةٍ أَلْفَ كَلِمَةٍ.(٦)

٧٧ـ بِالإسنادِ، عَن أبى عبداللّٰهِ عليهِ السّلامُ قَالَ :عَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

---

١ ـ الكافى ١/٢٥٦

٢ ـ البحار ٢٦/٢٩، الاختصاص / ٢٧٦ وكنزالعمال ١١٤/١٣ باختلاف يسير

٣ ـ البحار ٢٦/٢٩

٤ ـ كشف اليقين / ٢٣٢

٥ ـ بصائر الدرجات / ٣١٠

٦ ـ الاختصاص / ٢٧٩

عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاً حَرْفاً يَفْتَحُ أَلْفَ حَرْفٍ، كُلُّ حَرْفٍ مِنْها يَفْتَحُ أَلْفَ حَرْفٍ.(١)

٧٨ـ بالإسناد، عن أبي عبدالله عليه السّلامُ قالَ :أَوْصىٰ رَسُولُ اللّٰهِ إِلىٰ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ أَلْفَ كَلِمَةٍ وَأَلْفَ بابٍ، يَفْتَحُ كُلُّ كَلِمَةٍ وَكُلُّ بابٍ أَلْفَ كَلِمَةٍ وَأَلْفَ بابٍ.(٢)

٧٩ـ بالإسنادِ، عَنِ الأَصْبغِ بنِ نَباتَةَ عَنْ أميرِ المؤمنينَ عليهِ السَّلامُ قالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي أَلْفَ بَابٍ مِنَ الحَلالِ وَالحَرامِ مِمّا كانَ وَمِمّا هُوَ كائِنٌ إِلىٰ يَوْمِ القِيامَةِ، كُلُّ بَابٍ مِنْها يَفْتَحُ أَلْفَ بَابٍ، فَذٰلِكَ أَلْفُ أَلْفِ بَابٍ، حَتّٰى عَلِمْتُ عِلْمَ المَنايا وَالبَلايا وَفَصْلَ الخِطابِ.(٣)

٨٠ـ عَنْ عليّ عليهِ السَّلامُ :أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ لِسانَهُ فِي فَمِي فَانْفَتَحَ فِي قَلْبِي أَلْفُ بَابٍ مِنَ العِلْمِ مَعَ كُلِّ بابٍ أَلْفُ بَابٍ.(٤)

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار باب علم کی علی علیہ السلام کو تعلیم دی

٧٠ـ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہزار باب کی علی علیہ السلام کو تعلیم دی اور ہر ایک باب سے ہزار باب نکلے۔

---

١ ـ الإختصاص / ٢٧٨

٢ ـ البحار ٤٠/ ١٣٢، غاية المرام / ٥١٩ باختلاف في موارد

٣ ـ الاختصاص / ٢٧٦، غاية المرام / ٥١٩، البحار ٢٦/ ٣٠ واحقاق الحق ٦/ ٤١ باختلاف في موارد

٤ ـ احقاق الحق ٦/ ٤٢

۷۱۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو ہزار حروف سکھائے اور ہر ایک حرف سے ہزار حروف نکلے۔

۷۲۔ ثمالی نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ہزار باب تعلیم دیے ہر ایک باب سے ہزار باب نکلے۔

۷۳۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار باب علم کے علی علیہ السلام کو تعلیم دیے کہ ہر ایک باب سے ہزار باب نکلے۔

۷۴۔ علی علیہ السلام نے ایک یہودی سے فرمایا: جس چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو مجھ سے پوچھو، کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ہزار باب علم کے تعلیم دیے کہ ہر باب سے ہزار باب نکلے ہیں' ہاں ان کے بارے میں مجھ سے سوال کرو۔

۷۵۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت نقل کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے لیے ہزار کلمہ نقل کیا کہ ہر ایک کلمہ سے ہزار کلمہ نکلتے تھے۔

۷۶۔ ابوحمزہ ثمالی نے امام سجّاد علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو کلمات کی تعلیم دی کہ ان میں سے ہزار کلمات اور نکلتے تھے اور اُس ہزار کلمات سے ہزار اور کلمات نکلے۔

۷۷۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو ایک حرف تعلیم دیا کہ اس سے ہزار حرف اور نکلے اور ہر ایک حرف سے ہزار حرف اور نکلتے تھے۔

۷۸۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار کلمہ اور ہزار باب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے سپرد کیے کہ ہر کلمہ اور ہر ایک باب سے ہزار کلمہ اور باب نکلتے تھے۔

۷۹۔اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: رسولِ خدا نے مجھے ایک ہزار باب حلال اور حرام کے جو واقع ہوا اور تا روزِ قیامت جو واقع ہوگا مجھے تعلیم دیئے کہ ہر ایک باب سے ہزار باب اور نکلے پس میرے علم کے دس لاکھ باب ہیں' میں لوگوں کی موت کا وقت جانتا ہوں اور سب بلاؤں سے آگاہی رکھتا ہوں اور لوگوں کے درمیان قضاوت سے بھی واقف ہوں۔

۸۰۔علی علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک کو میرے منہ میں داخل کیا اور علم کا ہزار باب میرے دِل میں کھل گیا، کہ ہر ایک باب سے ہزار اور باب نکلے۔

۲۴۔عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَابُ مَدِيْنَةِ عِلْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۸۱۔بِالإسنادِ، حَدَّثَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوْسَى الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ :قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ !أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَأَنْتَ الْبَابُ، كَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَصِلُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ إِلَّا مِنَ الْبَابِ.(۱)

۸۲۔قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى :وَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ أَبْوَابِهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ؛ فَلْيَأْتِهِ مِنَ الْبَابِ.(۲)

۸۳۔عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ، فَلْيَقْتَبِسْهُ مِنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.(۳)

۱۔ مناقب علی بن ابیطالب / ۸۵

۲۔احقاق الحق ۵/ ۹۴، ینابیع المودہ / ۶۵

۳۔ الارشاد للمفید / ۲۲، البحار ۴۰/ ۲۰۳، اثبات الھداۃ ۲/ ۱۴۴

٨٤ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَـامَـدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَالْمَدِيْنَةَ؛فَلْيَأْتِهَامِنْ بَابِهَا.(١)

٨٥ ـ عَنِ ابنِ عبّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ و آلِهِ وسَلَّمَ :أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَالْعِلْمَ؛ فَلْيَأْتِ الْبابَ.(٢)

٨٦ ـ عَنِ ابنِ عبّاسٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ :أَنَا مَدِينَةُ العِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، مَنْ أَرَادَالعِلْمَ؛ فَلْيَأْتِهَا مِنْ قِبَلِ بَابِها.(٣)

٨٧ ـ عَنِ ابنِ عبّاسٍ قَالَ :قَالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ :أَنَا مَدِينَةُ العِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُها، فَمَنْ أَرادَالعِلْمَ؛ فَلْيَأْتِ بَابَ الْمَدِيْنَةِ.(٤)

٨٨ ـ عَنْ سعيدِ بنِ جُبيرٍ عَنِ ابنِ عباسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَاعَلِيُّ! أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَأَنْتَ بَابُهَا وَلَنْ تُؤْتَى الْمَدِينَةُ إِلَّا مِنْ قِبَلِ الْبَابِ وَكَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِيْ وَيُبْغِضُكَ لِأَنَّكَ مِنِّيَ وَأَنَا مِنكَ لَحْمُكَ لَحْمِيْ وَدَمُكَ دَمِيْ وَرُوحُكَ مِنْ رُوْحِيْ....(٥)

٨٩ ـ بِالْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيٍّ عَليهِ السَّلامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

---

١ ـ فضائل الخمسة ٢/٢٥١، كنز العمال ١٣/١٤٨، جامع الاحاديث للسيوطى ١٢/٢٥٩، احقاق الحق ٥/٥٠٠، المستدرک للحاکم ٣/١٢٧، الامام على ٢/٤٦٤ باختلاف يسير

٢ ـ كشف الغمة ١/١١٣، اثبات الهداة ٢/٢٤٦، مناقب على بن أبيطالب /٨٣، ينابيع المودة /٢٣٤، البحار ٤٠/٣٠٢

٣ـ احقاق الحق ٥/٤٧٠ ٤ـ احقاق الحق ٥/٤٧٦

٥ـ ينابيع المودة / ٢٨، اثبات الهداة ١/٩٩٤ بتفاوة

وَسَلَّمَ :أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُها وَلاتُؤْتَى الْبُيُوْتُ إلّا مِنْ أَبْوابِها.(۱)

۹۰ ـ عَنِ الْأَصبغِ بنِ نَباتةَ عَن عليِّ بنِ أَبِي طَالبٍ عليهِ السّلامُ قَالَ :قَالَ رسولُ اللّـهُ صَلَّى اللّهُ عليهِ وآلهِ وَسَلَّمَ أَنَامَدينَةُ العِلْمِ وَأَنْتَ بابُها، يَا عَلِيُّ !كَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُها مِنْ غَيْرِ بابِها.(۲)

حضرت علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر علم کا دروازہ ہیں

۸۱۔حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام نے اپنے اجداد سے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! میں علم کا شہر ہوں اور تم اس کا دروازہ ہو جھوٹ کہتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ دروازہ کے بغیر شہر میں داخل ہوگا۔

۸۲۔پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے خداوندِ متعال نے فرمایا'' گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہو۔''پس جو بھی علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس دروازہ سے داخل ہو۔

۸۳۔حمزہ بن ابی سعید خدری نے اپنے والد سے نقل کیا اس نے کہا میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے علیؑ سے حاصل کرے۔

۸۴۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو اس شہر

---

۱ ۔ احقاق الحق ۴۹۸/۵، البحار ۲۰۶/۴۰ بادنی التفاوت

۲ ۔ احقاق الحق ي/۴۹۷

میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے دروازے سے داخل ہونا چاہیے۔

۸۵۔ ابن عباس سے نقل ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں دانش کا شہر اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو بھی دانش چاہتا ہے اسے دروازے سے داخل ہونا ہوگا۔

۸۶۔ ابن عباس سے نقل ہوا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو بھی علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو دروازہ سے داخل ہو۔

۸۷۔ ابن عباس سے نقل ہوا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو بھی دانش کا طالب ہے اسے شہر کے دروازے سے داخل ہونا چاہیے۔

۸۸۔ سعید بن جُبیر نے ابن عباس سے نقل کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ: میں دانش کا شہر ہوں اور تم اس کا دروازہ ہو دروازے کے علاوہ کوئی شہر میں داخل نہیں ہوسکتا۔ جھوٹ بولتا ہے وہ جو یہ گمان کرتا ہے کہ ہمیں دوست رکھتا ہے حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہے، چونکہ تم مجھ میں سے ہو اور میں تم میں سے تمہارا گوشت میرا گوشت اور تمہارا خون میرا خون اور تمہاری روح میری روح ہے۔

۸۹۔ علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے گھروں میں ان کے دروازوں کے بغیر داخل نہیں ہوسکتے۔

۹۰۔ اصبغ بن نباتہ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور یا علی علیہ السلام! تم اس کا دروازہ ہو جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ شہر کے دروازے کے بغیر شہر میں داخل ہوگا۔

۲۵ ۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَابُ خَزَانَةِ عِلْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۹۱ ۔ وَبِالْإِسْنَادِ عَنِ الرضَا عليهِ السلامُ عَنْ آبائِهِ عَليهِمُ السَّلامُ عَنْ محمدِ بنِ علي عليهِ السلامُ عَن جابرِ بنِ عبدِاللّٰهِ الأَنصَارِيِّ قَالَ :قَالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وسَلَّمَ :أَنَا خَزَانَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ مِفتَاحُهَا(مِفْتَاحُهُ خ ل)فَمَنْ أَرَادَ الخَزَانَةَ؛ فَلْيَأْتِ الْمِفْتَاحَ.(۱)

۹۲ ۔ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلهِ وسَلَّمَ :عَلِيٌّ خازِنُ عِلْمِيْ.(۲)

علی علیہ السلام رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے خزانے کا دروازہ ہیں

۹۱۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اَجداد سے انہوں نے محمد بن علی علیہ السلام سے اورانہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا خزانہ ہوں اورعلی علیہ السلام اس کی چابی ہے جوبھی خزانہ چاہتا ہے وہ چابی کے پیچھے جائے۔

۹۲۔گفتارِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے آپ نے فرمایا:علی علیہ السلام میرے علم کے خزینہ دار ہے۔

۲۶ ۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَابُ مَدِيْنَةِ الْفِقْهِ

۹۳ ۔ وَفِي رِوايةٍ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عليهِ وَآلهِ وَسَلَّمَ :أَنَا مَدِيْنَةُ الْفِقْهِ وَعَلِيٌّ

۱۔ اثبات الهداة ۱/ ۳۱، البحار ۴۰/ ۲۰۱

۲ ۔ الغدير ۳/ ۹۶

بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ العِلْمَ؛فَلْيَأْتِ الْبَابَ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام فقہ کے شہر کا دروازہ ہیں

۹۳۔ایک روایت میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں فقہ کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے جو بھی طالبِ علم ہے اسے اس دروازے سے داخل ہونا ہوگا۔

۲۷۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَابُ مَدِيْنَةِ الْحِكْمَةِ

۹۴۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عبدِاللّٰهِ قَالَ :قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلّی اللّٰهُ علیهِ وآلهِ وسَلَّمَ :أَنَا مَدِينَةُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا،فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ؛ فَلْيَأْتِ إِلیٰ بَابِهَا.(۲)

۹۵۔ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلّی اللّٰه علیهِ وآلهِ وسَلَّمَ :أَنَا مَدِينَةُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْحِكْمَةَ، فَلْيَأْتِ الْبَابَ.(۳)

۹۶۔بِالإِسْنَادِ، عَنْ عليٍّ علیهِ السلامُ عَنِ النَّبيِّ صلّی اللّٰهُ علیهِ وآلهِ وسلَّمَ :أَنَا دَارُالْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَالْحِكْمَةَ؛ فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا.(۴)

۱۔ احقاق الحق ی۵/۵۰۵، تذکرۃ الخواص / ۵۲

۲۔احقاق الحق ۵/۵۰۴، الامام علی ۲/۴۶۳ باختلاف فی موارد

۳۔فضائل الخمسۃ ۲/۲۴۹، مناقب علی بن ابیطالب / ۸۶، احقاق الحق ۵/۵۰۲، اثبات الهداة ۴/۹۷ باختلاف فی موارد

۴۔احقاق الحق ۵/۵۱۰، مناقب علی بن ابیطالب / ۸۷ باختلاف یسیر

۹۷ ۔ بِالإِسْنادِ، عَن عبدِاللّٰہِ قالَ :کُنتُ عِندَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ فَسُئِلَ عَنْ عَلِیٍّ علیہِ السلامُ فقَالَ:قُسِّمَتِ الحِکْمَۃُ عَشَرَۃَ أجْزاءٍ فَأُعْطِیَ عَلِیٌّ تِسْعَۃَ أجْزاءٍ وَالنّاسُ جُزْءًا واحِدًا).(۱)

۹۸ ۔ عَنِ ابنِ عباسٍ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ علیہِ وآلہ وسَلَّمَ لِعَلِیِّ بْنِ أبِی طَالبٍ علیہِ السلامُ :یَا عَلِیُّ أنَا مَدِیْنَۃُ الحِکْمَۃِ وَأنْتَ بَابُھَا وَلَنْ تُؤتَی المَدِیْنَۃُ إلّا مِنْ قِبَلِ البَابِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام مدینۃ الحکمت کا دروازہ ہیں

۹۴۔جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل ہوا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں جو بھی اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اس کے دروازے سے داخل ہو۔

۹۵۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو بھی حکمت چاہتا ہے دروازے سے داخل ہو۔

۹۶۔علی علیہ السلام سے نقل ہوا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو بھی حکمت کا ارادہ رکھتا ہے وہ اس کے دروازے سے داخل ہو۔

۱۔مناقب علی بن أبیطالب ۲۸۷/، احقاق الحق ۵۱۷/۵، الغدیر ۹۶/۳، ارشاد القلوب ۲۱۲/ ،کشف الغمہ ۱۱۳/۱ باختلاف یسیر، کنز العمال ۱۳۶/۱۳

۲۔ کمال الدین ۲۴۱/، البحار ۲۰۳/۴۰

۹۷۔عبداللہ کہتے ہیں میں پیغمبر ﷺ کی خدمت میں تھا کہ لوگوں نے آپؐ سے علی علیہ السلام کے بارے میں سوال کیے پیغمبر ﷺ نے فرمایا: حکمت دس حصوں میں تقسیم ہوئی ہے، اس کے نو حصے علی علیہ السلام کو اور ایک حصہ لوگوں کو دیا گیا۔

۹۸۔ابن عباس نے کہا رسولِ خدا ﷺ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ میں حکمت کا شہر ہوں اور تم اس کا دروازہ ہو، دروازے کے بغیر کوئی شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔

۲۸۔سَلُوْنِیْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِیْ

۹۹۔عَنْ جَعفرِ بنِ محمدٍ عَن ابیہِ عَن آبائہِ علیھِمُ السلامُ عَنْ علیٍّ علیہِ السلامُ قَالَ :سَلُوْنِیْ عَنْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ، فَوَاللّٰہِ مَا نَزَلَتْ آیَۃٌ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ فِیْ لَیْلٍ وَنَھَارٍ وَلَا سَیْرٍ وَلَا مَقَامٍ، إِلَّا وَقَدْ أَقْرَأَنِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلیہِ وآلِہِ وَسَلَّمَ وَعَلَّمَنِیْ تَأْوِیْلَھَا.(۱)

۱۰۰۔قَالَ عَلِیٌّ عَلیہِ السَّلامُ :سَلُوْنِیْ عَنْ کِتَابِ اللّٰہِ، فَإِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ آیَۃٍ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُ بِلَیْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَھَارٍ، فِیْ سَھْلٍ أَمْ فِیْ جَبَلٍ.(۲)

۱۰۱۔ بِالْإِسنادِ، عَن أمیرِ المؤمنینَ علیہِ السلامُ أَنَّہٗ کَانَ یقولُ :سَلُوْنِیْ قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُوْنِیْ، أَلَا تَسْأَلُوْنَ مَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْمَنَایَا وَالْبَلَایَا وَالْأَنْسَابِ؟(۳)

۱۰۲۔قَالَ أمیرُ المؤمنینَ علیہِ السَّلامُ :أَیُّھَا النَّاسُ إسْلُوْنِیْ قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُوْنِیْ

۱۔الاحتجاج ۱/۳۸۸

۲۔احقاق الحق ۷/۵۸۶

۳۔البحار ۲۶/۱۴۷

فَلَأَنَا بِطُرُقِ السَّمَاءِ أَعْلَمُ مِنِّي بِطُرُقِ الأَرْضِ....(١)

١٠٣ ـ عَنِ الرِّضا عَن آبائِهِ عليهِمُ السَّلامُ قال :قَالَ الحُسَينُ عليهِ السلامُ: خَطَبَنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَقَالَ :سَلُونِيْ عَنِ القُرْآنِ أُخْبِرْكُمْ عَنْ آيَاتِهِ فِيْمَنْ نَزَلَتْ وَأَيْنَ نَزَلَتْ.(٢)

١٠٤ ـ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ عبدِاللّٰهِ :خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلاَمُ عَلىٰ مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ فَقَالَ :أَيُّهَاالنَّاسُ! سَلُوْنِيْ قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُوْنِيْ، فَبَيْنَ الجَنْبَيْنِ مِنِّيْ عِلْمٌ جَمٌّ.(٣)

١٠٥ ـ عَنْ عليّ بنِ ابِي طالبٍ عليهِ السلامُ وَهُوَ يَقُولُ :سَلُوْنِيْ قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُوْنِيْ! فَإِنِّيْ لَا أُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ دُوْنَ العَرْشِ؛ إِلَا أَخْبَرْتُ عَنْهُ.(٤)

١٠٦ ـ (فِيْ حَدِيْثٍ)وَقَالَ [أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليهِ السَّلاَمُ] :سَلُونِيْ قَبلَ أَنْ تَفقِدُوْنِيْ فَوَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرأَ النَّسَمَةَ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ بِالتَّوْرَاةِ مِنْ أَهْلِ التَّوْرَاةِ وَإِنِّيْ أَعْلَمُ بِالْإِنْجِيْلِ مِنْ أَهْلِ الْإِنْجِيْلِ وَإِنِّيْ لَأَعْلَمُ بِالْقُرْآنِ مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ....(٥)

١٠٧ ـ (قَالَ اَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ) قَالَ :جَلَسْتُ إِلىٰ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ بِالكُوفَةِ فِي المَسْجِدِ والنَّاسُ حَوْلَهُ فَقَالَ :سَلُوْنِيْ قَبْلَ أَنْ تَفقِدُوْنِيْ سَلُوْنِيْ عَنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَوَ اللّٰهِ مَا نَزَلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا وَقَدْ اَقْرَأَنِيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَّمَنِيْ تَأْوِيْلَهَا....(٦)

---

١ ـ البحار ١٠/١٢١، تفسير نور الثقلين ١/٣٢٣، ينابيع المودة / ٦٦

٢ ـ البحار ٩٢/٧٩، عيون أخبار الرضا ٢/٦٢

٣ ـ الفصول المائة ٤/١٦٩

٤ ـ كنز العمال ١٣/١٦٥

٥ ـ سليم بن قيس / ٢٢

٦ ـ سليم بن قيس / ٢١٣

اس سے پہلے کہ میں آپ کے درمیان سے چلا جاؤں مجھ سے پوچھیں

۹۹۔ جعفر بن محمد نے اپنے اَجداد سے انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے خداوند کی کتاب کے بارے میں سوال کریں خدا کی قسم کوئی ایسی آیت نہیں جو رات یا دن سفر یا حضَر میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ہو اور انہوں نے میرے لیے قراءت نہ کی ہو بلکہ سب کی قراءت کی اور ان کی تاویل بھی بتائی۔

۱۰۰۔ مجھ سے خدا کی کتاب کے بارے میں پوچھیں کوئی ایسی آیت نہیں مگر یہ کہ میں جانتا ہوں رات کو نازل ہوئی ہے یا دن کو آیا میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر۔

۱۰۱۔ نقل ہوا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: اس سے پہلے کہ میں آپ کے درمیان سے اٹھ جاؤں مجھ سے سوال کریں۔ آیا جو انسانوں کی موت حادثات اور انساب کو جانتا ہو اس سے سوال نہیں کرتے؟

۱۰۲۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو! اس سے پہلے کہ میں آپ کے درمیان سے چلا جاؤں مجھ سے سوال کریں میں آسمان کے راستوں کو زمین کے راستوں سے زیادہ جانتا ہوں۔

۱۰۳۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے اَجداد سے نقل کیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: امیر المؤمنینؑ نے ہمارے لیے خطبہ پڑھا اور فرمایا: قرآن کے بارے میں مجھ سے سوال کریں تا کہ اس کی آیات کے بارے میں آپ کو بتاؤں کس کے لیے اور کہاں نازل ہوئیں۔

۱۰۴۔ عُمیر بن عبداللہ نے کہا: علی بن ابی طالب علیہ السلام نے کوفہ میں منبر پر ہمارے لیے خطبہ پڑھا اور فرمایا: اے لوگو! اس سے پہلے کہ مجھ کو اپنے ہاتھ سے دے دو مجھ سے پوچھو کیونکہ میرے سینے میں

علم کا خزانہ چھپا ہوا ہے۔

۱۰۵۔علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا اس سے پہلے کہ میں یہ دنیا چھوڑ دوں مجھ سے پوچھو جس چیز کے بارے میں بھی سوال ہوگا عرشِ معلیٰ کے علاوہ سب کے جواب دوں گا۔

۱۰۶۔امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: اس سے پہلے کہ میں آپ کو چھوڑ جاؤں مجھ سے سوال کریں قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو توڑ کر مخلوق کو خلق کیا میں اہلِ توَرات سے توَرات کو زیادہ جانتا ہوں اور اہلِ انجیل سے انجیل کو بہتر سمجھتا ہوں اور اہلِ قرآن سے قرآن کا علم زیادہ جانتا ہوں۔

۱۰۷۔ابان نے سلیم سے نقل کیا اس نے کہا ہم مسجدِ کوفہ میں علی علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ بھی آپ کے اطراف میں موجود تھے آپؑ نے فرمایا: اس سے پہلے کہ مجھے اپنے ہاتھ سے دے دو مجھ سے پوچھو کتابُ اللہ کے بارے میں سوال کرو، خدا کی قسم کوئی ایسی آیت خدا نے نازل نہیں کی جسے میں نہ جانتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے سب کو پڑھا اور ان کی تاویل بھی بتائی۔

۲۹۔ لَوْ کُشِفَ الْغِطَاءُ مَا ازْدَدْتُ یَقِیْنًا

۱۰۸۔ قَالَ سَعِیدُ بْنُ الْمُسَیّبِ فَلِهٰذا کَانَ عَلِیٌّ علیهِ السَّلامُ یقولُ :سَلُوْنِی عَنْ طُرُقِ السَّمٰوَاتِ فَاِنِّیْ أَعْرَفُ بِها مِنْ طُرُقِ الْأَرَضِیْنَ، وَلَوْ کُشِفَ الغِطَاءُ؛ مَا ازْدَدْتُ یَقِیْنًا.(۱)

۱۔ تذکرة الخواص / ۳۴

۱۰۹۔أمِيرُ المُؤمِنين وَ إمَامُ المُوَحِّدين عَليهِ السَّلَامُ قَالَ :لَوْ كُشِفَ لِيَ الغِطَاءُ مَا ازْدَدْتُ يَقِيْنَا.(۱)

اگر پردے ہٹ جائیں تو میرے یقین میں اضافہ نہیں ہوگا

۱۰۸۔سعید بن میسّب کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: آسمانوں کے راستے مجھ سے پوچھیں چونکہ میں ان کو زمین کے راستوں سے زیادہ جانتا ہوں اور اگر پردہ اٹھ جائے پھر بھی میرے یقین میں اضافہ نہیں ہوگا۔

۱۰۹۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: اگر پنہاں چیزوں سے پردہ اٹھ جائے تو میرے یقین میں زیادتی نہیں ہوگی۔

۳۰۔شَذَرَاتٌ مِّنَ الْخُطْبَةِ الْخَالِيَةِ مِنَ الْأَلِفِ

۱۱۰۔ قَالَ ابنُ أبِي الحَدِيدِ :وَهِيَ خُطبَةٌ خَالِيَةٌ مِّنْ حَرْفِ الْأَلِفِ رَوَاهَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ لَهُ عَليهِ السَّلَامُ قَالُوْا:تَذَاكَرَ قَوْمٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :اَيُّ حُرُوْفِ الْهِجَاءِ أَدْخَلُ فِي الْكَلَامِ؟ فَأَجْمَعُوا عَلَى الْأَلِفِ، فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ [مُرْتَجِلًا مِّنْ غَيْرِ سَابِقِ فِكْرٍ وَلَا تَقَدُّمِ رِوَايَةٍ]:حَمِدْتُّ مَنْ عَظُمَتْ مِنَّتُهُ وَسَبَغَتْ نِعْمَتُهُ وَسَبَقَتْ غَضَبَهُ رَحْمَتُهُ .(سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ)وَتَمَّتْ كَلِمَتُهُ، وَنَفَذَتْ مَشِيئَتُهُ

۱۔مصابیح الأنوار ۱/۳۰، المحجّة البیضاء ۴/۲۰۳، غرر الحکم / ۶۰۳، ارشاد القلوب / ۲۱۲، کشف الغمة ۱/۱۷۰ باختلاف یسیر، تذکرة الخواص / ۳۴

وَبَلَغَتْ قَضِيَّتُهُ، حَمِدْتُهُ حَمْدَ (عَبْدٍ خ ل) مُقِرٍّ بِرُبُوبِيَّتِهِ مُتَخَضِّعٍ لِعُبُودِيَّتِهِ مُتَنَصِّلٍ مِنْ خَطِيْئَتِهِ، مُعْتَرِفٍ بِتَوْحِيدِهِ مُسْتَعِيذٍ مِنْ وَّعِيدِهِ، مُؤَمِّلٍ مِّنْهُ مَغْفِرَةً تُنْجِيْهِ يَوْمَ يُشْغَلُ عَنْ فَصِيْلَتِهِ وَبَنِيْهِ.

وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَرْشِدُهُ وَنَسْتَهْدِيْهِ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ، وَشَهِدْتُ لَهُ شُهُودَ مُخْلِصٍ مُوقِنٍ وَفَرَّدْتُهُ تَفْرِيدَ مُؤْمِنٍ مُتَيَقِّنٍ، وَوَحَّدْتُهُ تَوْحِيدَ عَبْدٍ مُذْعِنٍ (بِأَنَّهُ) لَيْسَ لَهُ شَرِيكٌ فِي مُلْكِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ فِيْ صُنْعِهِ، جَلَّ عَنْ مُشِيْرٍ وَوَزِيْرٍ وَعَنْ عَوْنٍ وَمُعِيْنٍ وَنَصِيْرٍ وَنَظِيْرٍ....(۱)

بغیر الف کے خطبہ کا ترجمہ

۱۱۰۔ ابن ابی الحدید نے اس خطبہ کے بارے میں کہا: یہ خطبہ حرف الف سے خالی ہے اور بہت سے لوگوں نے اسے اس طرح نقل کیا ہے کہ ایک دن اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی کہ کون سے حرف کا کلمات میں سب سے زیادہ کردار ہے، سب نے الف کے بارے میں بتایا ان کے درمیان میں سے علی علیہ السلام نے کھڑے ہوکر فی البدیہہ بغیر الف کے خطبہ پڑھا۔

اس خطبہ کا ترجمہ درج ذیل ہے

میں تعریف کرتا ہوں اس کی جس کا احسان عظیم اور نعمت کامل ہے اس کی رحمت اور بخشش اس کے غضب اور غصّے سے زیادہ ہے اور اس کا کلام مکمّل اور کامل ہے اس کا اِرادہ نافِذ اور حُکم رَسا

۱۔ نہج السعادۃ ۱/۸۷، فضائل الخمسۃ ۲/۲۵۶ باختلاف فی موارد

ہے میں اللہ کی حمد وثنا اُس بندے کی حمد وثنا کی طرح کرتا ہوں جو اس کی ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کرتا ہے اور نہایت ہی عاجزی اور انکساری سے اس کی پرستش کرتا ہے اور س نے اپنے گناہوں سے رہائی پالی ہے اور جو اس کے واحد و یکتا ہونے کا اقرار کرتا ہے اس کے خوف اور ڈر سے اس کی پناہ لیتا ہے اور اس نے بخشش کی امید رکھتا ہے کہ جس دن آدمی اپنے اقربا اور اپنی اولاد سے جدا ہو جائے گا تو خدا اس کے لیے مایۂ نجات ہوگا۔ ہم اس سے مدد مانگتے ہیں ہدایت اور ارشاد کو اس سے طلب کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر توکّل کرتے ہیں میں خود اس کی گواہی دیتا ہوں جو اخلاص اور یقین کا مالک ہے اہلِ ایمان اور اہلِ یقین کے اعتقاد کی طرح میں بھی اس کو واحد اور یکتا مانتا ہوں میری نگاہ میں اس کی توحید ایسی ہے جیسی اس بندے کی توحید جو یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم اور فرمان میں کسی کو شریک نہیں لیتا اور آفرینش میں کوئی اس کا مددگار نہیں اس کا مرتبہ عالی ہے اور یہ کہ وہ کسی سے مشورہ کرے یا کسی کی مدد کرنے میں کسی سے مدد لے وہ ان تمام چیزوں سے بے نیاز ہے اس کو کسی کی مدد کرنے کی ضرورت نہیں۔

۱۳۔ شَذَرَاتٌ مِنْ خُطْبَتِهِ غَيْرِ الْمَنْقُوطَةِ

۱۱۱۔ وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَالِيَةٍ مِنَ النُّقَطِ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ أَهْلِ الْحَمْدِ وَمَأْوَاهُ، وَلَهُ أَوْكَدُ الْحَمْدِ وَأَحْلَاهُ، وَأَسْعَدُ الْحَمْدِ وَأَسْرَاهُ، وَأَطْهَرُ الْحَمْدِ وَأَسْمَاهُ، وَأَكْرَمُ الْحَمْدِ وَأَوْلَاهُ. اَلْوَاحِدِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ لَا وَالِدَ لَهُ وَلَا وَلَدَ.

...أَلا لَهُ الْأَوَّلُ لَا مُعَادِلَ لَهُ، وَلَا رَادَّ لِحُكْمِهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ السَّلَامُ

الْـمُـصَـوِّرُ الْـعَلَّامُ الْـحَـاكِـمُ الْـوَدُوْدُ، الْـمُطَهَّرُ الطَّاهِرُ، الْمَحْمُوْدُ أَمْرُهُ الْمَعْمُوْرُ حَرَمُهُ، الْمَأْمُولُ كَرَمُهُ. عَـلَّـمَـكُمْ كَلَامَهُ، وَأَرَاكُمْ أَعْلَامَهُ، وَحَصَّلَ لَكُمْ أَحْكَامَهُ، وَحَلَّلَ حَلَالَهُ، وَحَـرَّمَ حَـرَامَـهُ، وَحَـمَّـلَ مُـحَـمَّـداً الـرِّسَالَةَ، رَسُوْلُهُ الْمُكَرَّمُ الْمُسَوَّدُ الْمُسَدَّدُ، الطُّهْرُ الْمُطَهَّرُ ...أَطْهَـرُ وُلْـدِ آدَمَ مَوْلُودًا،وَأَسْطَعُهُمْ سُعُودًا، وَأَطْوَلُهُمْ عَمُوْدًا وَأَرْوَاهُمْ عُوْدًا، وَأَصَـحُّهُـمْ عُهُوْدًا، وأَكْرَمُهُمْ مُرْدًا وَكُهُوْلًا ...اَلـلّٰهُـمَّ لَكَ الْـحَمْدُ وَدَوَامُهُ، وَالْمُلْكُ وَكَـمَالُـهُ لَا إِلٰـهَ إِلَّا هُوَ، وَسِعَ كُلَّ حِلْمٍ حِلْمُهُ،وَسَدَّدَ كُلَّ حُكْمٍ حُكْمُهُ، وَحَدَرَ كُلَّ عِلْمٍ عِلْمُهُ.(١)

بغیر نقطہ کے خطبہ کا ترجمہ

۱۱۱۔ سب تعریفیں اس خدا کی جو حمد اور تعریف کے لائق ہے مُحکم اور خوبصورت ترین تعریف اس کی ہے پُرمسرت اور اعلیٰ تعریف کا تعلق اس کی ذات سے ہے پاکیزہ اعلیٰ اور بہترین تعریف اس کے لیے ہے وہی جو واحد اور یکتا اور بے نیاز ہے نہ اس کا باپ ہے اور نہ ہی بیٹا جان لیں اس کی ذات سب سے پہلے تھی اس کی کوئی مثل نہیں اور کوئی بھی اس کے حکم اور فرمان کو روک نہیں سکتا اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ حاکم سلامتی عطا کرنے والا مصوّر اور بہت ہی دانا اور پُرمہر و محبّت حکمران ہے۔ وہ مُطہّر اور طاہر ہے اس کا حکم قابلِ ستائش و تعریف اس کا حَرَم آباد اور اس کا فضل سب کی آرزو اور تمنّا ہے اس نے اپنے کلام کی تمہیں تعلیم دی اور اس کی نشانیاں اور علامتیں تمہیں بتائیں اور اس کے احکام تمہارے لیے مہیا کیے اور اپنے حلال کو حلال اور حرام کو حرام قرار دیا اس نے

١۔ نہج السعادة ١/١٠٠

رسالت کے بوجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوشِ مبارک پر رکھا وہی پیغمبر جو اللہ تعالیٰ کو بہت عزیز تھے جنھیں اس نے سرداری اور بزرگواری عطا کی اور اُن کو سیدھے راستے کا ہادی بنایا اور انھیں پاک اور پاکیزہ بنایا۔ وہی جو آدمؑ کی اولاد میں سے مُطہَّر شمار ہوتے ہیں، وہی جن کا ستارہ سب سے زیادہ روشن اور جن کی اِستقامت اور پائیداری سب سے زیادہ، وہ جن کی ٹہنی سب سے زیادہ پُررونق اور تروتازہ اور اپنے عہد اور پیمان میں سب سے زیادہ وفادار، جوانوں اور ضعیفوں سے عزیز تر ہیں۔

خُداوندا سب تعریفیں ہمیشہ تیرے لیے ہیں اور تُو مطلق العنان اور حاکم ہے اس کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔ اس کا صبر اور تحمل ہر صبر اور تحمل سے وسیع تر ہے اس کا حکم اور فرمان ہر حکم سے محکم اور قدرت والا ہے اور اس کا علم ہر علم اور دانش سے اعلیٰ تر ہے۔

۳۲۔ أَقْضَاكُمْ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامِ

۱۱۲۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ قَضٰى عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ) بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ .(۱)

۱۱۳۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَقْضَاكُمْ عَلِيٌّ.(۲)

۱۱۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِفَصْلِ الْقَضَاءِ .(۳)

۱۔ کشف الیقین / ۶۷

۲۔ کشف الیقین / ۴۵، الغدیر ۳/ ۹۶، الکافی ۷/ ۴۲۵

۳۔ احقاق الحق ۱۵/ ۳۹۵

۱۱۵ ـ بِالْإِسْنادِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَعْلَمُ اُمَّتِیْ بِالسُّنَّةِ وَالقَضَاءِ بَعْدِیْ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ.(۱)

۱۱۶ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِیُّ بْنُ أَبِیْطَالِبٍ أَعْلَمُ اُمَّتِیْ،وَأَقْضَاهُمْ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنْ بَعْدِیْ.(۲)

۱۱۷ ـ قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ :بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَی الْیَمَنِ، فَقُلْتُ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّیْ حَدِیْثُ السِّنِّ، قَالَ :فَوَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی صَدْرِیْ وَقَالَ: اِذْهَبْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَیُثَبِّتُ لِسَانَکَ وَیَهْدِیْ قَلْبَکَ،قَالَ :فَمَا شَکَکْتُ فِیْ قَضَاءٍ بَیْنَ خَصْمَیْنِ قَامَا بَیْنَ یَدَیْ بَعْدُ.(۳)

۱۱۸ ـ بِالْإِسْنَادِ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ :بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَی الْیَمَنِ فَقُلْتُ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَبْعَثُنِیْ وَأَنَا شَابٌّ أَقْضِیْ بَیْنَهُمْ وَلَا أَدْرِیْ بِالْقَضَاءِ ، قَالَ :فَضَرَبَ بِیَدِهٖ فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ قَالَ:اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهٗ وَثَبِّتْ لِسَانَهٗ، قَالَ :فَمَا شَکَکْتُ بَعْدُ فِیْ قَضَاءٍ بَیْنَ اثْنَیْنِ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام تمہارے لیے بہترین حاکم ہیں

۱۱۲۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو امیر المومنین علیہ السلام نے تم دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا

۱۔ احقاق الحق ۴/ ۳۲۴

۲۔ الارشاد للمفید / ۲۲ ۳۔ الفصول المائة ۵/ ۲۶۸

۴۔ فضائل الخمسة ۲/ ۲۶۰، المناقب للخوارزمی / ۱۳، کنزالعمال ۱۳/ ۱۲۰ واحقاق الحق ۸/ ۳۹ باختلاف فی موارد

ہے، یہ جو تم دونوں کے لیے علی علیہ السلام نے حکم سنایا ہے حکمِ الٰہی تھا۔

۱۱۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام تمہارے لیے بہترین حاکم ہے۔

۱۱۴۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام لوگوں کے جھگڑے اور دشمنی کے معاملات میں عقلمند اور داناترین انسان ہے۔

۱۱۵۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری امت کے افراد میں سے میری سُنت اور حکمرانی میں عقلمند اور دانا ہے۔

۱۱۶۔ ابنِ عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری امت میں سے سب سے عاقل اور دانا ہے اور میرے بعد جو چیزیں باعثِ اختلاف ہوں گی اس میں ان کی عدالت اور قضاوت سب سے بہترین ہے۔

۱۱۷۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کے لیے روانہ کیا میں نے عرض کی یَارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جوان ہوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مُبارک کو میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: خدایا: اس کے دل کو ہدایت کر اور اس کی زبان کو قوی اور طاقتور بنا علی علیہ السلام نے فرمایا اس کے بعد میں نے لوگوں کے درمیان جو بھی فیصلے کیے کوئی بھی رد نہیں ہوا۔

۱۱۸۔ علی علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف روانہ کیا میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو ایک جوان ہوں اور میں فیصلے کرنا بھی نہیں جانتا ہوں آپ مجھے یمن کی طرف روانہ کرر ہے ہیں؟ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو میرے سینے پر مارا اور فرمایا: خدایا! اس کے قلب کو ہدایت اور اس کی زبان کو قدرت عطا فرما۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: اس کے بعد میں نے دو آدمیوں کے درمیان جو بھی حکم سنایا کبھی بھی اس پر اعتراض نہیں ہوا۔

۳۳۔ حَزْمُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۱۹۔ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ :وَلَعَمْرِیْ مَا عَلَیَّ مِنْ قِتَالِ مَنْ خَالَفَ الْحَقَّ وَخَابَطَ الْغَیَّ مِن ادِّهَانٍ وَلَا ایهَانٍ.(۱)

۱۲۰۔ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ :لَا تَشْکُوْا عَلِیّاً، فَوَاللّٰہِ أَنَّہٗ لَأَخْشَنُ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ.(۲)

۱۲۱۔ وَقَالَ (النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ) : عَلِیٌّ عَمُوْدُ الدِّیْنِ، وَقَالَ :ھٰذَا ھُوَ الَّذِیْ یَضْرِبُ النَّاسَ بِالسَّیْفِ عَلَی الْحَقِّ بَعْدِیْ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کی استقامت

۱۱۹۔علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھے اپنی جان کی قسم! میں کبھی بھی حق کے مخالفین اور گمراہ لوگوں کے ساتھ جنگ میں سستی نہیں کروں گا۔

۱۲۰۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آپ نے فرمایا: علی علیہ السلام سے کوئی اور شکایت نہ کریں کیونکہ وہ خداوند کے بارے میں خوشامد نہیں کرتا۔

۱۲۱۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام دین کا ستون ہے اور فرمایا یہ وہ ہے جو حق کے دفاع کی

۱۔ نہج البلاغہ فیض ۷۸/

۲۔ بہج الصباغۃ ۱۲۹/۴، احقاق الحق ۲۴۴/۴ والبحار ۳۷۳/۲۱ باختلاف فی موارد

۳۔الکافی ۳۵۴/۱

خاطر تلوار اٹھا کر لوگوں سے لڑے گا۔

نَماذِجُ مِنْ قَضاءِ عَلِیّ عَلَیْهِ السَّلامُ

۳۴۔قَضَاؤُهُ لِخَمْسَةٍ فِیْ قَضِیَّةٍ وَّاحِدَةٍ

۱۲۲۔ بِالإِسْنادِ، عَنِ الْأَصْبغ بن نَباته قَالَ :اُتِیَ عُمَرُ بِخَمْسَةِ نَفَرٍ اُخِذُوْا فِی الزِّنا، فَأَمَرَ أَنْ یُقامَ عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدَّ، وَکَانَ أَمِیرُ الْمُؤمِنِینَ عَلَیهِ السَّلامُ حَاضِرًا فَقَالَ :یَا عُمَرُ! لَیْسَ هٰذا حُکْمَهُمْ؟!

قالَ عُمَرُ :فَأَقِمْ أَنْتَ الْحَدَّ عَلَیْهِمْ، فَقَدَّمَ عَلیهِ السَّلامُ واحِدًا مِنْهُمْ فَضَرَبَ عُنُقَهُ، وَقَدَّمَ الْآخَرَ فَرَجَمَهُ، وَقَدَّمَ الثَّالِثَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ، وَقَدَّمَ الرَّابِعَ فَضَرَبَهُ نِصْفَ الْحَدِّ، وَقَدَّمَ الْخَامِسَ فَعَزَّرَهُ فَتَحَیَّرَ عُمَرُ وَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ فِعْلِهِ، فَقَالَ عُمَرُ :یَا أَبَاالْحَسَنِ خَمْسَةُ نَفَرٍ فِیْ قِصَّةٍ وَّاحِدَةٍ،أَقَمْتَ عَلَیْهِمْ خَمْسَةَ حُدُوْدٍ، لَیْسَ شَیْءٌ مِنْهَا یُشْبِهُ الْآخَرَ؟ !! فَقَالَ أَمِیرُ الْمُؤمِنِینَ عَلَیهِ السَّلامُ :أَمَّاالْأَوَّلُ :فَکَانَ ذِمِّیًّا فَخَرَجَ عَنْ ذِمَّتِهِ لَمْ یَکُنْ لَهُ حَدٌّ إِلَّا السَّیْفُ.

وَاَمَّا الثَّانِیْ :فَرَجُلٌ مُحصَّنٌ کانَ حَدُّهُ الرَّجْمُ.

وَأَمَّا الثَّالِثُ :فَغَیْرُ مُحصَّنٍ حَدُّهُ الْجَلْدُ، وَأَمّا الرّابِعُ :فَعَبْدٌ ضَرَبْناهُ نِصفَ الْحَدِّ .وَأَمَّاالْخامِسُ :مَجْنونٌ مَغْلوبٌ عَلی عَقْلِهِ.(۱)

۱۔ التهذیب ۱۰/ ۵۰، الفصول المائة ۵/ ۳۳۱

حضرت علی علیہ السلام کے فیصلوں میں سے چند فیصلے

حضرت علی علیہ السلام کا ایک قضیے میں فیصلہ

۱۲۲۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ پانچ زانیوں کو حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا۔ حضرت عمرؓ نے ہر ایک پر حد جاری کرنے کا حکم دیا۔ حضرت علیؑ وہاں پر موجود تھے۔ آپ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اس کا حکم اس طرح نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: آپ ان پر حد جاری کریں۔

امیرُالمومنینؑ نے ایک کی گردن اُڑادی اور دوسرے کو سنگسار کیا اور تیسرے کو کوڑے لگائے چوتھے پر آدھی حد جاری کی پانچویں کو تنبیہ کی یعنی شرعی حد سے کم سزا دی۔ عمر اس حکم سے حیران ہو کر رہ گئے اور لوگوں نے بھی تعجّب کیا عمر نے کہا: یا اباالحسنؑ! آپ نے پانچوں افراد پر ایک ہی واقعہ میں مختلف حَد جاری کی؟ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: پہلا فرد اہلِ ذمّہ تھا وہ اپنے ذِمّہ سے خارج ہو چکا تھا اس پر تلوار کے علاوہ کوئی اور حَد نہیں تھی دوسرا فرد شادی شدہ تھا اس کو سنگسار ہی ہونا تھا اور تیسرا شخص کیونکہ غیر شادی شدہ تھا اس نے کوڑے کھائے اور چوتھا فرد کیونکہ غلام تھا اس پر آدھی حد جاری کی گئی اور جو پانچواں شخص تھا وہ پاگل تھا اس لیے اس پر حد جاری نہیں کی گئی۔

۳۵۔ جَارِيَتَانِ تنَازَعَتَا فِی ابْنٍ وَّبِنْتٍ

۱۲۳ ۔عَن جابرِ الجعفيّ عن تميمِ بنِ خزامِ الأسديّ :أَنَّهُ دُفِعَ إِلٰى عُمَرَ مُنَازَعَةُ جَارِيَتَيْنِ تنَازَعَتَا فِی ابْنٍ وَبِنْتٍ، فَقَالَ:أَيْنَ أَبو الْحَسَنِ مُفَرِّجُ الْكُرَبِ؟ فَدُعِيَ لَهُ بِهِ فَقَصَّ

عَلَيْهِ الْقِصَّةَ،فَدَعَا بِقَارُوْرَتَيْنِ فَوَزَنَهُمَا، ثُمَّ أَمَرَ كُلَّ وَاحِدَةٍ فَحَلَبَتْ فِیْ قَارُورَةٍ، وَوَزَنَ الْقَارُوْرَتَيْنِ فَرَجَحَتْ إِحْدَاهُمَاعَلَى الْأُخْرٰى، فَقَالَ :أَلْإِبْنُ لِلَّتِیْ لَبَنُهَا أَرْجَحُ، وَالْبِنْتُ لِلَّتِیْ لَبَنُهَا أَخَفُّ .فَقَالَ عُمَرُ :مِنْ أَيْنَ قُلْتَ ذٰلِکَ يَا أَبَاالْحَسَنِ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :لِأَنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ.(۱)

دوعورتوں کے درمیان ایک بیٹی اور بیٹے پر جھگڑا

۱۲۳۔ جابر بن جعفی نے تمیم بن اسدی سے نقل کیا کہ: دو کنیزیں جو ایک لڑکی اور لڑکے پر آپس میں جھگڑا کر رہی تھیں انہیں عمر کے سامنے لایا گیا عمر نے کہا: کہاں ہے ابُوالحسنؑ جو غم کو دور کرنے والے ہیں؟ بس امیر المؤمنین علیہ السلام اس کے پاس آئے اور عمر نے پورا واقعہ سنایا۔ علی علیہ السلام نے دو شیشیاں منگوائیں اور ان کا وزن کیا اس کے بعد ان دو کنیزوں سے کہا کہ ان شیشیوں میں اپنا دودھ نکال کر لے آئیں اس کے بعد دودھ کا وزن کیا ان میں سے ایک کا وزن بھاری تھا۔ فرمایا: لڑکا اس عورت کا ہے جس کا دودھ بھاری ہے اور لڑکی اس کی ہے جس کا دودھ ہلکا ہے عمر نے کہا: یا اباالحسنؑ! اس کو کہاں سے بیان کر رہے ہو؟ فرمایا: اس لیے کہ خداوند نے مرد کے حصے کو عورت کے حصہ سے دُگنا قرار دیا ہے۔

۳۶۔ اِمْرَأَتَانِ تَنَازَعَتَا طِفْلًا وَاحِدًا

۱۲۴۔ وَرُوِیَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ تَنَازَعَتَا عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ فِیْ طِفْلٍ ادَّعَتْهُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُ

۱۔ الفصول المائة ۵/۳۳۴، الغدير ۶/۱۲۶، الفقيه ۳/۱۹ باختلاف فی موارد

ما وَلَدالَها بِغَيرِ بَيِّنَةٍ ولَمْ يُنازِعْهُ مَا فِيهِ غَيْرُهُما، فَالْتَبَسَ الْحُكْمُ فِي ذٰلِكَ عَلىٰ عُمَرَ وَفَزَعَ فِيهِ إلىٰ أَمِيرِ الْمُؤمِنِينَ عليهِ السلامُ، فَاسْتَدْعَى الْمَرْأتَيْنِ وَوَعَظَهُما وَخَوَّفَهُمَا، فَأَقَامَتا عَلَى التَّنازُعِ وَالإخْتِلافِ، فَقَالَ عَلَيهِ السَّلامُ عِنْدَ تَمادِيْهِمَا فِي النِّزاعِ :إيْتُوْنِيْ بِمِنْشارٍ، فَقالَتِ الْمَرْأتانِ :مَا تَصْنَعُ؟فَقَالَ :أَقُدُّهُ نِصْفَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنكُمَا نِصْفُهُ. فَسَكَتَتْ إحْدٰيهُمَا وَقالَتِ الْأُخْرىٰ :اَللّٰهَ اللّٰهَ يَاأبَا الْحَسَنِ إنْ كانَ لابُدَّ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَمَحْتُ بِهِ لَهَا فَقالَ :اَللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذَا ابْنُكِ دُوْنَهَا، وَلَوْ كَانَ ابْنَهَا لَرَقَّتْ عَلَيْهِ وَاَشْفَقَتْ فَاعْتَرَفَتِ الْمَرْأةُ الْأُخْرىٰ بِأنَّ الْحَقَّ مَعَ صَاحِبَتِهَا وَالْوَلَدُ لَهادُوْنَهَا، فَسُرِيَ عَنْ عُمَرَ وَدَعَا لِأمِيْرِ الْمُؤمنينَ عَليهِ السَّلامُ بِمَا فَرَّجَ عَنْهُ فِي الْقَضَاءِ (۱)

دوعورتوں کا ایک بچّے پر تنازعہ

۱۲۴۔ نقل ہوا ہے کہ عمر کے زمانے میں دو عورتیں ایک بچّے پر آپس میں لڑ رہی تھیں' ہر ایک عورت بغیر کسی گواہ کے یہ دعویٰ کر رہی تھی کہ بچّہ میرا ہے' ان کے علاوہ کوئی اور دعوے دار نہیں تھا۔ عمر اس مسئلہ کے حکم کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ مجبوراً اس نے امیر المؤمنین علیہ السلام کی پناہ لی علی علیہ السلام نے دونوں عورتوں کو طلب کیا ان کو نصیحت کی اور انہیں سمجھایا۔ لیکن وہ ویسے ہی اپنے دعوے پر ڈٹی رہیں علیؑ نے جب دیکھا کہ دونوں کا جھگڑا ختم نہیں ہوگا فرمایا میرے لیے ایک آری لے آئیں عورتوں نے پوچھا کیا کرو گے؟ فرمایا اس بچّے کے دو حصے کرتا ہوں اور ہر ایک کو اس کا آدھا حصّہ دوں گا اس

۱۔ الارشاد للمفید/۱۱۰، کشف الیقین/۶۷ ومناقب آل ابیطالب ۳۶۷/۲ باختلاف فی موارد

وقت ان دو عورتوں میں سے ایک عورت چپ رہی لیکن دوسری نے کہا: یا ابا الحسن: اگر ایسا کرنا چاہتے ہو تو میں یہ بچّہ اس عورت کو بخش دیتی ہوں علی علیہ السلام نے فرمایا اللہ اکبر! یہ بچّہ تمہارا بیٹا ہے اس کا نہیں اگر اس کا بیٹا ہوتا اس کا دل تڑپ جاتا اور اس پر رحم کھاتی یہاں پر اس عورت نے اعتراف کیا کہ حق اس عورت کا ہے اور یہ بچّہ بھی اس کا ہے۔ عمر اس فیصلے سے بہت خوش ہوا اور علی علیہ السلام کے لیے دعا کی کیوں کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اس فیصلے کے ذریعے اس کی پریشانی کو دور کیا۔

۳۷۔ قَضَاوَةٌ فِي الْأَمَانَةِ

۱۲۵ ۔ بِالإِسْنَادِ، عَنْ حنشِ بنِ الْمُعتمرِ قَالَ: إِنَّ رَجُلَيْنِ أَتَيَا امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ فَاسْتَوْدَعَاهَا مِائَةَ دِيْنَارٍ وَقَالَا: لَا تَدْفَعِيْهَا إِلَى أَحَدٍ مِنَّا دُونَ صَاحِبِهِ حَتَّى نَجْتَمِعَ، فَلَبِثَا حَوْلًا، ثُمَّ جَاءَ أَحَدُهُمَا إِلَيْهَا وَقَالَ: إِنَّ صَاحِبِيْ قَدْ مَاتَ فَادْفَعِيْ إِلَيَّ الدَّنَانِيْرَ فَأَبَتْ فَثَقُلَ عَلَيْهَا بِأَهْلِهَا، فَلَمْ يَزَالُوْا بِهَا حَتَّى دَفَعَتْهَا إِلَيْهِ، ثُمَّ لَبِثَتْ حَوْلًا آخَرَ فَجَاءَ الْآخَرُ فَقَالَ: اِدْفَعِيْ إِلَيَّ الدَّنَانِيْرَ.

فَقَالَتْ: إِنَّ صَاحِبَكَ جَاءَنِيْ وَزَعَمَ أَنَّكَ قَدْ مِتَّ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ. فَاخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ عَلَيْهَا وَقَالَ لَهَا: مَا أَرَاكِ إِلَّا ضَامِنَةً، فَقَالَتْ: أُنْشِدُكَ اللّٰهَ أَنْ تَقْضِيَ بَيْنَنَا وَارْفَعْنَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فَرَفَعَهَا إِلَى عَلِيٍّ وَعَرَفَ أَنَّهُمَا قَدْ مَكَرَا بِهَا، فَقَالَ: أَلَيْسَ قُلْتُمَا لَاتَدْفَعِيْهَا إِلَى وَاحِدٍ مِنَّا دُوْنَ صَاحِبِهِ؟ ! قَالَ: بَلٰى.

قَالَ: فَإِنَّ مَالَكَ عِنْدَنَا، إِذْهَبْ فَجِيْءْ بِصَاحِبِكَ حَتَّى نَدْفَعَهَا إِلَيْكُمَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ فَقَالَ: لَا أَبْقَانِيَ اللّٰهُ بَعْدَ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ.(۱)

۱۔ الفصول المائة ۲۳۳/۵ بنقل از مناقب آل ابیطالب ۳۶۷/۲

ایک امانت کے بارے میں فیصلہ

۱۲۵۔ حنش بن مُعْتمِر کہتا ہے کہ دو مردوں نے ایک سو دینار بطورِ امانت ایک قریشی عورت کے پاس رکھے اور اس سے کہا: اس امانت کو اگر ہم میں سے کوئی ایک آئے تو نہ دینا جب تک ہم دونوں ساتھ نہ آئیں۔ ایک سال گذر جانے کے بعد ان میں سے ایک شخص اس عورت کے پاس آیا اور کہا میرا دوست مر چکا ہے دینار مجھے دے دو اس عورت نے دینار دینے سے انکار کیا وہ شخص اس عورت کے خانوادہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اس عورت سے کہیں کہ میری امانت واپس کر دے اس کے خانوادہ نے اس عورت کو اتنا مجبور کیا کہ اس نے لاچار ہو کر وہ دینار اس مرد کو دے دیے مزید ایک سال گذرنے کے بعد اس مرد کا دوست آیا اور اس عورت سے کہا کہ دینار مجھے دے دو عورت نے کہا ایک سال پہلے تمہارا دوست میرے پاس آیا اور مجھے کہا کہ تم مر چکے ہو میں نے تو دینار اسے واپس کر دیے اس فیصلے کو عمر کے پاس لے گئے عمر نے چاہا کہ اس عورت کے خلاف حکم صادر کرے اس عورت سے کہا تم ضامن ہو عورت نے کہا خدا کے لیے میرا یہ فیصلہ آپ نہ کریں اسے علی علیہ السلام پر چھوڑ دیں عمر نے عورت کو علیؑ کے پاس بھیجا علی علیہ السلام جانتے تھے کہ ان دو مردوں نے اس عورت کے ساتھ دھوکہ اور فریب کیا ہے اس آدمی سے کہا کیا تم دونوں نے اس عورت سے نہیں کہا تھا کہ دینار تم میں سے ایک شخص کو نہ دے اس شخص نے کہا جی ہاں ہم نے اسے کہا تھا فرمایا: آپ کا مال ہمارے پاس ہے تم جاؤ اور اپنے دوسرے ساتھی کو ساتھ لے کر آؤ تا کہ تمہاری امانت واپس کی جائے جب اس فیصلے کی خبر عمر تک پہنچی کہا خدایا مجھے ابو طالبؑ کے بیٹے کے بعد زندہ نہ رکھنا۔

☆☆☆

اَلْفَصْلُ الثَّالِث

فِيْ عِبادَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

٣٨ ـ عِبادَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١٢٦ ـ قَالَ اميرُالمؤمنينَ عليهِ السلامُ: عَبَدْتُ اللّٰهَ قَبْلَ أَنْ يَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هذِهِ الْأُمَّةِ خَمْسَ سِنِيْنَ أَوْسَبْعَ سِنِينَ. (١)

١٢٧ ـ قَالَ عَلِيٌّ عليهِ السلامُ: عَبَدْتُ اللّٰهَ مَعَ رَسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَبْعَ سِنينَ قَبْلَ أَنْ يَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هذِهِ الْأُمَّةِ. (٢)

١٢٨ ـ بِالإِسْنادِ، عَنْ عبدِاللّٰهِ بنِ أبِي الهُذَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ عليهِ السلامُ قَالَ: مَا أَعْرِفُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَ اللّٰهَ بَعْدَ نَبِيِّنَا غَيْرِيْ، عَبَدْتُ اللّٰهَ قَبْلَ أَنْ يَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ تِسْعَ سِنِينَ. (٣)

١٢٩ ـ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عبدِاللّٰهِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَلِيٍّ عليهِ السلامُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ ثَلاثَ سِنِيْنَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ مَعَهُ أَحَدٌ. (٤)

---

١ ـ روضة الواعظين ١/٨٥، فضائل الخمسة ١/١٩٢

٢ ـ كنز العمال ١٣/١٢٢، جامع الاحاديث للسيوطى ١٦/٢٢٣

٣ ـ خصائص امير المؤمنين للنسائى / ٤٧

٤ ـ حلية الأبرار ١/١٣٩، البحار ٣٩/٢٥٢ والغدير ٣/٢٢٣ باختلاف يسير

۱۳۰ ـ (فِیْ حدیثٍ) عَنْ أبِی عبدِاللّٰهِ علیهِ السلامُ قَالَ .....وَکَانَ أمیرُالْمؤمِنینَ علیهِ السلامُ یَقُولُ وَهُوَسَاجِدٌ :إرْحَمْ ذُلِّیْ بَیْنَ یَدَیْکَ، وَتَضَرُّعِیْ إلَیْکَ، وَوَحْشَتِیْ مِنَ النَّاسِ، وَآنِسْنِیْ بِکَ یَاکَرِیمُ.(۱)

۱۳۱ ـ وَکَانَ عَلِیٌّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ أوَّلَ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ شُکْرًا، وَأوَّلَ مَنْ وَضَعَ وَجْهَهُ عَلَی الْأرْضِ بَعْدَ سَجْدَتِهِ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ رَسولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه علیهِ وَآلهِ وَسَلَّمَ....(۲)

۱۳۲ ـ بِالإسنادِ، عَنْ أبِی عبدِاللّٰهِ علیهِ السَّلامُ قَالَ :کَانَ عَلِیٌّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ إذَا سَجَدَ یَتَخَوّٰی کَمَا یَتَخَوَّی الْبَعِیْرُ الضَّامِرُ.(۳)

۱۳۳ ـ فَقَالَ (عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلامُ):إلٰهِیْ کَفٰی بِیْ عِزًّا أنْ أکُونَ لَکَ عَبْدًا، وَکَفٰی بی فَخْرًا أنْ تَکُونَ لِیْ رَبًّا، أنْتَ کَمَا أُحِبُّ فَاجْعَلْنِیْ کَمَا تُحِبُّ.(۴)

۱۳۴ ـ عَنْ أمیرِالمُؤمِنینَ علیهِ السلامُ :أیُّهَا النَّاسُ! إنِّیْ وَاللّٰهِ مَا أحُثُّکُمْ عَلٰی طاعَةٍ إلّا وَسَبَقْتُکُمْ إلَیْهَا، وَلَا أنْهَاکُمْ عَنْ مَعْصِیَةٍ إلّا وَأتَنَاهٰی قَبْلَکُمْ عَنْهَا.(۵)

---

۱ ـ الکافی ۳/۳۲۹

۲ ـ امالی الطوسی ۲/۸۰، حلیة الابرار ۱/۲۷۶ باختلاف یسیر

۳ ـ الکافی ۳/۳۲۴

۴ ـ البحار ۷۷/۴۰۰، مفاتیح الجنان / ۲۴۰

۵ ـ نهج البلاغه فیض / ۵۵۵، صبحی الصالح / ۲۵۰، المحجة البیضاء ۸/۱۳۵

تیسری فصل

حضرت علی علیہ السلام کی عبادت

۱۲۶۔امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے خدا کی پانچ سال پہلے عبادت کی اس سے پہلے کہ اس اُمت کا کوئی فرد خدا کی پرستش کرے۔

۱۲۷۔حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اس سے پہلے کہ اس امت کا کوئی فرد خدا کی پرستش کرے میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سات سال پہلے خدا کی عبادت کی۔

۱۲۸۔عبداللہ بن اَبی ہُذَیل علی علیہ السلام سے نقل کر رہا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرے سوا اس اُمت میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ خدا کی پرستش کی ہو میں نو سال کا تھا کہ خدا کی عبادت کی اس سے پہلے کہ کوئی امتی خدا کی پرستش کرتا۔

۱۲۹۔جابر بن عبداللہ بن یحیٰ نے علی علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: میں نے تین سال پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اس سے قبل کہ کوئی اَور نماز پڑھتا۔

۱۳۰۔ایک حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام جس وقت حالتِ سجدہ میں ہوتے تھے تو فرمایا کرتے تھے: خُداوندا تیرے حضور عاجزی اور انکساری کر رہا ہوں اور تیری بارگاہ میں التجا اور التماس کر رہا ہوں اور مجھے لوگوں کا خوف اور ڈر ہے ان پر رحم فرما۔خداوندِ بزرگوار مجھے اپنی محبت کرنے والا قرار دے۔

۱۳۱۔روایت میں نقل ہوا کہ حضرت علی علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پہلے فرد تھے جنہوں

نے خدا کا سجدۂ شکر ادا کیا اور اِس امت میں سے پہلے فرد تھے کہ سجدہ بجالانے کے بعد اپنی صورت کو خاک پر رکھا۔

۱۳۲۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام جب سجدہ کیا کرتے تھے تو ان کی حالت اس طرح ہوتی تھی جس طرح ایک کمزور اونٹ بیٹھتا ہے۔

۱۳۳۔گفتارِ حضرت علی علیہ السلام میں ہے آپؑ نے فرمایا: پروردگار! یہی عزّت میرے لیے کافی ہے کہ تیرا بندہ بنوں اور یہی میرے لیے باعث فخر ہے کہ تو میرا پروردگار ہے۔ تُو ایسے ہے جس طرح میں دوست رکھتا ہوں اور مجھے بھی ایسا بنا جس طرح تُو دوست رکھتا ہے۔

۱۳۴۔امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو خدا کی قسم میں تمہیں اطاعت کے لیے مجبور نہیں کرتا اس سے پہلے کہ میں خود اُس کو انجام دوں، اور تمہیں گناہ سے دُوری اور پرہیز کے لیے نہیں کہتا اس سے پہلے کہ میں خود گناہ سے دُور رہوں۔

۳۹ ۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى

۱۳۵ ۔عن ابنِ عباسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ علیهِ و آلِهِ وسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ علیهِ السلامُ.(۱)

۱۳۶ ۔قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ علیهِ و آلِهِ وسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ :هٰذَا أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِيْ وَصَدَّقَنِيْ وَصَلَّى مَعِيَ.(۲)

---

۱ ۔ البحار ۳۰۲/۳۸

۲۔ احقاق الحق ۳۴۶/۴

۱۳۷۔ عَنْ زَیدِ بنِ اَرْقَمَ اَنَّہٗ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلّٰی مَعَ رَسولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ.(۱)

۱۳۸۔ عَن سَلمۃَ بنِ کُہَیلٍ قَالَ :سَمِعتُ حَبَّۃَ الْعُرَنِیَّ قَالَ :سَمِعْتُ عَلِیّاً یَقُولُ : أَنَا أَوَّلُ مَنْ صَلّٰی مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام پہلے نمازی

۱۳۵۔ ابن عباس سے نقل ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جس نے میرے ساتھ نماز پڑھی وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام تھے۔

۱۳۶۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: یہ وہ پہلا فرد ہے جو مجھ پر ایمان لایا میری تصدیق کی اور میرے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۳۷۔ زید بن ارقم نے کہا: علی بن ابی طالب علیہ السلام پہلے شخص تھے جنہوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۳۸۔ مسلمہ بن کہیل نے کہا میں نے حبہ عرنی سے سنا اس نے کہا علی علیہ السلام نے فرمایا: میں پہلا فرد ہوں جس نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

۴۰۔ وُضُوْءُ عَلِیٍّ عَلیہِ السَّلَامُ وَصَلَاتُہٗ

۱۳۹۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِی عَبدِاللّٰہِ علیہِ السَّلَامُ قَالَ :بَیْنَا أَمِیرُالْمُؤْمِنِینَ عَلَیْہِ

۱۔ الطرائف / ۱۸، فضائل الخمسۃ ۱/ ۱۹۵، خصائص امیرالمؤمنین / ۴۳

۲۔ خصائص أمیرالمؤمنین / ۴۲

السَّلَامُ قاعِدٌ وَمَعَهُ ابْنُهُ مُحَمَّدٌ إِذْ قالَ :يَا مُحَمَّدُ ! اِيْتِنِي بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَأَتَاهُ بِهِ فَصَبَّهُ بِيَدِهِ الْيُمْنى عَلى يَدِهِ الْيُسْرى ثُمَّ قَالَ :اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَلَمْ يَجْعَلْهُ نَجِسًا ثُمَّ اسْتَنْجى فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَأَعِفَّهُ وَاسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَحَرِّمْهَا عَلَى النَّارِ ثُمَّ اسْتَنْشَقَ فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْ عَلَيَّ رِيْحَ الْجَنَّةِ وَاجْعَلْنِى مِمَّنْ يَشُمُّ رِيْحَهَا وَطِيْبَهَا وَرَيْحَانَهَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ أَنْطِقْ لِسَانِى بِذِكْرِكَ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ تَرْضَى عَنْهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَسْوَدُّ (فِيْهِ) الْوُجُوْهُ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْهِيَ يَوْمَ تَبْيَضُّ (فِيْهِ) الْوُجُوْهُ، ثُمَّ غَسَلَ يَمِيْنَهُ فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَالْخُلْدَ بِيَسَارِيْ ثُمَّ غَسَلَ شِمَالَهُ فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْلُوْلَةً إِلى عُنُقِيْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُقَطَّعَاتِ النِّيْرَانِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ غَشِّنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَعَفْوِكَ ثُمَّ مَسَحَ عَلى رِجْلَيْهِ فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِي (عَلَى الصِّرَاطِ) يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْأَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْيِيْ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلى مُحَمَّدٍ فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ! مَنْ تَوَضَّأَ بِمِثْلِ مَا تَوَضَّأْتُ وَقَالَ مِثْلَ مَا قُلْتُ؛ خَلَقَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ مَلَكًا يُقَدِّسُهُ وَيُسَبِّحُهُ وَيُكَبِّرُهُ وَيُهَلِّلُهُ وَيُكْتَبُ لَهُ ثَوَابُ ذٰلِكَ.(١)

١٢٠- رُوِيَ عَنْ عَلِيِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السَّلامُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَضَرَ وَقْتُ الصَّلَاةِ ارْتَعَدَتْ فَرَائِصُهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ :جَاءَ وَقْتُ الْأَمَانَةِ الَّتِي عَرَضَهَا اللّٰهُ عَلَى السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ فَلَا أَدْرِيْ أَأُحْسِنُ أَدَاءَ مَا حَمَلْتُ أَمْ لَا؟(٢)

١- الكافى ٣/٧٠.

٢- احقاق الحق ٨/١٠٦، البحار ٤١/١٧، حلية الابرار ٢/٣٢٠ باختلاف فى موارد

۱۴۱۔ وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلامُ إذا أَخَذَ الْوُضُوْءَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ مِنْ خِيفَةِ اللهِ تَعالىٰ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کا وضو اور نماز

۱۳۹ا۔امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: ایک دن امیر المؤمنین علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے فرزند محمد بھی ساتھ تھے اسی دوران محمد سے فرمایا پانی کا برتن میرے لیے لے آؤ محمد پانی لائے علی علیہ السلام نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور فرمایا: شکر ہے اس خدا کا جس نے پانی کو پاک اور پاکیزہ بنایا اس کو نجس نہیں بنایا پھر استنجا کے بعد فرمایا: خدایا میرے دامن کو پاک کر اور مجھے عفت عطا فرما اور میری شرمگاہ کو ڈھانپ دے اور مجھ پر آگ کو حرام قرار دے اس کے بعد کلّی کی اور فرمایا: خدایا! میری زبان کو اپنے ذکر سے کھول دے اور مجھے ان میں سے قرار دے جن سے تو خوش ہے اس کے بعد ناک میں پانی ڈالا اور فرمایا: الٰہی بہشت کی خوشبو کو مجھ پر حرام نہ کر اور مجھے ان میں سے قرار دے جو اس کی خوشبو اور عطر اور پھول سے معطّر ہوتے ہیں۔ اس وقت چہرے کو دھویا اور فرمایا: خدایا! جس دن چہرے سفید اور نورانی ہوں گے میرے چہرے کو سیاہ نہ کرنا، اس کے بعد دایاں ہاتھ دھویا اور فرمایا: خدایا! میرے اعمال نامہ کو میرے دائیں ہاتھ میں پکڑانا اس کے بعد بائیں ہاتھ کو دھویا اور فرمایا الٰہی میرے نامہ اعمال کو میرے بائیں ہاتھ میں نہ پکڑانا اور میرے ہاتھوں کو گردن کے ساتھ نہ باندھنا میں آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔

۱۔ عدۃ الداعی / ۱۳۸

پھر سر کا مسح کیا اور فرمایا: خدایا: مجھے اپنی رحمت و برکت اور بخشش میں شامل فرما؛ اس کے بعد پیروں کا مسح کیا اور فرمایا: پروردگار میرے قدموں کو جس دن قدم ڈگمگا جائیں گے مضبوط اور محکم قرار دینا میری تلاش اور کوشش کو ہر وہ عمل جس میں تیری خشنودی ہو قرار دے اس وقت محمد کی طرف دیکھا اور فرمایا: محمد! جو بھی میری طرح وضو کرے گا اور جو کچھ میں نے کہا ہے ویسے ہی دُعا کرے گا تو خداوند اس کے وضو کے پانی کے ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو اللہ کی تسبیح اور تقدیس کرے گا اور ' اَللّٰہُ اَکبَر وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ' کا ذکر کرے گا جس کا ثواب وضو کرنے والے کے اعمال میں لکھا جائے گا۔

۱۴۰۔ نقل ہوا ہے کہ جب نماز کا وقت ہوتا تھا تو امیر المؤمنین علیہ السلام کے بدن مبارک پر لرزہ اور کپ کپی طاری ہو جاتی تھی اور آپؑ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا جب آپؑ سے اس تبدیلی اور دگرگونی کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: ابھی خداوند کی اس امانت کی ادائیگی کا وقت آپہنچا ہے جسے خدا نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کو دینا چاہا تو وہ اس کے قبول کرنے سے خوف زدہ ہو گئے لیکن انسان نے اسے اپنے ذمہ لے لیا میں نہیں جانتا آیا اس امانت کو جسے میں نے اپنے ذمہ لیا ہے اسے احسن اور نیک طریقے سے ادا کر سکوں گا یا نہیں؟

۱۴۱۔ نقل ہوا ہے کہ وضو کرتے وقت امیر المؤمنین علیہ السلام کے چہرے کا رنگ خوفِ الٰہی سے تبدیل ہو جاتا تھا۔

۴۱۔ فَضلُ الصَّلاَةِ عِندَ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلاَمُ

۱۴۲۔ وَلَم یَترُک (عَلِیٌّ عَلیهِ السَّلاَمُ) صَلاَةَ اللَّیلِ قَطُّ حَتّٰی لَیلَةِ الهَرِیرِ . وَ

كَانَ يَوْمًا فِيْ حَرْبِ صِفِّينَ مُشْتَغِلًا بِالْحَرْبِ والْقِتَالِ، وَكانَ مَعَ ذٰلِکَ بَيْنَ الصَّفَيْنِ يُرَاقِبُ الشَّمْسَ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا هٰذَا الْفِعْلُ؟ فَقَالَ :أَنْظُرُ إِلَى الزَّوَالِ حَتّٰى نُصَلِّيَ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ :هَلْ هٰذَا وَقْتُ صَلَاةٍ؟ إِنَّ عِنْدَنا لَشُغْلًا بِالْقِتالِ (عَنِ الصَّلَاةِ) فَقالَ لَهُ عَلِيٌّ عليهِ السَّلامُ :فَعَلٰى مَا نُقَاتِلُهُمْ؟ إِنَّمَا نُقَاتِلُهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی نگاہ میں نماز کی فضیلت

۱۴۲۔علی علیہ السلام نے کبھی نماز کو قضاء نہیں کیا حتّیٰ کہ لیلۃُ الہریر میں بھی نمازِ شب ادا کی، جنگِ صفّین میں آپ جنگ کرنے میں مصروف تھے تو آپ سورج کی طرف دیکھ رہے تھے ابن عباس نے کہا: یا امیر المؤمنین علیہ السلام کیا کر رہے ہو؟ فرمایا سورج کے زوال کو دیکھ رہا ہوں تا کہ نماز پڑھیں ابن عباس نے کہا آیا ابھی نماز کا وقت ہے؟ جب کہ ہم جنگ کرنے میں مصروف ہیں! علی علیہ السلام نے فرمایا: پھر کس لیے ان سے جنگ کر رہے ہیں؟ ہم نماز کی خاطر ان کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں۔

۴۲۔عَلِيٌّ وَصَلَاةُ الْجَمَاعَةِ

۱۴۳۔(فِيْ حَدِيثٍ)قَالَ عَلِيٌّ عَليهِ السَّلامُ :يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ! أُصَلِّي الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْيِيَ بَيْنَهُمَا، أَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَأَنَّهُمَا لَيُكَفِّرانِ مَا بَيْنَهُمَا.(۱)

۱۔ كشف اليقين في فضائل أمير المؤمنين عليه السلام

۱۴۲۔ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَوَّلَ الرُّكُوعَ فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ تَطْوِيلًا خَارِجًا عَنِ الْعَادَةِ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ :أَمْسَكَ جَبْرَئِيلُ يَدِي فِي رُكْبَتِي حَتَّى أَتَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَأَدْرَكَ تِلْكَ الرَّكْعَةَ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام اور نماز جماعت

۱۴۳۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: یا ابُو درداء! نمازِ عشاء اور صبح کو جماعت کے ساتھ پڑھنا میری نظر میں زیادہ بہتر ہے اس سے کہ عشاء سے لے کر صبح تک بیدار رہوں۔ کیا تم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں سنا انہوں نے فرمایا: اگر لوگ یہ جانتے کہ یہ نماز کس قدر پُرفضیلت ہے تو اس کے پڑھنے کے لیے حاضر ہو جاتے یہاں تک کہ اگر انہیں ہاتھوں اور پیٹ کے بَل چل کر آنا پڑتا، یہ دو نمازیں اُن گناہوں کی مغفرت کا سبب بنتی ہیں جو ان کے دوران انجام ہوئے۔

۱۴۴۔ نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ایک نماز میں ذِکرِ رکوع کو معمول سے زیادہ طول دیا۔ اس کی وجہ حضرتؐ سے پوچھی گئی تو آپؐ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے میرے ہاتھوں کو زانو پر پکڑا ہوا تھا یہاں تک کہ علی علیہ السلام آئے اور انہوں نے اس رکعت میں شرکت کی۔

۱۔ الحکم الزاہرة ۲/۲۲۶ بنقل از سفینة البحار ۱/۱۷۶

۲۔ احقاق الحق ۶/۸۹

۴۳ـ صَلَاة اَلْف رَكْعَةٍ

١۴۵ ـ عَنْ جَميلِ بن صَالِحٍ، عَنْ أَبِى عَبدِاللّٰهِ عَليهِ السَّلَامُ قَالَ :إِن اسْتَطَعْتَ أَنْ تُـصَلِّيَ فِيْ شَهْرِرَمَضَانَ وَغَيْرِهِ فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْف رَكْعَةٍ فَافْعَلْ، فَإِنَّ عَلِيّاًعَليهِ السَّلَامُ كَانَ يُصَلِّي فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْف رَكْعَةٍ.(١)

١۴٦ ـ (فِيْ حَدِيثٍ)عَنِ الْبَاقِرِعَلَيهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ... :وَكَانَ (عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ) يُصَلِّيْ فِي الْيَومِ وَاللَّيْلَةِأَلْف رَكْعَةٍ.(٢)

١۴٧ ـ بِالْإِسْنَادِ عَنِ الْبَاقِرِعَليهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ :كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُصَلِّيْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْف رَكْعَةٍ.

كَمَا كَانَ يَفْعَلُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلَامُ، كَانَ لَهُ خَمْسُمِائَةِ نَخْلَةٍ، فَكَانَ يُصَلِّيْ عِنْدَ كُلِّ نَخْلَةٍرَكْعَتَيْنِ.(٣)

١۴٨ ـ بِالْإِسْنَادِ عَنْ أَبِى بَصِيْرٍ قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى أَبِى عَبدِاللّٰهِ عَليهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ أَبُوبَصِيرٍ :مَاتَقُولُ فِى الصَّلَاةِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ :لِشَهْرِ رَمَضانَ حُرْمَةٌ وَحَقٌّ لَايُشْبِهُهُ شَيْءٌ مِّنَ الشُّهُوْرِ، صَلِّ مَا اسْتَطَعْتَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ تَطَوُّعًا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، فَإِن اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَلْف رَكْعَةٍ؛ فَافْعَلْ، إِنَّ عَلِيّاًعَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ آخِرِ عُمُرِهِ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍأَلْف رَكْعَةٍ، فَصَلِّ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ زِيَادَةً فِيْ رَمَضَانَ....(۴)

١ـ جامع احاديث الشيعة ٧/ ٢٠١

٢ـ احقاق الحق ٨/ ٦٠٠

٣ـ البحار ۴١/ ١۵ ۴ـ الكافى ۴/ ١۵۴

حضرت علی علیہ السلام روزانہ ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے

۱۴۵۔ جمیل بن صالح نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: اگر ماہ رمضان اور دوسرے مہینوں میں دن رات میں ہزار رکعت نماز پڑھ سکتے ہو تو ایسا کرو، چونکہ علی علیہ السلام ہر دن اور رات ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۶۔ حدیث میں امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا ہے فرمایا: علی علیہ السلام ہر دن رات ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۷۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: امام سجاد علیہ السلام ہر دن اور رات ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے امیر المؤمنین علیہ السلام بھی اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے علی علیہ السلام کے پاس پانچ سو کھجور کے درخت تھے اور وہ ہر درخت کے قریب دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۸۔ ابو بصیر نے کہا میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آنحضرتؑ سے پوچھا آپ کی نظر میں ماہ رمضان میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا: ماہ رمضان حرمت اور حق رکھتا ہے کہ اور مہینے ایسی حُرمت اور حق نہیں رکھتے۔ جتنی بھی قدرت رکھتے ہو ماہ رمضان میں دن رات نوافل پڑھو اگر ہزار رکعت نماز دن اور رات میں پڑھ سکتے ہو تو ایسا کرو۔ چونکہ علی علیہ السلام اپنی زندگی کے آخری ایام میں ہر دن اور رات کو ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اس لئے یا ابو محمد! ماہ رمضان میں دوسرے مہینوں سے زیادہ نماز پڑھو۔

۴۴۔ مِنْ مُنَاجَاتِهٖ

۱۴۹۔ اِلٰهِیْ! لَیْسَ اعْتِذَارِیْ اِلَیْکَ اِعْتِذَارَ مَنْ یَسْتَغْنِیْ عَنْ قَبُوْلِ عُذْرِهٖ، فَاقْبَلْ

عُذْرِیْ یَاخَیْرَ مَنِ اعْتَذَرَ إِلَیْهِ الْمُسِیْئُوْنَ.(۱)

۱۵۰ ــ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ :کَانَ أَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهٖ:أُنَاجِیْکَ یَا سَیِّدِیْ کَمَا یُنَاجِی الْعَبْدُ الذَّلِیْلُ مَوْلَاهُ وَأَطْلُبُ إِلَیْکَ طَلَبَ مَنْ یَعْلَمُ أَنَّکَ تُعْطِیْ وَلَایَنْقُصُ مِمَّا عِنْدَکَ شَیْءٌ، وَأَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفَارَ مَنْ یَعْلَمُ أَنَّهُ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، وَأَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ تَوَکُّلَ مَنْ یَعْلَمُ أَنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی دُعا اور مُناجات

۱۴۹۔خدایا! میری معذرت طلبی تیری بارگاہ میں اس کی معذرت اور معافی کی طرح نہیں ہے جو قبول ہونے سے بے نیاز ہو، بس میری معذرت کو قبول فرما اے وہ بہترین ذات گنہگار جس کی بارگاہ میں معذرت اور معافی طلب کرتے ہیں۔

۱۵۰۔اصبغ بن نباتہ نے کہا: امیرالمومنین علیہ السلام ذِکرِ سجدہ میں کہا کرتے تھے۔اے مولا میں تجھ سے مناجات اور التجا کر رہا ہوں جس طرح ایک حقیر اور عاجز غلام اپنے آقا سے مناجات کرتا ہے میں تجھ سے حاجت طلب کر رہا ہوں اُس کی طرح طلب کر رہا ہوں جو جانتا ہے کہ تو اسے عطا کرے گا اور جو کچھ تیرے پاس ہے اس میں کمی نہیں آئے گی اور میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اس

۱۔ نہج السعادۃ ۶/۱۹۱، البلد الامین / ۳۱۶ باختلاف یسیر

۲۔ امالی الصدوق / ۲۱۱، روضۃ الواعظین ۲/۳۲۶

کی طرح معافی مانگتا ہوں جو جانتا ہے کہ تیرے سوا کوئی اس کے گناہوں کو معاف نہیں کرے گا اور تجھ پر توکّل کررہا ہوں اس کی طرح جو جانتا ہے تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۴۵۔ اِخلَاصُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ

۱۵۱۔ وَقَالَ أَمِيرُالمُومِنِينَ وَسَيِّدُ المُوَحِّدِينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيهِ :مَا عَبَدتُکَ خَوفاً مِن نَارِکَ وَلَا طَمَعاً فِي جَنَّتِکَ، لٰکِن وَجَدتُکَ أَهلاً لِلعِبَادَةِ فَعَبَدتُکَ....(۱)

۱۵۲۔ (فِي حَدِيثٍ) وَلَمَّا أَدرَکَ عَمرَو بنَ عَبدِوَدٍّ لَم يَضرِبهُ، فَوَقَعُوا فِي عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ فَرَدَّ عَنهُ حُذَيفَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَهْ يَا حُذَيفَةُ فَإِنَّ عَلِيّاً سَيَذكُرُ سَبَبَ وَقفَتِهِ، ثُمَّ إِنَّهُ ضَرَبَهُ، فَلَمَّا جَاءَ سَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَن ذٰلِکَ فَقَالَ :قَد کَانَ شَتَمَ أُمِّي وَتَفَلَ فِي وَجهِي، فَخَشِيتُ أَن أَضرِبَهُ لِحَظِّ نَفسِي، فَتَرَکتُهُ حَتّٰى سَکَنَ مَا بِي ثُمَّ قَتَلتُهُ فِي اللّٰهِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا اِخلاص

۱۵۱۔ امیرالمؤمنین علیہ السلام سرورِ مُوَحّدِین نے فرمایا: خدایا! میں تیری عبادت اس لیے نہیں کرتا کہ مجھے جہنّم کی آگ کا خوف یا جنّت کی لالچ ہے بلکہ تجھے پرستش اور عبادت کا لائق جانتا ہوں اسی لیے تیری عبادت کرتا ہوں۔

۱۔ البحار ۷۰/۱۸۶، عوالی اللئالی ۱/۴۰۴ باختلاف یسیر

۲۔ البحار ۴۱/۵۰

۱۵۲۔حدیث میں نقل ہوا ہے کہ جس وقت علی علیہ السلام عمرو بن عبدود پر غالب آئے تو اس پر ضرب نہ چلائی لوگوں نے حضرتؑ کے اس عمل کو عیب سمجھا لیکن حذیفہ نے حضرتؑ کا دفاع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا حذیفہ: علی علیہ السلام خود اس کام کی وجہ بیان کرے گا عمرو بن عبدود کو قتل کرنے کے بعد جب علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کام کا سبب پوچھا علی علیہ السلام نے کہا: اس نے میری والدہ کو گالی دی اور اپنا آب دھان میرے چہرے پر پھینکا میں ڈر گیا کہ اگر اس کو قتل کرتا ہوں تو میرا غصہ اس میں شامل ہو جائے گا۔ اس لئے میں نے اس کو چھوڑ دیا جب میرا غصہ ٹھنڈا ہوا تب میں نے اس کو خدا کی خاطر واصلِ جہنم کیا۔

۴۶۔ اَلاِنْقِطَاعُ التَّامّ

۱۵۳۔ رُوِیَ أَنَّ عَلِیّاً قَدْ أَصَابَ رِجْلَهُ فِیْ غَزْوَةِ أُحُدٍ سَهْمٌ صَعُبَ إِخْرَاجُهُ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِإِخْرَاجِهِ حِیْنَ اشْتِغَالِهِ بِالصَّلَاةِ فَأَخْرَجُوْهُ مِنْ رِجْلِهِ، فَقَالَ بَعْدَ فَرَاغِهِ عَنِ الصَّلَاةِ بِأَنَّهُ لَمْ یَلْتَفِتْ بِذٰلِکَ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کا نماز میں خضوع وخشوع

۱۵۳۔روایت میں نقل ہوا ہے کہ جنگِ اُحُد میں علی علیہ السلام کے پاؤں میں تیر لگا جس کا نکالنا

۲۔احقاق الحق ۸/۶۰۲

مشکل تھا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِس تیر کو اس وقت نکالیں جب علی علیہ السلام نماز کی حالت میں ہوں ایسے ہی کیا گیا، علی علیہ السلام نے نماز پڑھنے کے بعد فرمایا میں بالکل متوجہ بھی نہیں ہوا۔

☆☆☆

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ

فِیْ اَخْلَاقِهٖ وَسِیْرَتِهٖ

٤٧ـ اِخْلَاصُهٗ فِی التَّوَکُّلِ عَلَی اللّٰهِ

١٥٤ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ :کَانَ قَنْبَرُ غُلَامُ عَلِيّ یُحِبُّ عَلِیًّاعَلَیْهِ السَّلَامُ حُبًّا شَدِیْدًافَإِذَا خَرَجَ عَلِيٌّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ خَرَجَ عَلٰی أَثَرِهٖ بِالسَّیْفِ، فَرَآهُ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَقَالَ :یَا قَنْبَرُ! مَالَکَ؟ فَقَالَ :جِئْتُ لِأَمْشِیْ خَلْفَکَ یَا أَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ :وَیْحَکَ! أَمِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ تَحْرُسُنِیْ أَوْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ؟ فَقَالَ :لَا، بَلْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَ :إِنَّ أَهْلَ الْأَرْضِ لَایَسْتَطِیْعُوْنَ لِیْ شَیْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ مِنَ السَّمَاءِ فَارْجِعْ فَرَجَعَ.(١)

چوتھی فصل

حضرت علی علیہ السلام کے اخلاق اور سیرت

حضرت علی علیہ السلام کا توکل علی اللہ میں اخلاص

١٥٤ـ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام کا غلام قنبر آپؑ سے بہت

١ ـ الکافی ٢/ ٦٣

محبت کرتا تھااس لیے جس وقت بھی علی علیہ السلام گھر سے خارج ہوتے تھے تو وہ تلوار اٹھا کر آپؑ کے پیچھے حرکت کرتا تھا، ایک رات آپؑ نے قنبر کو دیکھا پوچھا کس لیے آئے ہو؟ جواب دیا یاامیرالمومنین علیہ السلام! اس لیے آیا ہوں کہ آپ کے پیچھے چلوں، آپؑ نے فرمایا: حیف ہو تم پر! آیا تو چاہتا ہے میری اہلِ آسمان سے حفاظت کرے یا اہلِ زمین سے؟ کہا: اہلِ زمین سے فرمایا: اہلِ زمین خدا کے اِذن کے بغیر میرے ساتھ کچھ بھی نہیں کر سکتے واپس جاؤ قنبر واپس چلے گئے۔

۴۸۔ حُسْنُ خُلُقِهِ

۱۵۵۔ وَدَعا)عَلِيٌّ(عَلَيهِ السَّلامُ غُلاماً لَهُ مِراراً فَلَمْ يُجِبْهُ، فَخَرَجَ فَوَجَدَهُ عَلىٰ بَابِ الْبَيْتِ،فَقالَ :ما حَمَلَكَ عَلىٰ تَرْكِ إجابَتِيْ؟ قالَ :كَسِلْتُ عَنْ إجابَتِكَ وَأَمِنْتُ عُقُوبَتَكَ، فَقالَ :اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ مِمَّنْ يَأمَنُهُ خَلْقُهُ، اِمْضِ فَأَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ.(۱)

۱۵۶۔ بِالْإِسْنادِ، عَنْ أَبِي عبدِاللّٰهِ عَنْ آبائِهِ عَلَيهِمُ السَّلامُ :أَنَّ أَمِيرَالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيهِ السَّلامُ صاحَبَ رَجُلاً ذِمِّيّاًفَقالَ لَهُ الذِّمِّيُّ :أَيْنَ تُرِيدُ يا عَبْدَاللّٰهِ فَقالَ :اُرِيدُ الْكُوفَةَ، فَلَمّا عَدَلَ الطَّرِيقُ بِالذِّمِّيِّ عَدَلَ مَعَهُ أَميرُالْمُؤْمِنِينَ عَليهِ السَّلامُ فَقالَ (لَهُ خ ل) الذِّمِّيُّ: أَلَسْتَ زَعَمْتَ أَنَّكَ تُرِيدُ الْكُوفَةَ؟ فَقالَ لَهُ :بَلىٰ فَقالَ لَهُ الذِّمِّيُّ :فَقَدْ تَرَكْتَ الطَّرِيقَ؟ فَقالَ لَهُ :قَدْ عَلِمْتُ ذٰلِكَ قالَ :فَلِمَ عَدَلْتَ مَعِي وَقَدْعَلِمْتَ ذٰلِكَ؟ فَقالَ لَهُ أَمِيرُالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلامُ :هٰذا مِنْ تَمامِ حُسْنِ الصُّحْبَةِ أَنْ يُشَيِّعَ الرَّجُلُ(صاحِبَهُ خ ل)

۱۔ البحار ۴۱/۴۸

هُنَيئَةً إِذَا فَارَقَهُ، وَ كَذٰلِكَ أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ :هٰكَذَا قَالَ؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ الذِّمِّيُّ :لَا جَرَمَ إِنَّمَا تَبِعَهُ مَنْ تَبِعَهُ لِأَفْعَالِهِ الْكَرِيمَةِ فَأَنَا أُشْهِدُكَ أَنِّي عَلٰى دِينِكَ وَرَجَعَ الذِّمِّيُّ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤمِنِينَ عَليهِ السَّلَامُ فَلَمَّا عَرَفَهُ أَسْلَمَ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام عُمدہ خصلت والے

۱۵۵۔روایت میں نقل ہوا ہے کہ ایک دن علی علیہ السلام نے چند مرتبہ اپنے غلام کو آواز دی، غلام نے جواب نہ دیا۔علی علیہ السلام گھر سے باہر آئے غلام کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر فرمایا: جواب کیوں نہیں دیا؟ غلام نے کہا: میں جواب دینے کی حالت میں نہیں تھا اور آپ کی سزا سے بھی امان میں تھا،علی علیہ السلام نے فرمایا:شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے ان میں سے قرار دیا ہے جن سے اُس کی مخلوق امان میں ہے۔جاؤ ، تم خدا کے راستے میں آزاد ہو۔

۱۵۶۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:علی علیہ السلام کافر ذمّی کے ساتھ ہمسفر ہوئے اس شخص نے پوچھا: اے خدا کے بندے کہاں جاؤ گے؟ فرمایا: کوفہ جاؤں گا جب اس کا راستہ جدا ہوا تو علی علیہ السلام اس کے ساتھ چلتے رہے،اس شخص نے کہا کیا آپ نے نہیں کہا تھا کہ کوفہ جاؤں گا ؟ فرمایا: ہاں اس نے کہا: یہ تو کوفہ کا راستہ نہیں ہے فرمایا: جانتا ہوں کہا: پھر کیوں میرے ساتھ آرہے ہو؟ فرمایا: یہ کمالِ حُسنِ مُعاشرت ہے کہ جب انسان اپنے دوست سے جدا ہو تو چند قدم اور بھی اس کے ساتھ چلے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس طرح حکم دیا ہے۔ذمّی نے کہا آپ کے پیغمبرؐ نے اسی طرح

۱۔حلیة الأبرار ۱/۲۶۸، البحار ۴۱/۵۳ باختلاف فی موارد

کہا ہے؟ فرمایا: جی ہاں، ذمّی نے کہا بس ان کی اچھی سیرت اور عمل دیکھ کر لوگ ان کے پیروکار بنے ہیں، میں تم کو اپنا گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے تمہارا دین قبول کرلیا ہے اس وقت وہ کافر ذمّی علی علیہ السلام کے ساتھ واپس آگیا اور جب ان کو پہچان لیا تو مسلمان ہو گیا۔

۴۹۔ تَوَاضُعُهُ

۱۵۷۔ قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صَوْحَانَ وَغَيْرُهُ مِنْ شِيعَتِهِ وَأَصْحَابِهِ: كَانَ فِينَا كَأَحَدٍ مِنَّا لِيْنُ جَانِبٍ وَشِدَّةُ تَوَاضُعٍ وَسُهُولَةُ قِيَادٍ، وَكُنَّا نَهَابُهُ مَهَابَةَ الْأَسِيرِ الْمَرْبُوطِ لِلسَّيَّافِ الْوَاقِفِ عَلَىٰ رَأْسِهِ.(۱)

۱۵۸۔ كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدْخُلُ السُّوقَ وَيَحْمِلُ التَّمْرَ وَالسَّوِيقَ وَالْمِلْحَ وَأَشْبَاهَ ذٰلِكَ فِي ثَوْبِهِ تَارَةً وَفِي يَدِهِ أُخْرَىٰ وَيَقُولُ:

لَا يُنْقِصُ الْكَامِلَ مِنْ كَمَالِهِ مَا جَرَّ مِنْ نَفْعٍ إِلَىٰ عِيَالِهِ(۲)

۱۵۹۔ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَىٰ أَصْحَابِهِ وَهُوَ رَاكِبٌ، فَمَشَوْا خَلْفَهُ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: لَكُمْ حَاجَةٌ؟ فَقَالُوا: لَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَلٰكِنَّا نُحِبُّ أَنْ نَمْشِيَ مَعَكَ، فَقَالَ لَهُمْ: اِنْصَرِفُوا فَإِنَّ مَشْيَ الْمَاشِي مَعَ الرَّاكِبِ مَفْسَدَةٌ لِلرَّاكِبِ وَمَذَلَّةٌ لِلْمَاشِي....(۳)

۱۔ احقاق الحق ۱۵۲/۱۸

۲۔ احقاق الحق ۱۵۳/۱۸، البحار ۵۴/۴۱ باختلاف فی موارد

۳۔ البحار ۵۵/۴۱، جامع أحاديث الشيعة ۸۸۰/۲۱ باختلاف يسير

حضرت علی علیہ السلام کی عاجزی اور انکساری

۱۵۷۔ صَعصَعَہ بن صَوحان چند شیعیانِ حیدرِ کرّار اور آپؑ کے اصحاب نے کہا: امیرُالمومنینؑ ہمارے درمیان ہماری مانند تھے۔ آپؑ میں بہت زیادہ تواضع اور عاجزی تھی جس کی وجہ سے تمام لوگ آپ کی طرف مائل ہو جاتے تھے اس دوران ہم پر ہیبت اور خوف طاری ہو جاتا تھا اس طرح جیسے کوئی کسی اسیر کے سر پر تلوار اٹھائے کھڑا ہو۔

۱۵۸۔ روایت میں بیان ہوا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام جس وقت بازار جایا کرتے تھے تو کھجور اور آٹا اور نمک کپڑے میں ڈال کر یا اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر لے جاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے اپنے عیال کے لیے خوراک لے جانا بہت ہی مفید ہے اور یہ انسان کے کمال میں کمی کا باعث نہیں بنتا۔

۱۵۹۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک مرتبہ امیر المومنین علیہ السلام گھوڑے پر سوار تھے اور اپنے اصحاب کے قریب سے گذرے، اصحاب نے آپ کا پیچھا کیا جب آپ کی نگاہ ان پر پڑی تو ان سے پوچھا آیا کوئی حاجت رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں یا امیر المومنین علیہ السلام ہمیں آپؑ کے پیچھے چلنا اچھا لگتا ہے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ کیونکہ سوار کے پیچھے پیدل چلنا اس کے لیے تباہی اور پیدل چلنے والے کے لیے ذِلّت کا باعث بنتا ہے۔

۵۰۔ حِلْمُهُ

۱۶۰۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَفْضَلُ النَّاسِ حِلْمًا.(۱)

۱۶۱۔عَنِ ابْنِ عَباسٍ قَالَ :قَالَ رَسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ :وَلَوْ كَانَ الْحِلْمُ رَجُلًا؛ لَكَانَ عَلِيًّا.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا تحمل

۱۶۰۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:علی علیہ السلام تحمل اور صبر میں لوگوں سے افضل ہیں۔

۱۶۱۔ابن عباس سے نقل ہوا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:اگر صبر اور تحمل انسانی شکل اختیار کرلے تو وہ علی علیہ السلام ہوں گے۔

۵۱۔ صَبْرُهُ

۱۶۲۔ فِيْ خُطبةٍ لهُ عليهِ السَّلامُ ... :فَرَأَيْتُ أَنَّ الصَّبْرَ عَلَى هَاتَا أَحْجَى، فَصَبَرْتُ وَفِي الْعَيْنِ قَذًى، وَفِي الْحَلْقِ شَجًا أَرَى تُرَاثِيَ نَهْبًا.(۳)

۱۶۳ عَنْ عَلِيٍّ عَليهِ السَّلَامُ مَرْفُوعاً)قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ(يَا عَلِيُّ اكَيْفَ أَنْتَ إِذَا زَهِدَ النَّاسُ فِي الْآخِرَةِ وَرَغِبوا فِي الدُّنْيا وَأَكَلُوا التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا وَأَحَبُّوا الْمَالَ حُبًّا جَمًّا وَاتَّخَذُوا دِيْنَ اللّٰهِ دَغَلًا وَمَالَ اللّٰهِ دُوَلًا قَالَ :قُلْتُ :يَا

۱۔ احقاق الحق ۱۵/۱۰۲

۲۔ الفصول المائة ۴/۱۸۴، فرائد السمطين ۲/۶۸

۳۔نہج البلاغه فیض / ۳۷، صبحی الصالح /۴۸، تذكرة الخواص / ۱۱۸ باختلاف فی موارد

رَسُولَ اللّٰهِ ااَتْرُکُهُمْ وَاَتْرُکُ مَا فَعلُوْهُ وَاِنِّی أَخْتارُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الآخِرَةَ وَأَصْبِرُ عَلٰی مَصَائِبِ الدُّنْیا وَهوَاهَا حَتّٰی أَلْحَقَ بِکَ بِمَشِیئَةِ اللّٰهِ قالَ :صَدَقْتَ یا عَلِیُّ !اَللّٰهُمَّ اِفْعَلْ ذٰلِکَ بِهِ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کا صبر

۱۶۲۔ حضرت نے نہج البلاغہ میں ارشاد فرمایا: جب میں نے دیکھا کہ ابھی صبر کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تو میں نے صبر کرلیا اس طرح جیسے کسی کی آنکھ میں کانٹا اور گردن میں ہڈی پھنسی ہوئی ہو میں دیکھ رہا تھا کہ میری میراث لوٹی جا رہی ہے۔

۱۶۳۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم اس وقت کیسے ہو گے جب لوگ آخرت کو بھول کر دنیا کے ساتھ دل لگائیں گے ثروت کو ایک ہی وقت میں کھا جائیں گے اور مال اور دولت سے بہت زیادہ محبت رکھیں گے خدا کے دین کو فریب کاری اور دھوکے کا وسیلہ بنائیں گے اور بیت المال کو ایک دوسرے کے ہاتھ میں چڑھائیں گے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان کو اور ان کے کاموں کو چھوڑ کر خدا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آخرت کے راستے کا انتخاب کروں گا اور دنیا کے مصائب پر صبر کروں گا یہاں تک کہ رضایتِ الٰہی سے آپ کے ساتھ ملحق ہو جاؤں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ تم نے سچ کہا، خدایا! علی کے ساتھ ایسا ہی کرنا۔

۱۔ احقاق الحق ۸/ ۶۱۴

٥٢ - عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَام وَزُهْدُهُ

١٦٤ - عَنْ قَبِيصَةَ بنِ جَابِرٍ قَالَ :مَا رَأَيْتُ أَزْهَدَ فِي الدُّنيا مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليهِ السَّلامُ.(١)

١٦٥ - بِالْإِسنادِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ زَيَّنَكَ بِزِينَةٍ لَمْ تُزَيِّنِ الْعِبَادُ بِزِينَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ تَعالَى مِنها:هِيَ زِينَةُ الْأَبْرارِ عِنْدَاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، اَلزُّهْدُ فِي الدُّنْيافَجَعَلَكَ لَاتَرْزَأُ مِنَ الدُّنْيَا شَيْئاً وَلَا تَرْزَأُ الدُّنْيا مِنْكَ شَيْئًا وَوَهَبَ لَكَ حُبَّ الْمَسَاكِينِ فَجَعَلَكَ تَرْضَى بِهِمْ أَتْبَاعًا وَيَرْضَوْنَ بِكَ إِمامًا.(٢)

١٦٦ - بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي جَعفرِ الباقِرعليهِ السَّلامُ أنَّهُ قَالَ :وَاللّٰهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيَأْكُلُ أَكْلَ الْعَبْدِوَيَجْلِسُ جِلْسَةَ الْعَبْدِ، وَإِنْ كَانَ لَيَشْتَرِي الْقَمِيصَيْنِ السُّنْبُلَانِيينِ فَيُخَيِّرُ غُلَامَهُ خَيْرَهُمَا ثُمَّ يَلْبَسُ الآخَرَ.(٣)

١٦٧ - كَانَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ :يَلْبَسُ لِباسًا مَرْقُوعًا وَنَعْلَاهُ مِنْ لِيفٍ.(٤)

١٦٨ - بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليهِ السَّلامُ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَيُصْلِحُ الْأُخْرَى لَايَرَى بِذٰلِكَ بَأْسًا.(٥)

١- كشف الغمة ١/١٦٥

٢ - احقاق الحق ٤٩٠/٤، اليقين/ ٨٥، المحجةالبيضاء ١٩٠/٤، كشفالغمة ١٧٠/١ باختلاف في موارد

٣- امالي الصدوق / ٢٣٢، روضة المتقين ٢٦٢/١٣ باختلاف في موارد

٤- احقاق الحق ٣٠١/٨ ٥- الكافي ٤٧٧/٦

۱۶۹۔ وَكَانَ عَلِيٌّ عليهِ السَّلامُ يَرْقَعُ قَمِيصَهُ، وَيَقُولُ :إِنّ لُبْسَ المَرْقُوعِ يُخَشِّعُ القَلْبَ وَيَقْتَدِي بِهِ المُؤْمِنُ.(۱)

۱۷۰۔ قَالَ أَمِيرُ المُؤْمِنِينَ عليهِ السَّلامُ :إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي إِماماً لِخَلْقِهِ فَفَرَضَ عَلَيَّ التَّقْدِيرَ فِي نَفْسِي وَمَطْعَمِي وَمَشْرَبِي وَمَلْبَسِي كَضُعَفَاءِ النَّاسِ كَيْ يَقْتَدِيَ الْفَقِيرُ بِفَقْرِي وَلَا يُطْغِي الْغَنِيَّ غِنَاهُ.(۲)

۱۷۱۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ زيدِ بنِ الْحَسَنِ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عبدِاللّٰهِ عليهِ السَّلامُ يَقُولُ :كَانَ أَميرُ المُؤْمِنينَ عَلَيهِ السَّلامُ أَشْبَهَ النَّاسِ طُعْمَةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْخُبْزَ وَالْخَلَّ وَالزَّيْتَ وَيُطْعِمُ النَّاسَ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کا زُہد

۱۶۴۔ قبیصہ بن جابر نے کہا: میں نے اِس دنیا میں کسی کو بھی علی علیہ السلام سے زیادہ زاہد نہیں دیکھا۔

۱۶۵۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام خدا نے تم کو اس دنیا میں ایک ایسی زینت سے نوازا ہے جو خدا کے نزدیک بہترین زینت ہے. کسی اور کو اس زینت سے نہیں نوازا، یہ زینت ان کی زینت ہے جو خدا کے نزدیک صالحین میں سے گنے جاتے ہیں اور یہ نیکی دنیا میں ہے تم کو خدا نے

۱۔ احقاق الحق ۸/۳۰۳

۲۔ حلیۃ الأبرار ۱/۳۴۰

۳۔ الکافی ۶/۳۳۱

ایسے قرار دیا ہے کہ دنیا تم سے دور ہے اوتم دنیا سے بیزار ہواور تم کو مساکین کا دوست بنایا اور تم کو ایسے قرار دیا کہ تم ان کی پیروی سے خوش ہواور وہ تمہاری امامت سے خوشحال ہیں۔

۱۶۶۔امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم علی علیہ السلام غلاموں کی مانند کھانا کھاتے تھے اور ان کی طرح بیٹھتے تھے اور معمولاً دو لباس سنبلانی خریدا کرتے تھے ان میں سے بہترین اور عمدہ لباس غلام کو دیا کرتے تھے اور دوسرا خود پہنا کرتے تھے۔

۱۶۷۔روایت میں نقل ہوا کہ علی علیہ السلام پیوند لگا ہوا لباس پہنتے تھے اور آپ کے جوتے کھجور کی چھال سے بنے ہوئے تھے۔

۱۶۸۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: علی علیہ السلام بعض اوقات پاؤں میں ایک جوتا پہن کر چلتے تھے اور دوسرے کی مرمّت کرتے تھے اور اس کام کو عیب نہیں سمجھتے تھے۔

۱۶۹۔روایت میں نقل ہوا کہ علی علیہ السلام اپنے لباس کو خود پیوند لگاتے تھے اور فرماتے تھے پیوند والا لباس دل میں عاجزی اور انکساری پیدا کرتا ہے اور مؤمنین اس کی پیروی کرتے ہیں۔

۱۷۰۔امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: خداوند متعال نے مجھے لوگوں کا امام بنایا اور مجھ سے اِقرار لیا گیا ہے کہ میں اپنی خوراک، لباس، اور خورد ونوش میں مسکین اور غریب لوگوں کی مانند زندگی بسر کروں تا کہ محتاج اور نیاز مند لوگ میرے فقر کی اطاعت کریں اور مالدار لوگ بے نیازی کی وجہ سے طاغوت اختیار نہ کریں۔

۱۷۱۔زید بن حسن نے کہا میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: امیر المؤمنینؑ اپنی خوراک میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ مُشابہ تھے خود روٹی، سرکہ اور زیتون کا تیل کھایا کرتے تھے اور لوگوں کو روٹی اور گوشت دیا کرتے تھے۔

۵۳ ـ اَلدُّنیَا عِنْدَ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَام

۱۷۲ ـ عَنْ علیٍ علیهِ السلامُ :لَدُنیاکُمْ عِنْدِیْ أَهْوَنُ مِنْ عُراقِ خِنْزِیرٍ عَلٰی یَدِ مَجْذومٍ.(۱)

۱۷۳ ـ وَقَالَ)عَلِیٌّ(عَلیهِ السَّلامُ :یَا دُنیا یَا دُنیا أَبِیْ تَعَرَّضْتِ، أَمْ إِلَیَّ تَشَوَّقْتِ؟ لَا حَانَ حِیْنُکِ هَیْهَاتَ غُرِّیْ غَیْرِیْ لَا حَاجَةَ لِیْ فِیْکِ، قَدْ طَلَّقْتُکِ ثَلَاثاً لَا رَجْعَةَ لِیْ فِیْکِ، وَلَهُ عَلیهِ السَّلام:

طَلِّقِ الدُّنیا ثَلَاثاً　　　وَاتَّخِذْ زَوْجاً سِوَاهَا

إِنَّهَا زَوْجَةُ سَوْءٍ　　　لَاتُبَالِیْ مَنْ أَتَاهَا(۲)

۱۷۴ ـ قَالَ عبدُاللّٰهِ بنُ عباسٍ :دَخَلْتُ عَلٰی أمیرِالمؤمِنینَ علیهِ السَّلامُ بِذِی قَارٍ وَهُوَ یَخْصِفُ نَعْلَهُ، فَقالَ لِیَ :مَاقِیمَةُ هٰذَا النَّعْلِ؟ فَقُلْتُ :لَا قِیمَةَ لَهَا، فَقَالَ علیهِ السَّلامُ: وَاللّٰهِ لَهِیَ أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ إِمْرَتِکُمْ إِلَّا أَنْ أُقِیمَ حَقّاً أَوْ أَدْفَعَ بَاطِلاً....(۳)

دنیا حضرت علی علیہ السلام کی نگاہ میں

۱۷۲۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: آپ کی یہ دنیا میرے نزدیک اس خنزیر کی ہڈی سے بھی پست تر ہے جو جذامی شخص کے ہاتھ میں ہے۔

۱۔غرر الحکم / ۵۸۲

۲۔ مناقب آل أبیطالب ۲/ ۱۰۲

۳۔ نهج البلاغه فیض / ۱۰۲، تذکرة الخواص / ۱۱۰ باختلاف یسیر

۱۷۳۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: اے دنیا! اے دنیا! آیا اپنے آپ کو مجھے پیش کر رہی ہو اور مجھ سے محبّت کرنا چاہتی ہو؟ کبھی بھی تیرا وقت نہیں آئے گا افسوس! کسی اَور کو دھوکا اور فریب دے، مجھے تیری ضرورت نہیں، میں نے تجھے تین طلاقیں دی ہیں اور تجھ سے رجوع نہیں کروں گا۔

(یہ شعر بھی حضرت علیؑ کا ہے)

دنیا کو تین طلاقیں دے کر دوسری شریکِ حیات کا انتخاب کرلو، کیونکہ وہ بُری ہمسفر ہے اور اس کے لیے فکرمند نہ ہو کہ کون اس کا پیچھا کرتا ہے۔

۱۷۴۔ عبداللہ بن عباس سے نقل ہے کہ میں ''ذی قار'' میں علی علیہ السلام کے پاس گیا اس وقت حضرتؑ اپنے جوتے کو پیوند لگا رہے تھے مجھ سے پوچھا: اس جوتے کی اہمیت کیا ہے؟ میں نے کہا: کوئی اہمیت نہیں: فرمایا: خُدا کی قسم! یہ جوتا میرے نزدیک تمہاری حکمرانی سے محبوب تر ہے اور اس کی قدر و قیمت اس سے زیادہ ہے مگر یہ کہ میں حق کے لیے قیام کروں یا باطل کو روک لوں۔

۵۴۔ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ یَبِیعُ سَیفَهُ

۱۷۵۔ عَنْ أَبِی حَیَّانَ التَّیمِیِّ عَنْ أَبِیهِ قَالَ :رَأَیتُ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ عَلَیهِ السَّلامُ عَلَى الْمِنبَرِ یَقُولُ :مَنْ یَشْتَرِیْ مِنِّی سَیفِی هذا؟ فَلَوْ کَانَ عِنْدِی ثَمَنُ إِزَارٍ مَا بِعْتُهُ، فَقَامَ إِلَیهِ رَجُلٌ فَقَالَ :نُسَلِّفُکَ ثَمَنَ إِزَارٍ (قَالَ:) قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ :وَکَانَتْ بِیَدِهِ الدُّنْیَا کُلُّهَا إِلَّا مَا کَانَ مِنَ الشَّامِ.(۱)

۱۷۶۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ مجمع التَّیمِیِّ قَالَ :خَرَجَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ عَلَیهِ

۱۔ فضائل الخمسة ۳/۳، احقاق الحق ۸/ ۲۵۱، الاستیعاب ۳/ ۱۱۱۴، الامام علی ۳/ ۲۳۷ باختلاف فی موارد

السَّلَامُ بِسَيفِهِ إلى السُّوقِ فَقَالَ :مَنْ يَشْتَرِیْ مِنِّیْ سَيفِی هٰذَا فَلَوْ کَانَ عِنْدِیْ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ أَشْتَرِیْ بِهَا إِزَارًا مَا بِعْتُهُ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام اپنی تلوار فروخت کرتے ہیں

۱۷۵۔ابو حیان تیمی نے اپنے والد سے نقل کیا اس نے کہا: میں نے علی علیہ السلام کو منبر پر دیکھا فرمارہے تھے کون میری تلوار کو خریدے گا؟ اگر میرے پاس قمیض خریدنے کی رقم ہوتی تو اس کو نہ بیچتا۔ پس ایک آدمی نے کھڑے ہوکر کہا: ہم ایک قمیض کی رقم آپ کو قرض دیتے ہیں راوی کہتا ہے: عبدالرزاق نے کہا: اس وقت کی بات ہے جب کہ پوری دنیا کی حکمرانی علی علیہ السلام کے پاس تھی سوائے شام کے۔

۱۷۶۔مجمع تیمی نے کہا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ہاتھ میں تلوار تھی بازار میں آئے اور فرمایا: کون میری اس تلوار کو خریدے گا؟ اگر میرے پاس قمیض خریدنے کے لیے چار درہم ہوتے تو میں اس تلوار کو فروخت نہ کرتا۔

۵۵۔ قَنَاعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام

۱۷۷ ـــ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ قَالَ :كُنْتُ عَلٰى عُنُقِ أَبِي يَوْمَ الْجُمْعَةِ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيطَالِبِ عليهِ السَّلَامُ يَخْطِبُ وَهُوَ يَتَرَوَّحُ بِكُمِّهِ فَقُلْتُ :

۱۔ احقاق الحق ۸/۲۵۲۔

يَا أَبَهْ أَميرُ الْمُؤْمِنينَ يَجِدُ الْحَرَّ؟ اِفَقَالَ لِيْ :لا يَجِدُ حَرًّا وَلاَ بَرْدًا، وَلٰكِنَّهُ غَسَلَ قَمِيصَهُ وَهُوَ رَطِبٌ وَلاَ لَهُ غَيْرُهُ فَهُوَ يَتَرَوَّحُ بِهِ.(۱)

۱۷۸ ـ عَنِ الأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالاَ :دَخَلْنَا عَلىٰ أَميرِالْمُؤْمِنينَ عليهِ السَّلامُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ طَبَقٌ مِنْ خُوصٍ عَلَيْهِ قُرْصٌ أَوْ قُرْصَانِ مِنْ شَعِيرٍ وإِنَّ أَسْطَارَ النُّخالَةِ لَتَبينُ فِي الْخُبْزِ وَهُوَ يَكْسِرُ عَلىٰ رُكْبَتَيْهِ وَيَأْكُلُ بِمِلْحٍ جَرِيشٍ، فَقُلْنَا لِجَارِيَةٍ لَهُ سَوْدَاءَ اسْمُهَا فِضَّةٌ :أَلاَ نَخَلْتِ هٰذَا الدَّقِيقَ لِأَميرِالْمُؤْمِنينَ عَليهِ السَّلامُ؟ فَقَالَتْ :أَيَأْكُلُ هُوَ الْمُهَنَّا وَيَكُونُ الْوِزْرُ فِيْ عُنُقِيْ؟ اِفْتَبَسَّمَ عَليهِ السَّلامُ وَقَالَ :أَنَا أَمَرْتُهَا أَنْ لاَ تَنْخُلَهُ، قُلْنَا :وَلِمَ يَا أَميرَالمُؤْمِنينَ؟ قَالَ :ذٰلِكَ لَأَجْدَرُ أَنْ تُذَلَّ النَّفْسُ وَيَقْتَدِيَ بِيَ(لِيَ خ ل) الْمُؤْمِنُ وَأَلْحَق بِأَصْحَابِيْ.(۲)

۱۷۹ ـ رُوِيَ عَن سُوَيد بْنِ غَفَلَةَ قَالَ :دَخَلْتُ عَلىٰ عَلِيّ عليهِ السَّلامُ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا وَبَيْنَ يَدَيْهِ إِنَاءٌ فِيهِ لَبَنٌ أَجِدُ رِيحَ حُمُوضَتِهِ فِيْ يَده رَغِيفٌ أَرىٰ قِشَارَ الشَّعِيرِ فِيْ وَجْهِهِ وَهُوَ يَكْسِرُهُ بِيَدِهِ وَيَطْرَحُهُ فيهِ، فَقَالَ :أُدْنُ فَأَصِبْ مِنْ طَعَامِنَا، فَقُلْتُ :إِنِّيْ صَائِمٌ....(۳)

۱۸۰ ـ وَرُوِيَ أَنَّ عَلِيًّاعَليهِ السَّلامُ اجْتَازَ بِقَصَّابٍ وَعِنْدَهُ لَحْمٌ سَمِيْنٌ، فَقَالَ (يَا) أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ:هٰذَا اللَّحْمُ سَمِيْنٌ أَشْتَرِ مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ :لَيْسَ الثَّمَنُ حَاضِرًا، فَقَالَ :أَنَا أَصْبِرُ يَا أَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ،فَقَالَ لَهُ :أَنَا أَصْبِرُ عَنِ اللَّحْمِ.(۴)

۱ ـ الغارات ۱/ ۹۸

۲ ـ مجموعة ورام ۱/ ۴۸، احقاق الحق ۸/ ۲۷۷

۳ـ ارشاد القلوب / ۲۱۵

۴ـ ارشاد القلوب / ۱۱۹

۱۸۱۔ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ :إِنَّ أَمِيرَكُمْ هٰذَا قَدْ رَضِيَ مِنْ دُنْيَاكُمْ بِطِمْرَيْهِ، وَإِنَّهُ لَا يَأْكُلُ اللَّحْمَ فِي السَّنَةِ إِلَّا الفَلْذَةَ مِنْ كَبِدِ أُضْحِيَةٍ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی قناعت

۱۷۷۔ابو اسحاق سبیعی سے نقل ہوا اس نے کہا: جمعہ کے دن میں اپنے والد کے کندھے پر سوار تھا اس وقت امیر المؤمنین علیہ السلام خطبہ پڑھ رہے تھے اور اپنی آستینوں کو حرکت دے رہے تھے میں نے اپنے والد سے کہا: امیر المؤمنین علیہ السلام گرمی محسوس کر رہے ہیں، میرے والد نے کہا: نہ گرمی محسوس کر رہے ہیں اور نہ سردی بلکہ ان کی قمیض گیلی ہے چونکہ اس کے علاوہ اُن کے پاس کوئی اور قمیض نہیں اس کو ہلا رہے ہیں تا کہ خشک ہو جائے۔

۱۷۸۔اسود اور علقمہ کہتے ہیں: ہم علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے دیکھا کہ آپؑ کے سامنے کھجور کے پتوں سے بنا ہوا تھال رکھا ہوا تھا اور اس میں ایک یا دو روٹیاں جو کی رکھی ہوئیں تھیں جن پر بھوسی ظاہر تھی اور علی علیہ السلام روٹی کو زانو سے توڑ کر نمک کے ساتھ تناول فرمار ہے تھے ہم نے ان کی حبشی کنیز جس کا نام فِضّہ تھا اس سے کہا: امیر المؤمنین علیہ السلام کے لیے آٹا کیوں نہیں چھانا؟ کنیز نے کہا: آیا امیر المؤمنین علیہ السلام خوش مزہ اور لذیذ کھانا کھائیں اور اس کا گناہ مجھ پر ہو؟ علی علیہ السلام مسکرائے اور فرمایا: میں نے اسے کہا ہے کہ آٹے کو صاف نہ کرے ہم نے کہا کیوں؟ یا امیر المؤمنین علیہ السلام انہوں نے فرمایا: یہ اپنے نفس کو حقیر اور ذلیل کرنے کے لیے بہتر ہے، کیونکہ

۱۔ احقاق الحق ۸/۲۸۹

مؤمنین میری پیروی کرتے ہیں اور میں بھی اپنے اصحاب کے ساتھ متصل ہو جاؤں۔

۱۷۹۔ سوید بن غفلہ نے کہا: ہم علی علیہ السلام کے پاس گئے دیکھا آپ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے سامنے ایک برتن رکھا ہوا تھا جس میں تھوڑی سی لسّی تھی اور اس کی کھٹائی کی بو محسوس ہو رہی تھی جَو سے بنی ہوئی روٹی جس پر جَو کے چھلکے ظاہر تھے ان کے ہاتھ میں تھی اس کو توڑ کر لسّی میں ڈال رہے تھے اور مجھ سے فرمایا: میرے قریب آؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ، میں نے عرض کی میرا روزہ ہے۔

۱۸۰۔ نقل ہوا کہ علی علیہ السلام ایک قصّاب کے قریب سے گذرے اس کے پاس موٹا تازہ گوشت رکھا ہوا تھا اس نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے کہا: یا امیر المؤمنین علیہ السلام یہ موٹا اور تازہ گوشت ہے مجھ سے خرید لو علی علیہ السلام نے فرمایا: پیسے نہیں ہیں قصّاب نے کہا: میں صبر کرلوں گا فرمایا: میں گوشت کھانے سے صبر کرلوں گا۔

۱۸۱۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا حکمران تمہاری اس دنیا میں دو پُرانے لباس پر راضی ہے اور پورے سال میں گوشت نہیں کھاتا فقط قربانی کا تھوڑا سا جگر اس کے لیے کفایت کرتا ہے۔

۵۶ ـ طَعَامُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامِ

۱۸۲ ـ وَعَنِ الأَحْنَفِ بنِ قيسٍ قَالَ :دَخلْتُ عَلى عَلِيٍّ عليهِ السَّلامُ وَقْتَ إِفطارِهِ إذا دَعَا بِجرَابٍ مختومٍ فيهِ سَوِيقُ الشَّعِيرِ قلتُ لهُ :يَا أَمِيرَ المؤمِنينَ خِفْتَ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُ فَخَتَمْتَ فِيْهِ؟ قَالَ :لَا وَلٰكِنِّي خِفْتُ أَنْ يُلَيِّنَهُ "يَلُتَّهُ ظ" الحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ بِسِمْنٍ أَوْزَيْتٍ قُلْتُ :هُمَا حَرَامٌ عَلَيْكَ؟قَالَ :لَا وَلٰكِنْ يَجِبُ عَلَى الْأَئِمَّةِ أَنْ يَغْتَذُوا بِغِذَاءِ

ضُعَفاءِ النّاسِ وَأَفْقَرِهِمْ كَيْلا يَشْكُوَ الْفَقِيرُ مِنْ فَقْرِهِ وَلا يَطْغى الْغَنِيُّ لِغِناهُ.(١)

١٨٣ ـ كانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلامُ يَطْبَخُ فِي كُلِّ يَوْمٍ صاعاً مِنَ الشَّعِيرِ وَوَضَعَهُ فِي شَيْءٍ وَيَخْتِمُ رَأْسَهُ وَيَأْكُلُ مِنْهُ عِنْدَ إفْطارِهِ قُرْصاً، وَقَدْ يَأْكُلُ مِنْ دَقِيقِهِ غَيْرَ مَطْبُوخٍ، وَسُئِلَ عَنْ خَتْمِهِ فَقالَ عَلَيهِ السَّلامُ: مَخافَةَ أَنْ يَلُتَّهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ بِزَيْتٍ.(٢)

١٨٤ ـ وَكانَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ يَخْتِمُ عَلَى الْجِرابِ الَّذِي فِيهِ دَقِيقُ الشَّعِيرِ الَّذِي يَأْكُلُ مِنْهُ وَيَقُولُ: لا أُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ بَطْنِي إلّا ما أَعْلَمُ.(٣)

١٨٥ ـ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثابِتٍ قالَ: اُتِيَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلامُ بِفالُوذَجٍ فَأَبى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ، وَقالَ: شَيْءٌ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لا أُحِبُّ أَنْ آكُلَ مِنْهُ.(٤)

١٨٦ ـ عَنْ حَبَّةَ الْعرنِيِّ: أَنَّ عَلِيّاً عَلَيهِ السَّلامُ اُتِيَ بِالْفالُوذَجِ فَوُضِعَ قُدّامَهُ فَقالَ: وَاللّهِ إنَّكَ لَطَيِّبُ الرِّيحِ، حَسَنُ اللَّوْنِ، طَيِّبُ الْمَطْعَمِ، وَلكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ اُعَوِّدَ نَفْسِي ما لَمْ تَعْتَدْ.(٥)

١٨٧ ـ عَنْ سَعْدِ بنِ كلثومٍ قالَ: كُنْتُ عِنْدَ الصّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِما السَّلامُ، فَذَكَرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طالِبٍ عَلَيْهِ السَّلامُ فَأَطْراهُ وَمَدَحَهُ بِما هُوَ

---

١ ـ احقاق الحق ٨/ ٢٨٣

٢ ـ احقاق الحق ٨/ ٢٨٣

٣ ـ احقاق الحق ٨/ ٢٨٠

٤ ـ ارشاد القلوب / ٢١٥، المناقب للخوارزمي، احقاق الحق ٨/ ٢٨٧. باختلاف يسير

٥ ـ احقاق الحق ٨/ ٢٨٦

أَهْلُهُ. ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا أَكَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيطَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلامُ مِنَ الدُّنْيَا حَرَاماً قَطُّ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ، وَمَا عُرِضَ لَهُ أَمْرَانِ قَطُّ هُمَا لِلّٰهِ رِضًى إِلَّا أَخَذَ بِأَشَدِّهِمَا عَلَيْهِ فِيْ دِيْنِهِ....(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی غذا

۱۸۲۔ اَحنف بن قیس نے کہا: افطار کے وقت میں حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا حضرت نے جَو کے آٹے کی تھیلی منگوائی جس کا مُنہ بندھا ہوا تھا میں نے کہا: یا امیر المؤمنین علیہ السلام اس خوف سے کہ کوئی اس تھیلی میں سے کچھ آٹا اُٹھا نہ لے منہ باندھ کے رکھا ہوا ہے؟ فرمایا: نہیں! مجھے ڈر ہے کہ کہیں حَسَن یا حُسین علیہ السلام اس آٹے پر مکھن یا زیتون کا تیل نہ لگادیں۔ ہم نے کہا: کیا یہ دونوں چیزیں آپ پر حرام ہیں؟ فرمایا: نہیں! لیکن رہبرانِ قوم پر لازم ہے کہ ان کی غذا ایسی ہو جیسی غریب لوگ کھاتے ہیں تاکہ غریب اور محتاج لوگ اپنی غربت اور فقیری کی شکایت کرنے والے نہ ہوں اور دولت مند لوگ بے نیازی کی وجہ سے سرکشی اختیار نہ کریں۔

۱۸۳۔ روایت میں نقل ہوا کہ علی علیہ السلام روزانہ تین کلو جَو کے آٹے سے روٹی بنا کر اسے تھیلی میں ڈال کر تھیلی کا منہ بند کر دیتے تھے افطار کے وقت اس میں سے ایک روٹی نکال کر تناول فرماتے تھے اور کبھی کبھار صرف ستو تناول کرتے تھے حضرتؑ سے تھیلی کے باندھنے کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا مجھے خوف ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ اس پر گھی نہ لگا دیں۔

۱۔ عوالم ۱۸/۹۰

۱۸۴۔ روایت میں بیان ہوا ہے کہ علی علیہ السلام جس تھیلی میں جَو کا آٹا تھا اس میں سے تناول فرما کر اس کو باندھ دیتے تھے اور فرماتے تھے میں پسند نہیں کرتا کہ سوائے اس چیز کے جسے میں جانتا ہوں کوئی چیز میرے شکم میں داخل ہو۔

۱۸۵۔ عدی بن ثابت نے کہا: امیر المؤمنین علیہ السلام کے لئے فالودہ لایا گیا حضرت ؑ نے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا: میں اس چیز کو کھانا پسند نہیں کرتا جسے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ کھایا ہو۔

۱۸۶۔ حبّہ عرنی نے کہا: علی علیہ السلام کے لیے فالودہ لایا گیا اور اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا، علی علیہ السلام نے فرمایا: خُدا کی قسم تو بہت خُوش رنگ، خوشبودار اور لذیذ ہے، لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ جس چیز کی مجھے عادت نہیں اس کی عادت ڈالوں۔

۱۸۷۔ سعد بن مکتوم نے کہا: ہم امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھے آپؑ نے امیر المؤمنینؑ کے فضائل بیان کیے جن فضائل کے حضرتؑ لائق تھے ان کی شان میں بیان فرمائے۔ اس کے بعد فرمایا: خدا کی قسم! علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے دنیا میں کبھی بھی حرام نہیں کھایا یہاں تک کہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور کوئی دو چیزیں جو باعثِ خوشنودیٔ خدا تھیں ان کو پیش نہیں کی گئیں مگر یہ کہ ان میں سے اہم ترین کو اپنے دین کے لیے پسند کیا۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ
فِیْ عَدَالَتِہٖ وَحِفْظِہٖ لِبَیْتِ الْمَالِ

۵۷۔ عَدَالَتُہٗ

۱۸۸۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: عَلِیٌّ أَعْدَلُ النَّاسِ فِی الرَّعِیَّۃِ.(۱)

۱۸۹۔ وَقَالَ (عَلِیٌّ) عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ بَعْضِ خُطَبِہٖ: وَاللّٰہِ لَوْ أُعْطِیْتُ الْأَقَالِیْمَ السَّبْعَۃَ بِمَا تَحْتَ أَفْلَاکِھَا عَلٰی أَنْ أَعْصِیَ اللّٰہَ فِیْ نَمْلَۃٍ أَسْلُبُھَا جُلْبَ شَعِیْرَۃٍ مَا فَعَلْتُہٗ، وَإِنَّ دُنْیَاکُمْ عِنْدِیْ لَأَھْوَنُ مِنْ وَرَقَۃٍ فِی فَمِ جَرَادَۃٍ تَقْضَمُھَا، مَا لِعَلِیٍّ وَنَعِیْمٍ یَفْنٰی وَلَذَّۃٍ لَا تَبْقٰی؟(۲)

پانچویں فصل
حضرت علی علیہ السلام کی عدالت اور بیت المال کی تقسیم

حضرت علی علیہ السلام کی عدالت

۱۸۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری رعیت میں عادل ترین فرد ہیں۔

۱۔ احقاق الحق ۱۵/ ۳۹۲

۲۔ سفینۃ البحار ۳/ ۱۳۱

۱۸۹۔علی علیہ السلام نے ایک خطبے میں فرمایا: خدا کی قسم اگر مجھے سات آسمانوں کے نیچے جو کچھ بھی ہے اس کی ولایت دی جائے تا کہ میں ایک چیونٹی کے حق میں خدا کی نافرمانی کروں اور جو کے چھلکے کو اس سے لے لوں میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا قطعاً یہ تمہاری دنیا میرے نزدیک اس پتّے سے بھی پست تر ہے جسے ٹڈّی اپنے منہ میں چباتی ہے۔علیؑ کو ان فانی نعمتوں اور ختم ہونی والی لذّتوں سے کیا کام؟!

۵۸ ـعَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَبَيتُ مَالِ الْمُسْلِمِينَ

۱۹۰ـ بِالْإسْنَادِ عَنْ مُحمّدِ بْنِ إبراهيمَ النَّوفَلِيّ رَفعَهُ إلىٰ جَعفرِ بْنِ مُحمدٍ أَنَّهُ ذُكِرَ عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤمِنِينَ عَليهِ السّلامُ كَتَبَ إلىٰ عُمَّالِهِ :أدِقُّوا أَقْلامَكُمْ، وَقَارِبُوا بَيْنَ سُطُورِكُمْ،وَاحْذِفُوا عَنّي فُضُولَكُمْ، وَاقْصِدُوا قَصْدَ الْمَعَانِيْ، وإيّاكُمْ وَالْإِكْثَارَ، فَإِنَّ أمْوَالَ الْمُسْلِمينَ لَاتَحْتَمِلُ الْإضْرَارَ.(۱)

۱۹۱ـ ... عَنْ هِلَالِ بْنِ مُسلمِ الْجُحْدرِيّ قَالَ :سَمِعْتُ جَدّيْ حَرَّةَ -أَوْ حَوَّةَ- قَالَ :شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ عَليهِ السَّلَامُ أُتِيَ بِمَالٍ عِنْدَ الْمَسَاءِ، فَقَالَ : اِقْسِمُوْا هٰذَا الْمَالَ :فَقَالُوْا :قَدْ أمْسَيْنَا يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَأَخِّرْهُ إلىٰ غَدٍ، فَقَالَ لَهُمْ : تَقْبَلُوْنَ أَنْ أَعِيْشَ إلَى الْغَدِ؟ فَقَالُوْا :مَاذَا بِأَيْدِيْنَا؟قَالَ :فَلَا تُؤَخِّرُوْهُ حَتّٰى تُقَسِّمُوْهُ، فَأُتِيَ بِشَمْعٍ فَقَسَّمُوْا ذٰلِكَ الْمَالَ مِنْ تَحْتِ لَيْلَتِهِمْ.(۲)

۱۹۲ـ وَكَانَ عَلِيٌّ عَليهِ السَّلَامُ يُقَسِّمُ مَا فِيْ بَيْتِ الْمَالِ كُلَّ جُمُعَةٍ حَتّٰى لا

۱ـ الخصال /۱۰ ۳، نهج السعادة ۴/ ۳۰، البحار ۴۱/ ۱۰۵

۲ـ البحار ۴۱/ ۱۰۷

يَتْرُكَ فِيهِ شَيْئاً، وَدَخَلَ مَرَّةً إِلَى بَيْتِ الْمالِ فَوَجَدَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ فَقَالَ :يَا صَفْرَاءُ! اِصْفِرِّي وَيَا بَيْضَاءُ! اِبْيَضِّي وَغُرِّي غَيْرِي لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ.(۱)

۱۹۳ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ أَنَّهُ قَالَ :كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أُتِيَ بِالْمَالِ، أَدْخَلَهُ بَيْتَ مَالِ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ جَمَعَ الْمُسْتَحِقِّينَ ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ فِي الْمَالِ فَنَثَرَهُ يَمْنَةً وَيَسْرَةً وَهُوَ يَقُولُ :يَا صَفْرَاءُ يَا بَيْضَاءُ! لَا تَغُرِّينِي غُرِّي غَيْرِي:

هٰذَا جَنَايَ وَخِيَارُهُ فِيهِ　　　　إِذْ كُلُّ جَانٍ يَدُهُ إِلَى فِيهِ

ثُمَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى يُفَرِّقَ مَا فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ وَيُؤْتِيَ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، ثُمَّ يَأْمُرُ أَنْ يُكْنَسَ وَيُرَشَّ، ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُطَلِّقُ الدُّنْيَا ثَلَاثاً، يَقُولُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ :يَا دُنْيَا لَا تَتَعَرَّضِينَ لِي وَلَا تَتَشَوَّقِينَ وَلَا تَغُرِّينِي، فَقَدْ طَلَّقْتُكِ ثَلَاثاً لَا رَجْعَةَ لِي عَلَيْكِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام اور مسلمانوں کا بیتُ المال

۱۹۰۔ محمد بن ابراہیم نوفلی سے نقل ہوا ہے کہ جعفر بن محمد نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ علی علیہ السلام نے اپنے خادمین سے فرمایا: اپنے قلموں سے باریک اور سطریں ملا کر لکھیں، زیادہ فاصلہ نہ رکھیں اور میرے لیے زیادہ تعریفیں نہ لکھیں مختصر معنی کریں اور زیادہ روی سے پرہیز کریں،

۱۔ احقاق الحق ۱۸/ ۱۹

۲۔ امالی الصدوق / ۲۳۳

کیونکہ مسلمانوں کا مال ضائع اور اسراف کرنے کے لیے نہیں ہے۔

۱۹۱۔ ہلال بن محدری نے کہا میں نے اپنے جد حرّہ (یا حوّہ) سے سنا اس نے کہا: ایک رات ہم حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں تھے آپؑ کے پاس مال لایا گیا حضرتؑ نے فرمایا: اس کو تقسیم کریں: انہوں نے کہا: یا امیر المؤمنین علیہ السلام ابھی رات ہے اس کو کل پر چھوڑیں: فرمایا: آپ اس کو قبول کرتے ہیں کہ کل میں زندہ رہوں گا؟ ہم کیا کر سکتے ہیں؟ فرمایا: کام میں دیر نہ کریں اور مال کو تقسیم کریں بس چراغ لائے اور رات ہی کو مال تقسیم کیا گیا۔

۱۹۲۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام ہر جُمعہ کو پُورا بیتُ المال تقسیم کرتے تھے اور اس میں سے ذرّہ بھی باقی نہیں چھوڑتے تھے ایک مرتبہ بیتُ المال میں داخل ہوئے وہاں پر کچھ مقدار سونا اور چاندی دیکھی ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے سونا! زرد ہو جا اور اے چاندی سفید ہو جا کسی اَور کو فریب دو! مجھے تمہاری ضرورت نہیں۔

۱۹۳۔ اصبغ بن نباتہ نے کہا: امیر المؤمنین علیہ السلام کی شخصیت ایسی تھی کہ جس وقت ان کے پاس مال لایا جاتا اس مال کو بیت المال میں رکھ دیتے اور اسی وقت حاجت مندوں کو جمع کرتے تھے اور اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو اَموال میں ڈال کر ادھر اُدھر بکھیر دیتے اور فرماتے تھے اے سونا اے چاندی مجھے فریب نہ دو، کسی اَور کو دھوکہ دو! (یہ میرے ہاتھ کا چنا ہوا ہے اور چننے والے کا ہاتھ اس کے منہ کی طرف بلند ہے) اس وقت تک بیت المال سے باہر نہیں آتے تھے جب تک اسے تقسیم نہ کریں اور ہر ایک کو اس کا حق دیا کرتے تھے اس کے بعد فرماتے تھے کہ بیت المال کو جھاڑو دے کر پانی سے دھو دیں اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور سلام پھیرنے کے بعد دنیا کو تین طلاق دے کر فرماتے تھے: اے دنیا میرے پیچھے مت آ اور مجھے اپنا مشتاق نہ بنا اور فریب نہ دے میں

نے تجھ کو تین طلاقیں دے دی ہیں اور کبھی بھی رُجوع نہیں کروں گا۔

۵۹ ۔ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ یُؤَدِّبُ عَقِیلاً

۱۹۴ ۔ عَنْ مُحمدِ بْنِ مسلِمٍ عَنْ أبِی عبدِاللّٰہِ علیہِ السَّلامُ قَالَ :لَمَا وُلِّیَ عَلِیٌّ عَلیہِ السَّلامُ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَاللّٰہَ وَاَثْنیٰ عَلَیہِ ثُمَّ قَالَ :إنِّیْ وَاللّٰہِ لَا أَرْزَؤُکُمْ مِنْ فَیْئِکُمْ دِرْھَمًا مَا قَامَ لِیْ عِذْقٌ بِیَثْرِبَ فَلْیُصَدِّقْکُمْ أَنْفُسُکُمْ، أَفَتَرَوْنِیْ مَانِعاً نَفْسِیْ وَمُعْطِیکُمْ؟ قَالَ :فَقَامَ إلَیْہِ عَقِیلٌ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ فَقَالَ لَہٗ :وَاللّٰہِ لَتَجْعَلَنِّیْ وَأَسْوَدَ بِالْمَدِینَۃِ سَوَاءً ؟ فَقَالَ :إجْلِسْ، أَمَا کَانَ ھٰھُنَا أَحَدٌ یَتَکَلَّمُ غَیْرُکَ وَمَا فَضْلُکَ عَلَیْہِ إلَّا بِسَابِقَۃٍ أَوْ بِتَقْوٰی.(۱)

۱۹۵ ۔ وَذَکَرَ عَمْرُو بْنُ عَلاَءٍ أَنَّ عَقِیلاً لَمَّا سَأَلَ عَطَاءَہٗ مِنْ بَیْتِ الْمَالِ، قَالَ لَہٗ أَمِیرُالْمُؤْمِنِینَ عَلَیْہِ السَّلَامُ :تُقِیمُ إلیٰ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ، فَأَقَامَ فَلَمَّا صَلّٰی أَمِیرُالْمُؤْمِنِینَ الْجُمُعَۃَ، قَالَ لِعَقِیلٍ :مَا تَقُولُ فِیمَنْ خَانَ ھٰؤُلَاءِ أَجْمَعِینَ؟ قَالَ :بِئْسَ الرَّجُلُ ذَاکَ، قَالَ :فَأَنْتَ تَأْمُرُنِیْ أَنْ أَخُوْنَ ھٰؤُلَاءِ وَأُعْطِیکَ؟(۲)

حضرت علی علیہ السلام عقیل کو تأدیب کرتے ہیں

۱۹۴۔ محمد بن مسلم امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کر رہا ہے انہوں نے فرمایا: جس وقت علی علیہ السلام خلافت پر فائز ہوئے منبر پر بیٹھ کر خُدا کی حمد وثنا کی اس کے بعد فرمایا: خدا کی قسم! جب تک میں

---

۱ ۔ الکافی ۱۲۹/۸

۲ ۔ البحار ۱۱۴/۴۱، الغارات ۱۵۰/۱ باختلاف فی موارد

مدینے میں کھجور کی ٹہنی کا مالک ہوں ایک درہم بھی تمہارے مالِ غنیمت سے کم نہیں کروں گا اور تم اس بات پر یقین کرلو آیا تم یہ تصور کرتے ہو کہ میں اپنے لیے نہیں رکھتا اور تمہیں دے دیتا ہوں؟ اس دوران عقیل کھڑے ہوکر کہتے ہیں: آپ خدا کی قسم! مجھے اُس سیاہ غلام کو برابر کررہے ہیں جو مدینے میں رہتا ہے؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: بیٹھ جاؤ! تمہارے علاوہ کوئی اور یہاں پر گفتگو کرنے والا نہیں تھا؟ تم اس سیاہ غلام پر کیا برتری رکھتے ہو؟ مگر یہ کہ تم میں تقویٰ اور پرہیزگاری زیادہ ہو۔

۱۹۵۔ عمرو بن علاء نے کہا: جس وقت عقیل نے بیتُ المال میں سے علی علیہ السلام سے اپنا حصہ طلب کیا امیر المؤمنین علیہ السلام نے ان سے فرمایا: جمعہ کے دن تک صبر کرو۔ عقیل نے صبر کیا: جمعہ کے دن نماز سے فارغ ہوکر امیر المؤمنین علیہ السلام نے عقیل سے فرمایا: اس شخص کے بارے میں تمہاری رائے کیا ہے جو ان سب لوگوں کے ساتھ خیانت کرے؟ کہا: اس قسم کا آدمی بہت ہی بُرا ہے۔ فرمایا: تم مجھ سے یہ چاہتے ہو کہ ان لوگوں کے ساتھ خیانت کروں اور ان کا حصہ تمہیں دے دوں؟!

۷۰۔ نَمَاذِجُ مِنْ اِیْثَارِ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامِ

۱۹۶۔ (وَرُوِیَ) أَنَّ أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ عَلَیْهِ أَفْضَلُ السَّلَامِ :أَتٰی سُوْقَ الْکَرَابِیْسِ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ وَسِیْمٍ فَقَالَ :یَا هٰذَا اِعِنْدَکَ ثَوْبَانِ بِخَمْسَةِ دَرَاهِمَ؟ فَوَثَبَ الرَّجُلُ فَقَالَ : یَاأَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ اِعِنْدِیْ حَاجَتُکَ، فَلَمَّا عَرَفَهُ مَضٰی عَنْهُ، فَوَقَفَ عَلٰی غُلَامٍ، فَقَالَ :یَا غُلَامُ اِعِنْدَکَ ثَوْبَانِ بِخَمْسَةِ دَرَاهِمَ؟ قَالَ :نَعَمْ عِنْدِیْ ثَوْبَانِ فَأَخَذَ ثَوْبَیْنِ أَحَدُهُمَا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ وَالْآخَرُ بِدِرْهَمَیْنِ .فَقَالَ :یَا قَنْبَرُ! خُذِ الَّذِیْ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ، فَقَالَ :أَنْتَ أَوْلٰی بِهٖ تَصْعَدُ الْمِنْبَرَ وَتَخْطُبُ النَّاسَ، قَالَ :وَأَنْتَ شَابٌّ وَلَکَ شَرَهُ الشَّبَابِ وَأَنَا أَسْتَحِیْیِ مِنْ

رَبِّيَ أَنْ أَتَفَضَّلَ عَلَيْكَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عليهِ وَآله وسَلَّم يَقُولُ :أَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ، وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ....(١)

١٩٧ ـ قَالَ الْبَاقِرُ عليهِ السَّلاَمْ فِي قَوْلِهِ تعالى :يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخافُونَ قالَ : مَرِضَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلامُ وَهُمَا صَبِيَّانِ صِغَارٌ (صَغِيرَانِ) فَعَادَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليهِ وآلِهِ وَمَعَهُ رَجُلانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا :يا أَبَا الْحَسَنِ لَوْ نَذَرْتَ فِي ابْنَيْكَ نَذْرًا انَّ اللّهَ عافاهُما، فَقَالَ:أَصُومُ ثَلاثَةَ ايَامٍ شُكْرًا لِلّهِ تَعالى وَكَذلِكَ قالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيهَا السَّلاَمُ، وَقَالَ الصَّبِيّانِ :وَنَحْنُ أَيْضًا نَصُومُ ثَلاثَةَ اَيَامٍ وَكَذلِكَ قالَتْ: جَارِيَتُهُمْ فِضَّةُ فَأَلْبَسَهُمَا اللّهُ الْعافِيَةَ فَأَصْبَحُوا صِيامًا وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ طَعامٌ،فَانْطَلَقَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السلامُ إِلى جَارٍ لَهُ مِنَ الْيَهودِ(٢) يُقالُ لَهُ :شَمْعُونُ يُعالِجُ الصُّوفَ؛ فَقالَ :هَلْ لَكَ أَنْ تُعْطِيَنِي جَزَّةً مِنْ صُوفٍ تَغْزِلُهَا لَكَ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ بِثَلاثَةِ أَصْواعٍ مِنْ شَعِيرٍ؟ قالَ :نَعَمْ فَأَعْطَاهُ فَجَاءَ بِالصُّوفِ، وَالشَّعِيرِ وَأَخْبَرَ فاطِمةَ عليها السَّلامُ فَقَبِلَتْ وَأطاعَتْ؛ ثُمَّ عَمَدَتْ فَغَزَلَتْ ثُلُثَ الصُّوفِ؛ ثُمَّ أَخَذَ صاعًا مِنَ الشَّعِيرِ فَطَحَنَتْهُ وَعَجَنَتْهُ وَخَبَزَتْ مِنْهُ خَمْسَةَ أَقْرَاصٍ لِكُلِّ وَاحِدٍقُرْصًا، وَصَلَّى عَلِيٌّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَوَاتُ اللّهِ عَلَيْهِمَا الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ فَوَضَعَ الْخُوانُ وَجَلَسُوا خَمْسَتُهُمْ فَأَوَّلُ لُقْمَةٍ كَسَرَهَا عَلِيٌّ عليهِ السَّلامُ إِذَا مِسْكِينٌ قَدْ وَقَفَ بِالبَابِ، فَقَالَ :اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ أَنَا مِسْكِينٌ مِنْ مَسَاكِينِ الْمُسْلِمِينَ اَطْعِمُونِي مِمَّا تَأْكُلُونَ اَطْعَمَكُمُ اللّهُ مِنْ مَوَائِدِ الْجَنَّةِ، فَوَضَعَ عَلِيٌّ

---

١ ـ روضة الواعظين ١٠٧/١

٢ ـ وفي رِوايةِ إِرْشادِ الْقُلوبِ، ص ٢٢٣، هكذا :فَآجَرَ عَلِيٌّ عليهِ السَّلامُ نَفْسَهُ لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ يَسْقِيَ نَخْلاًبِشَيْءٍ مِنْ شَعِيرٍ وَأَتى بِهِ إِلَى الْمَنْزِلِ.

اللُّقْمَةَ مِنْ يَدِهِ، (...إلىٰ أنْ قالَ:)وَعَمَدَتْ (أىْ فاطِمَةُ عليها السَّلامُ) إلىٰ ما كانَ عَلَى الخُوانِ فَدَفَعَتْهُ إلى المِسْكينِ؛ وَباتوا جِياعاً وَاَصْبَحُوا صِياماً لَمْ يَذُوقُوا إلّا الماءَ القَراحَ، ثُمَّ عَمَدَتْ إلَى الثُّلُثِ الثّاني مِنَ الصُّوفِ فَغَزَلَتْهُ ثُمَّ اَخَذَتْ صاعًا مِنَ الشَّعيرِ فَطَحَنَتْهُ وَعَجَنَتْهُ وَخَبَزَتْ مِنْهُ خَمْسَةَ أقْراصٍ لِكُلِّ واحِدٍ قُرْصاً وَصَلّى عَلِيٌّ المَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ، ثُمَّ أتىٰ مَنْزِلَهُ فَلَمّا وُضِعَ الخُوانُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَجَلَسُوا خَمْسَتُهُمْ فَأَوَّلُ لُقْمَةٍ كَسَرَها عَلِيٌّ إذا يَتيمٌ مِنْ يَتامَى المُسْلِمينَ قَدْ وَقَفَ بِالْبابِ، فَقالَ :اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ اَنا يَتيمٌ مِنْ يَتامَى المُسْلِمينَ اَطْعِمُوني مِمّا تَأْكُلُونَ أَطْعَمَكُمُ اللّٰهُ مِنْ مَوائِدِ الْجَنَّةِ، فَوَضَعَ عَلِيٌّ اللُّقْمَةَ مِنْ يَدِهِ (...إلىٰ أنْ قالَ:)ثُمَّ عَمَدَتْ فاطِمَةُ إلىٰ جَميعِ ما في الخُوانِ، وَأعْطَتْهُ وَباتوا جِياعاً لَمْ يَذُوقُوا إلّا الْماءَ القَراحَ وَأصْبَحُوا صِياماً، وَعَمَدَتْ فاطِمَةُ عَليها السَّلامُ، فَغَزَلَتِ الثُّلُثَ الْباقيَ مِنَ الصُّوفِ وَطَحَنَتِ الصّاعَ الْباقِيَ؛ وَعَجَنَتْ وَخَبَزَتْ مِنهُ خَمْسَةَ أقْراصٍ لِكُلِّ واحِدٍ مِنْهُمْ قُرْصاً وَصَلَّى المَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ عَلَيهِمَا السَّلامُ، ثُمَّ أتىٰ مَنْزِلَهُ فَقُرِّبَ إلَيْهِ الْخُوانُ وَجَلَسُوا خَمْسَتُهُمْ فَأوَّلُ لُقْمَةٍ كَسَرَها عَلِيٌّ عليهِ السَّلامُ إذا اَسيرٌ مِنْ اُسَراءِ الْمُشْرِكينَ قَدْ وَقَفَ بِالْبابِ فَقالَ :اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا اَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ تَأْسِرُونَنا، وَتَشُدُّونَنا وَلاتُطْعِمُونَنا؟ افَوَضَعَ عَلِيٌّ عليهِ السَّلامُ اللُّقْمَةَ مِنْ يَدِهِ (...إلىٰ أنْ قالَ:) وَعَمَدُوا إلىٰ ما كانَ عَلَى الخُوانِ فَاَعْطَوْهُ، وَباتوا جِياعاً وَاَصْبَحُوا مُفْطِرينَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ .قالَ شُعَيْبٌ في حَديثِهِ : وَاَقْبَلَ عَلِيٌّ عليهِ السَّلامُ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيهِمَا السَّلامُ نَحْوَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَهُما يَرْتَعِشانِ كَالْفِراخِ مِنْ شِدَّةِ الجُوعِ، فَلَمّا بَصُرَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلِهِ قالَ :يا اَبَا الحَسَنِ شَدَّ ما يَسُوءُني ما اَرىٰ بِكُمْ،اِنْطَلِقْ إلَى ابْنَتي فاطِمَةَ،

فَانْطَلَقُوْا وَهِيَ فِيْ مِحْرَابِهَا قَدْ لَصِقَ بَطْنُهَا بِظَهْرِهَا مِنْ شِدَّةِالْجُوْعِ؛ وَغَارَتْ عَيْنَاهَا فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ ضَمَّهَا اِلَيْهِ فَقَالَ :وَا غَوْثَاهُ بِاللّٰهِ اَنْتُمْ مُنْذُثَلَاثٍ فِيْمَا أَرٰى وَأَنَا غَافِلٌ عَنْكُمْ فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ عَلَيهِ السَّلَامُ فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ خُذْ مَا هَنَّأَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ أَهْلِبَيْتِكَ، قَالَ :وَمَا آخُذُ يَا جَبْرَئِيلُ؟ قَالَ :هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ، حَتّٰى بَلَغَ إِلٰى قَوْلِهِ :(... إِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا)(۱)

۱۹۸ ـ قَدْ رَوَى الْخَاصُّ وَالْعَامُّ أَنَّ الآيَاتِ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ وَهِيَ قَوْلُهُ :﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا۝عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا۝ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيْرًا۝وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهِ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّأَسِيْرًا۝إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا۝إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا۝فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا۝وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا۝..﴾(۲)إِلٰى قَوْلِهِ :كَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا۝نَزَلَتْ فِيْ عَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَجَارِيَةٍ لَّهُمْ تُسَمّٰى فِضَّةُ وَهُوَ الْمَرْوِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُجَاهِدٍ وَّأَبِيْ صَالِحٍ).(۳)

حضرت علی علیہ السلام کے ایثار کی چند مثالیں

۱۹۶۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ علی علیہ السلام کپڑے کے بازار میں داخل ہوئے آپ کی ایک

۱ ـ روضة الواعظين ۱/۱۶۰، تفسير ابوالفتوح ۱۱/۳۴۶، تفسير فرات الكوفى / ۱۹۶، ارشادالقلوب / ۲۲۲ باختلاف فى موارد، أورده فى مجمع البيان / ۱۰ ملخصاً

۲ ـ انسان / ۷ ـ ۱۲ ‏ ‏ ۳ـ تفسير مجمع البيان ۴۰۴ / ۹ ـ ۱۰

خوبصورت شخص سے ملاقات ہوئی اس سے فرمایا: اے شخص کیا تمہارے پاس پانچ درہم والے دو لباس ہیں وہ شخص اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر عرض کرتا ہے یاامیر المؤمنین علیہ السلام! جو آپ کو چاہیے میرے پاس موجود ہے۔ جب علی علیہ السلام نے دیکھا کہ اس شخص نے انہیں پہچان لیا ہے تو اسے چھوڑ کر ایک غلام کے پاس آئے اور اس سے فرمایا: اے غلام! کیا تمہارے پاس پانچ درہم والے دو لباس ہیں؟ کہا جی ہاں میرے پاس دو لباس ہیں اُن دو لباس میں سے ایک لباس کو تین درہم اور دوسرے کو دو درہم میں خریدا اور قنبر سے فرمایا: تین درہم والا لباس تم لے لو قنبر نے عرض کی: آپ اس کے لائق ہیں اور یہ لباس آپ کی شخصیت کے مطابق ہے کیونکہ آپ منبر پر جا کر لوگوں کو خطبے سناتے ہیں۔ فرمایا: تم جوان ہو اور جوانی کی خواہشات تم میں ہیں اور میں بارگاہِ الٰہی میں شرم محسوس کرتا ہوں کہ خود کو تم پر ترجیح دوں، میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: اپنے غلاموں کو وہ لباس پہنائیں جو خود پہنتے ہو اور وہی کھانا کھلائیں جو خود کھاتے ہو۔

۱۹۷۔ امام باقر علیہ السلام نے کلامِ الٰہی ''یُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُونَ'' کے بارے میں فرمایا: حسَن اور حُسین علیہما السلام دونوں بچپن میں بیمار ہو گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دو اصحاب کے ساتھ ان کی عیادت کے لیے آئے۔ ان میں سے ایک نے علی علیہ السلام سے عرض کی اگر اپنے ان دو فرزندوں کے لئے نذر کرو تو خدا انہیں شفا دے گا علی علیہ السلام نے فرمایا: شکرِ الٰہی کی خاطر میں تین دن روزے رکھوں گا۔ فاطمہ علیہا السلام نے ایسے ہی فرمایا: اور بچّوں نے بھی کہا ہم بھی تین دن روزے رکھیں گے اور ان کی کنیز فضّہ نے بھی کہا۔ خدا نے حسَن اور حُسین علیہما السلام کو شفا دی اور سب نے روزے رکھنا شروع کر دیے اس دن ان کے پاس غذا نہیں تھی علی علیہ السلام اپنے یہودی ہمسایہ کے پاس آئے جس کا نام شمعون تھا جو اُون کا کام کرتا تھا اس سے فرمایا: کیا تم مجھے کچھ مقدار میں اُون دو گے تا کہ اس کو محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی تین صاع جو

کے بدلے میں کات لے اس نے کہا: ہاں اور کچھ مقدار اُون حضرتؑ کو دے دی حضرتؑ اُون اور جو کو گھر لائے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بتایا۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے قبول کیا اور اطاعت کی اس وقت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اُون کا تیسرا حصہ کات لیا اور تین کیلو جو اٹھا لیے اور ان کا آٹا نکال کر پانچ روٹیاں بنائیں ہر ایک فرد کے لیے ایک روٹی پکائی علی علیہ السلام نے مغرب کی نماز رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور گھر تشریف لائے، دستر خوان لگایا گیا پانچوں افراد دستر خوان پر بیٹھ گئے، علی علیہ السلام نے پہلا لقمہ ہی توڑا تھا کہ نابینا نے صدا دی اے آلِ محمدؐ تم پر سلام ہو میں ایک نابینا مسلمان ہوں جو کچھ خود کھا رہے ہو مجھے بھی کھلاؤ، خداوند تم کو بہشتی دستر خوان کا کھانا عطا کرے گا علی علیہ السلام نے لقمہ رکھ دیا ،..... فاطمہ سلام اللہ علیہا نے سارا کھانا اٹھا کر نابینا کو دے دیا، سب بھوکے رہ گئے اور فقط پانی کے ساتھ افطار کیا دوسرے دن فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کچھ مقدار اور اُون کو کاتا اور تین کیلو جو پیس کر آٹا گوندھا اور پانچ روٹیاں بنائیں حضرت علی علیہ السلام نے مغرب کی نماز رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور گھر تشریف لائے دستر خوان بچھایا گیا پانچوں افراد دستر خوان پر بیٹھ گئے علی علیہ السلام نے پہلا لقمہ توڑا ہی تھا کہ باہر سے ایک یتیم مسلمان کی آواز سنائی دی اس نے کہا: اے آلِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سلام ہو تم پر میں ایک یتیم مسلمان ہوں جو کچھ خود کھا رہے ہو مجھے بھی کھلاؤ، خدا آپ کو بہشتی دستر خوان سے نعمتیں عطا کرے گا علی علیہ السلام نے لقمہ رکھ دیا (اور فرمایا:) فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دستر خوان کا تمام کھانا اس یتیم کو دے دیا خود بھوکے رہ گئے اور پانی کے ساتھ افطار کیا تیسرے دن پھر روزہ رکھا تیسرے دن فاطمہ سلام اللہ علیہا نے باقی بچی ہوئی اُون کو کات لیا اور باقی ماندہ جو کا آٹا بنایا اور پانچ روٹیاں پکائیں اور ہر ایک کے لیے ایک روٹی بنائی علی علیہ السلام نے مغرب کی نماز پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور گھر تشریف لائے جس وقت دستر خوان لگایا گیا تو پانچوں افراد دستر خوان پر بیٹھ گئے علی علیہ السلام نے پہلا لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ ایک

مشرک اَسیر نے گھر کے دروازے پر آواز دی اے آلِ محمدؐ! سلام ہو آپ پر آپ ہمیں اَسیر کر کے قید میں بند کر دیتے ہیں کیا مجھے کھانا نہیں دو گے؟ علی علیہ السلام نے لقمہ رکھ دیا اور جو کچھ بھی دسترخوان پر تھا سب کا سب اَسیر کو دے دیا اور خود بھوکے رہ گئے اور ان کے پاس کوئی چیز بھی نہیں تھی جس سے وہ افطار کرتے۔

شُعیب نے حدیث میں نقل کیا ہے کہ: علی علیہ السلام حسَن اور حُسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر رسولِ خداؐ کے پاس لائے اس وقت یہ دونوں بچے سخت بھوک کی وجہ سے کانپ رہے تھے۔ جس وقت پیغمبرؐ کی نگاہ ان پر پڑی تو فرمایا: یا اباالحسنؑ! آپ کی حالت دیکھ کر کس قدر مجھ پر ناگوار ہے! بیٹی فاطمہؑ کے گھر چلیں، سب روانہ ہوئے جب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر پہنچے اس وقت فاطمہ سلام اللہ علیہا محرابِ عبادت میں تھیں۔ بھوک کی شدت کی وجہ سے آپ کا شکم پیٹھ کے ساتھ ملا ہوتا اور آنکھیں اندر کی طرف داخل ہو گئیں تھیں، جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی یہ حالت دیکھی ان کو اپنے قریب بٹھایا اور فریاد بلند کی: آہ! تین دن سے آپ اس حالت میں گذار رہے ہیں اور مجھے خبر تک نہیں! اس وقت جبرئیل نازل ہوئے اور فرمایا: یا محمدؐ! لے لو اس مبارک باد کو جو خداوند نے تیرے خاندان کے بارے میں عطا کی ہے: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا جبرئیلؑ کس چیز کو لے لوں؟ جبرئیلؑ نے (سورہٗ دَھــــر کی) هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ سے اِس آیت تک تلاوت کی: 'اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا.'

۱۹۸۔ شیعہ اور سنی دونوں نے روایت کی ہے کہ اس سورہ کی آیات اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ سے كَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا یعنی یقیناً نیک لوگ (جنت میں) مشروب کے ایسے ساگر پئیں گے جن میں کافور کی آمیزش ہوگی... یہ لوگ نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے جس کی سختی پھیل رہی

ہوگی خوف رکھتے ہیں اور (باوجودیکہ ان کو خود طعام کی حاجت ہے) اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور ان سے کہتے ہیں کہ) ہم تم کو خالص اللہ کے لیے کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ۔ بے شک ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کے عذاب کا خوف ہے جو سخت مصیبت کا انتہائی طویل دن ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ انہیں اس دن کے شر سے بچا لے گا اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا اور ان کے صبر کے بدلے میں انہیں جنت میں ریشمی لباس عطا کرے گا... (اور ان سے کہے گا یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (خدا کے ہاں) مقبول ہوئی تک حضرت علی علیہ السلام، بی بی فاطمہؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ اور ان کی کنیز فضہؓ کی شان میں نازل ہوئیں۔ یہی روایت ابن عباسؓ، مجاہد اور ابو صالح سے بھی مروی ہے۔

۱۶۱۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرِعَايَةُ الْأَرَامِلِ

۱۹۹۔ وَنَظَرَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى امْرَأَةٍ عَلَى كَتِفِهَا قِرْبَةُ مَاءٍ، فَأَخَذَ مِنْهَا الْقِرْبَةَ فَحَمَلَهَا إِلَى مَوْضِعِهَا، وَسَأَلَهَا عَنْ حَالِهَا فَقَالَتْ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ صَاحِبِي إِلَى بَعْضِ الثُّغُوْرِ فَقُتِلَ، وَتَرَكَ عَلَيَّ صِبْيَاناً يَتَامٰى، وَلَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ، فَقَدْ أَلْجَأَتْنِي الضَّرُوْرَةُ إِلَى خِدْمَةِ النَّاسِ، فَانْصَرَفَ وَبَاتَ لَيْلَتَهُ قَلِقاً فَلَمَّا أَصْبَحَ حَمَلَ زِنْبِيلاً فِيهِ طَعَامٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَعْطِنِي أَحْمِلْهُ عَنْكَ، فَقَالَ: مَنْ يَحْمِلُ وِزْرِي عَنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَأَتَى وَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَالَتْ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: أَنَا ذٰلِكَ الْعَبْدُ الَّذِي حَمَلَ مَعَكِ الْقِرْبَةَ، فَافْتَحِي فَإِنَّ مَعِي شَيْئاً لِلصِّبْيَانِ، فَقَالَتْ: رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَحَكَمَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَدَخَلَ وَقَالَ: إِنِّي أَحْبَبْتُ اكْتِسَابَ الثَّوَابِ، فَاخْتَارِي بَيْنَ أَنْ تَعْجِنِينَ وَتَخْبِزِينَ وَبَيْنَ أَنْ تُعَلِّلِينَ الصِّبْيَانَ لِأَخْبِزَ أَنَا، فَقَالَتْ: أَنَا بِالْخُبْزِ أَبْصَرُ وَعَلَيْهِ أَقْدَرُ،

وَلٰكِنْ شَأنُكَ وَالصِّبيَان، فَعَلِّلْهُمْ حتّٰى أفْرِغَ مِنَ الْخبزِ، قال(۱)فَعَمَدَتُ إلَى الدَّقِيقِ فَعَجَنَتْهُ، وَعَمَدَ عَلِيٌّ عليهِ السَّلامُ إلَى اللَّحْمِ فَطَبَخَهُ، وَجَعَلَ يُلَقِّمُ الصِّبيَانَ مِنَ اللَّحْمِ وَالتَّمْرِ وَغَيْرِهِ، فَكُلَّمَا نَاوَلَ الصِّبيَانُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئاً قَالَ لَهُ :يَا بُنَيَّ !اِجْعَلْ عَلِيَّ بْنَ أبِي طَالِبٍ فِي حِلٍّ مِمَّا أمَرَ فِي أمْرِكَ فَلَمَّا اخْتَمَرَ الْعَجِينُ قالتْ :يَا عبدَاللّٰهِ اسْجِرِ التَّنُّورَ فَبَادَرَ بِسَجْرِهِ فَلَمَّا اشْعَلَهُ وَلَفَحَ فِي وَجْهِهِ جَعَلَ يَقُولُ :ذُقْ يَا عَلِيُّ هٰذَا جَزَاءُ مَنْ ضَيَّعَ الْأَرَامِلَ وَالْيَتَامٰى،فَرَأتْهُ امْرَأةٌ تَعْرِفُهُ فَقَالَتْ :وَيْحَكِ إهٰذَا أمِيرُالْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ : فَبَادَرَتِ الْمَرْأةُ وَهِيَ تَقُولُ:وَاحَيَائِيْ مِنْكَ يَا أمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ :بَلْ وَاحَيَائِيْ مِنْكِ يَا أمَةَ اللّٰهِ فِيْمَا قَصَّرْتُ فِيْ أمْرِكِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام اور بیوہ عورتوں کی دیکھ بھال

۱۹۹۔ایک دن حضرت علی علیہ السلام کا راستے سے گذر ہوا انہوں نے ایک عورت کو دیکھا جس نے پانی کی مشک اٹھائی ہوئی تھی حضرت علی علیہ السلام نے اس سے مشک لے کر اسے اس کی منزلِ مقصود تک پہنچایا۔اور اسی ضمن میں اس سے احوال پُرسی بھی کی عورت نے کہا: حضرت علی بن ابی طالبؑ نے میرے شوہر کو ایک محاذ پر بھیجا وہ وہاں پر قتل ہو گیا اس وقت میرے پاس چند یتیم بچّے ہیں جن کی دیکھ بھال کر رہی ہوں اور میری مالی حالت بہت خراب ہے مجبور ہوں کہ لوگوں کے کام کاج کروں علی علیہ السلام گھر واپس آئے اور رات سے لے کر صبح تک پریشان رہے صبح سویرے جس ٹوکری میں کھانا رکھا ہوا تھا اس کو اٹھایا اور اس عورت کے گھر کی طرف روانہ ہوئے راستے میں کسی نے حضرتؑ سے

۱۔میری نظر میں قامت صحیح ہے۔

۲۔البحار ۵۲/۴۱

کہا ٹوکری مجھے دے دیں میں اٹھاؤں گا فرمایا: قیامت کے دن کون میرا بھاری وزن اٹھائے گا؟ علی علیہ السلام اس عورت کے گھر پہنچے دستک دی عورت نے کہا: کون ہے؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: میں وہی ہوں جس نے کل تمہاری مدد کی اور مشک کو گھر تک پہنچایا، دروازہ کھولیں میں بچوں کے لیے کچھ لایا ہوں عورت نے کہا: خدا تم سے راضی ہو اور میرے اور علی علیہ السلام کے درمیان فیصلہ کرے۔ علی علیہ السلام گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا: مجھے ثواب کمانا بہت پسند ہے ان دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرو یا آٹا گوندھ کر روٹی پکاؤ یا بچوں کی دیکھ بھال کرو اور میں روٹی پکاؤں۔ عورت نے کہا میں روٹی پکانے میں ماہر ہوں اور بہتر یہی ہے کہ میں اس کام کو انتخاب کروں تم بچوں کی دیکھ بھال کرو جب تک میں روٹی پکانے سے فارغ ہو جاؤں اُس وقت عورت نے آٹا گوندھا اور علی علیہ السلام نے گوشت پکایا حضرت علی علیہ السلام گوشت اور کھجور کے لقمے بنا بنا کر بچوں کو کھلا رہے تھے اور ہر لقمہ کھلاتے وقت فرما رہے تھے۔ بچو! جس مشکل کا بھی آپ کو سامنا کرنا پڑا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو معاف کرو جس وقت آٹا تیار ہو گیا عورت نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا تم تنور جلاؤ حضرت علی علیہ السلام نے تنور جلایا جس وقت آگ کے شعلے بھڑکنے لگے اور ان کی حرارت آپ کے چہرے تک پہنچی تو اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے اے علی! چکھ لو! یہ اس کی سزا ہے جس نے بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کی دیکھ بھال نہیں کی۔ اسی دوران ایک عورت جو حضرت علی علیہ السلام کو پہچانتی تھی گھر میں داخل ہوئی گھر کی مالکہ سے کہا: حیف ہو تم پر! یہ امیرُ المؤمنین علیہ السلام ہیں عورت بہت شرمسار ہوئی لیکن حضرت علی علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے خدا کی بندی! مجھے تم سے شرمندہ ہونا چاہیے کیونکہ مجھ سے کوتاہی ہوئی ہے۔

۶۲ ۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَ كَفَالَةُ الْأَيتَامِ

۲۰۰ ۔ أَبُو الطُّفَيلِ :رَأَيتُ عَلِيّاً عَلَيهِ السَّلَامُ يَدْعُو الْيَتَامَىٰ فَيُطْعِمُهُمُ الْعَسَلَ، حَتّٰى

قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ :لَوَدَدْتُ أَنِّي كُنْتُ يَتِيمًا.(۱)

۲۰۱ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ علیہ السّلامُ قَالَ:قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليهِ السّلامُ :أَنَاالْهَادِي وَالْمُهْتَدِي، وَأَبُو الْيَتَامَىٰ، وَزَوْجُ الْأَرَامِلِ وَالْمَسَاكِينِ، وَأَنَا مَلْجَأُ كُلِّ ضَعِيفٍ،وَمَأْمَنُ كُلِّ خَائِفٍ....(۲)

حضرت علی علیہ السلام اور یتیموں کی سرپرستی

۲۰۰۔ابوالطفیل نے کہا: میں نے علی علیہ السلام کو دیکھا وہ یتیموں کو بلا کر شہد کھلا رہے تھے اس وقت ان کے ایک صحابی نے کہا اچھا تھا کہ میں بھی یتیم ہوتا۔

۲۰۱۔ابوبصیر نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ امیرالمؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: میں ہدایت کرنے والا ہوں اور ہدایت یافتہ ہوں اور یتیموں کا باپ اور بیوہ عورتوں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا ہوں میں ہر کمزور اور ضعیف کی پناہ گاہ ہوں اور ہر خوف زدہ کے لیے امان ہوں۔

۶۳۔عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَحْرِيرُ الرِّقَابِ

۲۰۲ ۔ عَنْ زَيْدِ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عبدِاللّٰهِ عَلیهِ السَّلامُ قَالَ :إِنَّ عَلِيّاًعَليهِ السَّلامُ أَعْتَقَ أَلْفَ مَمْلُوكٍ مِنْ)مَّالِهِ-خل(كَدِيَدِهِ.(۳)

۱۔ البحار ۲۹/۴۱   ۲۔ الاختصاص / ۲۴۲

۳۔ المحاسن ۶۲۴/۲، البحار ۴۳/۴۱، حلیة الابرار ۳۶۲/۱، الکافی ۷۶/۵ باختلاف یسیر،الغارات ۹۲/۱ باختلاف فی موارد

۲۰۳ ـ عَنِ الباقِرِ عَلیهِ السَّلامُ أنَّهُ قالَ :أعْتَقَ عَلِیٌّ علیهِ السَّلامُ ألْفَ عَبْدٍ....(۱)

حضرت علی علیہ السلام اور غلاموں کو آزاد کرنا

۲۰۲ـ زید بن شحّام نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے ہزار غلاموں کو آزاد کیا۔

۲۰۳ـ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: علی علیہ السلام نے ہزار غلاموں کو آزاد کیا۔

۶۴ـ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ یُؤَاخِذُ وُلاتَهُ

۲۰۴ ـ وَمِنْ کِتابٍ لَهُ علیهِ السَّلامُ إلیٰ عُثْمانَ بْنِ حُنَیْفٍ الأنْصارِیِّ - وَهُوَ عامِلُهُ عَلَی الْبَصْرَةِ - وَقَدْ بَلَغَهُ أنَّهُ دُعِیَ إلیٰ وَلیمَةِ قَوْمٍ مِنْ أهْلِها فَمَضٰی إلَیْها :أمّا بَعْدُ یاابْنَ حُنَیْفٍ افَقَدْ بَلَغَنِی أنَّ رَجُلاً مِنْ فِتْیَةِ أهْلِ الْبَصْرَةِ دَعاکَ إلیٰ مَأْدُبَةٍ فَأسْرَعْتَ إلَیْها، تُسْتَطَابُ لَکَ الْألْوَانُ، وَتُنْقَلُ إلَیْکَ الْجِفانُ، وَما ظَنَنْتُ أنَّکَ تُجِیبُ إلیٰ طَعامِ قَوْمٍ عَائِلُهُمْ مَجْفُوٌّ، وَغَنِیُّهُمْ مَدْعُوٌّ، فَانْظُرْ إلیٰ ما تَقْضِمُهُ مِنْ هٰذَا الْمَقْضَمِ، فَما اشْتَبَهَ عَلَیْکَ عِلْمُهُ فَالْفِظْهُ، وَمَا أیْقَنْتَ بِطیبِ وَجْهِهِ فَنَلْ مِنْهُ .ألَا وَإنَّ لِکُلِّ مَأْمُومٍ إماماً یَقْتَدِی بِهِ، وَیَسْتَضِیءُ بِنُورِ عِلْمِهِ، ألَا وَإنَّ إمَامَکُمْ قَدِ اکْتَفٰی مِنْ دُنْیاهُ بِطِمْرَیْهِ، وَمِنْ طُعْمِهِ بِقُرْصَیْهِ، ألَا وَإنَّکُمْ لا تَقْدِرُونَ عَلیٰ ذٰلِکَ، وَلٰکِنْ أعِینُونِی بِوَرَعٍ وَاجْتِهادٍ، وَعِفَّةٍ وَسَدَادٍ، فَوَاللّٰهِ ما کَنَزْتُ مِنْ دُنْیاکُمْ تِبْراً، وَلا ادَّخَرْتُ مِنْ غَنائِمِها وَفْراً، وَلا أعْدَدْتُ

---

۱ ـ احقاق الحق ۶۰۰/۸

لِبَالِي ثَوْبِي طِمْراً ...وَلَوْ شِئْتُ لَاهْتَدَيْتُ الطَّرِيقَ إِلَى مُصَفَّى هٰذَا الْعَسَلِ،وَلُبَابِ هٰذَا الْقَمْحِ، وَنَسَائِجِ هٰذَا الْقَزِّ، وَلٰكِنْ هَيْهَاتَ أَنْ يَغْلِبَنِي هَوَايَ، وَيَقُودَنِي جَشَعِي إِلَى تَخَيُّرِ الْأَطْعِمَةِ، وَلَعَلَّ بِالْحِجَازِ أَوِ الْيَمَامَةِ مَنْ لَا طَمَعَ لَهُ فِي الْقُرْصِ، وَلَا عَهْدَ لَهُ بِالشِّبَعِ،وَأَبِيتَ مِبْطَاناً وَحَوْلِي بُطُونٌ غَرْثَى، وَأَكْبَادٌ حَرَّى، أَوْ أَكُونَ كَمَا قَالَ الْقَائِلُ:

وَحَسْبُكَ دَاءً أَنْ تَبِيتَ بِبِطْنَةٍ　　　وَحَوْلَكَ أَكْبَادٌ تَحِنُّ إِلَى الْقِدِّ(۱)

حضرت علی علیہ السلام اپنے گورنروں کی باز پرسی کرتے ہیں

۲۰۴۔"حضرت علی علیہ السلام کے خطوط میں سے ایک خط جو انہوں نے اپنے بصرہ کے گورنر عثمان بن حُنَیف انصاری کو لکھا جب حضرتؑ کو اطلاع ملی کہ عثمان بن حنیف کو بصرہ کے ایک شخص نے دعوت دی اور عثمان اس کی دعوت کھانے گیا ہے" امّا بعد! اے حنیف کے بیٹے! مجھے اطلاع ملی ہے بصرہ کے ایک نوجوان نے تجھے دعوت کے لیے بلایا اور تو نے اس کی دعوت قبول کی ہے اس نے تیرے لیے کئی قسموں کے کھانے تیار کیے اور مختلف قسم کے برتن لایا میرے گمان میں نہیں تھا تو اُن کی دعوت کو قبول کرے گا جو حاجت مندوں کو بھگا دیتے ہیں اور ستمگاروں کی دعوت کرتے ہیں۔ ابھی نگاہ کرو کہ کس چیز کو دستر خوان پر کھا رہے ہو؟ کچھ غذا تیرے لیے مشکوک ہے اس کو منہ سے نکال دے اور جس چیز کا یقین ہے کہ حلال کے ذریعہ سے مہیا ہوئی ہے اس کو کھالے جان لو کہ ہر شخص کو ایک پیشوا کی پیروی کرنی چاہیے اور اس سے علم حاصل کرنا چاہیے جان لیں کہ تمہارے پیشوا نے اس دنیا میں دو پرانے لباس اور دو جَو کی روٹیوں پر اکتفا کیا جان لیں کہ اس کام کے لیے تمہارے پاس قدرت

۱۔ نهج البلاغة فيض / ۹۵۶، صبحي الصالح / ۴۱۶

نہیں لیکن پرہیز گاری، عفّت کی تلاش و کوشش میں میری مدد کرو۔ خُدا کی قسم! میں نے تمہاری اِس دنیا میں نہ کوئی زر و دولت جمع کی، نہ ہی غنائم میں اور مال میں ذخیرہ کیا ہے اور نہ ہی اپنے پُرانے لباس کو تبدیل کرنے کے لیے کوئی دوسرا پرانا لباس فراہم کیا ہے۔ اگر میں ایسا چاہتا تو اپنے لیے خالص شہد اور ریشم سے بنا ہوا لباس مہیا کر سکتا تھا لیکن یہ محال ہے کہ ہَوائے نفس مجھ پر غلبہ کرے اور حرص مجھے مختلف کھانوں کی طرف لے جائے اور شاید کوئی حجاز یا یمامہ میں موجود ہو جس کے پاس کھانے کے لیے روٹی نہ ہو اور نہ ہی کبھی پیٹ بھر کے کھایا ہو کیا میں پیٹ بھر کر سو جاؤں اور میرے اَطراف میں بھُوکے پیٹ اور پیاسے جگر موجود ہوں یا ایسا بن کر رہوں جس طرح کسی نے یہ شعر کہا ہے: یہ درد آپ کے لیے کافی ہے رات کو پیٹ بھر کر سو جاؤ اور دوسری طرف لوگ بھوکے ہوں اور اس تمنّا میں ہوں کہ کہیں سے خوراک کا چھلکا میسر ہو جائے۔

۶۵۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْمُسْتَضْعَفِيْن

۲۰۵۔ وَفِيْ عَهْدِهِ عَلَيهِ السَّلَامُ اِلٰى مَالِكِ الْاَشْتَرِ النَّخعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰه:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذَا مَا أَمَرَ بِهِ عَبْدُاللّٰهِ عَلِيٌّ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ مَالِكَ بْنَ الْحَارِثِ الْأَشْتَرِ فِيْ عَهْدِهِ إِلَيْهِ...أَمَرَهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَإِيْثَارِ طَاعَتِهِ، وَاتِّبَاعِ مَا أَمَرَ بِهِ فِيْ كِتَابِهِ :مِنْ فَرَائِضِهِ وَسُنَنِهِ الَّتِيْ لَا يَسْعَدُ أَحَدٌ إِلَّا بِاتِّبَاعِهَا، وَلَا يَشْقَى إِلَّا مَعَ جُحُوْدِهَا وَإِضَاعَتِهَا، وَأَنْ يَنْصُرَ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ بِقَلْبِهِ، وَيَدِهِ وَلِسَانِهِ، فَإِنَّهُ جَلَّ اِسْمُهُ قَدْ تَكَفَّلَ بِنَصْرِ مَنْ نَصَرَهُ، وَإِعْزَازِ مَنْ أَعَزَّهُ.

وَأَمَرَهُ أَنْ يَكْسِرَ نَفْسَهُ عِنْدَ الشَّهَوَاتِ، وَيَزَعَهَا عِنْدَ الْجَمَحَاتِ فَإِنَّ النَّفْسَ أَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ اللّٰهُ....

أَنْصِفِ اللّٰهَ وَأَنْصِفِ النَّاسَ مِنْ نَفْسِکَ وَمِنْ خَاصَّةِ أَهْلِکَ وَمَنْ لَکَ فِيهِ هَوًى مِنْ رَعِيَّتِکَ، فَإِنَّکَ إِلَّا تَفْعَلْ تَظْلِمْ !وَمَنْ ظَلَمَ عِبادَ اللّٰه؛ كانَ اللّٰهُ خَصْمَهُ دُونَ عِبادِهِ، وَمَنْ خَاصَمَهُ اللّٰهُ؛ أَدْحَضَ حُجَّتَهُ، وَكانَ لِلّٰهِ حَرْباً حَتّٰى يَنْزِعَ وَيَتُوبَ، وَلَيْسَ شَيْءٌ أَدْعٰى إِلٰى تَغْيِيرِ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَتَعْجِيلِ نِقْمَتِهِ مِنْ إِقامَةٍ عَلٰى ظُلْمٍ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ دَعْوَةَ الْمُضْطَهَدِينَ، وَهُوَ لِلظَّالِمِينَ بِالْمِرْصَادِ....(۱)

ثُمَّ اللّٰهَ اللّٰهَ فِي الطَّبَقَةِ السُّفْلٰى مِنَ الَّذِينَ لَا حِيلَةَ لَهُمْ مِنَ الْمَسَاكِينِ وَالْمُحْتَاجِينَ وَأَهْلِ الْبُؤْسٰى وَالزَّمْنٰى، فَأَنَّ فِى هٰذِهِ الطَّبَقَةِ قَانِعًا وَمُعْتَرًّا، وَاحْفَظْ لِلّٰهِ مَا اسْتَحْفَظَکَ مِنْ حَقِّهِ فِيهِمْ،وَاجْعَلْ لَهُمْ قِسْماً مِنْ بَيْتِ مَالِکَ، وَقِسْماً مِنْ غَلَّاتِ صَوَافِي الْإِسْلامِ فِي كُلِّ بَلَدٍ، فَإِنَّ لِلْأَقْصٰى مِنْهُمْ مِثْلَ الَّذِى لِلْأَدْنٰى، وَكُلٌّ قَدِ اسْتُرْعِيتَ حَقَّهُ، فَلَا يَشْغَلَنَّکَ عَنْهُمْ بَطَرٌ، فَإِنَّکَ لَاتُعْذَرُ بِتَضْيِيعِ التَّافِهِ لِإِحْكَامِکَ الْكَثِيرَ الْمُهِمَّ، فَلا تُشْخِصْ هَمَّکَ عَنْهُمْ، وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لَهُمْ،وَتَفَقَّدْ أُمُورَ مَنْ لَايَصِلُ إِلَيْکَ مِنْهُمْ مِمَّنْ تَقْتَحِمُهُ الْعُيُونُ، وتَحْقِرُهُ الرِّجالُ، فَفَرِّغْ لِأُولٰئِکَ مِنْ أَهْلِ الْخَشْيَةِ وَالتَّوَاضُعِ، فَلْيَرْفَعْ إِلَيْکَ أُمُورَهُمْ، ثُمَّ اعْمَلْ فِيهِمْ بِالإِعْذَارِ إِلَى اللّٰهِ يَوْمَ تَلْقَاهُ،فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ مِنْ بَيْنِ الرَّعِيَّةِ أَحْوَجُ إِلَى الإِنْصَافِ مِنْ غَيْرِهِمْ، وَكُلٌّ فَأَعْذِرْ إِلَى اللّٰهِ فِى تَأْدِيَةِحَقِّهِ إِلَيْهِ، وَتَعَهَّدْ أَهْلَ الْيُتْمِ وَذَوِى الرِّقَّةِ فِى السِّنِّ مِمَّنْ لَا حِيلَةَ لَهُ وَلَا يَنْصِبُ لِلْمَسْأَلَةِنَفْسَهُ، وَذٰلِکَ عَلَى الْوُلَاةِ ثَقِيلٌ، وَالْحَقُّ كُلُّهُ ثَقِيلٌ، وَقَدْ يُخَفِّفُهُ اللّٰهُ عَلٰى أَقْوَامٍ

---

۱ ـ نهج البلاغه فيض / ۹۸۲، صبحى الصالح / ۴۲۶

طَلَبُوا الْعَاقِبَةَ فَصَبَّرُوْا أَنْفُسَهُمْ، وَوَثِقُوْا بِصِدْقِ مَوْعُوْدِ اللّٰهِ لَهُمْ....(۱)

وَإِيَّاكَ وَالْمَنَّ عَلٰى رَعِيَّتِكَ بِإِحْسَانِكَ، أَوِ التَّزَيُّدَ فِيمَا كَانَ مِنْ فِعْلِكَ، أَوْ أَنْ تَعِدَهُمْ فَتُتْبِعَ مَوْعِدَكَ بِخُلْفِكَ، فَإِنَّ الْمَنَّ يُبْطِلُ الْإِحْسَانَ، وَالتَّزَيُّدَ يُذْهِبُ بِنُورِ الْحَقِّ، وَالخُلْفَ يُوجِبُ الْمَقْتَ عِنْدَاللّٰهِ وَالنَّاسِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَاللّٰهِ أَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ.(۲)

۲۰۶ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :أَوْصٰى أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلَامُ فَقَالَ :إِنَّ أَبَا نَيزَرَوَرَبَاحًا وَجُبَيرًا عُتِقُوْا عَلٰى أَنْ يَعْمَلُوْا فِي الْمَالِ خَمْسَ سِنِينَ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام اور مُستضعفین

۲۰۵۔حضرت علی علیہ السلام نے جو مالک اشتر کو خط لکھا:

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت ہی مہربان اور رحم والا ہے ، یہ بندۂ خدا امیرالمؤمنین علیہ السلام کا فرمان ہے مالک اشتر کو جو اُن کے ساتھ پیان باندھا گیا،اس کو خدا کے خوف کا حکم دے رہے ہیں کہ خدا کی اطاعت کو دوسرے کاموں پر مقدّم کرنا اور جو کچھ بھی خدا کی کتاب میں ذکر ہوا ہے واجبات اور سُنّتِ الٰہی کی پیروی کرے وہ اُحکامات اور فرامین جن کی پیروی کرنے کے بغیر کسی کو سعادت حاصل نہیں ہوگی اور جو بھی اس کی سُنّت اور فرمان کا انکار کرے سوائے بدبختی

۱۔نہج البلاغہ فیض / ۱۰۱۰، صبحی الصالح / ۴۳۸

۲۔نہج البلاغہ فیض / ۱۰۲۲، صبحی الصالح / ۴۴۴، تحف العقول / ۸۴ باختلاف فی موارد

۳۔البحار ۷۱/ ۴۲

کے کوئی اور چیز حاصل نہیں ہوگی اور ان کو حکم دے رہے ہیں ہاتھ اور زبان اور قلب سے خدا کی مدد کرے کیونکہ خداوند اس کو کامیابی عطا کرے گا جو اس کی مدد کرے گا اور جو خدا کو دوست رکھتا ہے خدا اس کو دوست رکھتا ہے اور اس کو حکم دے رہے ہیں کہ خواہشات نفسانی سے پرہیز کرے اور جس وقت نفس اس پر حملہ کرے تو اس کو بھگا دے کیونکہ نفس اس کو بُرائی پر مجبور کرتا ہے مگر وہ انسان نفس کا شکار نہیں ہوتا جس پر خدا کی رحمت ہو۔ خدا کے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ، اپنے نزدیکی رشتہ داروں اور رعیّت کے ساتھ جن کو دوست رکھتے ہو عدل اور انصاف کرو چنانچہ اگر ایسا نہ کیا تو ظلم کیا ہے اور جو بھی خدا کے بندوں پر ظلم کرے خدا بندوں کی بجائے خود اس کا دشمن ہے اور خدا جس کا دشمن ہو اس کی دلیل کو قبول نہیں کرے گا وہ ایسے ہے جیسے خدا کے ساتھ جنگ کر رہا ہے یہاں تک کہ وہ اس عمل سے دور ہو جائے اور توبہ کرے اور ظلم کے بغیر کوئی چیز بھی خدا کی نعمت میں تبدیلی نہیں لاتی اور خدا کے غضب کو فوراً فراہم نہیں کرتی کیونکہ خداوند مظلوموں کی فریاد کو سنتا ہے اور ظالموں کا مقابلہ کرتا ہے۔

بس خُدا سے ڈرو، خدُا سے ڈرو بالخصوص معاشرے کے محروم طبقہ کے لوگوں کے لیے جو بیچارے اور مفلس لوگ ہیں جن کے پاس کچھ بھی نہیں، محتاج ہیں، مشکلات اور سختیوں کا شکار ہیں چنانچہ اس محروم طبقہ میں کچھ ایسے فقیر بھی ہیں جو تھوڑی سی چیز پر صبر کر لیتے ہیں اور دوسروں کے مزاحم نہیں بنتے اور ایسے فقیر بھی ہیں جو اپنی حاجت کو پورا کرنے کے لیے دوسروں کے پیچھے لگے رہتے ہیں پس خدا کی رضایت اور اس کے حق کی اطاعت کر، جس کو اس نے ان لوگوں کے لیے معیّن کیا ہے اور اس کا حکم دیا ہے اس کو انجام دے اور کچھ حصّہ بیتُ المال میں سے اور کچھ حصّہ ان غلّات میں سے جو زمینیں غنائم اسلام میں سے ہیں شہر میں محروم طبقہ کے لوگوں کے لیے قرار دے چونکہ

دُور رہنے والے مسلمان اور قریب رہنے والے دونوں برابر کے حصّہ دار ہیں اور تم مسئول ہو کہ مُساوات میں رعایت کرو کہیں یہ ایسا نہ ہو کہ حکومت کی خوشی تم کو ان کی مدد اور دسترسی سے روک لے۔ کبھی بھی زیادہ اور اہم کاموں کی وجہ سے چھوٹی مسئولیت اور ذمّہ داری کو چھوڑ دینا قابلِ قبول نہیں ہوگا اور ہمیشہ ان کی مشکلات کی فکر میں رہو اور ان سے بے توجّہی نہ کرو بالخصوص ان لوگوں کے مسائل اور مشکلات کو حل کرو جن کی پہنچ تم تک نہیں ہے اور آنکھیں ان کو حقارت سے دیکھتی ہیں اور لوگ ان کو حقیر جانتے ہیں ایسے گروہ کے لیے ان افراد میں سے ایک فرد کا انتخاب کرو جو تمہارے لیے موردِ اطمینان ہو فروتن اور خدا ترس ہو تا کہ ان کے بارے میں تحقیق کرے اور ان کے مسائل تم تک پہنچائے، تم ان کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے ایسا عمل انجام دو تا کہ خدا کی بارگاہ میں تمہارا عُذر قابلِ قبول ہو چونکہ وہ لوگ تمہاری رعیّت میں سے دوسروں کی نسبت زیادہ عدالت کے نیاز مند ہیں پس ہر ایک کے حق کو ادا کرنے میں خدا کے نزدیک تمہارے پاس عُذر اور حُجّت ہو یتیموں اور بوڑھوں میں جو لاچار و مجبور ہیں جن کے پاس کوئی حیلہ نہیں اور دوسروں سے سوال نہیں کرتے ان کی حاجت کو پورا کرو البتہ یہ کام حکمرانوں کے لیے بھاری اور سنگین ہے اور ہر حق کا وزن بھاری ہے خداوند ان لوگوں کے کندھے سے اس کا وزن ہلکا کر دیتا ہے جو آخرت کے طالب ہیں اور اپنے نفس کو صبر کرنے پر مجبور کرتے ہیں اور پرُ ردگار کے کیے ہوئے وعدے پر مطمئن ہیں۔ جن لوگوں کی خدمت کی ہے ان سے مت کہو کہ میں نے تم پر احسان کیا ہے یا جو کچھ بھی انجام دیا ہے اس کو بڑا نہ سمجھو یا لوگوں سے جو وعدہ کیا ہے اس کی خلاف ورزی نہ کرو۔ احسان جتلانا نیک کام کی اجرت کو ختم کر دیتا ہے اور کام کو بڑا سمجھنا حق کے نور کو بجھا دیتا ہے اور وعدہ خلافی کرنا خدا کے غضب اور لوگوں کے غصّے کو زیادہ کرتا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے: خدا کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ جو

کہو اس پر عمل نہ کرو ۔

٢٠٦۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے وصیت کی اور فرمایا: ابو نیزر، رباح اور جُبیر اس شرط پر آزاد کیے گئے ہیں کہ وہ پانچ سال بیت المال میں کام کریں گے۔

٦٦ ـ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَالْبَرَكَةُ فِيْ كَدِّهِ وَغَرْسِهِ

٢٠٧ ـ عَنْ زُرارَةَ، عَنْ أَبِي جَعفرٍ عليهِ السَّلامُ قَالَ :لَقِيَ رَجُلٌ أَمِيرَالمُؤْمِنِينَ عَليهِ السَّلَامُ وَتَحْتَهُ وَسَقٌ مِنْ نَوى، فَقَالَ لَهُ :مَا هٰذَا يَا أَبَا الْحَسَنِ تَحْتَكَ؟ فَقَالَ :مِائَةُ أَلْفِ عَذْقٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ :فَغَرَسَهُ فَلَمْ يُغادِرْ مِنْهُ نَواةٌ واحِدَةٌ.(١)

٢٠٨ ـ قَالَ ابْنُ دَأْبٍ :فَكَانَ يَحْمِلُ الْوَسَقَ فِيهِ ثَلاثُمِائَةِ أَلْفِ نَواةٍ فَيُقالُ لَهُ :مَا هٰذا؟فَيَقولُ :ثَلاثُمائَةِ أَلْفِ نَخْلَةٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَيَغْرِسُ النَّوى كُلَّها فَلا تَذْهَبُ مِنْهُ نَواةٌ يَنْبُعَ وَأَعاجِيبُها.(٢)

٢٠٩ ـ عَنْ أَبِي عَبدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :إِنَّ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليهِ السَّلَامُ كَانَ يَخْرُجُ وَمَعَهُ أَحْمَالُ النَّوى .فَيُقَالُ لَهُ :يَا أَبَا الْحَسَنِ إمَا هٰذا مَعَكَ؟ فَيَقُولُ :نَخْلٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَيَغْرِسُهُ فَلَمْ يُغَادِرْ)فَمَا يُغَادِرُ(مِنْهُ وَاحِدَةٌ.(٣)

---

١ ـ البحار ٥٨/٤١، حلية الأبرار ٣٦٢/١ باختلاف يسير

٢ ـ الاختصاص / ١٥٢

٣ـ البحار ٥٨/٤١، حلية الأبرار ٣٦٢/١، الكافي ٧٥/٥

حضرت علی علیہ السلام کی محنت اور شجر کاری کی برکتیں

۲۰۷۔ زُرارہ نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: ایک شخص نے امیر المومنین علیہ السلام کو دیکھا وہ کھجور کی گٹھلیوں پر بیٹھے ہوئے تھے، ان سے پوچھا ابُوالحسنؑ! کس چیز پر بیٹھے ہوئے ہیں؟ فرمایا: اِنْشَاءَاللہ ایک لاکھ کھجور کے درختوں پر، وہ شخص کہتا ہے علی علیہ السلام نے سب کو کاشت کیا ایک گٹھلی بھی باقی نہ چھوڑی۔

۲۰۸۔ ابن دأب کہتا ہے: علی علیہ السلام نے اپنے کندھے پر بوجھ اٹھایا ہوا تھا جس میں تین لاکھ کھجور کی گٹھلیاں تھیں۔ ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا: تین لاکھ کھجور کے درخت اگر خدا نے چاہا تو۔ پھر آپؑ نے تمام گٹھلیوں کو ینبع کی زرخیز زمین میں کاشت کر دیا اور کوئی دانہ بھی ضایع نہ ہوا۔

۲۰۹۔ امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا انہوں نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام کھجور کی گٹھلیوں کا وزن اٹھا کر باہر جا رہے تھے، ان سے پوچھا گیا: ابُوالحسنؑ! یہ کس چیز کا وزن ہے؟ فرمایا: اگر خدا نے چاہا تو درخت ہیں، پھر ان کو کاشت کیا اور ایک دانہ بھی باقی نہ چھوڑا۔

٦٧ ـ سَخَاءُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَرَمُهُ

٢١٠ ـ وَفِي حَدِيثِ ابنِ عباسٍ اَنَّ الْمِقْدَادَ قَالَ لَهُ: أَنَا مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مَا طَعِمْتُ شَيْئًا، فَخَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبَاعَ دِرْعَهُ بِخَمْسِمِائَةٍ، وَدَفَعَ إِلَيْهِ بَعْضَهَا وَانْصَرَفَ مُتَحَيِّرًا فَنَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ: اِشْتَرِ مِنِّي هٰذِهِ النَّاقَةَ مُؤَجَّلًا، فَاشْتَرَاهَا بِمِائَةِ دِرْهَمٍ

وَمَضَی الْأَعْرَابِیُّ، فَاسْتَقْبَلَهُ آخَرُ وَقَالَ :بِعْنِی هٰذِهِ النَّاقَةَ بِمِائَةٍ وَّخَمْسِیْنَ دِرْهَماً فَبَاعَ وَصَاحَ یَاحَسَنُ وَیَا حُسَیْنُ! اُمْضِیَافِی طَلَبِ الْأَعْرَابِیِّ، وَهُوَ عَلَی الْبَابِ، فَرَآهُ النَّبِیُّ فَقَالَ وَهُوَ مُتَبَسِّمٌ :یَا عَلِیُّ اَلْأَعْرَابِیُّ صَاحِبُ النَّاقَةِ جَبْرَئِیلُ وَالْمُشْتَرِی مِیکَائِیلُ، یَا عَلِیُّ؛ اَلْمِائَةُ عَنِ النَّاقَةِ وَالْخَمْسِینَ بِالْخُمُسِ الَّتِی دَفَعْتَهَا إِلَی الْمِقْدَادِ ثُمَّ تَلَا :وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا.(۱)

۲۱۱۔وَرَوَی مُحَمَّدُ بْنُ فضیلِ بنِ غزوانَ قَالَ :قِیْلَ لِعَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلامُ :کَمْ تَتَصَدَّقُ؟ کَمْ تُخْرِجُ مَالَکَ؟ أَلَا تُمْسِکُ؟ قَالَ :إِنِّی وَاللّٰهِ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَبِلَ مِنِّیْ فَرْضًا وَّاحِدًا لَأَمْسَکْتُ،وَلٰکِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا أَدْرِی أَقَبِلَ سُبْحَانَهُ مِنِّیْ شَیْئاً أَمْ لَا؟(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی سخاوت اور کرامت

۲۱۰۔ابنِ عباس سے نقل ہوا ہے کہ مقداد نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کی تین دن سے میں نے کھانا نہیں کھایا حضرت علی علیہ السلام اپنے بیت الشرف سے باہر نکلے اور پانچ سو درہم میں اپنی زرہ فروخت کی اور اس رقم میں سے کچھ حصہ مقداد کو دے کر حالات کے بارے میں سوچتے ہوئے واپس لوٹے، راستے میں ایک اَعرابی (بادیہ نشین) نے حضرت ؑ سے کہا اس اونٹ کو مجھ سے اُدھار خرید لو حضرت علی علیہ السلام نے سو درہم کا اونٹ خرید لیا اَعرابی چلا گیا، ایک اَور شخص پہنچا اور کہا اس اونٹ کو مجھے ڈیڑھ سو درہم میں بیچ دو علی علیہ السلام نے اونٹ فروخت کر دیا۔ آپ ؑ گھر کے قریب کھڑے تھے حَسَن اور حُسین علیہما السلام کو آواز دی اور فرمایا: اعرابی

۱۔مناقب آل أبیطالب ۷۸/۲

۲۔ البحار ۱۳۸/۴۱

کے پیچھے جائیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو دیکھا اور تبسّم کرتے ہوئے فرمایا:

یا علی علیہ السلام اونٹ کے مالک جبرئیل اور خریدنے والے میکائیل تھے، یا علی! سو درہم اونٹ کے بدلے میں اور پچاس درہم پانچ درہم کے بدلے میں جو مقداد کو دیے اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی: ''وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا...''

۲۱۱۔ محمد بن فضیل بن غزوان نے کہا: حضرت علی علیہ السلام سے کہا گیا: کتنا صدقہ دیتے ہو؟! اور اپنے مال میں سے کتنا خرچ کرتے ہو؟! آیا کچھ اپنے لیے نہیں رکھتے ہو؟ فرمایا: خدا کی قسم اگر یہ جان لوں کہ خداوند نے مجھ سے ایک واجب عمل کو قبول کرلیا ہے تو کچھ اپنے لیے بھی رکھ لوں گا لیکن خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ خدا نے مجھ سے کوئی چیز قبول کی ہے یا نہیں؟

۶۸ ـ اَلتَّصَدُّقُ بِالْخَاتَمِ

۲۱۲ ـ عَنِ الحَسنِ بنِ زيدٍ، عَنْ أبيهِ زيدِ بنِ حسنٍ عَنْ جدِّهِ قَالَ :سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍيقولُ :وَقَفَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ سَائِلٌ وَهُوَ رَاكِعٌ فِي صَلاةِ التَّطَوُّعِ فَنزَعَ خَاتَمَهُ فَأَعْطَاهُ السَّائِلَ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَآلهِ وسَلَّمَ فَأَعْلَمَهُ ذٰلِكَ فَنَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ هٰذِهِ الآيَةُ :إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلهِ وسلّم؛ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيّاً مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.(۱)

۲۱۳ـ وَرَوَى الثَّعْلَبِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ:

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ العَبَّاسِ كَانَ عَلَى شَفِيرِ زَمْزَمَ وَهُوَ يَقُولُ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

---

۱ ـ إحقاق الحق ۱۴/ ۳

عَلَيهِ وَآلهِ يَقولُ :وهُو(يُكرِّرُ الأَحاديثَ) إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ مُعْتَمٌّ بِعِمامَةٍ وَقَدْ غَطّى بِها أَكْثَرَ وَجْهِهِ فَكانَ ابنُ عَبّاسٍ لايَقُولُ، قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليهِ وآلهِ إِلّا وَقالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ :قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَليهِ وَآلهِ، فَقالَ لَهُ ابْنُ عَبّاسٍ :بِاللّهِ عَلَيْكَ مَنْ أَنْتَ؟ فَكَشَفَ العِمامَةَ عَنْ وَجْهِهِ وَقالَ :أَيُّها النَّاسُ امَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِيْ فَأَنَا أُعَرِّفُهُ بِنَفْسِيْ أَنَا جُنْدُبُ بْنُ جُنادَةَ أَبُوذَرِّ الْغِفارِيُّ سَمِعْتُ رَسولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليهِ وَآلهِ بِهاتَيْنِ وَإِلّا صُمَّتا (يَعْنِيْ أُذُنَيْهِ) وَرَأَيْتُهُ بِهاتَيْنِ (يَعْنِي عَيْنَيْهِ) وَإِلّا عُمِيَتا، يَقُولُ :عَلِيٌّ قائِدُ الْبَرَرَةِ، عَلِيٌّ قاتِلُ الْكَفَرَةِ، مَنْصُورٌ مَنْ نَصَرَهُ مَخْذُولٌ مَنْ خَذَلَهُ مَلْعُونٌ مَنْ جَحَدَ وِلايَتَهُ، أَمَا إِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّه صَلَّى اللّهُ عَليهِ وَآلِهِ صَلاةَ الظُّهْرِ فَسَأَلَ سائِلٌ في الْمَسْجِدِ فَلَمْ يُعْطِهِ أَحَدٌ شَيْئاً فَرَفَعَ السّائِلُ يَدَهُ إِلَى السَّماءِ وَقالَ :اَللّٰهُمَّ! أُشْهِدُكَ أَنِّيْ سَأَلْتُ فِيْ مَسْجِدِرَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليهِ وَآلهِ فَلَمْ يُعْطِنِيْ أَحَدٌ شَيْئاً، وَكانَ أَميرُ الْمُؤْمِنينَ عَليهِ السَّلامُ راكِعاً فَأَوْمَى إِلَيْهِ بِخُنْصِرِهِ الْيُمْنى وَكانَ يَتَخَتَّمُ فِيها فَأَقْبَلَ السّائِلُ حَتّى أَخَذَ الْخاتَمَ مِنْ خُنْصِرِهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عليهِ وَآلهِ شاهَدَهُ فَلَمّا فَرَغَ مِنْ صَلاتِهِ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّماءِ وَقالَ :اَللّٰهُمَّ إِنَّ أَخِيْ مُوسٰى سَأَلَكَ فَقالَ :رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسانِيْ يَفْقَهُوا قَوْلِيْ وَاجْعَلْ لِيْ وَزِيراً مِنْ أَهْلِيْ هارُوْنَ أَخِيْ اُشْدُدْ بِهِ أَزْرِيْ وَأَشْرِكْهُ فِيْ أَمْرِيْ اَللّٰهُمَّ فَأَنْزَلْتَ عَلَيْهِ قُرْآناً ناطِقاً سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُما سُلْطاناً فَلا يَصِلُوْنَ إِلَيْكُما بِآياتِنا اَللّٰهُمَّ وَأَنَا مُحَمَّدٌ نَبِيُّكَ وَصَفِيُّكَ اَللّٰهُمَّ فَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِي وَاجْعَلْ لِيْ وَزِيْرًا مِنْ أَهْلِيْ عَلِيّاً أَخِيْ اُشْدُدْ بِهِ ظَهْرِيْ.

وَقالَ أَبُوذَرٍّ :فَما اسْتَتَمَّ رَسُوْلُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلهِ كَلامَهُ حَتّى نَزَلَ

جَبْرَائِیلُ عَلیهِ السَّلامُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَقَالَ :یَا مُحَمَّدُ اِقْرَأْ، قَالَ :وَما أَقْرَأُ، قَالَ :اِقْرَأْ :إِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِیْنَ آمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکَاةَ وَهُمْ رَاکِعُوْنَ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام نے انگوٹھی زکوٰۃ میں دی

۲۱۲۔ حسن بن زید نے اپنے والد زید بن حسن اور اس نے اپنے اجداد سے نقل کیا اس نے کہا: میں نے عمّار یاسر سے سنا اس نے کہا: حضرت علی علیہ السلام نافلہ نماز کے رکوع میں تھے کہ ایک سائل نے ان کے نزدیک آ کھڑے ہو کر مدد مانگی حضرت علی علیہ السلام نے انگوٹھی اتاری اور سائل کو دے دی۔ سائل پیغمبرؐ کے پاس آیا اور اس ماجرے سے ان کو آگاہ کیا تو اس وقت یہ آیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ''اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ...'' رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس جس کا میں مولا ہوں علیؑ بھی اس کے مولا ہیں، خداوند! دوست رکھ اس کو جو ان کو دوست رکھتا ہے اور اُس کے ساتھ دشمنی رکھ جو ان کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے۔

۲۱۳۔ ثعلبی نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن عبّاس زمزم کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نقل کر رہے تھے اسی دوران ایک شخص جس نے سر پر عمامہ رکھا ہوا تھا اور عمامے سے اپنے چہرے کو ڈھانپا ہوا تھا داخل ہوا ابن عباس جو بھی حدیث رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کر رہے تھے یہ شخص بھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل کر رہا تھا ابنِ عبّاس نے اس سے کہا:

۱۔ ارشاد القلوب / ۲۲۰، نور الابصار / ۸۶، کشف الغمة ۱ / ۱۶۶، مجمع البیان ۳ / ۲۱۰؛ تذکرة الخواص / ۴۲ باختلاف فی موارد

اے لوگو جو بھی مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو مجھے نہیں جانتا میں اپنا تعارف کروا رہا ہوں، میں جُندُب بن جُنادہ ابُوذر غفاری ہوں، میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا اور اگر نہ سنا تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اور ان دونوں آنکھوں سے دیکھا اگر نہ دیکھا ہو تو میری دونوں آنکھیں اندھی ہو جائیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام صالحین کے رہبر اور کافروں کے قاتل ہیں جو ان کی مدد کرے گا اس کی مدد ہوگی اور جو ان کی مدد کرنے سے دریغ کرے گا وہ پشیمان ہوگا اور جو ان کی ولایت کا منکر ہوگا وہ ملعون ہے۔ جان لیں! ایک دن میں نے ظہر کی نماز پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادا کی ایک سائل مسجد میں داخل ہوا اور کچھ مانگا لیکن کسی نے اس کو کوئی چیز نہ دی، سائل نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور کہا: خدایا گواہ رہنا، میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں گدائی کرنے آیا ہوں لیکن کسی نے کوئی چیز نہیں دی۔ حضرت علی علیہ السلام حالتِ رکوع میں تھے چھوٹی انگلی سے جس میں انگوٹھی پہن رکھی تھی سائل کو اشارہ کیا سائل آیا اور حضرت علیؑ کی انگلی سے انگوٹھی اتار لی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ماجرا دیکھ رہے تھے جس وقت علی علیہ السلام کی نماز ختم ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمایا: خُدایا میرے بھائی موسیٰؑ نے تجھ سے درخواست کی اور کہا: پروردگار! تُو میرے لیے میرے سینہ کو کشادہ فرما اور میرا کام میرے لیے آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ لیں اور میرے خاندان میں سے میرے بھائی ہارونؑ کو میرا وزیر بنا دے، اس کے ذریعہ سے میری پُشت مضبوط کر دے اور میرے کام میں اس کو میرا شریک بنا۔ خدایا! تو نے پھر اُس کلام کو ان پر نازل کیا جو قرآن ناطق ہے" اور جلد ہی اس کے بازو کو اس کے بھائی کے ذریعہ سے مضبوط بنایا اور تم دونوں کو اپنے معجزات کے ذریعہ سے مسلّط کریں گے تاکہ وہ تم تک نہ پہنچ سکیں"۔ خدایا! میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرا

بھیجا ہوا پیغمبر ہوں تو میرے لیے میرے سینہ کو کشادہ فرما اور میرا کام میرے لیے آسان کردے اور میرے خاندان میں سے میرے بھائی علی علیہ السلام کو میرا وزیر بنادے اس کے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کردے۔

ابوذر کہتا ہے: ابھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا ختم نہیں ہوئی تھی کہ جبرئیلؑ خدا کی طرف سے نازل ہوئے اور کہا: یا محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پڑھ۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا پڑھوں؟ کہا پڑھ:

"اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ"۔

تمہارے مالک اور سرپرست بس یہی ہیں: خُدا، اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ مؤمنین جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔

دُوسرا حصّہ

فضائل اور مناقب حضرت علی علیہ السلام

قرآن اور احادیث میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ
فَضَائِلُهُ فِی الْکِتَابِ

۶۹ ـ فَضَائِلُهُ فِی الْکِتَابِ

۲۱۴ ـ قَالَ ابْنُ عبّاسٍ (رض) :لَمَّا نَزَلَتْ :إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِیٌّ الْهَادِی، وَبِکَ یَا عَلِیُّ یَهْتَدِی الْمُهْتَدُوْنَ مِنْ بَعْدِی.(۱)

۲۱۵ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِی عَبْدِاللّٰهِ علیه السَّلامُ فِی قَوْلِهِ تَعَالٰی :یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ قَالَ :فَذٰلِکَ الْیُسْرُ أَمِیرُالْمُؤمِنِینَ عَلیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ علیهِ السَّلامُ.(۲)

۲۱۶ ـ عَنِ الرِّضَا، عَنْ آبَائِهِ عَلَیهِمُ السَّلَامُ عَنْ عَلِیٍّ علیهِ السَّلَامُ قَالَ: السَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ نَزَلَتْ فِیَّ.(فِیَّ نَزَلَتْ).(۳)

۲۱۷ ـ عَنِ الرِّضَا عَنْ آبائِهِ علیهمُ السَّلامُ قَالَ :قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَتْ "اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِیَةً" فِی عَلِیٍّ علیه السَّلَامُ.(۴)

۱ـ احقاق الحق ۳۱۰/۴، اثبات الهداة ۲۳۷/۲، نور الابصار / ۸۷باختلاف فی موارد

۲ـ البحار ۱۲۸/۳۶ ، الحکم الزاهرة ۷۶/۱

۳ـ البحار ۲۳۵/۳۵ ۴ـ البحار ۳۵/۴۱

٢١٨ ـ عَنْ أَبِى جعفرٍ عليهِ السّلامُ فِى قولِهِ :وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ قَالَ :نَزَلَتْ فِى عَلِيٍّ.(١)

٢١٩ ـ عَنْ أَبِى جعفرٍ عليهِ السّلامُ فِى قولِهِ "أُولٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ" (الآية) قَالَ :عَلِيُّ بْنُ أَبِي طالبٍ عليهِ السّلامُ لَمْ يَسْبِقْهُ أَحَدٌ.(٢)

٢٢٠ ـ بِالإسنادِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ و آلِهِ وَسَلَّمَ فِي قولِهِ تعالىٰ: "وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ" قَالَ :هُوَعَلِيُّ بْنُ أَبِى طَالِبٍ.(٣)

٢٢١ ـ عَنْ أَبِى بَصِيرٍ عَنْ أَبِى عَبْدِاللّٰهِ عليهِ السّلامُ فِى قَوْلِهِ تعالىٰ:"ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ" قَالَ :الْكِتَابُ عَلِيٌّ لَا شَكَّ فِيْهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ.(٤)

٢٢٢ ـ بِالإسْنَادِ، عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليهِ السّلامُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ :وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا قَالَ :مَنْ أَعْرَضَ عَنْ عَلِيٍّ يَسْلُكْهُ الْعَذَابَ الصَّعَدَ، وَهُوَ أَشَدُّ الْعَذَابِ.(٥)

٢٢٣ ـ جَعْفَرُ الْفَزَارِيّ مُعَنْعَنًا عَنْ أَبِىْ جَعْفَرٍ عليهِ السّلامُ قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالىٰ :قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِيٓ أَدْعُوٓ إِلَى اللّٰهِ عَلىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي قَالَ :مَنِ اتَّبَعَنِيَ، عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ عليهِ السّلامُ.(٦)

---

١ ـ تفسير العياشى ١٤٨/١، البحار ٣٥/٤١

٢ ـ البحار ٣٣٢/٣٥، مناقب آل أبيطالب ١١٦/٢

٣ ـ احقاق الحق ٣٠٦/٤، البحار ٣١/٣٦

٤ ـ البحار ٤٠٢/٣٥ ٥ ـ البحار ٣٩٥/٣٥

٦ ـ البحار ٢٥/٣٦

۲۲۴ ـ عَنْ عَبدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثيرٍ عَنْ أَبِي عَبدِاللّٰهِ عليهِ السَّلامُ :فِي قَوْلِهِ تعالىٰ : وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ قَالَ :اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلامُ.(۱)

۲۲۵ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفضيلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَليهِ السَّلامُ فِي قَوْلِهِ :وَلَوْ لاَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ قَالَ :اَلْفَضْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَحْمَتُهُ أَميرُ الْمُؤْمِنينَ عَليهِ السَّلامُ).(۲)

۲۲۶ ـ عَنِ الباقِرِ عليهِ السَّلامُ فِي قولِهِ تعالىٰ :يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ قَالَ :مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَليهِ السَّلامُ.(۳)

۲۲۷ ـ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليهِ السَّلامُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعالىٰ :قُلْ إِنَّمَآ أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ فَقَالَ :إِنَّما أَعِظُكُمْ بِوِلاَيَةِ عَلِيّ عليهِ السَّلامُ هِيَ الْوَاحِدَةُ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعالىٰ:إِنَّمَآ أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ.(۴)

۲۲۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إبراهِيْمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عبدِاللّٰهِ عليهِ السَّلامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ :وَأَوْفُوْا بِعَهْدِيْ قَالَ :بِوِلاَيَةِ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عَليهِ السَّلامُ: أُوْفِ بِعَهْدِكُمْ أُوْفِ لَكُمُ الْجَنَّةَ.(۵)

---

۱ ـ البحار ۳۵/۳۸۶، الكافى ۱/۴۲۵

۲ ـ تفسير العياشى ۱/۲۶۱

۳ ـ تفسير نور الثقلين ۲/۲۸۱، اثبات الهداة ۲/۹۹

۴ ـ الكافى ۱/۴۲۰، اثبات الهداة ۲/۷، البحار ۲۳/۱۴۳

۵ ـ البحار ۳۵/۹۷ باختلاف يسير، الكافى ۱/۴۳۱

۲۲۹۔قَدْ رُوِیَ عَنْ مَوْلَانَا، مُوْسَی بْنِ جَعْفَرِ الْکَاظِمِ عَلَیْهِ السَّلَامُ أَنَّ قَوْلَهٗ تَعَالٰی: تَرَاهُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَاناً سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ نَزَلَ فِیْ أَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ.(۱)

۲۳۰۔عَنْ أَبِیْ بَصِیْرٍ، عَنْ أَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ :وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا قَالَ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ أَحَدُ الْوَالِدَیْنِ وَعَلِیٌّ الْآخَرُ.(۲)

۲۳۱۔عَنِ الْبَاقِرِ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ قَوْلِهٖ :إِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ قَالَ :اَلتَّسْلِیْمُ لِعَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِالْوِلَایَةِ.(۳)

پہلی فصل

حضرت علی علیہ السلام کے فضائل قرآن کی نگاہ میں

۲۱۴۔ابن عباس کہتے ہیں: جس وقت یہ آیت (اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ) نازل ہوئی تو پیغمبرؐ نے فرمایا: میں عذابِ الٰہی سے ڈرانے والا ہوں اور علی علیہ السلام ہدایت کرنے والے ہیں یا علی علیہ السلام!

۱۔کشف الیقین فی فضائل أمیر المؤمنین علیه السلام / ۱۱۹

۲۔البحار ۸/۳۶

۳۔البحار ۳۴۱/۳۵

میرے بعد راستہ ڈھونڈنے والے تیرے توسّل سے راستہ ڈھونڈیں گے۔

۲۱۵۔امام صادق علیہ السلام نے کلام الٰہی (یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَ لَایُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ) کے بارے میں فرمایا: ''یُسر'' (آرام) سے مراد امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۲۱۶۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اَجداد سے نقل کیا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت: وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ ''میری شان میں نازل ہوئی ہے۔

۲۱۷۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اَجداد سے نقل کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (وہ لوگ جو دن اور رات کو چھپ کر یا ظاہر ہوکر اپنے مال کو خدا کے راہ میں خرچ کرتے ہیں) یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۲۱۸۔امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا انہوں نے فرمایا: گفتارِ خداوند: ''ان کی طرح جو خدا کی رضایت کے لیے اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں'' علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۲۱۹۔امام باقر علیہ السلام نے گفتارِ خداوند: ''وہ جو نیک عمل کرنے میں جلدی کرتے ہیں'' کے بارے میں فرمایا: اس عمل میں کسی نے بھی علی بن ابی طالب علیہ السلام پر سبقت نہیں کی۔

۲۲۰۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گفتارِ خداوند ''صَالِحُ مُوْمِنِیْن'' کے بارے میں فرمایا: وہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۲۲۱۔ابو بصیر نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا حضرت نے گفتارِ خداوند: ''ذَالِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ'' کے بارے میں فرمایا: ''کِتاب'' سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں اس میں کوئی شک نہیں وہ پرہیز گاروں کے راہنما ہیں۔

۲۲۲۔جابر جعفی کہتے ہیں: میں نے امام باقر علیہ السلام سے کلام الٰہی ''جو بھی یادِ خدا سے منہ

پھیرے گا خداوند اس کو سخت عذاب میں مبتلا کرے گا'' کے بارے میں پوچھا فرمایا: جو بھی حضرت علیؑ سے منہ پھیرے گا خداوند اس پر سخت عذاب نازل کرے گا۔

۲۲۳۔ جعفر فزاری نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت ''کہہ دو کہ یہی میرا سیدھا راستا ہے، میں اور میرے پیروکار بصیرت کے ساتھ خدا کی طرف بلائیں گے'' کی تفسیر پوچھی تو امامؑ نے فرمایا یہاں پیروکار سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۲۲۴۔ عبداللہ بن کثیر سے نقل ہوا کہ امام صادق علیہ السلام نے گفتارِ الٰہی ''قسم ہے شاہد اور مشہود کی'' کے بارے میں فرمایا: یہ دونوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المؤمنینؑ ہیں۔

۲۲۵۔ محمد بن فضیل نے ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا حضرت نے گفتارِ خداوند: ''اگر فضلِ خدا اور رحمت تم پر نہ ہوتی...'' کے بارے میں فرمایا: فضلِ خدا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رحمتِ خدا امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں۔

۲۲۶۔ امام باقر علیہ السلام نے گفتارِ خداوند: ''اے مؤمنین تقویٰ خدا اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ'' کے بارے میں فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ ہو جاؤ۔

۲۲۷۔ ابوحمزہ کہتے ہیں: امام باقر علیہ السلام سے گفتارِ خداوند: ''کہہ دو فقط تم کو ایک چیز کی نصیحت کرتا ہوں'' کے بارے میں پوچھا فرمایا: فقط تم کو ولایتِ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی نصیحت کرتا ہوں۔ یہ وہی چیز ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا: ''اِنَّمَآ اَعِظُکُمۡ بِوَاحِدَۃٍ''۔

۲۲۸۔ علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے اس نے ابن ابی عمیر سے اور اس نے سماعہ سے اور اس نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ حضرت نے گفتارِ خداوند: ''میرے وعدہ کی وفا کریں'' کے بارے میں فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت سے وفا کریں ''تا کہ میں تمہارے وعدہ کی

وفا کروں''یعنی تمہارے لیے بہشت کی وفا کروں۔

۲۲۹۔ ہمارے مولا موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے کہ گفتارِ خداوند: ''ان کو حالتِ رکوع اور سجدہ میں دیکھ رہے ہو کہ وہ خدا کے فضل اور خوشنودی کے پیچھے ہیں اور سجدہ کے آثار ان کے چہروں پر نمایاں ہیں'' یہ آیت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۲۳۰۔ ابوبصیر سے نقل ہوا اس نے کہا: امام باقر علیہ السلام نے گفتارِ خداوند ''وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا'' کے بارے میں فرمایا: ایک باپ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے باپ حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

۲۳۱۔ امام باقر علیہ السلام نے گفتار خداوند: ''بے شک خدا کے نزدیک دین، دینِ اسلام ہے'' کے بارے میں فرمایا: اسلام یعنی ولایتِ علی علیہ السلام کو قبول کرنا''۔

اَلْفَصْلُ الثّانی

فِیْ ذِکْرِ بَعْضِ مُقامَاتِهِ وَمَنْزِلَتِهِ فِی السّنَةِ

٧٠.بَعْضُ مُقامَاتِهِ وَمَنْزِلَتِهِ

٢٣٢ـ ... عَنْ عَلِیّ بْنِ مُوْسیَ الرّضا عَنْ آبائِهِ عَلیهِمُ السَّلامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :خُلِقْتُ أَنَاوَعَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَاحِدٍ.(١)

٢٣٣ ـعَنِ ابنِ عبّاسٍ قَالَ :سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلّی اللّٰه عَلیهِ وآلِهِ وسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِیّ عَليهِ السّلامُ :خُلِقْتُ أنا وَأَنْتَ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ تَعالٰی.(٢)

٢٣٤ ـ عَنْ سَلْمانَ قَالَ :سَمِعْتُ حَبِيْبِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :كُنْتُ أَنا وَعَلِیٌّ نُوْرًا بَيْنَ يَدَیِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللّٰهُ آدَمَ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفِ عَامٍ، فَلَمّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ، قَسَّمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ النُّوْرَ جُزْئَيْنِ، فَجُزْءٌ أَنا وَجُزْءٌ عَلِیٌّ.(٣)

٢٣٥ ـ بِالْإِسْنادِ، عَنْ أَبی عَبْدِاللّٰهِ عليهِ السّلامُ قَالَ :عَمَّمَ رَسولُ اللّٰهِ صَلّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاًعَلَيْهِ السَّلامُ بِيَدِهِ، فَسَدَ لَهامِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَقَصَّرَها مِنْ خَلْفِهِ قَدْرَ أَرْبَعِ أَصابِعَ، ثُمَّ قَالَ :أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ، ثُمَّ قالَ :أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ،فَقالَ (ثُمَّ قَالَ) :هٰكَذا تِيْجَانُ الْمَلائِكَةِ.(٤)

١ـ عيون اخبار الرضا ٥٨/٢، أمالي الصدوق / ١٩٦، غاية المرام / ٢٩

٢ ـ احقاق الحق ٢٥٤/٥

٣ـ احقاق الحق ٢٤٣/٥، ارشاد القلوب / ٢١٠ باختلاف فی موارد

٤ـ البحار ٢٩/٤٢، الغدير ٢٩١/١ باختلاف فی موارد

٢٣٦ ـ وَقَالَ (النَّبِيُّ)صَلَّى اللّٰهُ عَليه وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَا كَالشَّمْسِ وَعَلِيٌّ كَالْقَمَرِ وَأَهْلُ بَيْتِي كَالنُّجُومِ، بِأَيِّهِم اقْتَدَيْتُم اهْتَدَيْتُم.(١)

٢٣٧ (فِي حَدِيثٍ) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لَوْلَا أَنَا وَعَلِيٌّ مَاعُرِفَ اللّٰهُ، وَلَوْلَا أَنَا وَعَلِيٌّ مَا عُبِدَ اللّٰهُ، وَلَوْلَا أَنَا وَعَلِيٌّ مَا كَانَ ثَوَابٌ وَلَا عِقَابٌ، وَلَا يَسْتُرُ عَلِيّاً عَنِ اللّٰهِ سَتْرٌ وَلَا يَحْجُبُهُ عَنِ اللّٰهِ حِجَابٌ، وَهُوَ السَّتْرُ وَالْحِجَابُ فِيمَا بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ خَلْقِهِ).(٢)

٢٣٨ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَعْظَمُ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَزِيَّةً.(٣)

٢٣٩ ـ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعفرٍ عليهِ السَّلامُ قَالَ :خَرَجَ أَميرُالمُؤْمِنِينَ عَليهِ السَّلَامُ ذَاتَ لَيْلَةٍ بَعْدَعَتَمَةٍ وَهُوَ يَقُولُ :هَمْهَمَةٌ هَمْهَمَةٌ وَلَيْلَةٌ مُظْلِمَةٌ، خَرَجَ عَلَيْكُمُ الْإِمَامُ عَلَيْهِ قَمِيصُ آدَمَ، وَفِي يَدِهِ خَاتَمُ سُلَيْمَانَ، وَعَصَا مُوسیٰ عَليهِ السَّلَامُ.(٤)

٢٤٠ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ وسلم :عَلِيٌّ مُفَرِّجُ كُرْبَتِي.(٥)

٢٤١ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَليهِ وَآلِهِ وسلم:عَلِيٌّ أَبُو الْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ.(٦)

٢٤٢ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلمَ :عَلِيٌّ عَلَى الْحَوْضِ خَلِيفَتِي.(٧)

---

١ ـ عوالي اللئالي ٨٦/٤

٢ ـ سليم بن قيس / ٢٤٧

٣ ـ احقاق الحق ٣٨٣/١٥

٤ ـ البحار ٨١/١٤، الكافي ٢٣١/١

٥ ـ احقاق الحق ١٧٤/٥١

٦ ـ احقاق الحق ٥٨٦/١٥

٧ ـ احقاق الحق ٢١٩/١٥

٢٤٣ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ صاحِبُ حَوْضِي يَوْمَ القِيامَةِ.(١)

٢٤٤ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ آخِرُ النَّاسِ بِيْ عَهْدًا عِنْدَ الْمَوْتِ.(٢)

٢٤٥ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ :جَعَلْتُكَ عَلَماً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اُمَّتِيْ.(٣)

٢٤٦ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ بَابُ عِلْمِيْ وَمُبَيِّنٌ لِاُمَّتِيْ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ مِنْ بَعْدِي، حُبُّهُ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُ نِفَاقٌ وَالنَّظَرُ إِلَيْهِ رَأْفَةٌ وَمَوَدَّتُهُ عِبَادَةٌ.(٤)

٢٤٧ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَكْرَمُ الْخَلْقِ وَأَعَزُّهُمْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ.(٥)

٢٤٨ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَقْرَبُ الْخَلْقِ إِلَى النَّبِيِّ.(٦)

٢٤٩ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَتْقَى النَّاسِ.(٧)

٢٥٠ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَوَّلُ مَنْ يَلْقَانِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ.(٨)

---

١ ـ احقاق الحق ٢٧٠/٤
٢ ـ احقاق الحق ٣٠٤/١٥
٣ ـ احقاق الحق ٦٠٦/٥١
٤ ـ ينابيع المودة / ٢٣٥
٥ ـ احقاق الحق ٥٦٢/١٥
٦ ـ احقاق الحق ٣٠٦/٥١
٧ ـ احقاق الحق ٣٠٨/٥١
٨ ـ احقاق الحق ٣٢١/٥١

۱۵۱ـ قَالَ رَسُولُ اللّـهِ صَلَّى اللّهُ عَليهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ حُجَّةُ اللّهِ يَوْمَ الْقِيامَةِ.(۱)

۲۵۲ـ بِالْإِسْنادِ عَنْ جابِرٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ وَالنَّاسُ مِنْ أَشْجارٍ شَتّٰى.

۲۵۳ـ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قالَ لِعَلِيٍّ عَليهِ السَّلامُ: أَنْتَ تُبَيِّنُ لِأُمَّتِي مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ بَعْدِي.(۲)

۲۵۴ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا وَعَلِيٌّ حُجَّةُ اللّهِ عَلىٰ عِبادِهِ.(۳)

۲۵۵ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اَللّهُ وَرَسُولُهُ وَجِبْرِيْلُ عَنْكَ راضُونَ.(۴)

۲۵۶ـ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، فَقالَ جَبْرائِيلُ: يا مُحَمَّدُ وَأَنَا مِنْكُما.(۵)

۲۵۷ـ وَبِالْإِسْنادِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طالِبٍ عَليهِ السَّلامُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يا عَلِيُّ! خُلِقَ النّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰى وَخُلِقْتُ أَنَا وَأَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ، أَنَا أَصْلُها وَأَنْتَ فَرْعُها وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ أَغْصانُها وَشِيعَتُنا أَوْراقُها، فَمَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصانِها؛ أَدْخَلَهُ اللّهُ الْجَنَّةَ.(۶)

۱ـ احقاق الحق ۱۷۵/۵   ۲ـ المجروحين ۳۸۰/۱

۳ـ ارشاد القلوب/ ۲۳۶، كشف الغمة ۱/ ۱۶۱، تاريخ بغداد ۸۸/۲ باختلاف يسير

۴ـ احقاق الحق ۸۳/۶، كنز العمال ۱۰۷/۱۳ باختلاف يسير

۵ـ أمالي الطوسي ۳۴۴/۱، احقاق الحق ۱۸۷/۵ باختلاف يسير

۶ـ عيون اخبار الرضا ۷۳/۲

٢٥٨ ـ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیه وَ آلِهِ وسَلَّمَ قالَ :اَتَانِیْ جَبْرَئِیلُ علیهِ السَّلامُ فَقالَ :اُبَشِّرُکَ یَا مُحَمَّدُ بِمَا تَجُوزُ عَلَی الصِّرَاطِ؟ قالَ :قُلْتُ لَهُ: بَلٰی، قَالَ :تَجُوْزُ بِنُوْرِ اللّٰهِ وَیَجُوْزُ عَلِیٌّ بِنُوْرِکَ وَنُوْرُکَ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَتَجُوْزُ اُمَّتُکَ بِنُوْرِ عَلِیٍّ، نُوْرُ عَلِیٍّ مِنْ نُوْرِکَ، وَمَنْ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ مَعَ عَلِیٍّ نُورًا فَمَالَهُ مِنْ نُوْرٍ.(١)

٢٥٩ ـ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ قال :قَالَ رَسوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیه وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :صَلَّتِ الْمَلائِکَةُ عَلَیَّ وَعَلٰی عَلِیٍّ سَبْعَ سِنِینَ، قِیلَ :وَلِمَ ذٰلِکَ یا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قالَ :لَمْ یَکُنْ مَعِیَ مِنَ الرِّجَالِ غَیْرُهُ.(٢)

٢٦٠ ـ عَنِ ابْنِ أَبِی لَیْلَی الْغِفَارِیِّ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ فِتْنَةٌ، فَإِذَا کَانَ ذٰلِکَ فَالْزِمُوْا عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ یَرَانِیْ وَأَوَّلُ مَنْ یُصَافِحُنِی یَوْمَ الْقِیامَةِ، وَهُوَ مَعِیَ فِی السَّمَاءِ الْعُلْیَا وَهُوَ الْفَارُوْقُ بَیْنَ الحَقِّ وَالْبَاطِلِ.(٣)

٢٦١ ـ عَنِ الشَّعبِیِّ قَالَ :قَالَ عَلِیٌّ علیهِ السَّلامُ :قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وآلِهِ وسَلَّمَ :مَرْحَبًا بِسَیِّدِالْمُسْلِمِیْنَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِینَ فَقِیْلَ لِعَلِیٍّ :(فَما کَانَ ن ل) مَا شُکْرُکَ؟ قَالَ :حَمِدْتُ اللّٰهَ تَعالٰی عَلٰی مَا آتَانِیْ، وَسَأَلْتُهُ الشُّکْرَ عَلٰی مَا أَوْلَانِیْ وَأَنْ

١ـ تفسیر فرات الکوفی / ١٠٢

٢ـ کشف الغمة ١/ ٢٩، روضة الواعظین ١/ ٨٥، البحار ٤٠/ ٢٧، اعلام الوری/ ١٨٥، الطرائف/ ١٩ باختلاف یسیر، تفسیر ابوالفتوح ١١/ ٩ باختلاف فی موارد

٣ـ البحار ٣٨/ ٣٦، اثبات الهداة ٢/ ٢١٨ باختلاف فی موارد

يَزِيْدَنِيْ مِمَّا أَعْطَانِي.(۱)

۲٦۲ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَليهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ :يَأْتِيْ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيامَةِ بِالْأَعْمَالِ فَلَا يَنْفَعُهُمْ إِلَّا مَنْ قَبِلْتُ أَنَاوَعَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ عَمَلَهُ.(۲)

۲٦۳ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ عَلِيٍّ عَليهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ وسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ !أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِيْ.(۳)

۲٦٤ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ وسَلَّمَ :أَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَى الحَوْضِ وَأَوَّلُهُمْ إِسْلَامًا :عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَليهِ السَّلَامُ.(٤)

۲٦٥ ـ بِالْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيٍّ عَليهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليه وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَحَبُّ أَهْلِ بَيْتِيْ إِلَيَّ وَأَفْضَلُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِيْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ.(٥)

۲٦٦ ـ بِالْإِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ! أَنْتَ أَفْضَلُ أُمَّتِيْ فَضْلاًوَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَأَكْثَرُهُمْ عِلْمًا وَأَوْفَرُهُمْ حِلْمًا وَأَشْجَعُهُمْ قَلْبًا وَأَسْخَاهُمْ كَفًّا.(٦)

---

۱ ـ حلية الاولياء ۱/ ۱۰٦، والامام علي بن ابي طالب ۲/ ۲٤۰، جامع احاديث للسيوطي ۱٦/ ۲۷٥، اليقين/ ۱۷٤ باختلاف في موارد

۲ ـ احقاق الحق ۷/ ۱۳۲

۳ـ احقاق الحق ٦/ ٥٥٦، فضائل الخمسة ۲/ ۱۸۳، فرائد السمطين ۱/ ۲۱٦، عيون اخبار الرضا۲/ ٦۸ باختلاف في موارد

٤ـ ينابيع المودة/ ٦۱

٥ ـ امالي الصدوق/ ۳۸٥، غاية المرام/ ٤٥٤، البحار ۳۸/ ۱٦

٦ ـ امالي الصدوق/ ٤٧، ينابيع المودة/ ٢٤، البحار ۳۸/ ۹۰، اثبات الهداة ٤۹/ ۲ باختلاف في موارد

٢٦٧ ـ عَنْ جعفرِ بنِ مُحمدٍ، عَن أبيهِ عليهمُ السّلامُ عَن جَابِرٍ قال :كُنْتُ أنَا وَالْعَبّاسُ جَالِسَيْنِ عِنْدَالنَّبيِّ صلَّى اللّهُ عليْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذْ دَخَلَ عَلِيٌّ عليهِ السّلامُ فَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبيُّ صَلَّى اللّهُ عليهِ وَآلِهِ وسَلَّمَ السَّلامَ وَقَامَ إلَيْهِ وَعانَقَهُ وَقَبَّلَ مَابَيْنَ عَيْنَيْهِ وَأَجْلَسَهُ عَنْ يَمِينِهِ، فقَالَ الْعَبّاسُ :يا رَسُولَ اللّهِ !أَتُحِبُّهُ؟ فَقَالَ :يَا عَمُّ وَاللّهِ ! اَللّهُ أَشَدُّ حُبّا لَهُ مِنّيْ، إِنَّ اللّهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبيٍّ فِيْ صُلْبِهِ، وَجَعَلَ ذُرِيَّتِي فِيْ صُلْبِ عَلِيٍّ.(١)

٢٦٨ ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليهِ وآله وسلَّمَ :أَعْطَانِي اللّهُ تعالى خَمْسًا؛ وَأَعْطَى عَلِيًّا خَمْسًا :أَعْطَانِي جَوامِعَ الْكَلِمِ، وَأَعْطَى عَلِيًّا جَوامِعَ الْعِلْمِ .وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَهُ وَصِيًّا .وَأَعْطَانِي الْكَوْثَرَ وَأَعْطَاهُ السَّلْسَبِيلَ، وَأَعْطَانِي الْوَحْيَ وَأَعْطَاهُ الْإِلْهَامَ وَأَسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ ، وَفَتَحَ لَهُ أَبْوابَ السَّماواتِ وَالْحُجُبَ.(٢)

٢٦٩ ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليه وآله وسلَّمَ لِعليّ :يا عَلِيُّ !أُوتِيتَ ثَلاثًا لَمْ يُؤْتَهُنَّ أَحَدٌ وَلا أَنَا، أُوتِيتَ صِهْرًا مِثْلِي وَلَمْ أُوتَ أَنَا مِثْلِي، وَأُوتِيتَ صِدِّيقَةً مِثْلَ بِنْتِي وَلَمْ أُوتَ مِثْلَهَا زَوْجَةً، وَأُوتِيتَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مِنْ صُلْبِكَ وَلَمْ أُوتَ مِنْ صُلْبِي مِثْلَهُمَا وَلٰكِنَّكُمْ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْكُمْ.(٣)

٢٧٠ ـ وَقَدْ رَوَى الْبيْهَقِيُّ يَرْفَعُهُ بِسَنَدِهِ إلَى رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّه عليه وآلهِ وَسَلَّمَ، أنَّهُ قَالَ :مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى آدَمَ فِي عِلْمِهِ وإِلَى نُوحٍ فِي تَقْوَاهُ وَإِلَى إِبْرَاهِيمَ فِيْ

---

١ ـ احقاق الحق ٧/٥

٢ ـ روضة الواعظين ١/١٠٩ ؛ انوار الهداية / ١٣٣

٣ ـ احقاق الحق ٤/٤٤٤، مناقب آل ابيطالب ٣/٢٦٢ باختلاف في موارد

حِلْمِهِ وَإِلىٰ مُوسىٰ فِيْ هَيْبَتِهِ وَإِلىٰ عِيسىٰ فِيْ عِبادَتِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلىٰ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.(۱)

۲۷۱ - عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه و آله وَسَلَّمَ: مَنْ أَرادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلىٰ إِبْراهِيمَ فِيْ حِلْمِه وَإِلىٰ نُوحٍ فِي حُكْمِهِ وَإِلىٰ يُوسُفَ فِي جَمَالِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلىٰ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.(۲)

۲۷۲ - (وَرُوِيَ) أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ ذَاتَ يَوْمٍ إِلىٰ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَليهِ السّلامُ وحَوْلَهُ جَماعَةٌ مِنْ أَصْحابِهِ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلىٰ يُوسُفَ فِيْ جَمَالِهِ، وَإِلىٰ إِبْراهِيمَ فِيْ سَخائِهِ وَإِلىٰ سُلَيْمانَ فِيْ بَهْجَتِهِ، وَإِلىٰ داوُدَ فِيْ قُوَّتِهِ؛ فَلْيَنْظُرْ إِلىٰ هٰذا.(۳)

۲۷۳ - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ أَخُو الْمَلائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ.(۴)

۲۷۴ - بِالْإِسْنَادِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَليهِ السَّلامُ فِيْ قَوْلِهِ (تَعالىٰ): أَلْقِيا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ تَبارَكَ وَتَعالىٰ إِذا جَمَعَ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيامَةِ فِيْ صَعِيدٍ وَّاحِدٍ؛ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ يا عَلِيُّ يَوْمَئِذٍ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكَ: قُوما فَأَلْقِيا مَنْ أَبْغَضَكُما وَخالَفَكُما وَكَذَّبَكُما فِي النَّارِ.(۵)

۲۷۵ - بِالْإِسْنَادِ، عَنْ عَبدِالسّلامِ بنِ صَالِحِ الْهَرَوِيّ، عَنْ عَلِيِّ بنِ مُوسَى الرِّضا عَنْ آبائِهِ عليهِمُ السّلامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَقَ اللّٰهُ

۱ـ كشف الغمة ۱/۱۱۴، المحجة البيضاء ۴/۱۹۲، البحار ۳۹/۳۹

۲ـ ذخائر العقبىٰ / ۹۴   ۳ـ روضة الواعظين ۱/۱۲۸

۴ـ احقاق الحق ۱۵/۳۳۴   ۵ـ تفسير الفرات / ۱۶۶

خَلْقاً اَفْضَلُ مِنّیْ وَلاَ اَکْرَمُ عَلَیْهِ مِنّیْ، قَالَ عَلِیٌّ علیه السَّلامُ :فَقُلْتُ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَنْتَ اَفْضَلُ اَمْ جَبْرَئِیلُ؟ فَقَالَ صَلّی اللّٰهُ عَلَیه وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :یَا عَلِیُّ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ فَضَّلَ أَنْبِیاءَ هُ الْمُرْسَلِینَ عَلیٰ مَلاٰئِکَتِهِ الْمُقرَّبِیْنَ وَفَضَّلَنِیْ عَلیٰ جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِینَ وَالْفَضْلُ بَعْدِیْ لَکَ یَا عَلِیُّ وَلِلْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِکَ فَإِنَّ الْمَلاٰئِکَةَ لَخُدّامُنا وَخُدّامُ مُحِبِّیْنَا، یَا عَلِیُّ،الَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا بِوِلاَیَتِنا، یَا عَلِیُّ لَوْلاَ نَحْنُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَلاَ حَوّاءَ، وَلاَ الْجَنَّةَ وَلاَ النَّارَ، وَلاَ السَّمَاءَ وَلاَ الْاَرْضَ، وَکَیْفَ لاَ نَکُوْنُ اَفْضَلُ مِنَ الْمَلاٰئِکَةِ وَقَدْ سَبَقْنَاهُم إِلَی التَّوْحِیْدِ وَمَعْرِفَةِ رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ وَتَسْبِیْحِهِ وَتَقْدِیْسِهِ وَتَهْلِیلِهِ....(۱)

۲۷۶ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَیهِمُ السَّلاَمُ قَالَ :قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ إِذَا جَمَعَ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیامَةِ وَعَدَنِی الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَهُوَ وَافٍ لِّیْ بِهٖ، إِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ نُصِبَ مِنْبَرٌ لَهُ اَلْفُ دَرَجَةٍ لاَ کَمَرَاقِیْکُمْ فَاَصْعَدُ حَتّی أَعْلُوَ فَوْقَهُ فَیَأْتِیْنِیْ جَبْرَئِیلُ بِلِوَاءِ الْحَمْدِ فَیَضَعُهُ فِیْ یَدِیْ وَیَقُوْلُ :یَا مُحَمَّدُ! هٰذَا الْمَقامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ وَعَدَکَ اللّٰهُ .فَاَقُوْلُ لِعَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلامُ: اِصْعَدْ فَیَکُوْنُ أَسْفَلَ مِنّیْ بِدَرَجَةٍ فَاَضَعُ لِوَائِی الْحَمْدَ فِیْ یَدِکَ، ثُمَّ یَأْتِیْ رِضْوَانُ بِمَفَاتِیْحِ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ :یَا مُحَمَّدُ !هٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ وَعَدَکَ اللّٰهُ فَیَضَعُهَا فِیْ یَدِیْ فَاَضَعُهَا فِیْ حِجْرِ عَلِیٍّ عَلیه السَّلامُ ثُمَّ یَأْتِیْ مَالِکُ خَازِنُ النَّارِ فَیَقُوْلُ :یَا مُحَمَّدُ! هٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُالَّذِیْ وَعَدَکَ اللّٰهُ، هٰذِهٖ مَفَاتِیْحُ النَّارِ أَدْخِلْ عَدُوَّکَ وَعَدُوَّ ذُرِّیَّتِکَ وَعَدُوَّ اُمَّتِکَ النَّارَ فَاٰخُذُهَاوَ اَضَعُهَا فِیْ حِجْرِ عَلِیٍّ، فَالنَّارُ وَالْجَنَّةُ یَوْمَئِذٍ اَسْمَعُ

۱ ـ کمال الدین ۲۵۴/، رواه فی المحجة البیضاء ۲۲۶/۱

لِي وَلِعَلِيّ عليه السّلام مِنَ الْعَرُوسِ لِزَوْجِها،فَهُوَ قَوْلُ اللّهِ تبارَكَ وَتَعالى أَلْقِيا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفّارٍ عَنِيدٍ أَلْقِ يا مُحَمَّدُ وَيا عَلِيُّ عَدُوَّكُما فِي النّارِ، ثُمَّ أَقُومُ فَأُثْنِي عَلَى اللّهِ ثَناءً لَمْ يُثْنِ عَلَيْهِ أَحَدٌ قَبْلِي، ثُمَّ أُثْنِي عَلَى الْمَلائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، ثُمَّ أُثْنِي عَلَى الْأَنْبِياءِ الْمُرْسَلِينَ....(١)

٢٧٧ ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عليه وآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ سَعِيدٌ فِي الدُّنيا وَمِنَ الصّالِحِينَ فِي الآخِرَةِ.(٢)

٢٧٨ ـ عَنْ عَلِيٍّ عليه السّلامُ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْه وآلِه وسَلَّمَ :عَلِيٌّ يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنينَ، وَالْمالُ يَعْسُوبُ الْمُنافِقِينَ.(٣)

٢٧٩ ـ قالَ رَسُولُ اللّه صَلّى اللّهُ عليه وآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ عِتْرَةُ رَسُولِ اللّهِ.(٤)

٢٨٠ ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّه عليهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ:عَلِيٌّ خَيْرُ أَهْلِ رَسُولِ اللّهِ.(٥)

٢٨١ ـ قالَ رَسُولُ اللّه صَلّى اللّهُ عَليه وآله وسَلَّمَ :عَلِيٌّ خَيْرُ إِخْوَتي.(٦)

٢٨٢ ـ بِالْإِسْنادِ، حَدَّثَنا أَنَسُ بْنُ مالِكٍ قالَ:بَعَثَنِي رَسُولُ اللّه صَلّى اللّهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلى أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيّ:فَقالَ لَهُ :وَأَنا أَسْمَعُهُ :يا أَبا بَرْزَةَ إِنَّ رَبَّ الْعالَمِينَ تَعالى عَهِدَ إِلَيَّ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عَهْدًا فَقالَ :عَلِيٌّ رايَةُ الْهُدى، وَمَنارُ الْإِيمانِ

---

١ ـ تفسير الفرات / ١٦٧ ٢ ـ احقاق الحق ١٥ / ٥٢٣

٣ ـ البحار ٤٠ / ٢٥، الغدير ٨ / ٨٩، اليقين / ١٣٢

٤ ـ احقاق الحق ١٥ / ٥٦١ ٥ ـ احقاق الحق ١٥ / ٢٥٥

٦ ـ احقاق الحق ١٥ / ٢٥٩

وَإِمامُ أَوْلِيائي وَنُورُ جَميعِ مَنْ أَطاعَني، يا أَبا بَرْزَةَ إعَلِيُّ بْنُ أَبي طالِبٍ مَعِي غَدا فِي الْقِيامَةِ عَلى حَوْضي وَصاحِبُ لِوائِي وَمَعِي غَدا عَلى مَفاتيحِ خَزائِنِ جَنَّةِ رَبّي.(١)

٢٨٣ ـ بالإسنادِ، عَنْ زَيدِ بنِ عَليٍّ عَنْ أبيه عَنْ آبائِهِ عَنْ عَليٍّ عليه السَّلامُ قالَ : كانَ لي عَشَرَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلّى اللّٰه عليه وآله وسلّمَ ما أُحِبُّ أنَّ لي بِإِحْداهُنَّ ما طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ قال لي :يا عَلِيُّ أنْتَ أخي في الدُّنيا وَالآخِرَةِ، وَأَقْرَبُ الْخَلائِقِ مِنّي في الْمَوْقِفِ يَوْمَ الْقِيامَةِ، وَمَنْزِلي يُواجِهُ مَنْزِلَكَ فِي الْجَنَّةِ كَما يَتَواجَهُ مَنْزِلُ الأَخَوَيْنِ فِي اللّٰهِ، وَأَنْتَ الْوَلِيُّ، وَالْوَزيرُ، وَالْوَصِيُّ، وَالْخَليفَةُ فِي الأَهْلِ وَالْمالِ وَفِي الْمُسْلِمينَ في كُلِّ غَيْبَةٍ، وَأَنْتَ صاحِبُ لِوائي فِي الدُّنيا وَالْآخِرَةِ،وَلِيُّكَ وَلِيِّي وَوَلِيِّي وَلِيُّ اللّٰهِ وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي وَعَدُوِّي عَدُوُّ اللّٰهِ تَعالى.(٢)

٢٨٤ ـ قالَ عَلِيٌّ عليه السَّلامُ :كانَتْ لي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلّى اللّٰهُ عليهِ وَآلِه وسلّم لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلائِقِ،فَكُنْتُ آتيهِ كُلَّ سَحَرٍ فَأَقُولُ :اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَإِنْ تَنَحْنَحَ إِنْصَرَفْتُ إِلى أَهْلي، وَإِلّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ.(٣)

٢٨٥ ـ قال رَسُولُ اللّٰه صَلّى اللّٰهُ عليه وآله وَسَلَّمَ لِعَليٍّ عليه السَّلامُ وَضَرَبَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، يا عَلِيُّ إلَكَ سَبْعُ خِصالٍ لايُحاجُّكَ فيهِنَّ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيامَةِ :أَنْتَ أَوَّلُ الْمُؤْمِنينَ بِاللّٰهِ ايماناً، وَأَوْفاهُمْ بِعَهْدِ اللّٰه، وَأَقْوَمُهُمْ بِأَمْرِ اللّٰه، وَأَرْأَفُهُمْ بِالرَّعِيَّةِ، وَأَقْسَمُهُمْ بِالسَّوِيَّةِ، وأَعْلَمُهُمْ بِالْقَضِيَّةِ، وَأَعْظَمُهُمْ مَزِيَّةً يَوْمَ الْقِيامَةِ.(٤)

---

١ ـ تاريخ بغداد ١٠٢/١٤

٢ ـ تيسير المطالب / ٦٥

٣ ـ خصائص امير المؤمنين عليه السلام / ١١٢

٤ ـ حلية الأولياء ١٠٦/١

٢٨٦ ـ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ قَالَ :مَا رَمَدَتُّ مُنْذُ تَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنِيْ.(١)

٢٨٧ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَمِيْنِيْ.(٢)

٢٨٨ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَوْفَى النَّاسِ بِعَهْدِ اللهِ.(٣)

٢٨٩ ـ عَنْ عُمَرَ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ(عَلَيهِ السَّلامُ) :يَا عَلِيُّ إِيَدُكَ فِيْ يَدِيْ تَدْخُلُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَيْثُ أَدْخُلُ.(٤)

٢٩٠ ـ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلامُ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ :أَنْتَ نَجْمُ بَنِيْ هَاشِمٍ.(٥)

٢٩١ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَفْضَلُ أُمَّتِيْ عِنْدَاللهِ.(٦)

---

١ ـ مسند احمد بن حنبل ١/ ١٢٥

٢ ـ احقاق الحق ١٥/ ٥٦٠

٣ ـ احقاق الحق ١٥/ ٣٨٧

٤ ـ احقاق الحق ٦/ ٢٩٩

٥ ـ البحار ٢٤/ ٨٢

٦ ـ احقاق الحق ١٥/ ٦٠٤، المسترشد/ ٢٧٨، واثبات الهداة ٢/ ٢٧٨ باختلاف يسير

دوسری فصل

احادیث میں حضرت علی علیہ السلام کا مقام اور منزلت

۲۳۲۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے اَجداد سے نقل کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور علیؑ ایک نور سے خلق کیے گئے ہیں۔

۲۳۳۔ ابن عباس کہتے ہیں میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا میں اور تم خداوند کے نور سے خلق کیے گئے ہیں۔

۲۳۴۔ سلمان کہتے ہیں میں نے اپنے حبیب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا: آدمؑ کے خلق ہونے سے چودہ ہزار سال پہلے میں اور علیؑ بارگاہِ خداوندِ بزرگ میں ایک نور تھے جس وقت خدا نے آدمؑ کو خلق کیا اس نور کے دو حصے کیے ایک میں اور دوسرا حصہ علی علیہ السلام ہیں۔

۲۳۵۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے علی علیہ السلام کے سر پر عمامہ باندھا اس کی ایک طرف کو آگے لٹکا دیا اور دوسری طرف کو پشت سر چار انگلیوں کے برابر چھوٹا بنایا اس کے بعد ان سے فرمایا: چلیے: علی علیہ السلام چل دیے پھر فرمایا: آیئے علی علیہ السلام آئے پھر فرمایا: فرشتوں کا تاج اس طرح ہے۔

۲۳۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں آفتاب کی مثل ہوں اور علی علیہ السلام مہتاب کی مانند ہیں اور

میرا خاندان ستاروں کی مثل ہے، ان میں سے جس کی بھی پیروی کی ہدایت پالو گے۔

۲۳۷۔ ابوذر کہتے ہیں: میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرمایا: اگر میں اور علی علیہ السلام نہ ہوتے تو خدا کی پہچان نہ ہوتی اور اگر میں اور علی علیہ السلام نہ ہوتے تو خدا کی پرستش نہ ہوتی اور اگر میں اور علی علیہ السلام نہ ہوتے تو سزا اور جزا نہ ہوتی۔ کوئی بھی پردہ علی علیہ السلام اور خدا کے درمیان وجود نہیں رکھتا اور ان کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوگا، بلکہ علی علیہ السلام خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان پردہ اور حجاب ہیں۔

۲۳۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام خدا کے نزدیک لوگوں میں بلند مرتبہ کا مالک ہے۔

۲۳۹۔ ابوبصیر نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا: ایک رات امیر المومنینؑ رات کا کچھ حصہ گذر چکا تھا گھر سے باہر آئے اور فرمایا: شور وغل ہے اور رات اندھیری ہے! تمہارا پیشوا آدمؑ کا لباس پہن کر اور سلیمانؑ کی انگوٹھی اور موسیٰؑ کا عصا لے کر تمہارے لیے گھر سے باہر نکلا ہے۔

۲۴۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے غم کو دور رکھتا ہے۔

۲۴۱۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام ائمہ معصومین علیہم السلام کا باپ ہے۔

۲۴۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حوضِ کوثر پر میرا جانشین ہے۔

۲۴۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام قیامت کے دن میرے حوض کے مالک ہیں۔

۲۴۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ آخری فرد ہے جس سے میں رحلت کے وقت ہم کلام ہوں گا۔

۲۴۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: میں نے تم کو اپنے اور امت کے درمیان نشانہ ظاہر قرار دیا ہے۔

۲۴۶۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے علم کا دروازہ ہے اور جو کچھ میرے بعد بھیجا گیا ہے میری امت کے لیے بیان کرے گا اُس کی دوستی علامتِ ایمان اور اس کی دشمنی نفاق کی علامت ہے اس کی طرف نگاہ کرنا مایۂ مہربانی اور اس کی مودّت عبادت ہے۔

۲۴۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے نزدیک لوگوں میں سے قابلِ احترام اور عزّت مند ہے۔

۲۴۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام لوگوں میں سے میرے قریب تر ہے۔

۲۴۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام لوگوں میں سے متّقی اور پرہیزگار ہے۔

۲۵۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ پہلا فرد ہے جو حوضِ کوثر کے کنارے میرا دیدار کرے گا۔

۲۵۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام قیامت کے دن خدا کی حجّت ہے۔

۲۵۲۔ جابر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور علی علیہ السلام ایک درخت سے ہیں اور لوگ مختلف درختوں سے۔

۲۵۳۔ حَسَن نے انَس سے اور اس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: تو میری امت کے لیے جو چیز میرے بعد باعثِ اختلاف ہوگی بیان کرے گا۔

۲۵۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور علی علیہ السلام حجّتِ خدا ہیں اس کی مخلوق پر۔

۲۵۵۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: خدا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرئیلؑ تم سے

راضی ہیں۔

۲۵۶۔ابو سعید خُدری سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مجھ میں سے ہے اور میں علی علیہ السلام میں سے ہوں۔ جبرئیلؑ نے کہا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں تم میں سے ہوں۔

۲۵۷۔علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! لوگ مختلف درختوں سے خلق کیے گئے ہیں اور میں اور تم ایک درخت سے خلق ہوئے ہیں، میں اس کی جڑ اور تم اس کا تنا ہو، حسَن اور حُسین علیہما السلام اس کی شاخیں اور ہمارے شیعہ اس کے پتّے ہیں جو بھی ان شاخوں میں سے کسی ایک کے ساتھ لٹک جائے گا خدا اس کو بہشت میں داخل کرے گا۔

۲۵۸۔ابو ہریرہ سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور کہا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آیا میں تم کو خوشخبری سناؤں کہ تم کس چیز کے توسّل سے پُل صراط عبور کرو گے؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے کہا جی ہاں۔ جبرئیل نے کہا: خدا کے نور کے توسّل سے گزرو گے اور علی علیہ السلام تمہارے نور کے توسّل سے گذریں گے کیونکہ تمہارا نور خدا کا نور ہے اور تمہاری امت علیؑ کے نور کے توسّل سے عبور کرے گی۔ کیونکہ علی علیہ السلام کا نور تمہارا نور ہے اور جس کے نور کو خدا علی علیہ السلام کے ساتھ قرار نہیں دے گا اس کے پاس کوئی نور بھی نہیں ہوگا۔

۲۵۹۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فرشتوں نے سات سال مجھ پر اور علی علیہ السلام پر درود بھیجا۔ آنحضرتؐ سے پُوچھا گیا: کس لئے؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِس لے کہ مَردوں میں اس کے سوا میرے ساتھ کوئی اَور نہیں تھا۔

۲۶۰۔ابن ابی لیلیٰ غِفاری کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: میرے بعد فتنہ کھڑا ہوگا۔ اس وقت علی علیہ السلام کے ساتھ رہو ۔ کیونکہ وہ پہلا فرد ہے جو مجھے دیکھے گا

اور پہلا فرد ہے جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرے گا۔ وہ بلند تر آسمان پر میرے ساتھ ہے وہ حق اور باطل کے درمیان جدائی پیدا کرے گا۔

۲۶۱۔ شعبی سے نقل ہوا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: آفرین ہو مسلمانوں کے سرور اور پرہیز گاروں کے پیشوا پر۔ علی علیہ السلام سے کہا گیا کیسے اس نعمت کا شکر ادا کرو گے؟ فرمایا: جو کچھ خدا نے مجھے عطا کیا ہے اس کا شکر کروں گا اور اس سے التماس کی ہے کہ مجھے اپنی نعمتوں کے شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی نعمتوں کو مجھ پر زیادہ کرے۔

۲۶۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ اپنے اعمال کے ساتھ وارد محشر ہوں گے فقط اس کا عمل فائدہ مند ہے جس کے عمل کو میں اور علی علیہ السلام نے قبول کیا ہوگا۔

۲۶۳۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یا علیؑ! جس چیز کو میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں تمہارے لیے بھی پسند کرتا ہوں اور جس چیز کو میں اپنے لیے پسند نہیں کرتا تمہارے لیے بھی پسند نہیں کروں گا۔

۲۶۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام پہلے فرد ہیں جو حوضِ کوثر میں داخل ہوں گے اور پہلے فرد ہیں جس نے اسلام قبول کیا ہے۔

۲۶۵۔ حضرت علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے نزدیک میرے خاندان میں سے محبوب ترین فرد ہے اور اتنے اونچے مقام والا ہے کہ میں اس کو اپنے بعد جانشین بنا رہا ہوں۔

۲۶۶۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم فضیلت کے لحاظ سے میری امّت میں برترین فرد ہو اور صلح اور دوستی کے لحاظ سے سب سے آگے ہو

تم ان سب سے عاقل، دلیر، علیم اور مہربان ہو۔

۲۶۷۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد سے اور انہوں نے جابر سے نقل کیا اس نے کہا: میں اور عباس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اسی وقت حضرت علی علیہ السلام داخل ہوئے اور سلام کیا۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور کھڑے ہو کر ان سے مصافحہ کیا اور ان کی پیشانی کا بوسہ لیا اور ان کو اپنی دائیں جانب بٹھایا عباس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ ان کو دوست رکھتے ہیں؟ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چچا جان خدا کی قسم! خدا اس کو بہت زیادہ دوست رکھتا ہے۔ خدا نے ہر ایک پیغمبر کی نسل کو اس پیغمبر کی صُلب میں قرار دیا ہے اور میری نسل کو علی علیہ السلام کی صُلب میں قرار دیا ہے۔

۲۶۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے مجھے پانچ بخششیں اور علی علیہ السلام کو بھی پانچ بخششیں عطا کی ہیں مجھے گفتگو جامع اور علی علیہ السلام کو دانش جامع عطا کی مجھے پیغمبر اور ان کو وصی قرار دیا ہے اور مجھے کوثر اور ان کو سلسبیل عطا کی مجھے وحی سے اور ان کو الہام سے نوازا ہے مجھے رات کو آسمان پر لے گئے اور علی علیہ السلام کے لئے آسمان کے دروازے اور پردے کھلے ہوئے ہیں۔

۲۶۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم کو تین ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو کسی اور کو اور مجھے عطا نہیں کی گئیں مجھ جیسا تمہاری ہمسر کا باپ ہے اور میں اس طرح نہیں ہوں تم میری بیٹی صدیقہ کے شوہر ہو اور میں اس کی نظیر نہیں ہوں اور تم اپنے صلب میں حسن اور حسین علیہما السلام رکھتے ہو کہ میں ان دونوں کی مانند اپنی صلب میں نہیں رکھتا۔ لہذا آپ سب مجھ میں سے ہیں اور میں تم میں سے ہوں۔

۲۷۰۔ بیہقی نے اپنی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا آنحضرتؐ نے فرمایا: جو کوئی بھی یہ چاہتا ہے کہ علم آدمؑ اور پرہیزگاری نوحؑ اور بردباری ابراہیمؑ اور عظمت موسیٰؑ اور عبادت عیسیٰؑ پر

نظر کرے تو وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام پر نگاہ کرے۔

۲۷۱۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو حضرت ابراہیمؑ کی بُردباری، حضرت نوحؑ کی فرمانبرداری اور حضرت یوسفؑ کا حسن دیکھنا چاہے وہ علی علیہ السلام کے چہرے کو دیکھے۔

۲۷۲۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چند اصحاب بیٹھے ہوئے تھے، آنحضرت نے علی بن ابی طالب علیہ السلام پر نگاہ کی اور فرمایا: جو کوئی بھی یہ پسند کرتا ہے کہ جمالِ یوسفؑ اور سخاوتِ ابراہیمؑ اور حشمتِ سلیمانؑ اور قدرتِ داؤدؑ پر نگاہ کرے تو وہ اس مرد پر نگاہ کرے۔

۲۷۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مقرب فرشتوں کا بھائی ہے۔

۲۷۴۔ علی بن ابی طالب علیہ السلام نے گفتارِ خداوند: ''اَلْقِیَا فِیْ جَھَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ'' کے بارے میں نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جس وقت خداوند لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا تو یا علی علیہ السلام! میں اور تم عرش کے دائیں طرف مستقر ہوں گے، اس وقت خداوند مجھ سے اور تم سے کہے گا: کھڑے ہو جاؤ اور اپنے دشمنوں اور مخالفین اور منکروں کو آگ میں پھینک دو۔''

۲۷۵۔ عبدالسلام بن صالح ہروی نے امام رضا علیہ السلام سے اور حضرتؑ نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے مجھ سے بہتر اور پُرفضیلت کسی اور کو خلق نہیں کیا۔ علی علیہ السلام نے فرمایا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپؐ افضل ہیں یا جبرئیلؑ؟ فرمایا: یا علی علیہ السلام! خداوند نے اپنے بھیجے ہوئے پیغمبروں کو اپنے مقرب فرشتوں پر برتری عطا کی ہے اور مجھے تمام پیغمبروں اور رسولوں پر برتری عطا کی ہے اور میرے بعد یہ برتری تمہیں اور تمہارے

بعد ائمہ کو نصیب ہوگی۔ ملائکہ ہمارے اور ہمارے محبین کے خدمتگزار ہیں، یا علیؑ! جو عرش کو اٹھاتے ہیں اور اس کے اطراف میں موجود ہیں یہ سب اپنے پروردگار کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور اُن کے لئے جنہوں نے ہماری ولایت کو قبول کیا ہے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ یا علیؑ! اگر ہم نہ ہوتے تو خداوند آدمؑ اور حوّا کو خلق نہ کرتا اور بہشت اور دوزخ اور آسمان و زمین کو خلق نہ کرتا۔ کس طرح ہم فرشتوں پر برتر نہ ہوں جب کہ ہم توحید اور معرفتِ پروردگار اور تسبیح و تقدیس میں ان سے مقدّم تھے۔

۲۷۶۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی سے انہوں نے اپنے اَجدادِ بزرگوار سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جس وقت خداوند لوگوں کو جمع کرے گا میرے ساتھ پسندیدہ مقام کا وعدہ کیا جائے گا اور اس وعدہ کی وفا کی جائے گی۔ جب قیامت کا دن آ پہنچے گا، ایک منبر لگایا جائے گا جس کی ہزار سیڑھیاں ہوں گی اور وہ آپ کے منبر کی مانند نہیں ہے میں اس منبر پر بیٹھ جاؤں گا اور جبرئیلؑ پرچمِ حمد کو میرے ہاتھ میں دے گا اور کہے گا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ وہی پسندیدہ مقام ہے جس کا خدا نے آپؐ کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ بس میں علی علیہ السلام سے کہوں گا: اوپر آ جائیں: علی علیہ السلام مجھ سے ایک سیڑھی نیچے بیٹھ جائیں گے اور میں یہ پرچمِ حمد ان کو دے دوں گا اس کے بعد ''رضوان'' بہشت کی چابیاں لائے گا اور کہے گا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ وہی پسندیدہ مقام ہے جس کا خدا نے آپؐ کے ساتھ وعدہ کیا تھا اور چابیاں میرے ہاتھ میں دے گا اور میں ان کو علی علیہ السلام کے پاس رکھ دوں گا، اس وقت ''مالک'' خازنِ دوزخ آئے گا اور کہے گا: یا محمدؐ! یہ وہی پسندیدہ مقام ہے جس کا خدا نے آپؐ کے ساتھ وعدہ کیا تھا یہ دوزخ کی چابیاں ہیں، اپنے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کی نسل کو اور اپنی امت کے دشمنوں کو آگ میں ڈال دو میں چابیاں لے کر علی علیہ السلام کے پاس رکھ دوں

گا اس دن بہشت اور دوزخ میرے اور علی علیہ السلام کی فرمانبرداری میں ہوں گی دلہن سے بھی زیادہ جو اپنے شوہر کے تابع ہوتی ہے۔ یہ ہے کلامِ الٰہی کہ خداوند نے فرمایا: ''ہر کافر اور کُفر پیشہ کو جہنّم میں ڈال دو'' یعنی، یا محمدؐ اور یا علیؑ: اپنے دشمنوں کو آگ میں ڈال دو۔ اس کے بعد میں کھڑے ہو کر اس قدر خدا کی حمد و ثنا کروں گا کہ مجھ سے پہلے کسی نے ایسی ثنا نہیں کی ہوگی، پھر مُقرّب فرشتوں اور ان کے بعد بھیجے ہوئے پیغمبروں کی ثنا کروں گا۔

۲۷۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام اس دنیا میں نیک بخت اور آخرت میں صاحبانِ لیاقت میں سے ہیں۔

۲۷۸۔ حضرت علی علیہ السلام سے نقل ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مومنین کے سردار و رہبر ہیں اور مال منافقین کا رہبر ہے۔

۲۷۹۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان میں سے ہیں۔

۲۸۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان میں سے بہترین فرد ہیں

۲۸۱ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے بہترین بھائیوں میں سے ہیں۔

۲۸۲۔ اَنَس بن مالک کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ابو برزہ اسلمی کے پیچھے بھیجا اس وقت میں سن رہا تھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو برزہ! رب العالمین نے علی علیہ السلام کے بارے میں میرے ساتھ عہد کیا ہے اور فرمایا ہے علی علیہ السلام ہدایت کے پرچم اور ایمان کا سُتون اور میرے دوستوں کے پیشوا اور میرے تمام فرمانبرداروں کے راستہ کے نور ہیں۔ یا ابو برزہ! علی بن ابی طالب علیہ السلام قیامت کے دن میرے حوض پر میرے ساتھ ہیں، وہ میرے پرچم دار ہیں اور قیامت

کے دن پروردگار کی بہشت کی چابیاں اُن کے اختیار میں ہوں گی۔

۲۸۳۔ زید بن علی نے اپنے والدِ گرامی سے انہوں نے اپنے اَجداد اور انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا کہ آنحضرتؑ نے فرمایا: مجھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی دس خصوصیات حاصل ہوئی ہیں کہ میں پسند نہیں کرتا کہ ان میں سے ایک کو ان تمام کے بدلے میں جن پر خورشید کی شعاعیں پڑتی ہیں دے دوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یا علیؑ! تم اس دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو اور قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے قریب ٹھہرنے والے تم ہو اور بہشت میں میرا گھر تمہارے گھر کے سامنے ہوگا اس طرح جیسے دو دینی بھائیوں کا گھر ایک دوسرے کے سامنے ہوتا ہے اور تم میرے دوست، وزیر اور وصی ہو اور میرے خاندان میں سے اور مال کے بارے میں بھی اور جہاں پر میں مسلمانوں کے درمیان نہیں ہوں تم میرے جانشین ہو تم دنیا اور آخرت میں میرے پرچم دار ہو تمہارا دوست میرا دوست اور تمہارا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔

۲۸۴۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایسا مقام اور منزلت رکھتا تھا اس منزلت کو اور لوگ نہیں رکھتے تھے میں ہر صبح صادق کے وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے جاتا تھا اور کہتا تھا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام ہو۔ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گلہ صاف کرتے تھے تو میں گھر واپس آجاتا تھا ورنہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا۔

۲۸۵۔ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! تم میں ایسی سات خصلتیں پائی جاتی ہیں کہ قیامت کے دن کوئی بھی ان کے بارے میں آپ سے اظہار ناراضگی نہیں کرے گا۔ تم پہلے فرد ہو جو خدا پر ایمان لائے ہو اور تم دوسروں سے زیادہ وعدۂ خدا کے وفادار ہو اور دوسروں سے بہتر خدا کے فرمان کی اطاعت کرتے ہو اور دوسروں کی نسبت رعیّت

کے ساتھ بہت زیادہ مہربان ہو اور مساوات کی دوسروں سے بہتر رعایت کرتے ہو اور قضاوت کرنے میں دوسروں سے زیادہ عقل مند ہو اور قیامت کے دن تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہوگا۔

۲۸۶۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری آنکھ میں آبِ دھان ڈالا تو اس وقت سے میں آنکھ کے درد میں مبتلا نہیں ہوا۔

۲۸۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے لیے قابلِ اعتماد ہیں۔

۲۸۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام دوسرے لوگوں سے زیادہ خدا کے وعدے کے وفادار ہیں۔

۲۸۹۔ عمرؓ کہتے ہیں: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے، قیامت کے دن جس جگہ میں جاؤں گا تم بھی داخل ہو گے۔

۲۹۰۔ امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: تم ہاشمی خاندان کے ستارہ ہو۔

۲۹۱۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام خدا کے نزدیک میری امّت میں سے برتر ہیں۔

۱۷۔ مُباهَاةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَالْمَلائِكَةِ بِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ

۲۹۲۔ عَنْ جابِرِ بْنِ عَبدِاللّٰهِ الْانصاريِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليهِ وآلِهِ وسلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِيْ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كُلَّ يَوْمٍ عَلَى الْمَلائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ حَتّٰى يَقُولَ: بَخٍّ بَخٍّ هَنِيئاً لَكَ يا عَلِيُّ.(۱)

۱۔ينابيع المودة / ۲۳۱، ملحقات احقاق ۲۱/ ۲۵۸

۲۹۳ - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عليهِ السَّلَامُ :قَدْ بَاهَى اللّٰهُ بِکَ أَهْلَ سَبْعِ سَمَاوَاتِهِ.(۱)

۲۹۴ - بِالْإِسنَادِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :يَفْتَخِرُ يَوْمَ الْقِيامَةِ آدَمُ بِابْنِهِ شيثٍ، وَأَفْتَخِرُ أَنَابِعَلِيِّ بْنِ أَبِى طَالِبٍ.(۲)

۲۹۵ - فِيْ حَدِيْثٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ ...اوَإِنَّ الْمَلَائِکَةَ لَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ تُقَدَّسُ ذِکْرَهُ بِمَحَبَّتِکَ وَوِلَايَتِکَ، وَاللّٰهِ إِنَّ أَهْلَ مَوَدَّتِکَ فِي السَّمَاءِ لَأَكْثَرُ مِنْهُمْ فِي الْأَرْضِ....(۳)

۲۹۶ - اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ مَلَکَيْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَيَفْتَخِرَانِ عَلَى سَائِرِ الْأَمْلَاکِ،لِکَوْنِهِمَا مَعَ عَلِيٍّ، لِأَنَّهُمَا لَمْ يَصْعَدَا إِلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَطُّ بِشَيْءٍ يُسْخِطُهُ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام پر خُدا ، پیغمبرؐ اور فرشتوں کا فخر کرنا

۲۹۲۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند ہر روز اپنے مقرّب ملائکہ کے ساتھ علی بن ابی طالب علیہ السلام پر افتخار کرتا ہے حتّٰی کہ کہتا ہے واہ واہ! علیؑ! مُبارک ہو تم کو۔

۲۹۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: خداوند سات آسمانوں پر رہنے والوں کے ساتھ تم پر افتخار کرتا ہے۔

۱ ۔ احقاق الحق ۶/ ۱۰۵

۲ ۔ احقاق الحق ۶/ ۵۳۲، فرائد السمطین ۱/ ۲۳۲، البحار ۳۹/ ۴۹

۳۔ امالی الصدوق / ۲۷۲ ۴ ۔ الطرائف / ۷۹، مناقب علی بن ابیطالب / ۱۲۷

۲۹۴۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن آدمؑ اپنے بیٹے ''شیثؑ'' پر افتخار کریں گے اور میں علی بن ابی طالب علیہ السلام پر افتخار کروں گا۔

۲۹۵۔حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! فرشتے تیری محبت اور ولایت کے ذریعے خدا سے تقرب حاصل کرتے ہیں، خدا کی قسم تمہارے زمین والے دوستوں سے آسمان والے دوست زیادہ ہیں۔

۲۹۶۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کے دو موکّل فرشتے دوسرے ملائکہ پر افتخار کریں گے کیونکہ وہ علی علیہ السلام کے ساتھ ہیں اور ان کے کسی ایسے کام کو جو موجبِ خشمِ خدا ہو خدا کی طرف لے کر نہیں جاتے۔

۷۲۔ صُعُودُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ عَلىٰ مَنكَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِكَسرِ الْأَصْنَامِ

۲۹۷۔ بِالْإِسنَادِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ يَوْمَ فَتحِ مَكَّةَ :أَمَا تَرىٰ هٰذَا الصَّنَمَ بِأَعْلَى الْكَعْبَةِ؟ قَالَ :بَلىٰ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ :فَأَحْمِلُكَ فَتَنَاوَلُهُ؟فَقَالَ :بَلْ أَنَا أَحْمِلُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ جَهِدُوْا أَنْ يَحْمِلُوْا مِنِّيْ بَضْعَةً وَأَنَا حَيٌّ مَا قَدِرُوْا، وَلٰكِنْ قِفْ يَا عَلِيُّ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلىٰ سَاقَيْ عَلِيٍّ فَوْقَ الْقَرْبُوْسِ ثُمَّ اقْتَلَعَهُ مِنَ الْأَرْضِ بِيَدِهِ فَرَفَعَهُ حَتّٰى تَبَيَّنَ بَيَاضَ إِبِطَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ :مَاتَرىٰ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ :أَرىٰ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَّفَنِيْ بِكَ حَتّٰى أَنِّيْ لَوْ أَرَدْتُ أَنْ أَمَسَّ السَّمَاءَ

لَمَسْتُهَا، فَقَالَ لَهُ :تَنَاوَلِ الصَّنَمَ يَا عَلِيُّ فَتَنَاوَلَهُ ثُمَّ رَمٰى بِهِ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَحْتِ عَلِيٍّ وَتَرَكَ رِجْلَيْهِ فَسَقَطَ عَلَى الْأَرْضِ فَضَحِكَ .فَقَالَ لَهُ :مَا أَضْحَكَكَ يَا عَلِيُّ؟ فَقَالَ :سَقَطْتُ مِنْ أَعْلَى الْكَعْبَةِ فَمَا أَصَابَنِيْ شَيْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :وَكَيْفَ يُصِيْبُكَ شَيْءٌ وَإِنَّمَا حَمَلَكَ مُحَمَّدٌ، وَأَنْزَلَكَ جِبْرِيْلُ عَلَيهِمَا السَّلَامُ؟(۱)

حضرت علی علیہ السلام کا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش پر سوار ہو کر بُتوں کو توڑنا

۲۹۷۔ ابو ہُریرہ کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتحِ مکّہ کے دن علی علیہ السلام سے فرمایا: اس بُت کو خانہ کعبہ کی بلندی پر نہیں دیکھ رہے ہو؟ علی علیہ السلام نے عرض کی کیوں نہیں یا رسولِ خدا! پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو کندھے پر اُٹھاتا ہوں تا کہ بُت کو نیچے لے آؤ: علی علیہ السلام نے عرض کی نہ، میں آپؐ کو کندھے پر اُٹھاتا ہوں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم، اگر قبیلہ رَبیعہ اور مُضر تلاش و کوشش کریں کہ میرے زندہ ہوتے ہوئے میرے بدن کے ٹکڑے کو کندھے پر اٹھائیں اٹھا نہیں پائیں گے۔ لیکن یا علی علیہ السلام تم کھڑے ہو جاؤ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو زمین سے بلند کیا اور اتنا اوپر اٹھایا کہ آپ کے بغل کی سفیدی نمایاں ہوگئی، اس کے بعد ان سے فرمایا: یا علیؑ! کیا دیکھ رہے ہو؟ عرض کی میں دیکھ رہا ہوں کہ خداوند نے آپ کے توسّل سے مجھے اتنی شرافت عطا کی ہے کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کو چھو سکتا ہوں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! بت کو اٹھا لو علی علیہ السلام نے بت کو اٹھا کر

۱۔ مناقب علی بن ابیطالب / ۲۰۲، رواہ فی الطرائف / ۸۰ و کشف الیقین / ۴۴۶ باختلاف فی موارد

زمین پر پھینک دیا اسی دوران رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام کے قدموں کے نیچے سے ہٹ گئے امیر المومنین علیہ السلام زمین پر گر پڑے اور مسکرانے لگے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! مسکراتے کیوں ہو؟ عرض کی کعبہ کی بلندی سے گرا ہوں اور کوئی تکلیف ہی نہیں ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیسے چوٹ لگتی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو اٹھایا اور جبرئیل نے اتارا ہے۔

۷۳۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَيْلَةُ الْمَبِيتِ

۲۹۸۔ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى إِلٰى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنْ اِنْزِلَا إِلٰى عَلِيٍّ وَاحْرُسَاهُ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ إِلَى الصَّبَاحِ فَنَزَلَا إِلَيْهِ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: بَخٍّ بَخٍّ مَنْ مِثْلُكَ يَاعَلِيُّ قَدْ بَاهَى اللّٰهُ بِكَ مَلَائِكَتَهُ (وَاَوْرَدَ الْإِمَامُ الْغَزَالِيُّ فِيْ كِتَابِ إِحْيَاءِ الْعُلُوْمِ): أَنَّ لَيْلَةَ بَاتَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ عَلٰى فِرَاشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى إِلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ أَنِّيْ آخَيْتُ بَيْنَكُمَا وَجَعَلْتُ عُمْرَ أَحَدِكُمَا أَطْوَلَ مِنْ عُمْرِ الْآخَرِ، فَأَيُّكُمَا يُؤْثِرُ صَاحِبَهُ بِالْحَيَاةِ؟ فَاخْتَارَ كِلَاهُمَا الْحَيَاةَ وَأَحَبَّاهَا فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِمَا: أَفَلَا كُنْتُمَا مِثْلَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ آخَيْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ فَبَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ يَفْدِيْهِ بِنَفْسِهِ وَيُؤْثِرُهُ بِالْحَيَاةِ. اِهْبِطَا الْأَرْضَ فَاحْفَظَاهُ مِنْ عَدُوِّهِ، فَكَانَ جِبْرِيلُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَمِيكَائِيلُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ يُنَادِيْ وَيَقُوْلُ: بَخٍّ بَخٍّ مَنْ مِثْلُكَ يَابْنَ أَبِيْ طَالِبٍ، يُبَاهِي اللّٰهُ بِكَ الْمَلَائِكَةَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ.(۱)

۲۹۹۔ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى

۱۔ نور الابصار / ۹۶

جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَنِّي آخَيْتُ بَيْنَكُمَا وَجَعَلْتُ عُمْرَ أَحَدِكُمَا أَطْوَلَ مِنْ عُمْرِ صاحِبِهِ فَأَيُّكُمَا يُؤْثِرُ أَخَاهُ عُمْرَهُ؟ فَكِلاهُمَا كَرِهَا الْمَوْتَ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِمَا: أَنِّي آخَيْتُ بَيْنَ عَلِيٍّ وَلِيِّي وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّي فَآثَرَ عَلِيٌّ حَيَاةَ النَّبِيِّ فَرَقَدَ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ يَقِيهِ بِمُهْجَتِهِ، اِهْبِطَا إِلَى الْأَرْضِ وَاحْفَظَاهُ مِنْ عَدُوِّهِ فَهَبَطَا، فَجَلَسَ جَبْرَئِيلُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَمِيكَائِيلَ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَجَعَلَ جَبْرَائِيلُ يَقُولُ: بَخٍ بَخٍ! مَنْ مِثْلُكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكَ الْمَلَائِكَةَ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ.(١)

٣٠٠ ـ رَوَى أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَى جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَنِّي قَدْ آخَيْتُ بَيْنَكُمَا وَجَعَلْتُ عُمْرَ أَحَدِكُمَا أَطْوَلَ مِنْ عُمْرِ الْآخَرِ فَأَيُّكُمَا يُؤْثِرُ صَاحِبَهُ بِالْحَيَاةِ فَكِلَاهُمَا اخْتَارَا حُبَّ الْحَيَاةِ، فَأَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمَا: أَفَلَا كُنْتُمَا مِثْلَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ آخَيْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَبَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ يَقِيهِ (يَفْدِيهِ ن، خ) بِنَفْسِهِ اِهْبِطَا إِلَى الْأَرْضِ فَاحْفَظَاهُ مِنْ عَدُوِّهِ فَكَانَ جَبْرَائِيلُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَمِيكَائِيلُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَجَبْرَائِيلُ يُنَادِي: مَنْ مِثْلُكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ يُبَاهِي اللّٰهُ بِكَ الْمَلَائِكَةَ، وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِ: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ.(٢)

٣٠١ ـ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ عَلَيْهِ

---

١ ـ ينابيع المودة / ٩٢، الغدير ٢/ ٤٨ والطرائف / ٣٧ باختلاف في موارد

٢ ـ ارشاد القلوب / ٢٢٤، حلية الابرار ١/ ٢٨٠ باختلاف في موارد

السَّلامُ حِيْنَ بَاتَ عَلٰى فِرَاشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.(۱)

۳۰۲۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ وَمَعَهُ أَبُوبَكْرٍ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاً عَلَيهِ السَّلامُ أَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ وَيَتَغَشّٰى بِبُرْدَتِهٖ، فَبَاتَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ مُوَطِّناً نَفْسَهُ عَلَى الْقَتْلِ، وَجَاءَتْ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بُطُوْنِهَا يُرِيْدُوْنَ قَتْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَرَادُوْا أَنْ يَضَعُوْا عَلَيْهِ أَسْيَافَهُمْ فَهُمْ لَايَشُكُّوْنَ أَنَّهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: أَيْقِظُوْهُ لِيَجِدَ أَلَمَ الْقَتْلِ، وَيَرَى السَّيْفَ يَأْخُذُهُ، فَلَمَّا أَيْقَظُوْهُ فَرَأَوْهُ عَلِيّاً عَلَيهِ السَّلامُ تَرَكُوْهُ وَتَفَرَّقُوْا فِيْ طَلَبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر سونا

۲۹۸۔ بعض محدثین نے نقل کیا ہے کہ خداوند نے جبرئیل اور میکائیل کو وحی کی کہ علی علیہ السلام کے پاس جائیں اور اس رات سے لے کر صبح تک ان کی حفاظت کریں، پس جبرئیلؑ اور میکائیلؑ آسمان سے اترے اور کہا: واہ، واہ! یا علیؑ! خداوند اپنے فرشتوں کے ساتھ تم پر افتخار کر رہا ہے۔

غزالی نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں نقل کیا ہے کہ جس رات علی علیہ السلام رسولِ خداؐ کے بستر پر سوئے تو خداوند نے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ کو وحی کی کہ میں نے تمہارے درمیان اُخوّت کو

۱۔ امالی الطوسی ۲/۶۱، حلیة الأبرار ۱/۲۷۳، البحار ۱۹/۵۵

۲۔حلیة الابرار ۱/۲۷۵

برقرار کیا ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر پر طولانی کیا ہے تم میں سے کون اپنی زندگی کو دوسرے پر فدا کرے گا؟ ان دونوں نے اپنی زندگی کو اہمیت دی اور اپنی زندگی سے اُنس اور محبّت کا اظہار کیا خداوند نے ان دونوں کو وحی کی۔ آیا تم علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرح نہیں ہو کہ میں نے محمدؐ اور اُن کے درمیان اخوّت کو برقرار کیا ہے اور وہ پیغمبر کے بستر پر سوئے اور ان کی زندگی کو اپنی زندگی پر ترجیح دی اور اپنی جان کو ان پر فدا کر دیا؟ ابھی زمین پر اتریں اور ان کی دشمنوں سے حفاظت کریں۔ پس جبرئیلؑ ان کے سر کی طرف اور میکائیلؑ قدموں کی طرف کھڑے ہو گئے اور دونوں کہنے لگے واہ، واہ ہو ابوطالب کے فرزند پر جس پر خدا اپنے فرشتوں کے ساتھ افتخار کرتا ہے۔ تو اس وقت خداوند نے اس آیت کو نازل کیا ''بعض لوگ خدا کی رضایت حاصل کرنے کے لیے اپنی جانوں کو فروخت کر دیتے ہیں اور خدا اپنے بندوں پر مہربان ہے''۔

۲۹۹۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ پر وحی کی کہ میں نے تمہارے درمیان اخوّت کو برقرار کیا ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر پر طولانی کیا ہے۔ تم میں سے کون اپنی عمر کو اپنے بھائی پر نثار کرے گا؟ دونوں نے موت سے ناراضگی کا اظہار کیا۔ خداوند نے ان پر وحی کی کہ میں نے اپنے ولی علی علیہ السلام اور اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان اخوّت کو برقرار کیا ہے اور حضرت علی علیہ السلام نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو اپنی زندگی پر ترجیح دی ہے اور ان کے بستر پر سوئے اور اپنے خون سے ان کی حفاظت کی، ابھی زمین پر اتر جاؤ اور ان کی دشمنوں کے شر سے حفاظت کرو۔ پس دونوں اترے؛ جبرئیلؑ ان کے سرہانے اور میکائیلؑ ان کے قدموں کی طرف بیٹھ گئے، اور جبرئیلؑ نے کہا: واہ، واہ اے ابوطالب کے بیٹے: خداوند اپنے فرشتوں کے ساتھ تم پر افتخار کر رہا ہے اس وقت خداوند نے اس آیت کو نازل کیا'' وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ"۔

۳۰۰۔ابوسعید خُدری کہتا ہے: جس وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غارِ حرا کی طرف روانہ ہوئے، خداوند نے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ پر وحی نازل کی کہ میں نے تمہارے درمیان برادری برقرار کی ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر پر طولانی کیا ہے۔تم میں سے کون اپنی حیات کو دوسرے پر ایثار کرے گا؟ دونوں نے زندگی کے ساتھ محبّت کاانتخاب کیا۔خداوند نے ان پر وحی کی۔آیا تم علی بن ابی طالب علیہ السلام کی مثل نہیں ہو کہ میں نے ان کے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان برادری کو برقرار کیا علیؑ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر سوئے اور ان کی راہ میں فِدا کاری کی؟ ابھی زمین پر اُتر جاؤ اور ان کی ان کے دشمنوں کے شر سے حفاظت کرو۔پس جبرئیلؑ ان کے سرہانے اور میکائیلؑ ان کے قدموں کی طرف بیٹھ گئے، اور جبرئیلؑ ندا دے رہے تھے: اے ابو طالبؑ کے فرزند! تمہاری مثل کون ہے؟ خدا اپنے فرشتوں کے ساتھ تم پر افتخار کررہا ہے پس خداوند نے اس آیت کو علی علیہ السلام کی شان میں نازل فرمایا: " وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ"۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۰۷)

۳۰۱۔حکیم بن جبیر نے علی بن حسین علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے گفتارِ خداوند: "کچھ لوگ خدا کی خشنودی طلب کرنے کی خاطر اپنی جان کو بیچ دیتے ہیں کے بارے میں فرمایا: یہ آیت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر سوئے۔

۳۰۲۔اَنس بن مالک کہتے ہیں: جس وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ غار کی طرف روانہ ہوں اُس وقت ابو بکر بھی ان کے ساتھ تھے تو علی علیہ السلام سے فرمایا: یہ پوشاک اپنے اوپر ڈال کر ان

کے بستر پر سو جائیں۔علی علیہ السلام شہادت کے لئے تیار تھے ان کے بستر پر سو گئے قبیلہ قریش کے چند لوگ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے ان کے گھر میں داخل ہوئے تلوار نکالتے وقت ان کو یقین تھا کہ رسولِ خدا بستر پر سو رہے ہیں، ایک دوسرے سے کہنے لگے اس کو بیدار کریں تا کہ قتل ہونے کے درد کو محسوس کرے اور اپنے بدن پر تلوار کو چلتے دیکھے جب ان کو بیدار کیا دیکھا تو علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں ان کو چھوڑ کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھونڈنے کی جستجو میں لگ گئے، تو اس وقت خداوند نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا: ''وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ''

۷۴۔عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَيْلَةُ الْمِعْرَاجِ

۳۰۳۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُئِلَ: بِأَيِّ لُغَةٍ خَاطَبَكَ رَبُّكَ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ؟ فَقَالَ :خَاطَبَنِي بِلُغَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَأَلْهَمَنِيْ اَنْ قُلْتُ :يَا رَبِّ اِخَاطَبْتَنِيْ أَنْتَ أَمْ عَلِيٌّ؟ فَقَالَ :يَا أَحْمَدُ اِنَّا شَيْءٌ لَا كَالْاَشْيَاءِ، لَا أُقَاسُ بِالنَّاسِ وَلَا أُوْصَفُ بِالْاَشْبَاهِ،خَلَقْتُكَ مِنْ نُّوْرِيْ وَخَلَقْتُ عَلِيًّا مِنْ نُوْرِكَ، فَطَّلَعْتُ عَلٰى سَرَائِرِ قَلْبِكَ فَلَمْ أَجِدْ إِلٰى قَلْبِكَ أَحَبَّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ، فَخَاطَبْتُكَ بِلِسَانِهِ كَيْمَا يَطْمَئِنَّ قَلْبُكَ.(۱)

۳۰۴۔إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ

۱۔ کشف الیقین / ۲۲۹

الرَّابِعَةِ رَأَيْتُ صُورَةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ، فَقُلْتُ لِجَبرئيلَ :هٰذَا أَخِي عَلِيٌّ، فَأَوْحى إِلَيَّ أَنَّ هٰذا مَلَكٌ خَلَقَهُ اللّٰهُ عَلىٰ صُورَةِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ يَزُوْرُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يُسَبِّحُوْنَ وَيُكَبِّرُوْنَ وَثَوابُهُمْ لِمُحِبِّيْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ.(١)

٣٠٥ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَا مَرَرْتُ بِسَمَاءٍ إِلَّا وَأَهْلُهَا يَشْتَاقُوْنَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَمَا فِي الْجَنَّةِ نَبِيٌّ إِلَّا وَهُوَ يَشْتَاقُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.(٢)

٣٠٦ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْمِعْرَاجِ نَظَرْتُ تَحْتَ الْعَرْشِ أَمَامِي فَإِذَابِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَائِمًا أَمَامِي تَحْتَ الْعَرْشِ يُسَبِّحُ اللّٰهَ وَيُقَدِّسُهُ، قُلْتُ :يَا جَبرئيلُ سَبَقَنِيْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ قَالَ :لَا لٰكِنِّيْ أُخْبِرُكَ :إِعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُكْثِرُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالصَّلَاةِ عَلىٰ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ فَوْقَ عَرْشِهِ فَاشْتَاقَ الْعَرْشُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ فَخَلَقَ اللّٰهُ تَعالىٰ هٰذَا الْمَلَكَ عَلىٰ صُوْرَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ تَحْتَ عَرْشِهِ لِيَنْظُرَ إِلَيْهِ الْعَرْشُ فَيَسْكُنَ شَوْقُهُ، وَجَعَلَ تَسْبِيحَ هٰذَا الْمَلَكِ وَتَقْدِيْسَهُ وَتَمْجِيْدَهُ ثَوَاباً لِشِيْعَةِأَهْلِ بَيْتِكَ يَا مُحَمَّدُ.(٣)

١ـ بشارة المصطفىٰ / ١٦٠

٢ـ احقاق الحق ٦/ ١٠٨، ذخائر العقبىٰ / ٩٥، جواهر المطالب / ٢٥٧ باختلاف في موارد

٣ـ مناقب آل ابيطالب ٢/ ٢٣٣، البحار ٣٩/ ٩٧

حضرت علی علیہ السلام اور شبِ معراج

۳۰۳۔عبداللہ بن عمر کہتا ہے: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: خداوند نے شبِ معراج آپ سے کس زبان میں کلام کیا؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی زبان میں مجھے اِلہام کیا تا کہ میں یہ کہوں: پروردگار! تو میرے ساتھ ہم کلام ہے یا علیؑ؟ خداوند نے مجھ سے فرمایا: یا احمدؐ! میں ایک موجود ہوں لیکن نہ دوسری موجودات کی طرح اور لوگوں کے ساتھ میرا مُقایسہ ہی نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی میری مثل ہے۔ میں نے تم کو اپنے نُور سے خَلق کیا ہے اور علیؑ کو تیرے نُور سے خَلق کیا ہے میں نے تیرے دِل کے اندر جستجو کی ہے اور تیرے نزدیک کسی کو علی بن ابی طالب علیہ السلام سے زیادہ محبوب نہیں دیکھا اس لئے اس کی زبان میں تیرے ساتھ ہم کلام ہوا ہوں تا کہ تیرے دل کو سکون حاصل ہو جائے۔

۳۰۴۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس رات مجھے چوتھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے وہاں پر علی بن ابی طالب علیہ السلام کا دیدار کیا۔ جبرئیلؑ سے کہا یہ میرے بھائی علیؑ ہیں۔ مجھ پر وحی ہوئی کہ یہ ایک فرشتہ ہے جس کو خدا نے علی علیہ السلام کی شکل میں خَلق کیا ہے اور روزانہ ہزار فرشتے اس کی زیارت کرتے ہیں اور تسبیح و تقدیس کہتے ہیں اور ان کا ثواب علی علیہ السلام کے مُحِبّین کو ملتا ہے۔

۳۰۵۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں کسی ایسے آسمان سے نہیں گزرا مگر یہ کہ میں نے دیکھا اہلِ آسمان علی بن ابی طالب علیہ السلام کا اشتیاق رکھتے ہیں اور بہشت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں ہے جو علی بن ابی طالب علیہ السلام کے دیدار کا مشتاق نہ ہو۔

۳۰۶۔رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: معراج کی رات میں نے دیکھا کہ عرش کے نیچے میرے سامنے علی بن ابی طالب علیہ السلام کھڑے ہوئے ہیں اور خدا کی تسبیح وتقدیس کر رہے ہیں، میں نے کہا: یا جبرئیل! علی بن ابی طالب علیہ السلام مجھ سے پہلے پہنچ گئے ہیں؟ فرمایا: نہ لیکن میں آپ کو ایک خبر سناتا ہوں: جان لیں یا محمد ﷺ خداوند عرشِ مُعلّٰی پر علی علیہ السلام کی بہت زیادہ ثناء کرتا ہے اور اس پر درود بھیجتا ہے اور عرش علی علیہ السلام کے دیدار کا مشتاق ہے۔ خداوند نے اس فرشتہ کو علی علیہ السلام کی شکل میں اپنے عرش کے نیچے خلق کیا ہے تا کہ عرش اُس کو دیکھے اور اس کے اشتیاق کا شعلہ کم ہو جائے اور خداوند نے اس فرشتے کی تسبیح اور تقدیس وتمجید کے ثواب کو تمہارے خاندان کے پیروکاروں کے لیے مقرر کیا ہے۔

۷۵۔عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَلَیْلَةُ الْبَدْرِ

۳۰۷۔وَمِنْ مَقَامَاتِهِ فِی غَزْوَةِ بَدْرٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّم بَعَثَهُ لَیْلَةَ الْبَدْرِ أَنْ یَأْتِیَهُ بِالْمَاءِ حِیْنَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ :مَنْ یَلْتَمِسُ لَنَا الْمَاءَ ؟ فَسَکَتُوا عَنْهُ فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ :أَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَأَخَذَ الْقِرْبَةَ وَأَتَی الْقُلَیْبَ فَمَلَأَ الْقِرْبَةَ وَأَخْرَجَهَا جَاءَتْ رِیحٌ فَأَهْرَقَتْهُ ثُمَّ عَادَ إِلَی الْقُلَیْبِ فَجَاءَتْ رِیْحٌ فَأَهْرَقَتْهُ فَلَمَّا کَانَتِ الرَّابِعَةُ مَلَأَهَا فَأَتَی بِهَا إِلَی النَّبِیِّ فَأَخْبَرَهُ بِخَبَرِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الرِّیْحُ الْأُوْلٰی فَجَبْرَئِیلُ فِیْ أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ سَلَّمُوْا عَلَیْکَ وَأَمَّا الرِّیحُ الثَّانِیَةُ فَمِیکَائِیلُ فِیْ أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ سَلَّمُوْا عَلَیْکَ وَأَمَّا الرِّیحُ الثَّالِثَةُ فَإِسْرَافِیلُ فِیْ أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ سَلَّمُوْا عَلَیْکَ.(۱)

۳۰۸۔بِالْإِسْنَادِ، عَنْ عَلِیٍّ عَلیهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا کَانَتْ لَیْلَةُ بَدْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۔ اعلام الوریٰ/ ۱۹۲، مناقب آل ابیطالب ۲/ ۲۴۲ باختلاف فی موارد، رواه فی سفینة البحار ۸/ ۳۱۴ والبحار ۴۰/ ۷

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ يَسْتَقِى لَنَا مِنَ الْمَاءِ ؟ فَأَحْجَمَ النَّاسُ قَالَ :فَقُمْتُ فَاَحْتَضَنْتُ قِرْبَةً ثُمَّ أَتَيْتُ قَلِيباً بَعِيْدَ الْقَعْرِ مُظْلِماً فَانْحَدَرْتُ فِيهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى جَبْرَئِيلَ وَمِيْكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ تَأَهَّبُوا لِنُصْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَحِزْبِهِ فَهَبَطُوا مِنَ السَّمَاءِ ، لَهُمْ دَوِيٌّ يَذْهَلُ مَنْ يَسْمَعُهُ فَلَمَّا حَاذَوُا الْقَلِيْبَ وَقَفُوا وَسَلَّمُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ إِكْرَامًا وَّتَبْجِيْلاً وَّتَعْظِيْمًا.(۱)

حضرت علیؑ اور شبِ بدر

۳۰۷۔حضرت علیؑ کی منزلت میں سے ایک منزلت اور مقام یہ ہے کہ جنگِ بدر کے موقع پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو پانی لانے کے لئے بھیجا، اس وقت اپنے اصحاب سے فرمایا: کون ہمارے لیے پانی لائے گا؟ سب خاموش ہوگئے علیؑ نے عرض کی۔اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میں پانی لاؤں گا بس مشک اٹھائی اور کنویں پر پہنچے مشک پُر کی کہ اچانک ہوا چلی اور مشک کا پانی زمین پر گر گیا علیؑ دوبارہ کنوئیں پر آئے اور مشک بھری، اس مرتبہ بھی ہوا چلی اور پانی زمین پر گر گیا۔ یہاں تک کہ چوتھی بار مشک کو پُر کیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور پورا ماجرا ان کو سنایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلی ہوا جو چلی تو اس وقت جبرئیلؑ نے ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہیں سلام کیا اور دوسری ہوا جو چلی وہ میکائیلؑ تھے اس نے بھی ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہیں سلام کیا اور تیسری ہوا اسرافیلؑ تھے جس نے ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہیں سلام کیا۔

۳۰۸۔علیؑ نے فرمایا: اُسی رات جس دن جنگِ بدر شروع ہوئی، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کون ہمارے لیے پانی لائے گا؟ سب نے انکار کیا میں کھڑا ہوا اپنے ساتھ مشک اٹھائی

۱۔ تذکرۃ الخواص / ۵۰، مناقب آل ابیطالب ۲ / ۲۴۱ مرسلاً باختلاف فی موارد

اورایک گہرے اور تاریک کنویں پر پہنچا اور کنویں میں داخل ہوا اس وقت خداوند نے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اور اسرافیلؑ پر وحی کی کہ وہ جنگ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدد کرنے کے لیے تیار رہیں، ملائکہ آسمان سے اِس طرح اترے کہ سب کانوں نے ان کے آنے کی آواز سنی اور تمام چیزوں سے بے خبر ہوگئے۔ جب کنویں کے قریب پہنچے تو سب نے کھڑے ہو کر احترام اور تعظیم سے مجھے سلام کیا۔

۷۶۔ اِنَّ عَلِیّاً اِنْتَجَاہُ اللّٰہُ

۳۰۹۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلِیّاً عَلَیْہِ السَّلَامُ یَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاہُ فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاہُ مَعَ ابْنِ عَمِّہٖ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: مَا انْتَجَیْتُہٗ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ انْتَجَاہُ.(۱)

۳۱۰۔ بِالْاِسْنَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: فِیْ غَزْوَۃِ الطَّائِفِ دَعَا عَلِیّاً عَلَیْہِ السَّلَامُ فَنَاجَاہُ، فَقَالَ النَّاسُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ: اِنْتَجَاہُ دُوْنَنَا، فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ خَطِیْباً فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ، ثُمَّ قَالَ: اَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ: اِنِّیْ انْتَجَیْتُ عَلِیّاً وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا انْتَجَیْتُہٗ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ انْتَجَاہُ.(۲)

۱۔ فضائل الخمسۃ ۲/۱۷۱، صحیح الترمذی ۱۳/۱۷۳، ذخائر العقبی /۸۵، التاج ۳۳۲/۲

۲۔ الاختصاص / ۱۹۵

خدا کا حضرت علی علیہ السلام سے راز بیان کرنا

۳۰۹۔ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واقعۂ طائف میں حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اوران سے راز کی باتیں کیں لوگوں نے کہا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ راز کی گفتگو طولانی ہوگئی۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اس راز کی گفتگو نہیں کر رہا تھا بلکہ خدا اس کے راز بیان کرر ہا تھا۔

۳۱۰۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: رسولِ خدا نے جنگِ طائف میں حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اوران سے راز کی باتیں کہیں۔ لوگوں نے بالخصوص ابوبکر اور عمر نے کہا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام سے راز کی باتیں کرر ہے ہیں ہم سے نہیں کرتے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا حمد اور ثناءِ الٰہی کے بعد فرمایا: اے لوگو آپ کہتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام سے راز بیان کیا ہے خُدا کی قسم میں نے اس سے راز بیان نہیں کیا بلکہ خدا نے اس سے راز میں گفتگو کی ہے۔

۷۷۔ حَدِیثُ النَّجْوٰی

۳۱۱۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ :إِنَّ فِی کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَآیَةً مَا عَمِلَ بِهَا أَحَدٌ قَبْلِی، وَلَا یَعْمَلُ بِهَا أَحَدٌ بَعْدِی :یَآ أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا إِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوَاکُمْ صَدَقَةً .قَالَ :فُرِضَتْ ثُمَّ نُسِخَتْ.(۱)

۳۱۲۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :کَانَ مَنْ نَاجَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَصَدَّقَ بِدِیْنَارٍ، وَکَانَ أَوَّلَ مَنْ صَنَعَ ذٰلِکَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ عَلَیهِ السَّلَامُ.(۲)

۱۔ فضائل الخمسة ۱/۲۹۳

۲۔ فضائل الخمسة ۱/۲۹۵

۳۱۳۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :نُهُوْا عَنْ مُنَاجَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی يُقَدِّمُوْا صَدَقَةً، فَلَمْ يُنَاجِهٖ إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهٗ قَدْ قَدَّمَ دِيْنَارًا فَتَصَدَّقَ بِهٖ، ثُمَّ نَاجَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ عَنْ عَشْرِ خِصَالٍ ثُمَّ نَزَلَتِ الرُّخْصَةُ.(۱)

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کرنا

۳۱۱۔ مجاہد کہتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے فرمایا: کتاب خدا میں یہ جو آیت آئی ہے کہ اے ایماندارو! جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی میں کوئی بات کرنی ہو تو پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو کہ یہ تمہارے واسطے بہتر اور پاکیزہ بات ہے اس پر مجھ سے پہلے کسی نے عمل نہیں کیا اور نہ کرے گا کیونکہ یہ حکم پہلے واجب ہوا لیکن بعد میں منسوخ ہو گیا۔

۳۱۲۔ مجاہد کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو شخص بھی سرگوشی کرتا ایک دینار خیرات کرتا۔ اور جس نے سب سے پہلے ایک دینار صدقہ دینے کی طرح ڈالی وہ علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔

۳۱۳۔ مجاہد کہتے ہیں کہ لوگوں کو صدقہ دینے سے پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی میں بات کرنا منع تھا۔ صرف علی علیہ السلام نے ایک دینار صدقہ دیا اور آپ سے بات کی اور آپ سے دس خصلتوں کے بارے میں پوچھا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کی اجازت دے دی گئی۔

۷۸۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمُبَاهَلَةِ

۳۱۴۔ قَضِيَّةُ الْمُبَاهَلَةِ تَدُلُّ عَلٰى فَضْلٍ تَامٍّ وَوَرَعٍ كَامِلٍ لِمَوْلَانَا أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

۱۔ فضائل الخمسة ۱/ ۲۹۵

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلِوَلَدَيْهِ وَزَوْجَتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ. حَيْثُ اسْتَعَانَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ الْفَتْحِ وَقَوِيَ سُلْطَانُهُ، وَفَدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْوُفُودُ. مِنْهُمْ مَنْ أَسْلَمَ وَمِنْهُمْ مَنِ اسْتَأْمَنَ لِيَعُوْدَ إِلَى قَوْمِهِ بِرَأْيِهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) فِيهِمْ. وَكَانَ مِمَّنْ وَفَدَ عَلَيْهِ أَبُو حَارِثَةَ أُسْقُفُ نَجْرَانَ فِي ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا مِّنَ النَّصَارٰى، مِنْهُمُ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ وَعَبْدُ الْمَسِيْحِ، فَقَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَعَلَيْهِمْ لِبَاسُ الدِّيْبَاجِ وَالصُّلُبُ، فَصَارَ إِلَيْهِمُ الْيَهُودُ وتَسَاءَلُوا (تَسَاكُوا خ ل) بَيْنَهُمْ. فَقَالَتِ النَّصَارٰى لَهُمْ: لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ الْيَهُوْدُ: لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ كَمَا حَكَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ. فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ عَلَيهِ السَّلَامُ الْعَصْرَ تَوَجَّهُوْا إِلَيْهِ، يَقْدُمُهُمُ الْأُسْقُفُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا تَقُوْلُ فِي السَّيِّدِ الْمَسِيْحِ؟ فَقَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ، اصْطَفَاهُ وَانْتَجَبَهُ. فَقَالَ الْأُسْقُفُ: أَتَعْرِفُ لَهُ أَبًا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَكُنْ عَنِ النِّكَاحِ، فَيَكُوْنَ لَهُ أَبٌ. قَالَ: فَكَيْفَ قُلْتَ: إِنَّهُ عَبْدٌ مَخْلُوقٌ، وَأَنْتَ لَمْ تَرَ عَبْدًا مَخْلُوقًا إِلَّا عَنْ نِكَاحٍ وَلَهُ وَالِدٌ؟

فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْآيَاتِ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: إِنَّ مَثَلَ عِيسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ آدَمَ إِلٰى قَوْلِهِ: فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ فَتَلَاهَا عَلَى النَّصَارٰى، وَدَعَاهُمْ إِلَى الْمُبَاهَلَةِ، وَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ أَخْبَرَنِيْ أَنَّ الْعَذَابَ يَنْزِلُ عَلَى الْمُبْطِلِ عَقِيْبَ الْمُبَاهَلَةِ، وَيَتَبَيَّنُ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ. فَاجْتَمَعَ الْأُسْقُفُ وَأَصْحَابُهُ وَتَشَاوَرُوْا، فَاتَّفَقَ رَأْيُهُمْ عَلَى اسْتِنْظَارِهِ إِلٰى صَبِيْحَةِ غَدٍ. فَلَمَّا رَجَعُوْا إِلٰى رِحَالِهِمْ (رِجَالِهِمْ خ ل)، قَالَ الْأُسْقُفُ: انْظُرُوْا مُحَمَّدًا، فَإِنْ غَدَا بِأَهْلِهِ وَوُلْدِهِ فَاحْذَرُوْا مُبَاهَلَتَهُ، وَإِنْ غَدَا بِأَصْحَابِهِ فَبَاهِلُوْهُ فَإِنَّهُ عَلٰى غَيْرِ شَيْءٍ. وَقَالَ الْعَاقِبُ: وَاللّٰهِ، لَقَدْ عَلِمْتُمْ (عَرَفْتُمْ خ ل)، يَا مَعْشَرَ النَّصَارٰى، أَنَّ

مُحَمَّدًا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ، وَلَقَدْ جاءَكُمْ بِالفَصْلِ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكُمْ .وَاللّٰهِ، مَا بَاهَلَ قَوْمٌ نَبِيّاً قَطُّ فَعَاشَ كَبِيرُهُمْ وَلا نَبَتَ صَغِيرُهُمْ،وَلَئِنْ فَعَلْتُمْ لَتَهْلِكُنَّ .فَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا إِلْفَ دِينِكُمْ وَالْإِقَامَةَ عَلىٰ مَا أَنْتُم عَلَيهِ، فَوادِعُوا الرَّجُلَ وَانْصَرِفُوا إِلَى بِلادِكُمْ .فَأَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ، وَقَدْ جَاءَ آخِذاً بِيَدِ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَمْشِيَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفَاطِمَةُ (عَلَيْهَا السَّلَامُ) تَمْشِي خَلْفَهُ، فَسَأَلَ الْأُسْقُفُ عَنْهُمْ.فَقَالُوا :هٰذَا ابْنُ عَمِّهِ وَصِهْرُهُ وَأَبُو وُلْدِهِ وَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيْهِ؛ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. وَهٰذَانِ الطِّفْلانِ ابْنَا ابْنَتِهِ مِنْ عَلِيٍّ وَهُمَا مِنْ أَحَبِّ الْخَلْقِ إِلَيْهِ، وَهٰذِهِ الْجَارِيَةُ فَاطِمَةُ ابْنَتُهُ، وَهِيَ أَعَزُّ النَّاسِ عِنْدَهُ وَأَقْرَبُهُمْ إِلَى قَلْبِهِ.

فَنَظَرَ الْأُسْقُفُ إِلَى العاقِبِ وَالسَّيِّدِ وَعَبْدِ الْمَسِيحِ، وَقَالَ لَهُمْ :انْظُرُوا، قَدْ جَاءَ بِخَاصَّتِهِ مِنْ وُلْدِهِ وَأَهْلِهِ لِيُبَاهِلَ بِهِمْ وَاثِقاً بِحَقِّهِ .وَاللّٰهِ مَا جَاءَ بِهِمْ وَهُوَ يَتَخَوَّفُ الْحُجَّةَ عَلَيْهِ فَاحْذَرُوا مُبَاهَلَتَهُ. وَاللّٰهِ لَوْ لَا مَكَانَةُ قَيْصَرٍ لَأَسْلَمْتُ لَهُ، وَلٰكِنْ صَالِحُوهُ عَلَى مَا يَتَّفِقُ بَيْنَكُمْ (سبق نبيكم خ ل) وَارْجِعُوا إِلَى بِلَادِكُمْ وَارْتَؤُوا (ارْتَادُوا) لِأَنْفُسِكُمْ.

يَا مَعْشَرَ النَّصارىٰ، إِنِّي لَأَرىٰ (لَأَرىٰ وَاللّٰهِ خ ل) وُجُوهًا لَوْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يُزِيلَ جَبَلًا مِنْ مَكَانِهِ لَأَزَالَهُ بِهَا، فَلَا تُبَاهِلُوهُ فَتَهْلَكُوا وَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ نَصْرَانِيٌّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.(١)

١ـ كشف اليقين / ٢١٣، الارشاد للمفيد / ٨٩ باختلاف في موارد، رواه في الطرائف / ٤٢ ملخصاً، والاختصاص / ١٠٩ باختلاف كثير

مُباہلہ میں حضرت علی علیہ السلام کا مقام

۳۱۴۔ مُباھَلہ کا واقعہ امیر المؤمنین علیہ السلام اور ان کی شریکِ حیات اور دو فرزندوں کی فضیلت بیان کرر ہا ہے، چونکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح اور کامیابی کے بعد اسلام کے پھیلانے کے لیے ان سے مدد لی اس کے بعد لوگ گروہ کی صورت میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تھے اور چند لوگ اسلام قبول کر لیتے تھے اور ان میں سے چند لوگ پناہ لیتے تھے تا کہ وہ اپنی قوم کے پاس جا کر پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدبیر اور تجویز کو ان سے بیان کریں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے والے لوگوں میں نجران کا اَسقف ابوحارثہ تھا۔ وہ تیس عیسائیوں کو لے کر جن میں عاقب ، سیّد اور عبدالمسیح شامل تھے نماز عصر کے وقت مدینہ میں داخل ہوا ۔ انہوں نے ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے اور صلیب بھی ان کے ہمراہ تھی؛ یہودی ان کے پاس آئے اور ان کے درمیان مسائل زیرِبحث آئے۔ عیسائیوں نے کہا: تم کسی چیز پر کاربند نہیں ہو اور یہودیوں نے کہا تم عیسائی کسی چیز پر کاربند نہیں ہو اس مطلب کو خداوند نے قرآن میں بیان کیا ہے۔ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عصر پڑھی تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے، پادری نے جو سب سے آگے تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: یا محمدؐ! مسیحؑ کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسیحؑ خدا کا بندہ ہے اور خدا نے اس کا انتخاب کیا ہے۔ پادری نے کہا: آیا آپ معتقد ہیں کہ اس کا باپ ہے؟ فرمایا: وہ اِزْدِواج کے ذریعہ متولّد نہیں ہوئے کہ ان کا باپ ہو۔ پادری نے کہا: آپ کس طرح فرما رہے ہیں کہ وہ خدا کی مخلوق اور بندہ ہے۔ حتّٰی کہ کوئی بندہ مخلوق نہیں ہے مگر یہ کہ وہ اِزْدِواج کے ذریعہ پیدا ہوا ہو اور اس کا باپ بھی ہو؟ اس وقت خداوند نے ان آیات کو نازل کیا: ”بے شک اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدمؑ کی سی ہے...“ یہاں تک ”بس

خدا لعنت کرے جھوٹوں پر" اور پیغمبر ﷺ نے یہ آیات پڑھ کر سنائیں اور انہیں مُباہلہ کی دعوت دی اور فرمایا: خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ مُباہلہ کے بعد اہلِ باطل پر عذاب نازل ہوگا اور حق باطل سے جُدا ہوگا۔ پادری اور اس کے ساتھی جمع ہوئے اور تبادلۂ خیالات کیا۔ سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ کل صبح تک انتظار کیا جائے، جب اپنے مقام پر پہنچے تو ابو حارثہ نے کہا: دیکھو! اگر کل محمد ﷺ اپنے بچّوں اور خاندان کے ساتھ آئیں تو مُباہلہ نہ کرنا اور اگر اپنے اصحاب کے ساتھ آئیں تو بغیر کسی خوف کے مُباہلہ کرنا عاقب نے کہا: اے عیسائیوں کے گروہ! خدا کی قسم: تم اچھی طرح جانتے ہو کہ محمدؐ خدا کا بھیجا ہوا پیغمبر ہے اور اس نے تمہارے پیغمبروں کے بارے میں آخری گفتگو کی ہے خدا کی قسم! آج تک کوئی ایسا نہیں ہے جس نے نبیوں کے ساتھ مُباہلہ کیا ہو اور ان کے بزرگ اور بڑے باقی اور بچے سالم رہے ہوں! اگر تم نے مُباہلہ کیا تو قطعاً ہلاک ہو جاؤ گے اگر آپ اپنے دین پر ضد کر رہے ہیں اور اپنے عقیدے پر باقی ہیں تو اس شخص کو چھوڑ دیں اور اپنے شہر واپس چلے جائیں دوسرے دن رسولِ خدا ﷺ کے پاس آئے، دیکھا کہ رسولِ خداؐ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور حسَن اور حُسین علیہما السلام سب سے آگے اور فاطمہ علیہا السلام سب سے پیچھے چل رہے تھے، پادری نے ان کے بارے میں پوچھا، کہا گیا: یہ ان کے چچا کے بیٹے ان کے داماد اور ان کے بیٹوں کے باپ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں کہ ان کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں اور یہ خاتون ان کی بیٹی ہے جو ان کے نزدیک لوگوں میں سے سب سے زیادہ عزیز ہے اور سب سے زیادہ ان کے دل میں مقام رکھتی ہے پادری نے عاقب، سید اور عبدالمسیح کی طرف دیکھا اور ان سے کہا دیکھیے وہ اپنے خاندان اور فرزندوں کو ساتھ لائے ہیں تا کہ ان کے وسیلہ سے مُباہلہ کریں اور وہ اپنے حق پر مطمئن ہیں، خدا کی قسم! وہ اس خوف سے ان کو ساتھ نہیں لائے کہ حجت ان کے خلاف

میں تمام ہوگی اس لیے ان کے ساتھ مُباہلہ کرنے سے پرہیز کریں۔ خدا کی قسم! اگر مجھے قیصر کی منزلت اور مقام کی حرص نہ ہوتی تو میں اسلام لے آتا ابھی آپ جس چیز پر متفق ہیں ان سے صلح کرلیں اور اپنے شہروں کو واپس چلے جائیں اور اپنے کاروبار میں مصروف ہوجائیں اے عیسائیوں کے گروہ! میں ایسے نورانی چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر خدا چاہے تو ان کی خاطر پہاڑوں کو اپنی جگہ سے حرکت دے سکتا ہے بس ان کے ساتھ مُباہلہ نہ کرنا ورنہ نابُود ہو جاؤ گے اور قیامت تک اس زمین پر کوئی مسیحی باقی نہیں رہے گا۔

۷۹۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَدِيثُ رَدِّ الشَّمْسِ

۳۱۵۔ فَرُوِیَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّهَا قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ ذَاتَ يَوْمٍ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَاتَتْهُ الْعَصْرُ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ عَلِيّاً فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَرَأَيْتُهَا وَاللّٰهِ غَرَبَتْ ثُمَّ طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ وَلَمْ يَبْقَ جَبَلٌ وَلَا أَرْضٌ إِلَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى قَامَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ غَرَبَتْ. (۱)

۳۱۶۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَجَاءَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّاهَا، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ عِنْدَ ذٰلِكَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ حِجْرِهِ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ أَمَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟

۱۔ الفقیه ۱/ ۱۳۰، امالی المفید/ ۹۴، وتذکرة الخواص/ ۵۳ باختلاف فی موارد

فَقَالَ :لَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ .فَقَالَ :اَللّٰھُمَّ إِنَّ عَلِیّاً کَانَ فِیْ طَاعَتِکَ فَارْدُدْ عَلَیْہِ الشَّمْسَ، فَرُدَّتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ عِنْدَ ذٰلِکَ.(۱)

علی علیہ السلام اور سورج کے واپس لوٹ آنے کی حدیث

۳۱۵۔اسماء بنت عُمَیْس سے روایت نقل ہوئی ہے اس نے کہا: ایک دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک حضرت علی علیہ السلام کے دامن میں رکھا ہوا تھا اس وقت انہیں نیند آ گئی اور علی علیہ السلام سے نمازِ عصر قضاء ہوگئی چونکہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''خُدایا! علیؑ ہمیشہ تیری اور تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں رہا ہے سورج کو اس کے لئے واپس پلٹا دے'' اسماء کہتی ہیں، خدا کی قسم سورج غروب ہو چکا تھا میں نے دیکھا دوبارہ طلوع ہوا اور کوئی ایسا پہاڑ اور زمین نہیں تھی جس پر اس کی روشنی نہ پڑی ہو علی علیہ السلام اٹھے اور وضو کیا نماز پڑھی اس وقت پھر سورج غروب ہو گیا۔

۳۱۶۔امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ ایک دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کی نماز پڑھ چکے تھے اُس وقت علی علیہ السلام نے نمازِ عصر نہیں پڑھی تھی آپؑ داخل ہوئے، اس وقت خداوند نے اپنے پیغمبرؐ پر وحی بھیجی، پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مُبارک علی علیہ السلام کے دامن میں رکھا جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر علی علیہ السلام کے دامن سے اٹھایا تو سورج غروب ہو چکا تھا، علی علیہ السلام سے پوچھا: کیا تم نے عصر کی نماز نہیں پڑھی؟ عرض کی نہیں اے پیغمبرِ خدا پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خُدایا! علی علیہ السلام ہمیشہ تیری اطاعت میں رہا ہے سورج کو اس کے لیے واپس پلٹا دے اس وقت سورج واپس لوٹ آیا۔

۱۔ اثبات الھداۃ ۱/۳۲۱، البحار ۴۱/۱۶۹، جواھر المطالب ۱/ ۱۰۹ باختلاف فی موارد

٨٠ـ تَسْلِيمُ الشَّمْسِ عَلىٰ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ

٣١٧ـ بِالْإِسْنادِ، عَنِ الْمُرْتَضىٰ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليهِ السَّلامُ، عَنِ الْمُصْطَفىٰ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ :أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ :يَا أَبَا الْحَسَنِ، كَلِّمِ الشَّمْسَ فَإِنَّها تُكَلِّمُكَ .قَالَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ :اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَبْدُالْمُطِيعُ لِلّٰهِ فَقَالَتْ الشَّمْسُ :وَعَلَيْكَ السَّلامُ يا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ وَإِمَامَ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدَ الْغُرِّالْمُحَجَّلِينَ .يا عَلِيُّ، أَنْتَ وَشِيعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ. يَا عَلِيُّ، أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ أَنْتَ، وَأَوَّلُ مَنْ يُحْيىٰ مُحَمَّدٌ ثُمَّ أَنْتَ، وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسىٰ مُحَمَّدٌ ثُمَّ أَنْتَ .ثُمَّ انْكَبَّ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ سَاجِدًا وَعَيْناهُ تَذْرِفَانِ بِالدُّمُوعِ، فَانْكَبَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا أَخِي وَحَبِيبِي .اِرْفَعْ رَأْسَكَ فَقَدْ بَاهَى اللّٰهُ بِكَ أَهْلَ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ.(١)

٣١٨ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا أَبَا الْحَسَنِ، أَتُحِبُّ أَنْ أُرِيَكَ كَرَامَتَكَ عَلَى اللّٰهِ؟ قَالَ :نَعَمْ، بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ.

قَالَ :إِذَا كَانَ غَدًا فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّمْسِ مَعِيَ فَإِنَّهَا سَتُكَلِّمُكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعالىٰ.

قَالَ :فَمَاجَت قُرَيْشٌ وَالْأَنْصارُ بِأَجْمَعِهِمْ، فَلَمَّا أَصْبَحَ صَلَّى الْغَدَاةَ، وَأَخَذَ

١ـ اليقين/١٦٥؛ البحار ٤١/١٦٩ باختلاف يسير، المناقب للخوارزمي/ ١١٣ باختلاف في موارد

بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَانْطَلَقَا، ثُمَّ جَلَسَا يَنْتَظِرَانِ طُلُوعَ الشَّمْسِ، فَلَمَّا طَلَعَتْ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ، كَلِّمْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَأَنَّهَا سَتُكَلِّمُكَ.

فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ :اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ أَيُّهَا الْخَلْقُ السَّامِعُ الْمُطِيعُ.

فَقَالَتِ الشَّمْسُ :وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، يَا خَيْرَ الْأَوْصِيَاءِ لَقَدْ أُعْطِيتَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، فَقَالَ عَلِيٌّ:مَاذَا أُعطِيتُ . قَالَتْ :لَمْ يُؤْذَنْ لِي أَنْ أُخْبِرَكَ فَيَفْتَتِنُ النَّاسُ، وَلٰكِنْ هَنِيئاً لَكَ، الْعِلْمُ وَالْحِكْمَةُ فِي الدُّنْيَا، وَأَمَّا فِي الْآخِرَةِفَأَنْتَ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى :فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۝

وَأَنْتَ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهِ:أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُوْنَ۝ فَأَنْتَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي خَصَّكَ اللّٰهُ بِالْإِيمَانِ .وَرُوِيَ أَنَّ الشَّمْسَ كَلَّمَتْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.(۱)

سورج کا حضرت علی علیہ السلام کو سلام کرنا

۳۱۷۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبروں کے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: یا اباالحسن! سورج کے ساتھ گفتگو کرو اور وہ بھی تم سے گفتگو کرے گا، حضرت علی علیہ السلام نے خورشید سے مخاطب ہو کر فرمایا: سلام ہو تم پر اے خدا کے فرمانبردار بندے!

۱۔ الثاقب فی المناقب / ۲۵۵

سورج نے جواب میں کہا: سلام ہو تم پر اے امیر المؤمنین علیہ السلام اے پرہیز گاروں کے پیشوا اور سفید چہروں کے رہبر، یا علیؑ! تم اور تمہارے شیعہ بہشت میں ہوں گے، یا علیؑ! وہ پہلے شخص جن کے سامنے زمین پھٹ جائے گی محمدؐ ہیں ان کے بعد آپؑ ہیں، وہ پہلے فرد جو زندہ ہوں گے محمدؐ ہیں ان کے بعد آپؑ ہیں اور وہ پہلے فرد جنہیں لباس پہنایا جائے گا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ان کے بعد آپؑ ہوں گے۔ اس وقت علی علیہ السلام سجدہ میں گر پڑے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کو علیؑ پر گرا دیا اور فرمایا: اے میرے بھائی اور میرے دوست سر اٹھاؤ کہ خداوند اور سات آسمانوں کے رہنے والے تم پر افتخار کر رہے ہیں۔

۳۱۸۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں: ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے کہ علی علیہ السلام داخل ہوئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: یَا اَبَا الْحَسَنؑ! کیا تمھیں پسند ہے کہ جو تمہاری منزلت خدا کے نزدیک ہے تمھیں دکھاؤں؟ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی جی ہاں، اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کل صبح کو میرے پاس آئیں خورشید کے پاس جائیں گے کہ سورج خدا کے اِذن سے تمہارے ساتھ گفتگو کرے گا عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں: سب قریش اور انصار جمع ہو گئے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور دونوں روانہ ہو گئے اور ایک جگہ پر سورج کے طلوع ہونے کے انتظار میں بیٹھ گئے، جب سورج طلوع ہوا، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: اس سے گفتگو کرو، کیونکہ سورج کو حکم ملا ہوا ہے کہ تم سے گفتگو کرے علی علیہ السلام نے فرمایا: سلام و رحمت اور خدا کی برکات ہوں تم پر اے سننے والی اور فرمانبردار مخلوق! سورج نے کہا: سلام و رحمت اور خدا کی برکات ہوں آپ پر اے بہترینِ اوصیاء، تمہیں اس دنیا اور آخرت میں ایسی چیز عطا کی گئی ہے کہ نہ اس کو کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ

کسی کان نے سنا ہے۔علی علیہ السلام نے فرمایا: کونسی چیز مجھے عطا کی گئی ہے؟ سورج نے کہا: مجھے اجازت نہیں ہے کہ تمہیں بتاؤں کیونکہ لوگ میرے خلاف فتنہ کھڑا کردیں گے لہٰذا اس دنیا میں جو علم اور حکمت آپ کو دی گئی ہے آپؑ کو مبارک ہو... آپؑ آخرت میں ایک ایسی ہستی ہیں کہ جس کے بارے میں خداوند نے فرمایا: ''ان لوگوں کے اعمال کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے ڈھکی چھپی رکھی ہے اس کو تو کوئی شخص جانتا ہی نہیں''۔ اور آپؑ ان میں سے ہیں جن کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوا ''ہرگز نہیں یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے''۔ آپؑ وہ ہیں جس کو خدا نے خالص ایمان قرار دیا ہے۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ خورشید نے حضرتؑ سے تین مرتبہ گفتگو کی ہے۔

۸۱۔ حَدِیْثُ الْبِسَاطِ

۳۱۹۔ وَرُوِیَ عَنْ سلمانَ الفارِسِيّ (ر٥) قَالَ :دَخَلَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِمَا بَالُکَ تُفَضِّلُ عَلِيّاً عَلَيْنَا فِيْ کُلِّ حَالٍ؟ فَقَالَ :مَا أَنَا فَضَّلْتُهُ بَلِ اللّٰهُ تَعَالٰی فَضَّلَهُ، فَقَالُوْا :وَمَا الدَّلِيلُ؟ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِذا لَمْ تَقْبَلُوْا مِنِّيْ فَلَيْسَ مِنَ الْمَوْتِ عِنْدَكُمْ أَصْدَقُ مِنْ أَهْلِ الْكَهْفِ، وَأَنَا أَبْعَثُكُمْ وَعَلِيّاً وَأَجْعَلُ سَلْمَانَ شاهِداً عَلَيْكُمْ إِلٰی أَصْحَابِ الْكَهْفِ حَتّٰی تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ، فَمَنْ أَحْيَاهُمُ اللّٰهُ لَهُ وَأَجَابُوْهُ كَانَ الْأَفْضَلَ، قَالُوْا :رَضِيْنا، فَأَمَرَ بِبَسْطِ بِسَاطٍ لَهُ وَدَعَا بِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ فَأَجْلَسَهُ فِيْ وَسَطِ الْبِسَاطِ وَأَجْلَسَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلٰی قَرْنَةٍ مِنَ الْبِسَاطِ وَأَجْلَسَ سَلْمَانَ عَلَی الْقَرْنَةِ الرَّابِعَةِ ثُمَّ قَالَ :يَا رِيْحُ اِحْمِلِيْهِمْ إِلٰی أَصْحَابِ الْكَهْفِ وَرُدِّيْهِمْ إِلَيَّ.

قَالَ سَلْمَانُ :فَدَخَلَتِ الرِّيْحُ تَحْتَ الْبِسَاطِ وَسَارَتْ بِنَا وَإِذا نَحْنُ بِكَهْفٍ عَظِيْمٍ

فَحَطَطْنَا، فَقَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ: يَا سَلْمَانُ! هٰذَا الْكَهْفُ وَالرَّقِيمُ فَقُلْ لِلْقَوْمِ: يَتَقَدَّمُونَ أَوْنَتَقَدَّمُ؟، فَقَالُوا: نَحْنُ نَتَقَدَّمُ، فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَصَلّٰى وَدَعَا وَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَصْحَابَ الْكَهْفِ فَلَمْ يُجِبْهُمْ أَحَدٌ، فَقَامَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ بَعْدَهُمْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَدَعَا وَنَادٰى يَا أَصْحَابَ الْكَهْفِ! فَصَاحَ الْكَهْفُ وَصَاحَ الْقَوْمُ مِنْ دَاخِلِهِ بِالتَّلْبِيَةِ، فَقَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْفِتْيَةُ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ فَزِدْنَاهُمْ هُدًى، فَقَالُوا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، يَا أَخَارَسُولِ اللّٰهِ وَوَصِيَّهُ وَأَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ، لَقَدْ أَخَذَ اللّٰهُ عَلَيْنَا الْعَهْدَ بَعْدَ اِيمَانِنَا بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ مُحَمَّدٍصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَكَ يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ بِالْوِلَاءِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَوْمِ الدِّينِ. فَسَقَطَ الْقَوْمُ عَلٰى وُجُوهِهِمْ وَقَالُوا لِسَلْمَانَ: يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ، فَقَالَ: مَا ذٰلِكَ لِيَ؟ فَقَالُوا: يَا أَبَا الْحَسَنِ! ارْدُدْنَا، فَقَالَ: يَا رِيحُ رُدِّينَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَحَمَلَتْنَا فَإِذَا نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَصَّ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ كُلَّمَاجَرٰى وَقَالَ: هٰذَا حَبِيبِي جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبَرَنِي بِهِ، فَقَالُوا: اَلْآنَ عَلِمْنَا فَضْلَ عَلِيٍّ عَلَيْنَا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِأُمَّتِكَ.(۱)

حدیث بچھونا

۳۱۹۔سلمان فارسی کہتے ہیں: ابوبکر، عمراور عثمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کیوں ہمیشہ علی علیہ السلام کو ہم سے زیادہ فضیلت دیتے ہیں؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اس کو فضیلت اور برتری نہیں دی، خدا نے اس کو برتری عطا کی ہے، انہوں نے کہا: اس برتری کی دلیل کیا ہے؟ فرمایا: اگر میری بات پر یقین نہیں تو تمہارے نزدیک مُردوں میں

۱۔ارشاد القلوب / ۲۶۸، الطرائف / ۸۳ اوردہ ملخصاً

سے اصحابِ کہف کے علاوہ کوئی اور صادق نہیں ہے، میں تمہیں اور علیؑ کو ان کے پاس بھیجتا ہوں اور سلمان کو گواہ بنا رہا ہوں تا کہ ان کے پاس جا کر انہیں سلام کریں۔ بس جس کی خاطر خدا نے اصحابِ کہف کو زندہ کیا اور انہوں نے اس کو سلام کا جواب دیا، وہی سب سے افضل ہے۔ کہا ہم راضی ہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے لیے چادر بچھائی جائے، اس وقت ان سے فرمایا چادر کے درمیان میں بیٹھ جائیں اور وہ سب چادر کے ایک ایک کونے میں بیٹھ گئے اور سلمان بھی اس کے چوتھے کونے میں بیٹھ گئے، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہَوا سے فرمایا: اے ہَوا انہیں اصحابِ کہف کے پاس لے جا اور میرے پاس واپس لے آ۔

سلمان کہتے ہیں: اس وقت چادر کے نیچے ہَوا چلی، ہَوا ہمیں اُڑا کر لے گئی اچانک ہم نے دیکھا کہ ایک بڑی غار کے سامنے پہنچے ہوئے ہیں ہم نیچے اُترے امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: اے سلمان یہاں پر کہف اور رَقیم ہے اس گروہ سے کہو: آیا وہ پہلے جاتے ہیں یا میں پہلے جاؤں؟ کہا ہم پہلے جائیں گے بس ہر ایک نے نماز پڑھی اور دعا مانگی اور کہا: اے اصحابِ کہف تم پر سلام ہو! لیکن کسی نے ان کو جواب نہ دیا؛ امیر المؤمنین علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا مانگی اور اصحابِ کہف کو آواز دی۔ غار میں ان کی آواز بلند ہوئی اور جواب دیا امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: سلام ہو آپ پر اے جوان مَردو کہ آپ اپنے پروردگار پر ایمان لائے اور خدا نے آپ کی ہدایت کو بڑھایا۔ انہوں نے جواب میں کہا: سلام ہو آپ پر اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی اور وصی اور امیر المؤمنین! خداوند نے ہم سے عہد لیا ہے کہ خُدا اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان کے بعد قیامت کے دن تک جو جزاء کا دن ہے، اے امیر المؤمنینؑ آپ کی ولایت کے مطیع رہیں گے، بس وہ گروہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا اور سلمان سے کہا: اے ابو عبداللہ! سلمان نے فرمایا: میرے ہاتھ

میں کچھ نہیں کہا: یا اباالحسنؑ ہمیں واپس لے جائیں۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے ہوا سے فرمایا: اے ہوا! ہمیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جا۔ بس ہوا نے ہمیں اٹھایا اور اچانک ہم نے خود کو رسولِ خداؐ کے سامنے دیکھا۔ اس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پورا ماجرا ان کو سنایا اور فرمایا: جبرئیلؑ نے مجھے اطلاع دی ہے انہوں نے کہا: ابھی ہم نے جان لیا کہ علی علیہ السلام خدا کے نزدیک اُمّت کے تمام افراد میں سے افضل ہیں۔

۸۲ ۔سَدُّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ

۳۲۰۔قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :سُدُّوا الْأَبْوَابَ الشَّارِعَةَ فِي الْمَسْجِدِ إلَّا بَابَ عَلِيٍّ.(۱)

۳۲۱۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :سُدُّوا أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ كُلَّهَا إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ.(۲)

۳۲۲۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَسُدَّتْ إِلَّابَابُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ.(۳)

۳۲۳۔رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَمَرَ مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ أَنْ يَبْنِيَ مَسْجِدًا طَاهِرًا لَا يَسْكُنُهُ إِلَّا هُوَ وَابْنَا هَارُوْنَ شَبَّرٌ وَشُبَيْرٌ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَمَرَنِيْ أَنْ أَبْنِيَ مَسْجِدًا لَا يَسْكُنُهُ إِلَّا أَنَا وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، سُدُّوْا هٰذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّؑ.(۴)

۱۔امالی الصدوق /۲۷۴، عیون اخبار الرضا ۲/۶۷، البحار ۳۹/۲۰

۲۔فرائد السمطین ۱/۲۰۸، ملحقات الاحقاق ۲۱/۲۴۸ باختلاف یسیر

۳۔ امالی الصدوق / ۲۷۴ ۴۔احقاق الحق ۵/۵۸۰

۳۲۴۔ عَنْ نَاصِحِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ....(۱)

۳۲۵۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ :كَانَ لِنَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ .فَقَالَ يَوْمًا :سُدُّوْا هٰذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. فَتَكَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أُنَاسٌ (النَّاسُ خ ل)قَالَ:فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ :أَمَّابَعْدُ !فَإِنِّي أَمَرْتُ بِسَدِّهٰذِهِ الْأَبْوَابِ غَيْرَبَابِ عَلِيٍّ، فَقَالَ فِيْهِ قَائِلُكُمْ .وَاللّٰهِ !مَاسَدَدْتُ شَيْئًا وَلَافَتَحْتُهُ وَلٰكِنِّي اُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ.(۲)

۳۲۶۔ (فِيْ حَدِيْثٍ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :مَا أَنَا سَدَدْتُ أَبْوَابَكُمْ وَفَتَحْتُ بَابَ عَلِيٍّ،وَلٰكِنَّ اللّٰهَ فَتَحَ بَابَ عَلِيٍّ وَسَدَّ أَبْوَابَكُمْ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کے در کے سوا باقی دروازے بند کرنا

۳۲۰۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسجد کے اندر جو بھی دروازے کھلے ہیں سب دروازے بند کیے جائیں لیکن علی علیہ السلام کے گھر کا دروازہ کھلا رہے۔

۳۲۱۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے گھر کے دروازے کے علاوہ مسجد کے تمام دروازے بند کردیں۔

۱۔احقاق الحق ۵/۵۶۹، صحیح الترمذی ۱۷۶/۳۱ باختلاف یسیر

۲۔ کشف الیقین / ۲۰۹، أمالی الصدوق / ۲۷۴، خصائص النسائی / ۷۲، المستدرک للحاکم ۱۲۵/۳ باختلاف یسیر وتذکرة الخواص / ۴۶ باختلاف فی موارد

۳۔احقاق الحق ۵/۵۵۷

۳۲۲۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے انہوں نے کہا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا مسجد کے تمام دروازے بند کر دینے کا سوائے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے گھر کے دروازے کے۔

۳۲۳ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: خداوند نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو حکم دیا ایک پاک مسجد بنائیں جس میں وہ خود اور ہارونؑ کے دو بیٹے شبر اور شبیر رہائش کریں ان کے علاوہ کوئی اور رہائش نہ کرے اور مجھے بھی حکم دیا گیا کہ میں بھی ایک مسجد بناؤں جس میں میرے اور علیؑ اور حسن و حسین علیہما السلام کے علاوہ کوئی رہائش نہ کرے ابھی سوائے علی کے گھر کے دروازے کے سب دروازے بند کریں۔

۳۲۴۔ناصح بن عبداللہ سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ تمام دروازے بند کریں سوائے علی علیہ السلام کے گھر کے دروازے کے۔

۳۲۵۔زید بن ارقم کہتے ہیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند اصحاب کے گھر کے دروازے مسجد کی طرف تھے ایک دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے گھر کے دروازے کے علاوہ سب دروازے بند کر دیں۔

یہ بات لوگوں کے درمیان باعثِ گفتگو بنی، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمد و ثناء الٰہی کرنے کے بعد فرمایا: میں نے حکم دیا ہے کہ علی علیہ السلام کے گھر کے دروازے کے علاوہ سب دروازے بند کیے جائیں اور یہ بات آپ کے درمیان باعثِ گفتگو بنی ہوئی ہے خدا کی قسم! میں نے کسی کے دروازے کو نہ بند کیا ہے اور نہ کھولا ہے بلکہ میں نے اس حکم کی پیروی کی ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

۳۲۶۔حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے نہ تمہارے گھروں کا دروازہ بند کیا ہے اور نہ ہی علی علیہ السلام کے گھر کا دروازہ کھولا ہے بلکہ خدا نے علی علیہ السلام کے گھر کا دروازہ

کھولا ہے اور تمہارے گھروں کے دروازے کو بند کیا ہے۔

۸۳۔عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ كَسُورَةِ الإخلَاصِ

۳۲۷۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا مَثَلُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ فِيْ هٰذِهِ الأُمَّةِ مَثَلُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فِي القُرآنِ.(۱)

۳۲۸۔ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ إِنَّمَا مَثَلُكَ فِي النَّاسِ إِلَّا كَمَثَلِ سُورَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فِي القُرآنِ، مَنْ قَرَأَهَا مَرَّةً فَكَأَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَ القُرآنِ،وَمَنْ قَرَأَها مَرَّتَينِ فَكَأَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَي القُرآنِ، وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَأَنَّمَا قَرَأَ القُرآنَ كُلَّهُ،وَكَذَا أَنْتَ يَا عَلِيُّ مَنْ أَحَبَّكَ بِقَلبِهِ فَقَدْ أَخَذَ ثُلُثَ الإِيمَانِ، وَمَنْ أَحَبَّكَ بِقَلبِهِ وَلِسانِهِ فَقَدْ أَخَذَ ثُلُثَي الإِيمانِ، وَمَنْ أَحَبَّكَ بِقَلبِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ فَقَدْ جَمَعَ الإِيمَانَ كُلَّهُ، وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالحَقِّ نَبِيًّا، لَوْ أَحَبَّكَ أَهْلُ الأَرضِ كَمَا يُحِبُّكَ أَهْلُ السَّمَاءِ ؛ لَمَا عَذَّبَ اللّٰهُ أَحَدًا مِنهُمْ بِالنَّارِ.(۲)

۳۲۹۔ بِالإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبدِ اللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِأَمِيرِ المُؤمِنِينَ عَلَيهِ السَّلَامُ :مَثَلُكَ مَثَلُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَإِنَّهُ مَنْ قَرَأَهَا مَرَّةً فَكَأَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَ القُرآنِ وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَينِ فَكَأَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَي القُرآنِ، وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَأَنَّمَا قَرَأَ القُرآنَ، وَكَذٰلِكَ مَنْ أَحَبَّكَ بِقَلبِهِ كَانَ لَهُ مِثْلُ ثُلُثِ ثَوَابِ أَعْمَالِ العِبَادِ وَمَنْ أَحَبَّكَ بِقَلبِهِ وَنَصَرَكَ بِلِسانِهِ كَانَ لَهُ مِثْلُ ثُلُثَيْ أَعْمَالِ العِبَادِ وَمَنْ أَحَبَّكَ

۱۔ مناقب علی بن أبیطالب/ ۷۰، کشف الیقین/ ۲۹۷، ینابیع المودة/ ۲۳۵ باختلاف فی موارد

۲۔احقاق الحق ۵/ ۶۲۱، المحاسن/ ۱۵۳

بِقَلْبِهِ وَنَصَرَکَ بِلِسَانِهِ وَيَدِهِ كَانَ لَهُ مِثْلُ ثَوَابِ أَعْمَالِ العِبَادِ.(١)

٣٣٠ـ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ :سَمِعتُ الصَّادِقَ جَعْفَرَ بْنَ مُحمّدٍعَلَيهِمَا السَّلَامُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ و آلِهِ وَسَلَّمَ :يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ :أَيُّكُمْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ؟ فَقَالَ سَلْمَانُ رَحِمَهُ اللّٰهُ :أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :فَأَيُّكُمْ يُحْيِي اللَّيلَ؟ قَالَ سَلْمَانُ :أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قالَ :فَأَيُّكُمْ يَخْتِمُ القُرْآنَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ؟ فَقَالَ سَلْمَانُ :أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَغَضِبَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ :إِنَّ سَلْمَانَ رَجُلٌ مِنَ الْفُرْسِ يُرِيْدُ أَنْ يَفْتَخِرَ عَلَيْنَا اِقُلْتَ أَيُّكُمْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ؟ قَالَ :أَنَا وَهُوَ أَكْثَرُ أَيَّامِهِ يَأْكُلُ، وَقُلْتَ :أَيُّكُمْ يُحْيِي اللَّيلَ؟ فَقَالَ :أَنَا، وَهُوَ أَكْثَرُ لَيْلِهِ نائِمٌ وَقُلْتَ أَيُّكُمْ يَخْتِمُ القُرْآنَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ؟ فَقَالَ :أَنَا وَهُوَ أَكْثَرُ أَيَّامِهِ صَامِتٌ اِفَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَهْ يَا فُلَانُ أَنّى لَکَ بِمِثْلِ لُقْمَانَ الْحَكِيمِ اِسَلْهُ فَإِنَّهُ يُنَبِّئُکَ .فَقَالَ الرَّجُلُ لِسَلْمَانَ :يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِأَلَيْسَ زَعَمْتَ أَنَّکَ تَصُوْمُ الدَّهْرَ؟ فَقَالَ :نَعَمْ .فَقَالَ :رَأَيْتُکَ فِي أَكْثَرِ نَهَارِکَ تَأْكُلُ .فَقَالَ: لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ إِنِّيْ أَصُومُ الثَّلَاثَةَ فِي الشَّهْرِ، وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:مَنْ جَاءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَصِلُ شَعْبَانَ بِشَهْرِ رَمَضَانَ فَذلکَ صَوْمُ الدَّهْرِ.فَقَالَ :أَلَيْسَ زَعَمْتَ أَنَّکَ تُحْيِي اللَّيلَ؟ قَالَ :إِنَّکَ أَكْثَرُ لَيْلِکَ نَائِمٌ، فَقَالَ :لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ حَبِيْبِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :(مَنْ بَاتَ عَلىٰ طُهْرٍ فَكَأَنَّمَا أَحْيَا اللَّيْلَ) فَأَنَاأَبِيْتُ عَلىٰ طُهْرٍ .فَقَالَ :أَلَيْسَ زَعَمْتَ أَنَّکَ تَخْتِمُ القُرْآنَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ :فَأَنْتَ أَكْثَرُ أَيَّامِکَ صَامِتٌ، فَقَالَ:لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ .وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ

---

١ ـ المحاسن / ١٥٣

حَبِيبِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ :(يَا أَبَا الْحَسَنِ ! مَثَلُكَ فِيْ أُمَّتِي مَثَلُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، فَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّةً؛ فَقَدْ قَرَأَثُلُثَ الْقُرآنِ وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَيْنِ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَيِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثاً؛ فَقَدْ خَتَمَ الْقُرآنَ، فَمَنْ أَحَبَّكَ بِلِسَانِهِ فَقَدْ كَمُلَ لَه ثُلُثُ الْإِيْمَانِ، وَمَنْ أَحَبَّكَ بِلِسَانِهِ وَقَلْبِهِ فَقَدْ كَمُلَ لَهُ ثُلُثَيِ الْإِيْمَانِ وَمَنْ أَحَبَّكَ بِلِسَانِهِ وَقَلْبِهِ وَنَصَرَكَ بِيَدِهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ. وَالَّذِي بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ يَا عَلِيُّ لَوْ أَحَبَّكَ أَهْلُ الْأَرْضِ كَمَحَبَّةِ أَهْلِ السَّمَاءِ لَكَ لَمَا عُذِّبَ أَحَدٌ بِالنَّارِ) وَأَنَا أَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَامَ فَكَأَنَّهُ قَدْ أُلْقِمَ حَجَرًا.(۱)

حضرت علی علیہ السلام سورۂ اخلاص کی مثل ہیں

۳۲۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی مثال میری امت میں ایسے ہے جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد کی مثال قرآن میں۔

۳۲۸۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے اس نے کہا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! تمہاری مثال ان لوگوں کے درمیان ایسے ہے جیسے سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد کی قرآن میں، جو بھی سورہ اخلاص کو ایک مرتبہ پڑھے گا گویا کہ اس نے ایک سوم قرآن کو پڑھا، اور اگر کوئی اسے دو مرتبہ پڑھے گا گویا کہ اس نے دوسوم قرآن کو پڑھا، اور اگر کوئی اسے تین مرتبہ پڑھے گا، گویا کہ اس نے پورا قرآن پڑھا ہے یا علی علیہ السلام تم بھی ایسے ہو۔ جس نے تمہیں دل سے دوست رکھا اس نے ایک سوم ایمان حاصل کرلیا اور جس نے تمہیں دل اور زبان سے دوست رکھا، اس نے دوسوم ایمان حاصل کرلیا اور

۱۔ معانی الاخبار / ۲۲۲

جس نے تمہیں دل، زبان اور عمل میں دوست رکھا، اس نے پورا ایمان حاصل کرلیا۔ مجھے اس کی قسم جس نے مجھے پیغمبر برحق انتخاب کیا ہے اگر اس زمین پر لوگ تمھیں جس طرح اہل آسمان دوست رکھتے ہیں دوست رکھیں تو خداوندان میں سے کسی پر بھی جہنم کی آگ کا عذاب نازل نہیں کرے گا۔

۳۲۹۔ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسولِ خدا نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا: تمہاری مثال "قُلْ ہُوَاللہُ اَحَدٌ" کی مانند ہے جس نے اس کو ایک بار پڑھا گویا اس نے ایک سوم قرآن کو پڑھا، اور جس نے اس کو دو مرتبہ پڑھا گویا اس نے دو سوم قرآن کو پڑھا، اور جس نے اس کو تین مرتبہ پڑھا، گویا اس نے پورا قرآن پڑھا، اسی طرح اگر کوئی تمہیں دل سے دوست رکھتا ہوگا اُسے لوگوں کے اعمال کی ایک سوم جزا ملے گی اور اگر کوئی تمہیں دل سے دوست رکھتا ہوگا اور زبان سے مدد کرے گا، اسے لوگوں کے اعمال کی دو سوم جزا ملے گی، اور اگر کوئی تمہیں دل سے دوست رکھے گا اور زبان و ہاتھ سے مدد کرے گا، گویا کہ اس نے لوگوں کے پورے اعمال کا ثواب حاصل کرلیا۔

۳۳۰۔ ابو بصیر کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا آنحضرتؑ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے اَجداد سے حدیث نقل کی ہے کہ ایک دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم میں کون پوری عمر روزے رکھتا ہے؟

سلمان نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں! رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون پوری رات بیدار رہتا ہے؟ سلمان نے عرض کی: اے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں، آنحضرتؐ نے فرمایا: تم میں سے کون روزانہ ختم قرآن کرتا ہے؟ سلمان نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں، اس وقت رسولِ خداؐ کے اصحاب، میں سے ایک صحابی نے غصہ میں آکر کہا: اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلمان ایرانی ہے اور وہ ہم پر فخر کرنا چاہتا ہے آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کون ساری عمر روزے رکھتا ہے؟ اس نے کہا

میں، جبکہ وہ اکثر اوقات کھانا کھاتا ہے، اور آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کون پوری رات بیدار رہتا ہے؟ اس نے کہا: میں، جبکہ وہ رات کو اکثر سوتا رہتا ہے اور آپ نے فرمایا: تم میں سے کون روزانہ ختمِ قرآن کرتا ہے؟ اس نے کہا میں، جبکہ وہ دن کو اکثر خاموش رہتا ہے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے شخص خاموش ہوجا! تم کہاں اور فراستِ لُقمانِ حکیم کہاں! اس سے خود پوچھو تا کہ تم کو بتائے۔ اس شخص نے سلمان سے کہا: اے خدا کے بندے! تم نے کہا کہ ساری عمر روزے رکھتے ہو، سلمان نے کہا، جی ہاں! اس شخص نے کہا: میں نے اکثر تم کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا ہے، سلمان نے کہا: جیسے تم سوچ رہے ہو ویسے نہیں ہے۔ میں ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتا ہوں خداوند نے فرمایا: ''جو شخص نیکی کرے گا تو اس کو دس گنا ثواب عطا ہوگا'' اور میں شعبان کے روزہ کو ماہِ رمضان سے ملاتا ہوں، یہ روزہ پوری عمر کا روزہ ہے اس شخص نے کہا: اور تم نے کہا رات کو بیدار رہتے ہو؟ سلمان نے کہا: جی ہاں، اس شخص نے کہا: تم اکثر رات کو سوتے ہو، سلمان نے کہا: جیسے تم سوچ رہے ہو ویسے نہیں ہے۔ میں نے اپنے حبیب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص باوضو سوئے گا گویا کہ وہ ساری رات بیدار رہا ہے، اور میں ہر رات باوضو سوتا ہوں۔ اس شخص نے کہا: تم نے کہا روزانہ قرآن کا ختم کرتے ہو، سلمان نے کہا، جی ہاں، اس شخص نے کہا: تم اکثر اوقات خاموش رہتے ہو، سلمان نے کہا جیسے تم سوچ رہے ہو ویسے نہیں ہے، میں نے اپنے حبیب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یا ابوالحسنؑ! میری امّت میں تمہاری مثال ایسی ہے جیسے ''قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ'' کی قرآن میں جو شخص اس کو ایک مرتبہ پڑھے گا، حقیقت میں اس نے ایک سوم قرآن کو پڑھا، اور جو اس کو دو مرتبہ پڑھے گا، حقیقت میں اس نے دو سوم قرآن کو پڑھا اور جو شخص اس کو تین مرتبہ پڑھے گا، حقیقت میں اس نے پورا قرآن پڑھا۔

بس جو کوئی بھی تمہیں زبان سے دوست رکھے گا اس کا ایک سوم ایمان کامل ہوگا، اور ہر وہ شخص جو تمہیں زبان اور دل سے دوست رکھے گا اس کا دوسوم ایمان کامل ہوگا، اور ہر وہ شخص جو تمہیں زبان اور دل سے دوست رکھے گا اور ہاتھ سے تمہاری مدد کرے گا بس اس کا ایمان کامل ہوگیا۔ یا علیؑ! مجھے اُس کی قسم جس نے مجھے برحق پیغمبر انتخاب کیا! اگر زمین پر لوگ تمہیں اہلِ آسمان کی طرح دوست رکھتے تو کوئی بھی دوزخ کی آگ میں نہ جاتا" اور میں "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ" کو ہر روز تین مرتبہ پڑھتا ہوں اس وقت یہ شخص ایسے خاموش ہو گیا جیسے کسی نے اُس کے منہ میں پتھر رکھا ہو۔

۸۴۔ اَلنَّبَأُ الْعَظِیْمُ

۲۳۱۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِیْ حَمْزَةَ الثُّمَالِیّ عَنْ أَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیهِ السَّلَامُ قَالَ :قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاکَ أَنَّ الشِّیْعَةَ یَسْئَلُوْنَکَ عَنْ تَفْسِیْرِ هٰذِهِ الْآیَةِ عَمَّ یَتَسَآئَلُوْنَ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِیْمِ قَالَ :فَقَالَ :ذٰلِکَ إِلَیَّ إِنْ شِئْتُ أَخْبَرْتُهُمْ وَإِنْ شِئْتُ لَمْ أُخْبِرْهُمْ، قَالَ :فَقَالَ :لٰکِنِّیْ أُخْبِرُکَ بِتَفْسِیْرِهَا، قَالَ :فَقُلْتُ:عَمَّ یَتَسَآئَلُوْنَ قَالَ :فَقَالَ :هِیَ فِیْ أَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیهِ السَّلَامُ قَالَ :کَانَ أَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ :مَا لِلّٰهِ آیَةٌ أَکْبَرُ مِنِّیْ وَلَا لِلّٰهِ مِنْ نَبَإٍ عَظِیْمٍ أَعْظَمُ مِنِّیْ وَلَقَدْ عُرِضَتْ وِلَایَتِیْ عَلَی الْأُمَمِ الْمَاضِیَةِ فَأَبَتْ أَنْ تَقْبَلَهَا، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِیْمٌ أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ قَالَ :هُوَ وَاللّٰهِ أَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیهِ السَّلَامُ.(۱)

۲۳۲۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِی الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَیهِ السَّلَامُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی عَمَّ

۱۔ بصائر الدرجات / ۷۶

يَتَسَآئَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ قَالَ :قَالَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيهِ السَّلَامُ : مَا لِلّٰهِ نَبَأٌ أَعْظَمُ مِنِّیْ وَمَا لِلّٰهِ آيَةٌ أَكْبَرُ مِنِّیْ، وَقَدْ عُرِضَ فَضْلِیْ عَلَى الْاُمَمِ الْمَاضِيَةِ عَلٰى اخْتِلَافِ أَلْسِنَتِهَا فَلَمْ تُقِرَّ بِفَضْلِیْ.(۱)

۳۳۳۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ النَّبَأُ الْعَظِيْمُ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام نبا العظیم ہیں

۳۳۱۔ ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں: میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کی، آپ پر قربان ہو جاؤں شیعہ آپ سے اس آیت کی تفسیر پوچھتے ہیں، ''عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ'' فرمایا: اس آیت کی تفسیر نہ کرو، میں نے عرض کی میرے لیے تفسیر کریں کہ اس آیت ''عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ...'' کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: یہ آیت امیر المؤمنین علیہ السلام کے بارے میں ہے۔

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: خداوند کی مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں اور مجھ سے بڑی کوئی خبر نہیں، میری ولایت کو پہلے والی امتوں کے لئے پیش کیا گیا لیکن انہوں نے قبول نہ کیا، میں نے عرض کی اس آیت ''قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيْمٌ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ'' کا مطلب کیا ہے، فرمایا: خدا کی قسم یہ آیت بھی علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۳۳۲۔ امام رضا علیہ السلام سے فرمانِ الٰہی ''عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ'' کے بارے میں منقول ہے حضرتؑ نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: خدا کے

۱۔ سفینة البحار ۸/۱۶۳

۲۔ ملحقات الاحقاق ۲۰/۵۴۵

پاس مجھ سے بڑی کوئی خبر نہیں اور مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں، میری فضیلت کو پہلے والی اُمتوں کے لیے مختلف زبانوں میں پیش کیا گیا لیکن انہوں نے میری فضیلت کو تسلیم نہ کیا۔

۳۳۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام عظیم خبر ہے۔

۸۵۔ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ مِثْلُ سَفِینَةِ نُوحٍ

۳۳۴۔ فِی حَدیثٍ عَنْ عَلِیٍّ علیهِ السّلامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :یَا عَلِیُّ اِمَثَلُکَ فِیْ أُمَّتِیْ کَمَثَلِ سَفِینَةِ نُوحٍ مَنْ رَکِبَها نَجا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.(۱)

۳۳۵۔ وَبِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عباسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (فِیْ حدیثٍ) أَنَّهُ قَالَ لِعَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ :أَنْتَ إمَامُ أُمَّتِیْ وَخَلیفَتِیْ عَلَیْها بَعْدِیْ، مَثَلُکَ وَمَثَلُ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِکَ بَعْدِیْ مَثَلُ سَفِینَةِ نُوحٍ مَنْ رَکِبَهَا نَجا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.(۲)

۳۳۶۔ (فِیْ حَدیثٍ) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیهِ السَّلَامُ ... :فَکَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ یُحِبُّنِیْ وَیُبْغِضُکَ لِأَنَّکَ مِنِّیْ وَأَنَا مِنْکَ، لَحْمُکَ مِنْ لَحْمِیْ، وَدَمُکَ مِنْ دَمِیْ، وَرُوحُکَ مِنْ رُوحِیْ، وَسَرِیرَتُکَ مِنْ سَرِیرَتِیْ، وَعَلَانِیَتُکَ مِنْ عَلَانِیَتِیْ، وَأَنْتَ إِمَامُ أُمَّتِیْ، وَخَلیفَتِیْ عَلَیْهَابَعْدِیْ، سَعَدَ مَنْ أَطَاعَکَ وَشَقِیَ مَنْ عَصَاکَ وَرَبِحَ مَنْ تَوَلَّاکَ وَخَسِرَ مَنْ عَادَاکَ، وَفَازَ مَنْ لَزِمَکَ، وَهَلَکَ مَنْ فَارَقَکَ، مَثَلُکَ وَمَثَلُ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِکَ (بَعْدِیْ) مَثَلُ سَفِینَةِ نُوحٍ مَنْ رَکِبَهَانَجا

۱۔ الخصال ۲/۵۷۳، تفسیر نور الثقلین ۲/۳۶۰

۲۔ اثبات الهداة ۱/۲۱۲

وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ....(۱)

حضرت علی علیہ السلام کشتیٔ نوحؑ کی مانند ہیں

۳۳۴۔ حضرت علی علیہ السلام سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تمہاری مثال میری امت میں کشتیٔ نوحؑ کی طرح ہے جو اس پر سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جس نے روگردانی کی وہ غرق ہو گیا۔

۳۳۵۔ ابن عباس سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: تم میرے بعد میری اُمت کے پیشوا اور میرے جانشین ہو تمہاری مثال اور ائمہ علیہم السلام کی مثال جو تمہاری اولاد میں سے ہیں مثل کشتیٔ نوحؑ کی ہے جو اس پر سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے دُور رہا وہ غرق ہو گیا۔

۳۳۶۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے جب کہ وہ تمہارا دشمن ہے تم مجھ میں سے ہو اور میں تم میں سے ہوں تمہارا گوشت میرا گوشت، اور تمہارا خون میرا خون، اور تمہاری روح میری روح، تمہارا ظاہر اور باطن میرا ظاہر اور باطن ہے۔ تم میرے بعد میری امت کے رہبر اور میرے جانشین ہو گے جو تمہاری پیروی کرے گا وہ خوش قسمت اور جو تمہاری نافرمانی کرے گا وہ بد بخت ہوگا جو تم سے محبت کرے گا اسے فائدہ ہوگا اور جو تم سے دشمنی کرے گا اسے نقصان پہنچے گا

۱۔ کمال الدین ر ۲۴۱

تمہارا ساتھ دینے والے کامیاب ہوں گے اور تم سے رُوگردانی کرنے والے نابود ہوجائیں گے۔ تمہاری اور ائمہ علیہم السلام کی مثال جو تمہاری اولاد میں سے ہیں سفینہ نوح علیہ السلام جیسی ہے جو بھی اس پر سوار ہوگیا نجات پا گیا اور جو سوار نہ ہوا وہ غرق ہوگیا۔

۸۶۔ عَلِيٌّ عَلَيه السَّلَامُ سَفِينَةُ النَّجَاةِ

۳۳۷۔ بِالْإِسنَادِ عَنِ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبائِهِ عَنْ أَمِيرِ المؤْمِنِينَ عَلِيّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيه وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :لِكُلِّ أُمَّةٍ صِدِّيقٌ وَفَارُوقٌ، وَصِدِّيقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَفَارُوقُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِنَّ عَلِيّاً سَفِينَةُ نَجَاتِهَا وَبَابُ حِطَّتِهَا.(۱)

۳۳۸۔ بِالْإِسنَادِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَمْسِكَ بِدِينِي وَيَرْكَبَ سَفِينَةَ النَّجَاةِ بَعْدِي فَلْيَقْتَدِ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَلْيُعَادِ عَدُوَّهُ وَلْيُوَالِ وَلِيَّهُ، فَإِنَّهُ وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي عَلَى أُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ وَفَاتِي، وَهُوَ إِمَامُ كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ، وَأَمِيرُ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ بَعْدِي، قَوْلُهُ قَوْلِي وَأَمْرُهُ أَمْرِي، وَنَهْيُهُ نَهْيِي، وَتَابِعُهُ تَابِعِي، وَنَاصِرُهُ نَاصِرِي، وَخَاذِلُهُ خَاذِلِي، ثُمَّ قَالَ :مَنْ فَارَقَ عَلِيّاً بَعْدِي لَمْ يَرَنِي وَلَمْ أَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ وَمَنْ خَالَفَ عَلِيّاً حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَجَعَلَ مَأْوَاهُ النَّارَ،وَمَنْ خَذَلَ عَلِيّاً خَذَلَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ نَصَرَ عَلِيّاً نَصَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَقَّنَهُ حُجَّتَهُ عِنْدَ الْمُسَاءَلَةِ....(۲)

۱۔ تفسیر نور الثقلین ۸۲/۱، اثبات الهداة ۲۸/۲ باختلاف فی موارد

۲۔ اثبات الهُداة ۵۰۴/۱، احقاق الحق ۵۶/۵ باختلاف یسیر

حضرت علی علیہ السلام نجات کی کشتی ہیں

۳۳۷۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی سے حضرتؑ نے اپنے اجداد علیہم السلام سے اور انہوں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر امت میں صِدّیق اور فارُوق ہوتے ہیں اور اِس امّت کے صِدّیق اور فارُوق علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں علی علیہ السلام امّت کے لیے نجات کی کشتی اور گناہوں کی مغفرت کا وسیلہ ہیں۔

۳۳۸۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد سے اور حضرتؑ نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ میرے آئین کو مضبوطی سے تھامے رہے اور نجات کی کشتی پر سوار ہو اُسے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی پیروی کرنی چاہیے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی اور ان کے دوستوں سے دوستی رکھے، کیونکہ وہ میری زندگی میں اور میرے بعد میری امّت پر میرے وصی اور جانشین ہیں اور وہ ہر مسلمان مرد اور عورت کے پیشوا ہیں اور میرے بعد ہر باایمان مرد اور عورت کے حکمران ہیں ان کا کلام میرا کلام اور ان کا فرمان میرا فرمان، اور ان روکنا میرا روکنا اور ان کا پیروکار میرا پیرو اور ان کا مدد گار میرا مدد گار اور ان کو تنہا چھوڑنے والا مجھے تنہا چھوڑنے والا ہے اس کے بعد فرمایا: اور جو میرے بعد علی علیہ السلام سے جدا ہو گا قیامت کے دن نہ وہ مجھے دیکھے گا اور نہ میں اس کو دیکھوں گا اور جو علی علیہ السلام کی مخالفت کرے گا خداوند بہشت کو اس پر حرام کر دے گا اور دوزخ کو اس کا ٹھکانہ بنائے گا اور جو علی علیہ السلام کی حمایت کرے گا خدا قیامت کے دن اس کا ساتھ دے گا اور سوال و جواب کے وقت ان کی حجت اور دلیل کو سمجھائے گا۔

٨٧ ـ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ بَابُ اللّهِ

٣٣٩ ـ بالإسناد، عنْ مُحَمّد بْنِ الفُرَات عَنْ أبي جعفر مُحَمّد بن عَلِيّ الْبَاقِر عَنْ أبيهِ عَنْ جدّه عَليهِمُ السّلامُ قَالَ: قَالَ رسُولُ الله صَلّى اللّهُ عَليه وَآلِهِ وَسلّمَ: إنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبي طَالِبٍ عليهِ السّلامُ خَليفَةُ اللّهِ وَخَليفَتِي وَحُجَّةُ اللّهِ وَحُجَّتِي وَبَابُ اللّهِ وَبابِي وَصَفِيُّ اللّهِ وَصَفِيِّي وَحَبيبُ اللّهِ وَحَبِيبِي وَخَليلُ اللّهِ وَخَليلِي وَسَيْفُ اللّهِ وَسَيفِي وَهُوَ أَخِي وَصَاحِبِي وَوَزِيرِي وَوَصِيِّي مُحِبُّهُ مُحِبّي وَمُبْغِضُهُ مُبْغِضِي وَوَلِيُّهُ وَلِيِّي وَعَدُوُّهُ عَدُوِّي وَحَرْبُهُ حَرْبِي وَسِلْمُهُ سِلْمِي وَقَوْلُهُ قَوْلِي وَأَمْرُهُ أَمْرِي وَزَوْجَتُهُ ابْنَتِي وَوِلْدُهُ وِلْدِي وَهُوَ سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَخَيْرُ أُمَّتِي أَجْمَعِينَ. (١)

٣٤٠ ـ بالإسنادِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أميرِ المُؤمنينَ عليهِ السّلامُ قَالَ: أَنَا حُجَّةُ اللّهِ وَأَنَا خَليفَةُ اللّهِ وَأَنَا صِراطُ اللّهِ وَأَنا بابُ اللّهِ وَأَنا خازِنُ عِلْمِ اللّهِ وَأَنَا الْمُؤْتَمَنُ عَلَى سِرِّ اللّهِ وَأَنَا إمَامُ الْبَرِيَّةِ بَعْدَ خَيْرِ الْخَلِيقَةِ مُحَمَّدٍ نَبيّ الرَّحْمَةِ صَلّى اللّهُ عليه وآله وَسَلّمَ. (٢)

٣٤١ ـ بإسْنَادِهِ عَنْ يَاسِرِ الْخَادمِ، عَن الرِّضا، عَنْ آبائه عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيهِ وآله وَسلم لِعَليّ عليهِ السّلامُ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ حُجَّةُ اللّهِ، وَأَنْتَ بَابُ اللّهِ، وَأَنْتَ الطَّرِيقُ إِلَى اللّهِ، وَأَنْتَ النَّبَأُ الْعَظِيمُ، وَأَنْتَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ، وَأَنْتَ الْمَثَلُ الأَعْلَى، ....(٣)

---

١ ـ امالى الصدوق / ١٦٩، البحار ٣٨ / ١٥١، بشارة المصطفى / ٣١، احقاق الحق ٤ / ٢٩٧ باختلاف في موارد

٢ ـ امالى الصدوق / ٣٩ ٣ ـ البحار ٣٦ / ٤

۳۴۲ ـ عَنْ أبِی الْحَسنِ عَلیّ بْنِ مُوسَی الرِّضَا، عَنْ أبیهِ عَنْ آبائِهِ، عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیّ عَلیهِ السَّلامُ قالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلّی اللّٰهُ عَلیهِ وَ آلِهِ وَسلَّمَ لعلیّ عَلیهِ السّلامُ: یَا عَلِیُّ !أنْتَ حُجَّةُ اللّٰهِ وَأنْتَ بَابُ اللّٰهِ وَأنْتَ طَرِیقُ اللّٰهِ وَأنْتَ النَّبأُ الْعَظِیمُ وَأنْتَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیمُ وَأنْتَ الْمَثَلُ الأعْلیٰ، یَا عَلیُّ أنْتَ إمَامُ الْمُسْلِمینَ وَأمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ وَخَیْرُ الْوَصِیِّیْنَ وَسَیِّدُ الصِّدِّیقِینَ، یا عَلِیُّ !أنْتَ الْفارُوقُ الْأعْظَمُ وَأنْتَ الصِّدِّیقُ الْأکْبَرُ یَا عَلِیُّ !أنْتَ خَلِیفَتِی عَلیٰ أُمَّتِی وَأنْتَ قَاضِی دَیْنِی وَأنْتَ مُنجِزُ عِدَاتِی....(۱)

۳۴۳ ـ بِالْإسْنَادِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ :سَمِعْتُ أبَا عَبدِاللّٰهِ عَلیهِ السَّلامُ یَقُولُ :کَانَ أمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ عَلیهِ السَّلامُ بَابَ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یُؤْتیٰ إلَّا مِنْهُ، وَسَبِیلُهُ الَّذِیْ مَنْ سَلَکَ بِغَیْرِهِ هَلَکَ،وَکَذٰلِکَ جَریٰ لِلْأئِمَّةِ الْهُدَاةِ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللّٰهُ أرْکَانَ الْأرْضِ أنْ تَمِیدَ بِأهْلِهَا،وَحُجَّتَهُ الْبَالِغَةَ عَلیٰ مَنْ فَوْقَ الْأرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّریٰ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام خدا کا دروازہ ہیں

۳۳۹ـ محمد بن فُرات نے امام باقر علیہ السلام سے حضرتؑ نے اپنے والدِ گرامی سے اور حضرتؑ نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علی علیہ السلام تم خدا کے اور میرے خلیفہ ہو،خُدا کی حجّت اور میری حجّت، خدا کا دروازہ اور میرا دروازہ، خدا کے انتخاب

۱ـ عیون الاخبار ۲/۶

۲ـ الإختصاص ۲۱/۷

کیے ہوئے اور میرے انتخاب کیے ہوئے ، خدا کے دوست اور میرے دوست ، خدا کے خلیل اور میرے خلیل اور خدا کی تلوار اور میری تلوار ہو۔ وہ میرے بھائی، میرے ساتھی اور وزیر ہیں، ان کو دوست رکھنے والا میرا دوست اور ان سے دشمنی رکھنے والا میرا دشمن ہے، ان کا ہم رائے میرا ہم رائے اور ان کا مخالف میرا مخالف ہے، ان کے ساتھ جنگ میرے ساتھ جنگ، ان کے ساتھ صلح میرے ساتھ صلح ہے، ان کا کلام میرا کلام، ان کا فرمان میرا فرمان ہے، ان کی شریکِ حیات میری بیٹی ہے اور ان کی اولاد میری اولاد ہے اور وہ اوصیاء کے سردار اور میری امت کے بہترین فرد ہیں۔

۳۴۰۔ نعمان بن سعد نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے حضرتؑ نے فرمایا: میں خدا کی حجّت اور اس کا خلیفہ ہوں، میں خدا کا راستہ اُس کا دروازہ اور اس کے علم کا خزانے دار ہوں میں خدا کے راز کا امین ہوں اور میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین اور بہترینِ خلقِ خدا کے بعد لوگوں کا پیشوا ہوں۔

۳۴۱۔ یاسرِ خادم نے امام رضا علیہ السلام سے حضرتؑ نے اپنے اَجدادِ بزرگوار سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم خدا کی حُجّت، خدا کا دروازہ اور راہِ خدا ہو تم ایک عظیم خبر ہو اور تم راہِ مستقیم ہو اور تم بہترین نمونہ ہو۔

۳۴۲۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد سے حضرتؑ نے اپنے اَجدادِ مبارک علیہم السلام سے انہوں نے امام حُسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم خدا کی حجت، خدا کا دروازہ اور خدا کا راستہ ہو، تم وہی خبرِ عظیم، سیدھا راستہ اور بہترین نمونہ ہو، یا علی علیہ السلام! تم مسلمانوں کے امیر المؤمنین اور پیشوا اور بہترینِ اَوصیاء اور سچّوں کے سَردار ہو، یا علی علیہ السلام! تم فاروقِ اعظم اور صدّیقِ اکبر ہو، یا علی علیہ السلام! تم میری امت کے درمیان میرے جانشین ہو اور میرے قرض کو

ادا کرو گے اور میرے وعدوں کو پورا کرو گے۔

۳۴۳۔ مُفضّل بن عمر کہتا ہے: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام خدا کا دروازہ ہیں، ضرر اسی دروازہ سے داخل ہونا چاہیے اور وہ خدا کا راستہ ہیں، جو شخص دوسرے راستے سے جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا، ہدایت کرنے والے ائمہ علیہم السلام بھی ایک دوسرے کے بعد اسی طرح ہیں، خدا نے انہیں ارکانِ زمین قرار دیا ہے تا کہ زمین اپنے رہنے والوں کو جھٹکے نہ دے، خدا حُجّت کو زمین پر اور زمین کے اندر رہنے والوں تک پہنچاتے ہیں۔

۸۸۔ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ بَابُ الدِّینِ

۳۴۴۔ عَنْ عَبدِاللّٰهِ بْنِ مَسعودٌ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ :عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالبٍ بَابُ الدِّیْنِ مَنْ دَخَلَ فِیْهِ کَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ کَانَ کَافِراً.(۱)

حضرت علی علیہ السلام دین کا دروازہ ہیں

۳۴۴۔ عبداللہ بن مسعود سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام دین کا دروازہ ہیں جو اس میں داخل ہوگا وہ مؤمن ہے اور جو خارج ہوگا وہ کافر ہے۔

۸۹۔ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ بَابُ الْهُدٰی

۳۴۵۔ عَنِ ابْنِ عَباسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :إِنَّ عَلِیاً بابُ الْهُدٰی

۱۔ احقاق الحق ۷/۱۵۴

بَعْدِیْ، وَالدَّاعِیْ إِلٰی رَبِّیْ،وَهُوَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَآ إِلَی اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحاً.(۱)(۲)

۳۴۶۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ :نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّی اللّٰه عَلیهِ وَآلِهِ وسَلَّمَ إِلٰی عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ فَقَالَ :هٰذَا بَابُ الْهُدَی الَّذِیْ مَنْ دَخَلَهٗ کَانَ آمِناً وَهُوَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ.(۳)

۳۴۷۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِیهِ علیه السَّلامُ قَالَ :عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ بَابُ الْهُدٰی مَنْ خَالَفَهٗ کَانَ کَافِراً وَمَنْ أَنْکَرَهٗ دَخَلَ النَّارَ.(۴)

۳۴۸۔ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلامُ قَالَ :سَمِعْتُ جَدِّیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ خُطْبَةٍ (أَنَّهٗ قَالَ) :إِنَّ عَلِیًّا (هُوَ خ ل) مَدِیْنَةُ هُدًی، فَمَنْ دَخَلَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَکَ.(۵)

حضرت علی علیہ السلام ہدایت کا دروازہ ہیں

۳۴۵۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے بعد ہدایت کا دروازہ ہیں اور لوگوں کو میرے پروردگار کی طرف دعوت دیتے ہیں، وہ صالح ترین مومن ہیں۔ کون اپنی گفتار میں اس کے مقابلے میں ہوسکتا ہے جو خدا کی طرف دعوت دے اور عمل صالح انجام

۱۔ فصلت / ۳۳ ۲۔البحار ۳۶/ ۲۸

۳۔ المسترشد /۶۱۸ ۴۔عقاب الاعمال / ۲۴۹

۵۔ملحقات الاحقاق ۲۰ / ۳۳۶، البحار ۴۰/ ۲۰۲

دے؟''۔

۳۴۶۔ ابو ہریرہ کہتا ہے: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: یہ وہی دروازۂ ہدایت ہیں جو اس میں داخل ہوگا محفوظ رہے گا اور اس کے بندوں پر حُجّتِ خدا ہیں۔

۳۴۷۔ محمد بن جعفر علیہ السلام نے اپنے والد سے نقل کیا حضرتؑ نے فرمایا: علی علیہ السلام ہدایت کا دروازہ ہیں جو ان کی مخالفت کرے گا وہ کافر ہے اور جو ان کا منکر ہوگا وہ جہنّم میں جائے گا۔

۳۴۸۔ حُسین بن علی علیہما السلام نے فرمایا: میں نے اپنے جدّ امجد سے سنا حضرتؐ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا: علی علیہ السلام ہدایت کا شہر ہیں جو اس میں داخل ہوگا نجات پائے گا اور جو داخل نہیں ہوا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

۹۰۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ بَابُ الْإِيمَانِ وَالْأَمَانِ

۳۴۹۔ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعفرٍعليهِ السّلامُ يَقُوْلُ: إِنَّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بَابٌ فَتَحَهُ اللّٰهُ، فَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِراً....(۱)

۳۵۰۔ بِالْإِسنَادِ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسٰى عَلَيهِ السَّلَامُ يَقولُ: إِنَّ عَلِيّاًعَليهِ السَّلَامُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْهُدٰى، فَمَنْ دَخَلَ مِنْ بَابِ عَلِيٍّ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِراً وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّذِيْنَ

۱۔ الکافی ۲/۳۸۸، البحار ۴۰/۹۷، ارشاد القلوب / ۱۷۹

لِلّٰهِ فِيهِمُ الْمَشِيئَةُ.(۱)

۳۵۱۔ بِالْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَعَاشِرَ النَّاسِ،اِعْلَمُوا أَنَّ لِلّٰهِ بَاباً مَنْ دَخَلَهُ أَمِنَ مِنَ النَّارِ، فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ،اِهْدِنَا إِلَى هٰذَا الْبَابِ حَتّٰى نَعْرِفَهُ .قَالَ :هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَأَخُو رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَخَلِيفَةٌ عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ.(۲)

علی علیہ السلام امن اور ایمان کا دروازہ ہیں

۳۴۹۔ ابو حمزہ کہتے ہیں: میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا، حضرتؑ نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ دروازہ ہیں، جس کو خدا نے کھولا ہے، جو اس میں داخل ہوگا وہ مؤمن ہے اور جو خارج ہو وہ کافر ہے۔

۳۵۰۔ ابراہیم بن ابی بکر کہتا ہے: میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: اے لوگوں کے گروہ! جان لو کہ خدا کا ایک دروازہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوگا وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا ابو سعید خدری نے کھڑے ہو کر کہا اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ایسے دروازے کی رہنمائی فرمائیں تاکہ ہم اس کو پہچان لیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں جو سرورِ اوصیاء، امیر المؤمنین، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی اور سب لوگوں پر اس کے جانشین ہیں۔

۱۔ الکافی ۳۸۸/۲

۲۔ الیقین / ۲۴۴

۳۵۱۔ابن عباس کہتے ہیں: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: اے گروہِ انسان جان لیں کہ خدا کا ایک دروازہ ہے جوکوئی اس دروازے سے داخل ہو جہنّم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ ابوسعید خُدری کھڑے ہوئے اور کہا: اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اس دروازے کی رہنمائی کریں تا کہ ہم اس دروازے کو پہچان سکیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ دروازہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں جو اَوصیاء کے سردار، امیر المؤمنین، رسولِ خالق کائنات کے بھائی اور اُن کے بعد تمام لوگوں پر جانشین ہیں۔

۹۱۔ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ

۳۵۲۔ عَنْ سعیدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَباسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ :کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِیٌّ فَقَالَ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ : وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ فَمَا حَبْلُ اللّٰهِ الَّذِیْ نَعْتَصِمُ بِهِ؟ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَدَهُ عَلَی یَدِعَلِیٍّ وَقَالَ :تَمَسَّکُوْا بِهٰذَا هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ.(۱)

۳۵۳۔عَنِ ابْنِ یَزِیْد قَالَ :سَأَلْتُ اَبَا الْحَسَنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِهٖ :وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًاقَالَ :عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ علیه السَّلَامُ، حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ.(۲)

۳۵۴۔(فِیْ حَدِیْثٍ) قَالَ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ :أَنَا حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ اَلَّذِیْ أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی خَلْقَهٗ أَنْ یَعْتَصِمُوْا بِهٖ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی :وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ

۱۔احقاق الحق ۳۸۵/۱۴

۲۔ تفسیر العیاشی ۱۹۴/۱، تفسیر نور الثقلین ۳۷۷/۱، البحار ۱۵/۳۶

جَمِیْعاً.(۱)

۳۵۵۔ بِالْإِسْنادِ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اُسَیدٍ الْغِفَارِیِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :یا حُذَیْفَةُ !إنَّ حُجَّةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ (عَلَیْکَ خل) بَعْدِیْ عَلِیُّ بْنُ أَبی طَالِبٍ، اَلْکُفْرُ بِهِ کُفْرٌ بِاللّٰهِ وَالشِّرْکُ بِه شِرْکٌ بِاللّٰهِ وَالشَّکُّ فِیهِ شَکٌّ بِاللّٰهِ وَالْإِلْحَادُ فِیْهِ إِلْحادٌ بِاللّٰهِ وَالْإِنْکارُ لَهٗ إِنْکارٌ لِلّٰهِ وَالْإِیمانُ بِهٖ ایمانٌ بِاللّٰهِ لِأَنَّهٗ أَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَوَصِیُّهٗ وَإِمَامُ اُمَّتِهٖ وَمَوْلَاهُمْ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ وَعُرْوَتُهُ الْوُثْقَی الَّتِیْ لَاانْفِصَامَ لَها وَسَیُهْلَکُ فِیْهِ اثْنَانِ وَلَاذَنْبَ لَهٗ؛ مُحِبٌّ غَالٍ وَمُقَصِّرٌ قالٍ، یَاحُذَیْفَةُ !لَا تُفَارِقَنَّ عَلِیّاً فَتُفَارِقَنِی وَلَا تُخَالِفَنَّ عَلِیًّا فَتُخَالِفَنِیْ، إِنَّ عَلِیّاً مِنِّی وَأَنَا مِنْهُ،مَنْ أَسْخَطَهٗ فَقَدْ أَسْخَطَنِیْ وَمَنْ أَرْضَاهُ فَقَدْ أَرْضَانِیْ.(۲)

علی علیہ السلام خدا کی مضبوط رسّی ہیں

۳۵۶۔سعید بن جبیر نے ابنِ عباس سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک بادیہ نشین شخص وارد ہوا اور کہا: اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں ''خدا کی رسّی کو پکڑیں'' خدا کی کونسی رسّی ہے جس کو ہم تھامیں؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا: ان سے چمٹے رہیں، یہ ہیں خدا کی مضبوط رسّی۔

۱۔ حلیة الأبرار ۱/۲۸۶

۲۔ امالی الصدوق ۱۶۵/ ، رواه فی اثبات الهداة ۲/۵۷ والاثنا عشریة / ۶۲ باختلاف فی موارد

۳۵۳۔ابن یزید کہتے ہیں، میں نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے گفتارِ خداوند "تم سب خدا کی رسّی سے چمٹے رہو" کے بارے میں سوال کیا: حضرتؑ نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام خدا کی مضبوط رسّی ہیں۔

۳۵۴۔علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: میں ہوں خدا کی مضبوط رسّی خُداوند مُتعال نے جس سے تمسّک کرنے کا لوگوں کو حکم دیا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہوا ہے "سب کے سب خدا کی رسّی کو تھامے رہو"۔

۳۵۵۔حُذیفہ بن اُسید غفاری کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے حذیفہ! میرے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام تم پر خدا کی حُجّت ہیں ان پر کفر اختیار کرنا خدا پر کفر ہے اور ان پر شریک اختیار کرنا خدا پر شریک ہے اُن کو ردّ کرنا خدا کو ردّ کرنا ہے ان کے بارے میں غَلَط سوچنا خدا کے بارے میں ٹیڑھاپن کرنا ہے اور ان کا انکار کرنا خدا کا انکار ہے، ان پر ایمان لانا خدا پر ایمان لانا ہے لہٰذا وہ رسولِ خدا کے بھائی ان کے وصی اور ان کی امت کے مولا اور پیشوا ہیں اور وہ ہیں خدا کی مضبوط اور محکم رسّی اور مضبوط ترین دستہ جو کبھی بھی بوسیدہ نہیں ہوگا اور جلد ہی دو قسم کے لوگ ان کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور ان کا گناہ علی علیہ السلام پر نہیں ہے : ایک وہ جو ان کی دوستی میں اِفراط اور تفریط کریں دوسرے وہ جو ان سے دشمنی کریں اے حذیفہ! کبھی بھی علی علیہ السلام سے جدا نہ ہونا کہ مجھ سے جدا ہو جاؤ گے اور ہرگز ان کی مخالفت نہ کرنا کہ مجھ سے مخالفت کرو گے علی علیہ السلام مجھ میں سے ہے اور میں علی علیہ السلام میں سے ہوں۔ جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور جس اسے راضی کیا اس نے مجھے راضی کیا۔

۹۲ ـ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلاَمُ العُرْوَۃُ الْوُثْقٰی

۳۵۶ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :سَتَکُوْنُ بَعْدِی فِتْنَۃٌ مُظْلِمَۃٌ لَا یَنْجُو مِنْھَا اِلَّا مَنْ تَمَسَّکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی، قِیْلَ :وَمَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ :عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیہِ السَّلَامُ.(۱)

۳۵۷ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ عَلَیہِ السَّلَامُ :أَنْتَ الْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی.(۲)

۳۵۸ـ(فِیْ حَدِیْثٍ) قَالَ عَلِیٌّ عَلَیہِ السَّلَامُ :أَنَا عُرْوَۃُ اللّٰہِ الْوُثْقٰی الَّتِیْ لَاانْفِصَامَ لَھَا، وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام قابل اعتماد سہارا ہیں

۳۵۶ـ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ایک اندھا فتنہ برپا ہوگا اس سے فقط وہ شخص بچے گا جو اس قابل اعتماد سہارے کو تھام لے گا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہؐ! وہ قابل اعتماد سہارا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۳۵۷ـ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! تم عروۃ الوثقیٰ ہو۔

۳۵۸ـ حضرت علیؑ نے فرمایا: میں وہ مضبوط ریسمان الٰہی ہوں جو کبھی نہیں ٹوٹے گی اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔

---

۱ ـ اثبات الھداۃ ۲۰۶/۲ ۲ ـ البحار ۲۰/۳۶

۳ـ حلیۃ الأبرار ۲۸۶/۱

۹۳ - عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ

۳۵۹ - عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنْتَ الطَّرِيقُ الْوَاضِحُ وَأَنْتَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ، وَأَنْتَ يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ.(۱)

۳۶۰ - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ صَاحِبُ حَوْضِي، وَصَاحِبُ لِوَائِي، وَمُنْجِزُ عِدَاتِي وَحَبِيبُ قَلْبِي وَوَارِثُ عِلْمِي وَأَنْتَ مُسْتَوْدَعُ مَوَارِيثِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتَ أَمِينُ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ وَأَنْتَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى بَرِيَّتِهِ وَأَنْتَ رُكْنُ الْإِيمَانِ وَأَنْتَ مِصْبَاحُ الدُّجَى وَأَنْتَ مَنَارُ الْهُدَى، وَأَنْتَ الْعَلَمُ الْمَرْفُوعُ لِأَهْلِ الدِّينِ، مَنْ تَبِعَكَ نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْكَ هَلَكَ وَأَنْتَ الطَّرِيقُ الْوَاضِحُ، وَأَنْتَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ، وَأَنْتَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَأَنْتَ يَعْسُوبُ الدِّينِ، وَأَنْتَ مَوْلَى مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ وَأَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا طَاهِرُ الْوِلَادَةِ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا خَبِيثُ الْوِلَادَةِ، وَمَا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ وَكَلَّمَنِي رَبِّي إِلَّا قَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ اقْرَأْ عَلِيّاً مِنِّي السَّلَامَ، وَعَرِّفْهُ أَنَّهُ إِمَامُ أَوْلِيَائِي وَنُورُ أَهْلِ طَاعَتِي، فَهَنِيئاً لَكَ يَا عَلِيُّ هٰذِهِ الْكَرَامَةُ!(۲)

۳۶۱ - عَنِ الصَّادِقِ عَلَيهِ السَّلَامُ: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلَامُ.(۳)

۱- إحقاق الحق ۳۷۸/۱۴ ۲- اثبات الهداة ۵۹/۲

۳- تفسير العياشي ۲۴/۱، البحار ۲۴۰/۹۲

۳۶۲ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ: أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلَامُ.(۱)

۳۶۳ـ بِالْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ : سَئَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ قَالَ :هُوَ وَاللّٰهِ عَلِيٌّ الْمِيزَانُ وَالصِّرَاطُ.(۲)

علی علیہ السلام سیدھا راستہ ہیں

۳۵۹ـ ابنِ عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: تم کھلا راستہ ہو اور تم سیدھا راستہ ہو اور تم مؤمنین کے سرور ہو۔

۳۶۰ـ ابنِ عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ تم حوض کے مالک اور میرے پرچم دار ہو اور میرے وعدوں کو پورا کرو گے اور تم میرے دل کے دوست اور میرے علم کے وارث ہو تم پیغمبروں کی میراث کے امین ہو اور اس زمین پر خدا کے امین اور اس کی مخلوق پر حُجّت ہو تم ایمان کے رکن اندھیرے کے چراغ اور ہدایت کے مینار ہو، تم دینداروں کی بلند علامت ہو جس نے آپؑ کی پیروی کی وہ رہائی پالے گا اور جس نے پیروی نہ کی وہ ہلاک ہوجائے گا تم ہو وہ کُھلا راستہ اور تم ہو وہ صراطِ مستقیم ،تم نورانی چہروں کے رہبر اور دین کے پیشوا ہو اور جس کے تم مولا ہو میں اسی کا مولا ہوں اور میں ہر باایمان مرد اور عورت کا مولا ہوں

۱ـ البحار ۳۶۶/۳۵

۲ـ بصائر الدرجات / ۷۹

حلال زادے کے سوا تم کو کوئی دوست نہیں رکھے گا اور حرام زادے کے علاوہ تمہیں کوئی دشمن نہیں رکھے گا مجھے آسمان پر نہیں لے جایا گیا اور پروردگار نے مجھ سے کلام نہیں کیا مگر یہ کہ مجھ سے فرمایا: یا محمدؐ! میرا سلام علی علیہ السلام تک پہنچا دو اور ان سے کہہ دو کہ وہ میرے دوستوں کے پیشوا اور میری اطاعت کرنے والوں کے لیے روشنی ہیں ۔ یا علی علیہ السلام! یہ کرامت اور بزرگی وعظمت آپ کو مبارک ہو۔

۳۶۱۔امام صادق علیہ السلام نے اِس آیت ''تو ہمیں سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ'' کے بارے میں فرمایا: سیدھا راستہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

۳۶۲۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: سیدھا راستہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

۳۶۳۔ابوحمزہ ثمالی سے نقل ہوا ہے اس نے کہا: میں نے امام صادق علیہ السلام سے کلام الٰہی : ''یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کریں'' کے بارے میں سوال کیا فرمایا: خدا کی قسم وہ علی علیہ السلام ہیں جو میزان بھی ہیں اور صراط بھی۔

۹۴ ۔ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ خَیرُ الْبَشَرِ

۳۶۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ خَیرُ الْبَشَرِ مَنْ أَبیٰ فَقَدْ کَفَرَ.(۱)

۳۶۵۔بِالْإِسْنَادِ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُوسَی الرِّضَا عَنْ أَبِیهِ عَنْ آبائِهٖ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ قَالَ ... حَدَّثَنِیْ أَبِیْ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ عَلیهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ :(یَا عَلِیُّ اِنَّ -ع) أَنْتَ خَیرُ الْبَشَرِ، وَلَایَشُکُّ فِیکَ إِلَّا کَافِرٌ.(۲)

۱ ۔ إثبات الهداة ۲/ ۱۷۱، الشهاب / ۳۳، المسترشد / ۲۷۹ باختلاف یسیر

۲ ۔أمالی الصدوق / ۷۲، عیون أخبار الرضا ۲/ ۵۹، اثبات الهداة ۲/ ۳۰ باختلاف یسیر

۳۶۶- رُوِیَ عَنْ عَلِیّ (عَلَیهِ السَّلَامُ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِیْ: أَنْتَ خَیْرُ الْبَشَرِ، مَا شَکَّ فِیهَا(فِیْهِ) إِلَّا کَافِرٌ.(۱)

۳۶۷- قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: یَا عَلِیُّ أَنْتَ خَیْرُ الْبَشَرِ مَنْ شَکَّ فِیهِ فَقَدْ کَفَرَ.(۲)

۳۶۸- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: خَیْرُ مَنْ یَمْشِیْ عَلَی وَجْهِ الْأَرْضِ بَعْدِیْ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ.(۳)

۳۶۹- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِیٌّ خَیْرُ الْخَلْقِ.(۴)

۳۷۰- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیّ عَلَیهِ السَّلَامُ: أَنْتَ خَیْرُ أُمَّتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ.(۵)

۳۷۱- بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَیهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: إِعْلَمْ أَنَّ أَمِیرَالْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ أَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْأَئِمَّةِ کُلِّهِمْ، وَلَهُ ثَوَابُ أَعْمَالِهِمْ، وَعَلَی قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فُضِّلُوْا.(۶)

۳۷۲- قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا أَعْطَانِیْ رَبِّیْ فَضِیْلَةً، إِلَّا وَقَدْ خُصَّ عَلِیٌّ بِمِثْلِهَا.(۷)

۱- احقاق الحق ۱۵/۲۷۴، البحار ۳۸/۴ وأمالی الصدوق/ ۷۲ باختلاف فی بعض الألفاظ

۲- احقاق الحق ۴/۲۵۵

۳- کشف الغمة ۱/۱۵۷، إثبات الهداة ۲/۲۱۲، احقاق الحق ۱۵/۲۱۲، کشف الیقین/ ۲۹۲ باختلاف یسیر

۴- احقاق الحق ۱۵/۲۶۵

۵- کشف الغمة ۱/۱۵۷، کشف الیقین/ ۲۸۵

۶- البحار ۳۹/۹۲

۷- إحقاق الحق ۶/۱۰۴

٣٧٣ـ عَنِ ابنِ عَبّاسٍ قالَ :قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ أَفْضَلُ مَنْ خَلَقَ اللّٰهُ تَعالىٰ غَيْرِيْ....(١)

٣٧٤ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَفْضَلُ رِجَالِ الْعَالَمِيْنَ.(٢)

٣٧٥ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَفْضَلُ اُمَّتِيْ عِنْدَ اللّٰهِ.(٣)

٣٧٦ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَا اكْتَسَبَ مُكْتَسِبٌ مِثْلَ فَضْلِ عَلِيٍّ، يَهْدِيْ صَاحِبَهُ إِلَى الْهُدٰى وَيَرُدُّهُ عَنِ الرَّدٰى.(٤)

٣٧٧ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ خَيْرُ مَنْ يُصَلِّيْ إِلَى الْقِبْلَةِ بَعْدِيْ.(٥)

٣٧٨ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ خَيْرُ النَّاسِ.(٦)

٣٧٩ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ خَيْرُ الْاُمَّةِ.(٧)

---

١ ـ إثبات الهداة ٢/ ٢٣٨ ٢ ـ احقاق الحق ١٥/ ٢١٢

١ـ احقاق الحق ١٥/ ٢٠٣

٤ ـ فضائل الخمسة ١/ ١٦٧، الغدير ٥/ ٣٦٣ بادنى التفاوت، احقاق الحق ١٧/ ٢٩

٥ ـ احقاق الحق ١٥/ ٢١٢ ٦ ـ احقاق الحق ١٥/ ٢٠

٧ـ احقاق الحق ١٥/ ٢٨٠

حضرت علی علیہ السلام بہترین انسان

۳۶۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام بہترین انسان ہیں، جو انکار کرے وہ کافر ہے۔

۳۶۵۔ علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی سے حضرتؑ نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرے والد علی بن ابی طالب علیہ السلام نے حدیث بیان فرمائی: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم بہترین انسان ہو، کافر کے علاوہ کوئی بھی تمہارا منکر نہیں۔

۳۶۶۔ علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے حضرتؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم بہترین انسان ہو، کافروں کے بغیر کسی نے تم پر شک نہیں کیا۔

۳۶۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم بہترین انسان ہو جس نے تم پر شک کیا وہ کافر ہو گیا۔

۳۶۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد بہترین فرد جو اِس زمین پر چلے گا وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

۳۶۹۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام خدا کی بہترین مخلوق ہیں۔

۳۷۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم اس دنیا اور آخرت میں میری امت کے بہترین فرد ہو۔

۳۷۱۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام خدا کے نزدیک سب ائمہ علیہم السلام سے افضل ہیں اور ائمہ علیہم السلام کے اعمال کا ثواب ان سے ہے اور انہوں نے اپنے اعمال کے مطابق برتری حاصل کی ہے۔

۳۷۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پروردگار نے مجھے کوئی ایسی فضیلت عطا نہیں کی مگر یہ کہ وہی خصوصیات علی علیہ السلام کو بھی عطا کیں۔

۳۷۳۔ ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے علاوہ خدا کی تمام مخلوقات پر افضل ہیں۔

۳۷۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام دنیا کے مَردوں پر افضل ہیں۔

۳۷۵۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام خدا کے نزدیک میری امّت میں سے بہترین فرد ہیں۔

۳۷۶۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی نے بھی علی علیہ السلام کی طرح فضیلت حاصل نہیں کی۔

۳۷۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد علی علیہ السلام بہترین فرد ہیں جو قبلہ کی طرف نماز ادا کریں گے۔

۳۷۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مَردوں میں سے بہترین مرد ہیں۔

۳۷۹۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری اُمّت کے بہترین فرد ہیں۔

۹۵ ۔ مَا تُرِیْدُوْنَ مِنْ عَلِیٍّ؟ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ مِنِّیْ

۳۸۰ – بِالْإِسْنَادِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَا تُرِیْدُوْنَ مِنْ عَلِیٍّ؟ مَا تُرِیْدُوْنَ مِنْ عَلِیٍّ؟ مَاتُرِیْدُوْنَ مِنْ عَلِیٍّ؟ إِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ(وَأَنَا مِنْهُ) وَهُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِیْ.(۱)

---

۱ ـ مناقب علی بن أبیطالب/۲۲۴، ملحقات الاحقاق ۱۳۶/۲۱، کنز العمال ۵۹۹/۱۱،المراجعات / ۱۵۳، صحیح الترمذی ۱۶۵/۱۳ والتاج ۲۹۷/۳ باختلاف فی موارد

۳۸۱ـ بالإسناد عن موسى بن جعفر بن محمد عن آبائه عليهم السلام عن النبيّ صلّى اللّٰه عليه وآله وسلّم قال (في حديث) :إنّ علياً منّي وأنا من عليّ، روحه من روحي وطينته من طينتي وهو أخي ووصيّي وخليفتي على أُمّتي في حياتي وبعد موتي، من أطاعه أطاعني، ومن وافقه فقد وافقني، ومن خالفه فقد خالفني.(۱)

۳۸۲ـ عن اُمّ سلمة قالت :قال النبيّ صلّى اللّٰه عليه وآله وسلّم :عليٌّ منّي وأنا من عليّ حيث يكون أكون.(۲)

۳۸۳ـ عن ابن مسعود رضي اللّٰه عنه قال :قال رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وآله وسلّم :عليّ بن أبي طالب منّي كروحي في جسدي.(۳)

۳۸۴ـ عن رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وآله وسلّم :يا عليُّ أنت منّي وأنا منك، سيط لحمك بلحمي ودمك بدمي، وأنت السّبب فيما بين اللّٰه وبين خلقه بعدي، فمن جحد ولايتك قطع السّبب الّذي فيما بينه وبين اللّٰه وكان ماضيًا في الدّركات.(۴)

۳۸۵ـ عن حبشيّ بن جنادة قال :سمعت رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وآله وسلّم يقول :عليٌّ منّي وأنا منه ولا يؤدّي عنّي إلّا أنا أو عليٌّ.(۵)

---

۱ ـ اثبات الهداة ۲/ ۵۱ ۲ ـ احقاق الحق ۵/ ۳۱۷

۳ـ احقاق الحق ۵/ ۲۴۲ ۴ـ سليم بن قيس / ۲۴۴

۵ ـ احقاق الحق ۵/ ۲۴۳، ينابيع المودة / ۵۴، مسند احمد ۵/ ۱۷۱، سنن ابن ماجه ۱/ ۵۵، مناقب علي بن ابيطالب / ۲۲۷، التاج ۳/ ۳۳۱ وصحيح الترمذي ۱۳۳ / ۱۶۹ ! باختلاف يسير

٣٨٦ـ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيه وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مِنّيْ وَأَنَا مِنهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِیْ.(١)

٣٨٧ـ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ عَلِيًّا مِنّیْ وَأَنَا مِنهُ وَهُوَمَوْلٰی (وَلِیُّ خ ل) كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِیْ.(٢)

٣٨٨ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ مِنّی.(٣)

٣٨٩ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مِنّیْ وَأَنَا مِنْ عَلِیٍّ.(٤)

٣٩٠ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ جَعْفَرِ بْنُ مُحَمَّدِ الصَّادِقِ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ :يا عَلِيُّ أَنْتَ مِنِّیْ وَأَنَا مِنكَ وَلِيُّكَ وَلِيّیْ وَوَلِيّیْ وَلِیُّ اللّٰهِ، وَعَدُوُّكَ عَدُوّیْ، وَعَدُوّیْ عَدُوُّ اللّٰهِ . يَاعَلِيُّ !أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حارَبَكَ وَسِلْمٌ لِمَنْ سالَمَكَ....(٥)

٣٩١ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ :يا عَبْدَالرَّحْمانِ !أَنْتُمْ أَصْحابِیْ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ مِنّیْ وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، فَمَنْ قَاسَهُ بِغَيْرِهِ؛ فَقَدْجَفانِیْ وَمَنْ جَفانِیْ (فَقَدْ)آذانِیْ، وَمَنْ آذانی فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ رَبّیْ.(٦)

٣٩٢ـ(فِیْ حَدِيْثٍ) عَنْ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

---

١ ـ مناقب علی بن ابيطالب / ٢٣٠

٢ ـ ذخائر العقبیٰ /٦٨، مسند احمد ٥/ ٢٠٦ فی حديث

٣ـ احقاق الحق ٥/ ٢٧٩

٤ـ احقاق الحق ٥/ ٢٨١

٥ ـ امالی المفيد / ٢١٣

٦ ـ فرائد السمطين ٢/ ٦٨، احقاق الحق ٤/ ٥٠٢

عَلَیهِ وَ آلِہ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ مِنّی وَأَنَا مِنہُ، لَحْمُہٗ لَحْمِیْ وَدَمُہٗ دَمِیْ.(۱)

۳۹۳۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ :أَنْتَ مِنّی وَأَنَا مِنکَ.(۲)

علی علیہ السلام سے کیا چاہتے ہو؟! علی علیہ السلام مجھ سے ہیں

۳۸۰۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے تین مرتبہ مخاطب ہو کر فرمایا: علی علیہ السلام سے کیا چاہتے ہو؟! علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں، میرے بعد وہ ہر مومن کے سرپرست ہیں۔

۳۸۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے انہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا آنحضرتؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں، اس کی رُوح میری رُوح سے ہے اور اس کی مٹی میری مٹی سے ہے، وہ میری زندگی میں اور میرے بعد میرے بھائی، میرے وصی اور میری امت میں سے میرے جانشین ہیں، جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی حمایت کی اس نے میری حمایت کی اور جس نے اس کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی ہے۔

۱۸۲۔ ام سلمہؓ کہتی ہیں: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں جس جگہ وہ ہوں گے میں بھی وہیں ہوں گا۔

۱۔ إحقاق الحق ۴۴۸/۶

۲۔ صحیح البخاری ۱۱۴۰/۳، احقاق الحق ۳۱۳/۵، عیون اخبار الرضا ۵۹/۲، التاج ۲۹۶/۳، وصحیح الترمذی ۱۶۷/۱۳ باختلاف یسیر

۳۸۳۔ابن مسعود سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے روح کی بدن سے۔

۳۸۴۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے کہ: یا علی علیہ السلام! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں تمہارا گوشت میرے گوشت سے اور تمہارا خون میرے خون سے ملا ہوا ہے، میرے بعد تم خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہو، جو تمہاری ولایت کا انکار کرے گا، خدا اور اس کے درمیان جو واسطہ ہے وہ قطع ہو جائے گا اور وہ دوزخ کے طبقات میں داخل ہوگا۔

۳۸۵۔حبشی بن جُنادہ کہتے ہیں: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: علیؑ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ علی علیہ السلام اور میرے علاوہ کوئی بھی رسالت کو پہنچانے والا نہیں ہے۔

۳۸۶۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، وہ میرے بعد ہر مؤمن کے سرپرست ہیں۔

۳۸۷۔عمران بن حصین سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں وہ میرے بعد ہر مؤمن کے مولا ہیں۔

۳۸۸۔میں علیؑ سے ہوں اور علیؑ بھی مجھ سے ہیں۔

۳۸۹۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں۔

۳۹۰۔امام صادق علیہ السلام نے اپنے اَجداد سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں تمہارا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ یا علیؑ! جو تمہارے ساتھ جنگ

کرے گا میں اس کے ساتھ جنگ کروں گا اور جو تمہارے ساتھ صلح کرے گا میں بھی صلح کروں گا۔

۳۹۱۔ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! تم میرے صحابی ہو، علی بن ابی طالب علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں اور جو علی علیہ السلام کا مقایسہ کسی دوسرے سے کرے گا اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور جو مجھ پر ظلم کرے گا اس نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اور جو مجھے تکلیف پہنچائے گا خدا کی لعنت اس پر ہوگی۔

۳۹۲۔ایک حدیث میں حضرت علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں اس کا گوشت میرا گوشت اور اس کا خون میرا خون ہے۔

۳۹۳۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں۔

۹۶ ـ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ نَفْسِیْ

۳۹۴ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ نَفْسِیْ.(۱)

۳۹۵ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ مِنِّیْ کَنَفْسِیْ.(۲)

۳۹۶ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ أَصْلِیْ وَجَعْفَرُ فَرْعِیْ.(۳)

۳۹۷ـ وَقَوْلُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ مِنِّیْ کَنَفْسِیْ، طَاعَتُهُ طَاعَتِیْ وَمَعْصِیَتُهُ مَعْصِیَتِیْ.(۴)

---

۱ ـ احقاق الحق ۵ /۳۴۷ ۲ ـ احقاق الحق ۶ /۳۵۷

۳ ـ احقاق الحق ۶ /۴۸۶ ۴ ـ الإثنا عشرية / ۶۱

حضرت علی علیہ السلام میری رُوح ہیں

۳۹۴۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری جان ہیں۔

۳۹۵۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی نسبت مجھ سے میری جان کی مانند ہے۔

۳۹۶۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری جڑ اور جعفر شاخ ہیں۔

۳۹۷۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام کی نسبت مجھ سے میری روح کی مانند ہے، اس کی پیروی میری پیروی اور اس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔

۹۷۔عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ رَأْسِیْ

۳۹۸۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ رَأْسِیْ (مِثْلُ رَأْسِیْ خ ل) مِنْ بَدَنِیْ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی مثال ایسی ہے جیسے سر کی بدن سے

۳۹۸۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی نسبت مجھ سے ایسی ہے جیسے میرے سر کی میرے بدن سے۔

۱۔البحار ۳۸/۳۱۹، الغدیر ۱۰/۲۷۸، نور الأبصار/۸۹، فضائل الخمسة ۱/۲۹۷، غایة المرام/۴۵۵، کشف الیقین/ ۲۹۹، الشهاب/ ۳۳

٩٨ ـ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ نَظِیْرِیْ

٣٩٩ ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ :مَا مِنْ نَبِیٍّ إِلَّا وَلَہٗ نَظِیرٌ فِیْ اُمَّتِہٖ،فَعَلِیٌّ نَظِیْرِیْ.(١)

علی علیہ السلام میری مثل ہیں

٣٩٩ـ انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر پیغمبر اپنی امت میں سے مثل رکھتے ہیں،اور علی علیہ السلام میری مثل ہیں۔

٩٩ـ عَلِیٌّ عَلیہِ السَّلَامُ اَخِیْ

٤٠٠ ـ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّہٗ سَمِعَ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ :إِنَّ أَخِیْ وَوَزِیْرِیْ وَخَیْرَ مَنْ أُخَلِّفُہٗ بَعْدِیْ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ.(٢)

٤٠١ ـ عَنْ زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ أَبِیہِ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ أَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ عَلَیہِ السَّلَامِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ :یَا عَلِیُّ إِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی أَمَرَنِیْ

---

١ ـ احقاق الحق ٦/٤٦٠، غایة المرام/٤٥٥، ینابیع المودة/٢٣٥ (فی حدیث) واثبات الھداة ٢/٢٤٩ باختلاف یسیر

٢ ـ کشف الغمة ١/١٥٣، أمالی الصدوق / ٢٨٤

أَنْ أَتَّخِذَكَ أَخاً وَوَصِيّاً، فَأَنْتَ أَخي وَوَصِيّي وَخَليفَتي عَلى أَهْلي في حَياتي وَبَعْدَ مَوْتي، مَنْ تَبِعَكَ فَقَدْ تَبِعَني وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْكَ فَقَدْ تَخَلَّفَ عَنّي، وَمَنْ كَفَرَ بِكَ فَقَدْ كَفَرَ بي، وَمَنْ ظَلَمَكَ فَقَدْ ظَلَمَني، يا عَلِيُّ !أَنْتَ مِنّي وَأَنا مِنْكَ يا عَلِيُّ لَوْ لا أَنْتَ لَما قُوتِلَ أَهْلُ النَّهْرِ .فَقالَ :فَقُلْتُ :يا رَسُولَ اللهِ !وَمَنْ أَهْلُ النَّهْرِ؟ قالَ :قَوْمٌ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلامِ كَما يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.(١)

٣٠٢ـ بِالْإِسْنادِ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللّهَ تَبارَكَ وَتَعالىٰ آخىٰ بَيْني وَبَيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبي طالِبٍ وَزَوَّجَهُ ابْنَتي مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَماواتٍ، وَأَشْهَدَ عَلىٰ ذٰلِكَ مُقَرَّبي مَلائِكَتِهِ وَجَعَلَهُ وَصِيّاً وَخَليفَةً، فَعَلِيٌّ مِنّي وَأَنا مِنْهُ مُحِبُّهُ مُحِبّي وَمُبْغِضُهُ مُبْغِضي وَإِنَّ الْمَلائِكَةَ لَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ بِمَحَبَّتِهِ.(٢)

٣٠٣ـ بِالْإِسْنادِ، قالَ أَبُو عَبْدِاللّهِ عليه السَّلامُ في حَديثٍ طَويلٍ يَقُولُ في آخِرِهِ :إِنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قالَ لِأُمِّ سَلَمَةَ (رض) :يا أُمَّ سَلَمَةَ! اِسْمَعي وَاشْهَدي هٰذا عَلِيُّ بْنُ أَبيطالِبٍ أَخي فِي الدُّنْيا وَأَخي فِي الْآخِرَةِ، يا أُمَّ سَلَمَةَ! اِسْمَعي وَاشْهَدي هٰذا عَلِيُّ بْنُ أَبيطالِبٍ وَزيري فِي الدُّنْيا وَوَزيري فِي الْآخِرَةِ، يا أُمَّ سَلَمَةَ !اِسْمَعي وَاشْهَدي هٰذا عَلِيُّ بْنُ أَبي طالِبٍ حامِلُ لِوائي فِي الدُّنْيا وَحامِلُ لِوائي فِي الْآخِرَةِ، يا أُمَّ سَلَمَةَ !اِسْمَعي وَاشْهَدي هٰذا عَلِيُّ بْنُ أَبيطالِبٍ وَصِيّي وَخَليفَتي مِنْ بَعْدي وَقاضي عِداتي وَالذّائِدُ عَنْ حَوْضي، يا أُمَّ سَلَمَةَ !اِسْمَعي وَاشْهَدي هٰذا عَلِيُّ بْنُ أَبي طالِبٍ سَيِّدُ الْمُسْلِمينَ، وَإِمامُ الْمُتَّقينَ، وَقائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلينَ .وَقاتِلُ النّاكِثينَ

---

١ ـ أمالي الطوسي ١/ ٢٠٣

٢ ـ اثبات الهداة ٢/ ٥٥، امالي الصدوق/ ١٠٨

وَالْمَارِقِينَ وَالْقَاسِطِينَ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ مَنِ النَّاكِثُونَ؟قَالَ :اَلَّذِينَ يُبَايِعُونَهُ بِالْمَدِينَةِ وَيَنْكُثُونَهُ بِالْبَصْرَةِ قُلْتُ :مَنِ الْقَاسِطُونَ؟ قَالَ :مُعَاوِيَةُ وَأَصْحَابُهُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ .(ثُمَّ) قُلْتُ :مَنِ الْمَارِقُونَ؟ قَالَ :أَصْحَابُ النَّهْرَوَانِ.(۱)

۴۰۴ـ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عقيصا عَنْ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ !أَنْتَ أَخِي وَأَنَا أَخُوكَ، أَنَا الْمُصْطَفَى لِلنُّبُوَّةِ وَأَنْتَ الْمُجْتَبَى لِلْإِمَامَةِ وَأَنَا صَاحِبُ التَّنْزِيلِ وَأَنْتَ صَاحِبُ التَّأْوِيلِ، وَأَنَا وَأَنْتَ أَبُو هٰذِهِ الْأُمَّةِ، يَا عَلِيُّ !أَنْتَ وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي وَوَزِيرِي وَوَارِثِي وَأَبُو وُلْدِي، شِيعَتُكَ شِيعَتِي وَأَنْصَارُكَ أَنْصَارِي وَأَوْلِيَاؤُكَ أَوْلِيَائِي وَأَعْدَاؤُكَ أَعْدَائِي، يَاعَلِيُّ !أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ غَداً وَأَنْتَ صَاحِبِي فِي الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ وَأَنْتَ صَاحِبُ لِوَائِي فِي الْآخِرَةِ كَمَا أَنْتَ صَاحِبُ لِوَائِي فِي الدُّنْيَا، لَقَدْ سَعِدَ مَنْ تَوَلَّاكَ وَشَقِيَ مَنْ عَادَاكَ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ تَقَدَّسَ ذِكْرُهُ بِمَحَبَّتِكَ وَوِلَايَتِكَ، وَاللهِ إِنَّ أَهْلَ مَوَدَّتِكَ فِي السَّمَاءِ لَأَكْثَرُ مِنْهُمْ فِي الْأَرْضِ، يَاعَلِيُّ !أَنْتَ أَمِينُ أُمَّتِي وَحُجَّةُ اللهِ عَلَيْهَا بَعْدِي، قَوْلُكَ قَوْلِي وَأَمْرُكَ أَمْرِي وَطَاعَتُكَ طَاعَتِي وَزَجْرُكَ زَجْرِي وَنَهْيُكَ نَهْيِي وَمَعْصِيَتُكَ مَعْصِيَتِي وَحِزْبُكَ حِزْبِي وَحِزْبِي حِزْبُ اللهِ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْغَالِبُونَ.(۲)

۴۰۵ـ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ

---

۱ ـ معانی الاخبار / ۱۹۵

۲ ـ امالی الصدوق / ۲۷۲

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ !أَنْتَ أَخِي وَأَنَا أَخُوكَ، يَا عَلِيُّ !أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ، يَا عَلِيُّ !أَنْتَ وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى أُمَّتِي بَعْدِي، لَقَدْ سَعِدَ مَنْ تَوَلَّاكَ وَشَقِيَ مَنْ عَادَاكَ.(١)

٤٠٦ـ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَاعَلَيهِ السَّلَامُ :عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ !أَنْتَ أَخِي وَوَزِيرِي وَصَاحِبُ لِوَائِي فِي الدُّنْيَاوَالْآخِرَةِ وَأَنْتَ صَاحِبُ حَوْضِي، مَنْ أَحَبَّكَ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَكَ أَبْغَضَنِي.(٢)

٤٠٧ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلِه وَسَلَّمَ :إِنَّ أَخِي وَوَزِيرِي وَوَصِيِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ.(٣)

٤٠٨ـ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِه وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَآخَى بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ فَجَاءَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ فَقَالَ: آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.(٤)

٤٠٩ـ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَا :إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِه وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَبَقِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِه وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ

---

١ ـ امالي الصدوق / ٢٩٥

٢ ـ عيون الاخبار ١/ ٢٩٣، اثبات الهداة ٢/ ٢٦ باختلاف يسير

٣ـ أمالي الطوسي ١/ ٢٧٨

٤ـ الغدير ٣/ ١١٣، صحيح الترمذي ١٣/ ١٦٩ باختلاف في موارد

وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ، فَآخَى بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَقَالَ لِعَلِيٍّ :أَنْتَ أَخِي وَأَنَا أَخُوكَ، فَإِنْ نَاكَرَكَ أَحَدٌ، فَقُلْ :أَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَأَخُو رَسُولِ اللّٰهِ لَا يَدَّعِيهَا بَعْدَكَ إِلَّا كَذَّابٌ.(١)

٤١٠ ـ عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ :لَمَّا آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ النَّاسِ آخَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيٍّ (صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ).(٢)

٤١١ ـ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَخِي وَوَزِيرِي وَخَلِيفَتِي فِي أَهْلِي وَخَيْرُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي، يَقْضِي دَيْنِي وَيُنْجِزُ بِوَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.(٣)

٤١٢ ـ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :رَأَيْتُ مَكْتُوباً عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ :لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِيٌّ أَخُوهُ.(٤)

٤١٣ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ :أَنْتَ أَخِي وَأَنَا أَخُوكَ.(٥)

٤١٤ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِيٌّ أَخُو رَسُولِ اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ بِأَلْفَيْ عَامٍ.(٦)

٤١٥ ـ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَخِي

---

١ ـ الغدير ١١٥/٣ ٢ ـ فرائد السمطين ١١١/١

٣ ـ أمالي المفيد / ٦١

٤ ـ كشف الغمة ١ / ٣٣٩

٥ ـ احقاق الحق ١٥ / ٥١٣

٦ ـ الطرائف / ٦٣، كشف الغمة ١ / ٣٣٩ باختلاف يسير، المسترشد / ٣٨٠ باختلاف في موارد

وَصَاحِبِی وَابْنُ عَمِّی وَخَیْرُ مَنْ تَرَکْتُ بَعْدِی یَقْضِی دَیْنِی، وَیُنْجِزُ مَوْعِدِی.(۱)

۴۱۶ـ عَنْ جَعْفَرِ الصَّادِقِ عَنْ آبائِهِ عَنْ امیرِ الْمُؤمِنینَ علیهِمُ السَّلامُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّی اللّهُ علیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ أَخِی وَوارِثِی وَوَصِیِّی، مُحِبُّکَ مُحِبِّی وَمُبْغِضُکَ مُبْغِضِی، یا عَلِیُّ! أَنَا وَأَنْتَ أَبَوا هٰذِهِ الاُمَّةِ مِنْ وُلْدِکَ ساداتٌ فِی الدُّنْیا وَمُلُوکٌ فِی الْآخِرَةِ مَنْ عَرَفَنا فَقَدْ عَرَفَ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ أَنْکَرَنا فَقَدْ أَنْکَرَ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ.(۲)

۴۱۷ـ بِالْإِسْنادِ، عَنْ زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ آبائِهِ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلامُ قالَ: کانَ لِی عَشْرٌ مِنْ رَسُولِ اللّهِ صَلَّی اللّهُ علیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُعطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِی وَلا یُعطاهُنَّ أَحَدٌ بَعْدِی، قالَ لِی: یا عَلِیُّ! أَنْتَ أَخِی فِی الدُّنْیا وَأَخِی فِی الْآخِرَةِ وَأَنْتَ أَقْرَبُ النّاسِ مِنّی مَوْقِفاً یَوْمَ الْقِیامَةِ وَمَنْزِلِی وَمَنْزِلُکَ فِی الْجَنَّةِ مُتَواجِهانِ کَمَنْزِلِ الْأَخَوَیْنِ، وَأَنْتَ الْوَصِیُّ وَأَنْتَ الْوَلِیُّ وَأَنْتَ الْوَزِیرُ، عَدُوُّکَ عَدُوِّی وَعَدُوِّی عَدُوُّ اللّهِ وَوَلِیُّکَ وَلِیِّی وَوَلِیِّی وَلِیُّ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ.(۳)

۴۱۸ـ بِالْإِسْنادِ، عَنْ جابِرِ الْجُعْفِیِّ، قالَ سَمِعْتُ جابِرَ بْنَ عَبْدِاللّهِ الْأَنْصارِیَّ یَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلَّی اللّهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لِعَلِیِّ بْنِ أَبِی طالِبٍ عَلَیْهِ السَّلامُ: یا عَلِیُّ! أَنْتَ أَخِی وَوَصِیِّی وَوارِثِی وَخَلیفَتِی عَلی أُمَّتِی فِی حَیاتِی وَبَعْدَ وَفاتِی مُحِبُّکَ مُحِبِّی وَمُبْغِضُکَ مُبْغِضِی وَعَدُوُّکَ عَدُوِّی وَوَلِیُّکَ وَلِیِّی.(۴)

۱ـ اثبات الهداة ۲/۱۱۲، البحار ۳۸/۱۲

۲ـ احقاق الحق ۴/۲۲۷

۳ـ امالی الصدوق / ۷۲

۴ـ امالی الصدوق / ۱۰۸

٤١٩ـ بالإسناد، عَنْ عَليّ بن مُوسَى الرّضا عليه السّلام عَنْ أبيه عَنْ آبائه عليهم السّلام قال: قَالَ رسُولُ اللّه صلّى اللّهُ عَلَيهِ وَآله وسَلّمَ: يا عَلِيُّ! أَنْتَ أَخِي وَوَزِيرِي وَصاحِبُ لِوائِي فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَأَنْتَ صاحِبُ حَوْضِي مَنْ أَحَبَّكَ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَكَ أَبْغَضَنِي.(١)

٤٢٠ ـ قالَ رسُولُ اللّه صَلّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلّمَ: عَلِيٌّ أَخِي فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ.(٢)

٤٢١ـ عَنْ أَبِي ذَرّ، اَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيهِ وَآله وَسلّمَ قالَ: لِكُلّ نَبِيّ خَلِيلٌ وَإِنَّ خَلِيلِي وَأَخِي عَلِيٌّ.(٣)

٤٢٢ ـ عَنِ ابنِ عَبّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّه صلّى اللّهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسلّمَ لِعَليّ: أَنْتَ أَخِي وَصاحِبِي.(٤)

٤٢٣ـ قالَ رسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلّمَ: عَلِيٌّ أَحَبُّ إِخْوَتِي.(٥)

٤٢٤ـ قالَ رسُولُ اللّه صَلّى اللّهُ عليه وَآله وَسَلّمَ لِعَليّ عَليه السّلامُ: أَما تَرْضى أَنَّكَ خَيْرُ أُمَّتِي فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ، وَأَنَّكَ أَخِي وَوارِثِي؟(٦)

٤٢٥ ـ بالإسْنَادِ، قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلّمَ: أَحَبُّ إِخْوَانِي إِلَيَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلامُ، وَأَحَبُّ اَعْمامِي إِلَيَّ حَمْزَةُ.(٧)

١ـ غاية المرام / ٦١٥
٢ـ احقاق الحق ٤/١٩٥، كنز العمال ١١/٦٠٢
٣ـ احقاق الحق ٤/٢٢٣
٤ـ الاستيعاب ٣/١٠٩٨
٥ـ احقاق الحق ١٥/٥٤٤
٦ـ المسترشد / ٢٩٠
٧ـ امالی الصدوق / ٣٤٤

علی علیہ السلام میرے بھائی ہیں

۴۰۰۔سلمان فارسی کہتے ہیں: میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: میرے بھائی اور وزیر جو ایک بہترین فرد ہے جس کو میں اپنے بعد اپنا جانشین بناؤں گا وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۴۰۱۔زید بن علی نے اپنے والد سے حضرتؑ نے حسین بن علی علیہ السلام سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! خداوند نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں اپنا بھائی اور وصی انتخاب کروں، تم میرے بھائی اور وصی ہو میری زندگی میں اور میری رحلت کے بعد میرے خاندان کے جانشین ہو جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمہاری اطاعت نہ کی اس نے میری اطاعت نہیں کی، جس نے تم سے کفر کیا اس نے مجھ سے کفر کیا، جس نے تم پر ستم کیا اس نے مجھ پر ستم کیا ہے۔ یا علیؑ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، یا علیؑ! اگر تم نہ ہوتے تو ''اہلِ نہر'' قتل نہ ہوتے۔ علی علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے عرض کی اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ''اہلِ نہر'' کون ہیں؟ فرمایا ایک گروہ ہے جو اسلام سے خارج ہوگا اسی طرح جیسے تیر کمان سے خارج ہوتا ہے۔

۴۰۲۔ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے میرے اور علی علیہ السلام کے درمیان اخوّت کو برقرار کیا ہے اور ساتویں آسمان پر میری بیٹی کی اس کے ساتھ شادی ہوئی ہے اور مقرّب فرشتوں کو گواہ بنایا، اور اس کو میرا وصی اور خلیفہ قرار دیا۔ اس لیے علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور

میں علی علیہ السلام سے ہوں، اس کا دوست میرا دوست ہے اور اس کا دشمن میرا دشمن ہے ملائکہ ان کی محبت کے توسّل سے خدا کا تقرّب حاصل کرتے ہیں۔

۴۰۳۔ امام صادق علیہ السلام نے طولانی حدیث کے آخر میں فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمّ سلمہ رض سے فرمایا: غور سے سنو اور گواہ رہو کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام دنیا میں اور آخرت میں میرے بھائی ہیں، اُمّ سلمہ غور سے سنو اور شاہد رہو کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام اس دنیا اور آخرت میں میرے وزیر ہیں اُمّ سلمہ! غور سے سنو اور گواہ رہو کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام اس دنیا میں میرے پرچم بردار ہیں اور روزِ قیامت لوائے حمد کو کندھے پر اٹھائیں گے۔

اُمّ سلمہ غور سے سنو اور شاہد رہو کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے بعد میرے وصی و جانشین ہیں اور میرے وعدوں کی وفا کریں گے اور میرے حوض کا دفاع کریں گے۔ اُمّ سلمہ! غور سے سنو اور گواہ رہو کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام مسلمانوں کے سرور اور پرہیز گاروں کے پیشوا اور نورانی چہروں کے رہبر اور ناکثین اور مارقین اور قاسطین کے قاتل ہیں۔ میں نے پوچھا: اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ناکثین کون ہیں؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مدینے میں ان کی بیعت کریں گے اور بصرہ میں اپنی بیعت کو توڑ دیں گے۔ میں نے پوچھا! قاسطین کون ہیں؟ فرمایا: معاویہ اور اس کے شام والے طرفدار۔ میں نے پوچھا مارِقین کون ہیں فرمایا: نہروان کے لوگ (یعنی خوارج)۔

۴۰۴۔ ابو سعید عقیصا نے سیّد الشہداء حُسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا اور حضرتؑ نے سرورِ اوصیاء علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں میں نبوّت کے لیے انتخاب کیا گیا ہوں اور آپ امامت کے لیے انتخاب کیے گئے ہیں، میں صاحب قرآن مجید ہوں اور آپ صاحبِ تأویل

ہیں، میں اور آپ اس امت کے دو باپ ہیں، یَا عَلیؑ! تم میرے وصی، جانشین، وزیر، وارث اور میری اولاد کے باپ ہو، تمہارے پیروکار میرے پیروکار، تمہارے مددگار میرے مددگار اور تمہارے دوست میرے دوست، اور تمہارے دشمن میرے دشمن ہیں اے علیؑ! کل آپ حوض کے کنارے میرے ساتھ ہوں گے اور اس پسندیدہ مقام پر میرے ہمراہ ہوں گے، جس طرح اس دنیا میں میرے پرچم دار ہو روزِ آخرت بھی میرے پرچم دار ہو گے۔ درحقیقت جو تمہیں دوست رکھے گا وہ خوش بخت ہے اور جو تمہیں دشمن رکھے گا وہ بد بخت ہے اور ملائکہ تمہاری محبت اور دوستی کے توسّل سے خداوند کا تقرّب حاصل کریں گے۔ خدا کی قسم! اہلِ زمین سے اہلِ آسمان تمہارے زیادہ دوست ہیں۔ یَا عَلیؑ! تم میری امت کے امین ہو اور میرے بعد ان پر حجّت خدا ہو تمہاری گفتار میری گفتار، تمہارا فرمان میرا فرمان، اور تمہاری اطاعت میری اطاعت، اور تمہارا انکار میرا انکار تمہارا روکنا میرا روکنا، اور تمہاری نافرمانی میری نافرمانی، تمہارا لشکر میرا لشکر اور میرا لشکر خدا کا لشکر ہے۔ ''اور جس شخص نے خدا اور رسول اور ایمانداروں کو اپنا سرپرست بنایا (جان لے کہ) کامیابی لشکرِ خدا ہی کو حاصل ہے۔

۴۰۵۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یَا عَلیؑ! آپ میرے بھائی ہیں اور میں آپ کا بھائی ہوں۔ یَا عَلیؑ! آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں، یَا عَلیؑ! آپ میرے وصی اور جانشین ہیں اور میرے بعد میری امت پر خدا کی حُجّت ہیں درحقیقت جو آپ کو دوست رکھے گا وہ خوش بخت ہوگا اور جو آپ کو دشمن رکھے گا وہ بد بخت ہوگا۔

۴۰۶۔ حسین بن خالد نے امام رضا علیہ السلام سے اور حضرتؑ نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے اَجداد سے اور انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! آپ

میرے بھائی اور میرے وزیر اور دنیا اور آخرت میں میرے پرچم دار ہیں آپؑ میرے حوض کے مالک ہیں جو آپ کو دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے۔

۴۰۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے بھائی ، وزیر اور وصی ہیں۔

۴۰۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان اخوّت برقرار کی عُمر اور ابوبکر کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور اسی طرح دوسروں کے درمیان بھی اخوّت برقرار کی اسی دوران علی علیہ السلام پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی ، آپؐ نے اصحاب کے درمیان اخوّت کو برقرار کیا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اس دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

۴۰۹۔ جابر بن عبداللہ اور سعید بن مسیّب نے کہا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان برادری برقرار کی ، اس وقت خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، ابوبکر ، عمر اور علی علیہ السلام باقی رہ گئے ، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر اور ابوبکر کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ، اور علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ میرے بھائی ہیں اور میں آپ کا بھائی ہوں ، اگر کوئی آپ کو جانتا نہ ہو تو کہہ دیجیے: میں خدا کا بندہ اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں ، آپ کے بعد جھوٹوں کے علاوہ کوئی اور یہ دعویٰ نہیں کرے گا۔

۴۱۰۔ مکحول نے ابوامامہ سے نقل کیا ہے: جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے درمیان برادری اور اخوّت برقرار کی علی علیہ السلام کو اپنا بھائی بنایا۔

۴۱۱۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے خاندان کے نگہبانِ میرے

بھائی، وزیر اور جانشین ہیں وہ بہترین فرد ہیں جسے میں اپنا جانشین بنا رہا ہوں وہ میرے دَین کو ادا کرے گا اور میرے وعدہ پورا کرے گا۔

۴۱۲۔ جابر سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ جنّت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے رسول ہیں اور علی بن ابی طالب علیہ السلام ان کے بھائی ہیں۔

۴۱۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہے آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں۔

۴۱۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آسمانوں کو خلق کرنے سے دو ہزار سال پہلے بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے پیغمبر اور علی علیہ السلام پیغمبر خدا کے بھائی ہیں۔

۴۱۵۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے بھائی، ہمنشین اور میرے چچا کے بیٹے ہیں۔

۴۱۶۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے اَجداد سے اور انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: آپ میرے بھائی، وارث، اور وصی ہیں آپ کو دوست رکھنے والا میرا دوست ہے اور آپ کو دشمن رکھنے والا میرا دشمن ہے۔ یا علی علیہ السلام آپ اور میں اس امت کے دو باپ ہیں، یا علیؑ! میں، آپ اور ائمہ علیہم السلام جو آپ کی اولاد سے ہیں، اس دنیا میں لوگوں کے سرور اور آخرت میں ان کے حاکم ہیں، جس نے ہمیں پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا، اور جس نے ہمارا انکار کیا اس نے خدا کا انکار کیا۔

۴۱۷۔ زید بن علی نے اپنے اَجداد سے انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے حضرتؑ نے فرمایا:

مجھے خدا کی طرف سے دس خصوصیات عطا ہوئیں ، جو مجھ سے پہلے کسی کے بھی پاس نہیں تھیں اور نہ ہی میرے بعد کسی کے پاس ہوں گی۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! آپ اس دنیا میں اور آخرت میں میرے بھائی ہیں، اور قیامت کے دن آپ لوگوں میں سے میرے قریب تر ہوں گے آپ کا گھر اور میرا گھر بہشت میں ایسے ہوں گے جیسے دو بھائیوں کے گھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوتے ہیں آپ میرے وصی، ولی اور وزیر ہیں، آپ کا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے اور آپ کا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے۔

۴۱۸۔ جابر جعفی کہتے ہیں: میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا اس نے کہا رسولِ خداؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: تم میری حیات میں اور میری رحلت کے بعد میری امّت کے درمیان میرے بھائی اور وصی اور وارث اور جانشین ہو تم کو دوست رکھنے والا میرا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے جو تمہاری مخالفت کرے گا اس نے میری مخالفت کی اور جو تم سے محبّت کرے گا اس نے مجھ سے محبّت کی۔

۴۱۹۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد سے حضرتؑ نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! تم اس دنیا اور آخرت میں میرے بھائی، وزیر اور علمدار ہو اور تم میرے حوض کے مالک ہو، جو تمہیں دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا اور جو تم سے دشمنی رکھے گا اس نے مجھ سے دشمنی رکھی۔

۴۲۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام اس دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں۔

۴۲۱۔ ابوذر کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر پیغمبر کا کوئی دوست ہوتا ہے اور میرے دوست اور بھائی علی علیہ السلام ہیں۔

۴۲۲۔ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ میرے بھائی اور ہم صحبت ہیں۔

۴۲۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے بھائیوں میں سے محبوب ترین بھائی ہیں۔

۴۲۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آیا تم خوش نہیں ہو کہ اس دنیا اور آخرت میں میری امّت کے بہترین فرد اور میرے بھائی اور وارث ہو۔

۴۲۵۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے بہترین بھائی اور حضرت حمزہ میرے بہترین چچا ہیں۔

۱۰۰۔عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ حَبِیبِی

۴۲۶۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ حَبِیبِی.(۱)

۴۲۷۔ عَنْ بَشِیرِ الدَّهَّانِ، عَنْ أَبِیْ عَبدِاللّٰهِ عَلَیهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ :اُدْعُوْا لِیْ خَلِیْلِیْ، فَأَرْسَلَتَا إِلٰی أَبَوَیْهِمَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَیْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَعْرَضَ عَنْهُمَا، ثُمَّ قَالَ : اُدْعُوْا لِیْ خَلِیْلِیْ، فَأُرْسِلَ إِلٰی عَلِیٍّ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَیْهِ أَکَبَّ عَلَیْهِ یُحَدِّثُهُ،فَلَمَّا خَرَجَ لَقِیَاهُ فَقَالَا لَهُ :مَاحَدَّثَکَ خَلِیْلُکَ؟ فَقَالَ :حَدَّثَنِیْ أَلْفَ بَابٍ یَفْتَحُ کُلُّ بَابٍ أَلْفَ بَابٍ.(۲)

۱۔احقاق الحق ۵۲۶/۵۱

۲۔الحکم الزاهرة ۱۱۱/۲ به نقل از الکافی ۲۹۶/۱

٤٢٨ ـ بالإسناد، عن أم سلمة زوجة النبيّ صلّى الله عليه وآله وسلّم قالت: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: في مرضه الّذي توفّي فيه: أدعوا لي خليلي، فأرسلت عائشة إلى أبيها فلمّا جاء غطّى رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم وجهه وقال: أدعوا لي خليلي فرجع أبوبكر وبعثت حفصة إلى أبيها، فلمّا جاء غطّى رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم وجهه وقال: أدعوا لي خليلي فرجع عمر، وأرسلت فاطمة إلى عليّ عليه السّلام فلمّا جاء قام رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم فدخل ثمّ جلّل عليّاً بثوبه، قالت: قال عليّ عليه السّلام: فحدّثني بألف حديث حتّى عرقت وعرق رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم فسال عليّ عرقه وسال عليه عرقي.(١)

٤٢٩ ـ عن عبد الله بن عمر أنّ رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم قال في مرضه: أدعوا لي أخي، فدعي له عمر فأعرض عنه ثمّ قال: أدعوا لي أخي، فدعي له أبوبكر فأعرض عنه ثمّ قال: أدعوا لي أخي، فدعي له عثمان فأعرض عنه. ثمّ دعي عليّ بن أبي طالب عليه السّلام فستره بثوبه وأكبّ عليه فلمّا خرج من عنده، قيل له ما قال؟ قال: علّمني ألف باب كلّ باب (يفتح) ألف باب.(٢)

٤٣٠ ـ عن عائشة أنّها قالت: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم وهو في بيتي لمّا حضره الموت: أدعوا لي حبيبي، فدعوت إليه أبابكر فنظر إليه الرّسول فوضع رأسه ثمّ قال: أدعوا لي حبيبي. قلت: ويلكم أدعوا له عليّ بن أبي طالب عليه

٢ـ الإختصاص / ٢٧٩

٣ـ المجروحين ٢/ ١٤

السَّلَامُ، فَوَاللّٰهِ لَا يُرِيْدُ غَيْرَهُ، فَلَمَّا رَآهُ فَرَجَ الثَّوْبَ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ فِيهِ، فَلَمْ يَزَلْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَحْتَضِنُهُ حَتّٰى قُبِضَ وَيَدُهُ عَلَيْهِ.(۱)

۴۳۱۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ).(۲)

۴۳۲۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَحَبُّ الرِّجَالِ إِلَيَّ.(۳)

۴۳۳۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَحَبُّ اَهْلِي إِلَيَّ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام میرے دوست ہیں

۴۲۶۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے دوست ہیں۔

۴۲۷۔بشیر دہّان نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: رسول خداؐ نے جس بیماری میں وفات پائی فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلائیں (عائشہؓ اور حفصہؓ) دونوں نے اپنے اپنے والد کو بلانے کے لیے آدمی بھیجا جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ ان دونوں پر پڑی تو ان سے اپنا منہ موڑ لیا اس کے بعد فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلائیں علی علیہ السلام کو بلانے کے لیے آدمی بھیجا جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ ان پر پڑی تو آپؐ ان پر جھک گئے اور باتیں کرنے لگے ، جب علی علیہ السلام خارج ہوئے تو ان دونوں کی ان سے ملاقات ہوئی، پوچھا: آپ کے دوست نے آپؐ سے

۱۔ ارشاد القلوب/ ۲۳۴

۲۔ احقاق الحق ۱۵/ ۵۳۰

۳۔ احقاق الحق ۱۵/ ۵۳۲

۴۔ احقاق الحق ۱۵/ ۵۳۳

کیا کہا؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے لیے ہزار باب حدیث بیان فرمائی کہ ہرایک باب سے ہزار باب نکلتے ہیں۔

۴۲۸۔ اُمّ سلمہؓ ہمسرِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے انھوں نے کہا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس بیماری میں وفات پائی فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلائیں، عائشہؓ نے اپنے والد کو بلانے بھیجا۔ جب ان کے والد آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلائیں، ابوبکرؓ واپس چلے گئے اور حفصہؓ نے اپنے والد کو بلانے بھیجا، جب ان کے والد آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلائیں عمرؓ واپس چلے گئے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا نے علی علیہ السلام کو بلانے بھیجا۔ جب علی علیہ السلام آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لباس ان کو پہنایا فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ علی علیہ السلام نے بتایا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے ہزار حدیث نقل کی یہاں تک کہ میں پسینے میں شرابور ہو گیا اور وہ خود بھی پسینے میں شرابور ہو گئے ان کا پسینہ میرے پسینے میں اور میرا پسینہ ان کے پسینے میں مل گیا۔

۴۲۹۔ عبداللہ بن عمر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا: میرے بھائی کو میرے پاس بلائیں، پس عمرؓ کو ان کے پاس بلایا گیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اپنا رخ موڑ لیا اور فرمایا: میرے بھائی کو میرے پاس بلائیں، پس ابوبکرؓ کو آنحضرتؐ کے پاس بلایا گیا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بھی اپنا رخ موڑ لیا اور دوبارہ فرمایا: میرے بھائی کو میرے پاس بلائیں، پس عثمانؓ کو ان کے پاس بلایا گیا لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بھی اپنا چہرہ پھیر لیا اس کے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام کو بلایا گیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لباس ان کو پہنایا اور خود کو ان پر گرا دیا جب علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو کر واپس آئے ان سے پوچھا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کہا؟ فرمایا: مجھے علم کے ایک ہزار باب تعلیم

کیے کہ ہر باب سے ہزار باب نکلتے ہیں۔

۴۳۰۔ عائشہؓ کہتی ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحلت کے وقت میرے گھر میں تھے فرمایا: میرے دوست سے کہیں آجائے، میں نے ابوبکرؓ سے آنے کو کہا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف نگاہ کی اور اپنے سر کو زمین پر رکھا اس کے بعد فرمایا: میرے دوست سے کہیں آجائے میں نے کہا: حیف ہو تم پر! علی بن ابی طالب علیہ السلام کو بلائیں پیغمبرؐ ان کے بغیر کسی اور کو نہیں چاہتے۔ جب علی علیہ السلام آئے تو پیغمبرؐ نے ان کی طرف دیکھا اور جو چادر آپ نے اوڑھی ہوئی تھی علی علیہ السلام کو اس چادر کے نیچے جگہ دی اور ان کو اپنے گلے سے لگایا اور زندگی کے آخری لمحات تک اپنے ہاتھ ان سے جدا نہ کیے۔

۴۳۱۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے نزدیک لوگوں میں سے محبوب ترین فرد ہیں۔

۴۳۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے نزدیک مردوں میں سے محبوب ترین ہیں۔

۴۳۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے نزدیک میرے خاندان میں سے محبوب ترین فرد ہیں۔

۱۰۱۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ وَحَدِيثُ الطَّيرِ المَشْوِيِّ

۴۳۴۔ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مالِكٍ قالَ: أَهدَتْ أُمُّ أَيمَن لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَيرًا فَقالَ: اَللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيكَ يَأْكُلُ مَعِي مِنْ هذا الطَّيرِ، فَدَخَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طالِبٍ (صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيهِ)، فَقالَ: اَللّٰهُمَّ وَإِلَيَّ. (۱)

۴۳۵۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِطَيرٍ فَقالَ: اَللّٰهُمَّ ائْتِنِي

۱۔ احقاق الحق ۳۵۸/۵، الامام علی ۱۱۴/۲ باختلاف فی موارد

بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَیْکَ یَأْکُلُ مَعِیَ مِنْ هٰذَا الطَّائِرِ، قَالَ :فَجَاءَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ عَلَیهِ السَّلامُ فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ إِلَیَّ اَللّٰهُمَّ إِلَیَّ.(۱)

۴۳۶۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ :اُهْدِیَ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وآلِهِ وسَلَّمَ طَیرٌ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ ائْتِنِی بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَیْکَ،فَجَاءَ عَلِیٌّ فَأَکَلَ مَعَهُ.(۲)

۴۳۷۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ :اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَهُ طَائِرٌ فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ ائْتِنِی بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَیْکَ یَأْکُلُ مَعِی مِنْ هٰذَا الطَّیرِ .فَجَاءَ اَبُوبَکْرٍ فَرَدُّوهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَرَدُّوهُ ثُمَّ جَاءَ عَلِیٌّ فَاَذِنَ لَهُ.(۳)

علی علیہ السلام اور مرغ بریاں کی حدیث

۴۳۴۔ انس بن مالک نے حدیث نقل کی ہے کہ ام ایمن نے مرغ بریاں بہ طور ہدیہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدایا! اپنی محبوب ترین ہستی کو میرے پاس بھیج تا کہ وہ میرے ساتھ اس مرغ کو کھائے اسی دوران علی بن ابی طالب علیہ السلام داخل ہوئے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدایا ان کو میرے پاس بھیج۔

۴۳۵۔ انس سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مرغ بریاں لایا گیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدایا اپنی محبوب ترین ہستی کو میرے پاس بھیج تا کہ وہ میرے ساتھ اس مرغ کو کھائے انس کہتا

۱۔ إحقاق الحق ۵/ ۳۳۲، الصحیح الترمذی ۱۳/ ۱۷۰ باختلاف فی موارد

۲۔ احقاق الحق ۵/ ۳۴۶، الطرائف / ۷۲باختلاف یسیر

۳۔ خصائص امیر المؤمنین للنسائی / ۵۱

ہے اس وقت علی علیہ السلام داخل ہوئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدایا! ان کو میرے پاس بھیج خدایا! ان کو میرے پاس بھیج۔

۴۳۶۔ انس سے نقل ہوا ہے کہ مرغ بریاں بہ طور ہدیہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا، پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدایا اپنی محبوب ترین ہستی کو میرے پاس بھیج۔ اس وقت علی علیہ السلام آئے اور آنحضرتؐ کے ساتھ کھانا کھایا۔

۴۳۷۔ انس بن مالک کہتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مرغ بریاں رکھا ہوا تھا فرمایا: خدایا! اپنی محبوب ترین ہستی کو میرے پاس بھیج تا کہ وہ میرے ساتھ اس مرغ سے کھائے۔ ابوبکر آئے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو واپس لوٹا دیا، اس کے بعد عمر آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو بھی واپس لوٹا دیا، لیکن جس وقت علی علیہ السلام آئے پیغمبر نے ان کو اجازت دی۔

۱۰۲۔ مَنْزِلَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۴۳۸۔ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَغَضِبَ فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَذْكُرُوْنَ مَنْ لَهُ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللّٰهِ كَمَنْزِلَتِيْ، وَمَقَامٌ كَمَقَامِيْ إِلَّا النُّبُوَّةُ. (۱)

۴۳۹۔ بِالْإِسْنَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَفُّهُ فِيْ كَفِّ عَلِيٍّ وَهُوَ يُقَبِّلُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا مَنْزِلَةُ عَلِيٍّ مِنْكَ؟ قَالَ: إِنَّ مَنْزِلَةَ عَلِيٍّ مِنِّيْ، كَمَنْزِلَتِيْ مِنَ اللّٰهِ. (۲)

۱۔ البحار ۲۷/ ۱۱۴، فضائل الشیعة / ۲ وملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۱۹ باختلاف فی موارد

۲۔ المسترشد / ۲۹۳

حضرت علی علیہ السلام کا مقام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں

۴۳۸۔ابن عمر کہتے ہیں: ہم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علی علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا: پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خفا ہو گئے اور فرمایا: اس گروہ کو کیا ہو گیا ہے کہ ہمیشہ ان کے بارے میں سوال کرتے ہیں جو تمام اوصاف میں نبوّت کے علاوہ خدا کے نزدیک؛ منزلت اور مقام کے لحاظ سے میری منزلت اور مقام کی مثل ہیں۔

۴۳۹۔عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ان کا ہاتھ علی علیہ السلام کے ہاتھ میں تھا اور ان کا بوسہ لے رہے تھے میں نے عرض کی: اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! علی علیہ السلام کا مقام آپ کی نظر میں کیسے ہے؟ فرمایا: علی علیہ السلام کی منزلت میری نظر میں ایسے ہے جیسے میری منزلت خدا کی نظر میں ہے۔

۱۰۳ ۔ وَصْفُهُ بِالسِّيَادَةِ

۴۴۰۔قَالَ)النَّبِيُّ(صَلَّى اللّٰه عَلَيه وَآلِه وسلّم :عَلِيٌّ سَيِّدُ المُؤْمِنِينَ.(۱)

۴۴۱۔قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلّي اللّٰه عَلَيهِ وَآله وسلّم :عَلِيٌّ سَيِّدُ الأَوْصِيَاءِ .(۲)

۴۴۲۔قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآله وسلّم :عَلِيٌّ سَيِّدُ الأَوْلِيَاءِ .(۳)

۱۔الكافى ۱/۳۵۴ ۲۔احقاق الحق ۱۵/۵۸

۳۔ احقاق الحق ۲۵/۴۲

۴۴۳ـ إنَّ النَّبيَّ صَلّى اللّهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قالَ :أنا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ.(۱)

۴۴۴ـ عَنِ ابْنِ أبي لَيْلى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :"اُدْعُوا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ" يَعْني عَلِيَّ بْنَ أبي طالِبٍ، فَقالَتْ عائِشَةُ : أَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ فَقالَ: " أنا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ" فَلَمّا جاءَ ؛ أرْسَلَ إلَى الْأَنْصارِ فَأَتَوْهُ .فَقالَ لَهُمْ :يا مَعْشَرَ الْأَنْصارِ !أَلا أَدُلُّكُمْ عَلى ما إنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أبَداً؟ .قالُوا :بَلى يا رَسُولَ اللّهِ،قالَ :هٰذا عَلِيٌّ فَأَحِبُّوهُ بِحُبّي، وَأكْرِمُوهُ بِكَرامَتي فَإنَّ جَبْرَئيلَ أمَرَني بِذٰلِكَ، قُلْتُ لَكُمْ عَنِ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ.(۲)

۴۴۵ـ عَنْ أبي ذَرٍّ قالَ :نَظَرَ النَّبِيُّ صَلّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إلى عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ، فَقالَ :هٰذا خَيْرُ الْأَوَّلينَ مِنْ أهْلِ السَّمٰواتِ وَالْأَرَضينَ، هٰذا سَيِّدُ الْوَصِيّينَ وَسَيِّدُ الصِّدّيقينَ وَإمامُ الْمُتَّقينَ.(۳)

۴۴۶ـ عَنْ عَبْدِاللّهِ بْنِ عَبّاسٍ (رَحِمَهُ اللّهُ) قالَ :نَظَرَ النَّبِيُّ صَلّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إلى عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ فَقالَ :سَيِّدٌ فِي الدُّنْيا وَسَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ.(۴)

۴۴۷ـ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قالَ :بَعَثَني رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إلى عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ فَقالَ :قُلْ لَهُ :أنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيا وَسَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، مَنْ

---

۱ ـ المستدرک للحاکم ۱۲۴/۳

۲ ـ حلية الأولياء ۱۰۲/۱

۳ ـ اثبات الهداة ۲۴۲/۲

۴ ـ أمالي المفيد / ۱۹، جواهر المطالب ۱۰۳/۱ والمراجعات / ۱۷۵ باختلاف في موارد

أَحَبَّکَ فَقَدْ أَحَبَّنِی وَمَنْ أَبْغَضَکَ فَقَدْ أَبْغَضَنِی....(۱)

۴۴۸۔ قَالَ ابْنُ عَبّاسٍ :نَظَرَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ عَلَیہِ السَّلَامُ فَقَالَ :أَنْتَ سَیِّدٌ فِی الدُّنْیَا وَسَیِّدٌ فِی الْآخِرَۃِ، مَنْ أَحَبَّکَ فَقَدْ أَحَبَّنِی، وَحَبِیبِی حَبِیبُ اللّٰہِ وَمَنْ أَبْغَضَکَ فَقَدْأَبْغَضَنِی وَبَغِیْضِی بَغِیضُ اللّٰہِ، فَالْوَیْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدِی.(۲)

۴۴۹۔ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قَالَ :قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ :یَا عَلِیُّ أَنْتَ سَیِّدٌ فِی الدُّنْیَا وَسَیِّدٌ فِی الْآخِرَۃِ مَنْ أَحَبَّکَ فَقَدْ أَحَبَّنِی وَمَنْ أَحَبَّنِی فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰہَ وَمَنْ أَبْغَضَکَ فَقَدْ أَبْغَضَنِی وَمَنْ أَبْغَضَنِی فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام میں قائدانہ اوصاف

۴۴۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مومنین کے سردار ہیں۔

۴۴۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام اوصیاء کے سردار ہیں۔

۴۴۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام اولیاء کے سردار ہیں۔

۴۴۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں فرزندان آدم کا سردار ہوں اور علی علیہ السلام عرب کے سرور ہیں۔

۱۔ تذکرۃ الخواص / ۵۲

۲۔ کشف الغمۃ ۱/ ۹۴، إحقاق الحق ۴/ ۹۴ باختلاف یسیر، المراجعات/ ۱۷۵ باختلاف فی موارد

۳۔ بشارۃ المصطفیٰ / ۲۰۸، امالی الطوسی ۱/ ۳۱۶

۴۴۴۔ ابن ابی لیلیٰ نے حسنؑ بن علیؑ سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: سَرْوَرِ عَرَب (یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام) سے کہیں میرے پاس آئے عائشہ نے کہا مگر آپؐ عرب نہیں ہیں؟ فرمایا: میں فرزندانِ آدمؑ کا سرور ہوں اور علی علیہ السلام عرب کے سرور ہیں، پس جس وقت علی علیہ السلام آئے ان کو انصار کے پاس بھیجا، انصار آئے، پیغمبر ﷺ نے ان سے فرمایا: اے انصار کا گروہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کو ایک چیز کی رہنمائی کروں اگر اس سے تمسّک کیا تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے انہوں نے کہا: جی ہاں اے رسولِ خدا! پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا: وہ علیؑ ہیں انہیں میری محبّت کی خاطر دوست رکھیں، اور میری کرامت کی خاطر ان کا احترام کریں لہٰذا جبرئیل نے مجھے حکم دیا ہے کہ اسے خداوندِ بزرگ کی طرف سے آپ کو بتاؤں۔

۴۴۵۔ ابوذر کہتے ہیں: پیغمبر ﷺ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام پر نگاہ کی اور فرمایا: یہ اہلِ آسمان اور زمین والوں میں سے بہترین رہنما ہیں، یہ اوصیاء کے سرور اور سچّوں اور پرہیز گاروں کے امام ہیں۔

۴۴۶۔ عبداللہ بن عباس سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا: پیغمبر ﷺ نے علی علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ دنیا اور آخرت میں لوگوں کے سردار ہیں۔

۴۴۷۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے اس نے کہا: رسولِ خدا ﷺ نے مجھے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے پاس بھیجا اور فرمایا: ان سے کہو تم اس دنیا اور آخرت میں سردار ہو، جو تمہیں دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا ہے اور جو تمہارے ساتھ دشمنی کرے گا اس نے میرے ساتھ دشمنی کی ہے۔

۴۴۸۔ ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا ﷺ نے علی علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: آپ دنیا

اورآخرت میں سرور ہیں، جوآپ کودوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے اور جوآپ سے دشمنی کرے گا اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔افسوس ہے ان پر جو میرے بعد آپ سے دشمنی کریں گے۔

۴۴۹۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم اس دنیا اور آخرت میں سردار ہو، جو تمہیں دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا اور جو تم سے دشمنی کرے گا اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جو مجھ سے دشمنی کرے گا اس نے خدا کے ساتھ دشمنی کی ہے۔

۱۰۴۔مَنْ أُولِي الْأَمْرِ؟

۴۵۰۔بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ: الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ.(۱)

۴۵۱۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ الْجُعْفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ: لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَرَفْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَمَنْ أُولُوا الْأَمْرِ الَّذِيْنَ قَرَنَ اللّٰهُ طَاعَتَهُمْ بِطَاعَتِكَ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: هُمْ خُلَفَائِي يَا جَابِرُ وَأَئِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ (مِنْ) بَعْدِي أَوَّلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي

۱۔ کمال الدین / ۲۲۲

طَالِبٍ، ثُمَّ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْمَعْرُوفُ فِي التَّوْرَاةِ بِالْبَاقِرِ وَسَتُدْرِكُهُ يا جابِرُ، فَإِذَا لَقِيتَهُ فَاقْرَئْهُ مِنِّي السَّلامَ، ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ سَمِيِّي وَكَنِيِّي حُجَّةُ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ، وَبَقِيَّتُهُ فِي عِبَادِهِ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ذَاكَ الَّذِي يَفْتَحُ اللّٰهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ عَلَى يَدَيْهِ مَشَارِقَ الأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، ذَاكَ الَّذِي يَغِيبُ عَنْ شِيعَتِهِ وَأَوْلِيائِهِ غَيْبَةً لَايَثْبُتُ فِيهَا عَلَى الْقَوْلِ بِإِمَامَتِهِ إِلَّا مَنِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ....(۱)

اُولی الامر کون ہیں

۴۵۰۔ ابو بصیر سے نقل ہوا ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے کلام الٰہی ''اے ایماندارو خدا کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ کی اور جو تم میں سے صاحبانِ حُکم ہے'' کے بارے میں فرمایا: قیامت کے دن تک صاحبانِ حکم وہ ائمہ علیہم السلام ہیں جو علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد ہیں۔

۴۵۱۔ جابر بن یزید جعفی کہتے ہیں: میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا اس نے کہا: جب یہ آیت یَاۤ اَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو میں نے کہا: اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا اور رسولؐ کو ہم نے پہچان لیا ہے، یہ اُولی الامر جن کی اطاعت کو خدا نے آپ کی اطاعت کے ساتھ ملا دیا ہے یہ کون ہیں؟ فرمایا: اے جابر! وہ میرے بعد

۱۔ کمال الدین / ۲۵۳

میرے جانشین اور مسلمانوں کے پیشوا ہیں اُن میں سے پہلے علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں ان کے بعد حسَن اور حُسین علیہما السلام ان کے بعد علی بن حسین علیہما السلام اوران کے بعد محمد بن علی علیہما السلام جوتوراۃ میں باقر معروف ہیں اور تم اے جابران کے ساتھ ملاقات کرو گے جس وقت ان کو دیکھنا میرا سلام کہنا، ان کے بعد جعفر بن محمد علیہ السلام ہیں ان کے بعد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام اوران کے بعد علی بن موسیٰ علیہ السلام اوران کے بعد محمد بن علی علیہ السلام ان کے بعد علی بن محمد علیہ السلام اوران کے بعد حسن بن علی علیہ السلام اوران کے بعد میرے ہم نام ہم کُنیت اور زمین پر خدا کی حُجّت اوراس کی مخلوق میں سے باقی رہنے والے حسنؑ بن علیؑ کے بیٹے محمد مہدی علیہ السلام ہیں، یہ وہ ہستی ہیں جن کے ذریعہ سے خداوند اپنے ذِکر اور حمد کو پوری کائنات میں پھیلائے گا، یہ وہ ہیں جو اپنے شیعہ اور اولیاء کی نظروں سے غائب رہیں گے تنہا یہ وہ ہستی ہیں کہ ان پر ایمان کے لئے خداوند نے لوگوں کے دلوں کا امتحان لیا ہے کہ کون ان کے عقیدۂ امامت پر ثابت قدم رہتا ہے۔

۱۰۵ ـ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۴۵۲ ـ بِالْإِسْنَادِ، اُمُّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ جَيْشاً فِيهِمْ عَلِيٌّ، قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَاتُمِتْنِيْ حَتَّى تُرِيَنِيْ عَلِيّاً.(۱)

۴۵۳ ـ (فِيْ حَدِيْثٍ) قَالَ (النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ): اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ قَالَ(عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ):فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدَ يَوْمَئِذٍ....(۲)

۱ ـ صحيح الترمذى ۱۳/ ۱۷۸، جواهر المطالب ۱/ ۲۴۱ وذخائر العقبىٰ/ ۹۴ باختلاف يسير

۲ ـ سنن ابن ماجه ۱/ ۵۵، ذخائر العقبى / ۷۴

علی علیہ السلام کے حق میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا

۴۵۲۔ اُمّ عطیہ کہتی ہیں: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر کو روانہ کیا جن کے درمیان علی علیہ السلام بھی موجود تھے وہ کہتی ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا جب کہ آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: خدایا! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک علیؑ کو نہ دیکھ لوں۔

۴۵۳۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے حق میں دعا کی اور فرمایا: خدایا! سردی اور گرمی کو اس سے دور کر علی علیہ السلام نے فرمایا: اس دن کے بعد میں نے کبھی بھی گرمی اور سردی محسوس نہ کی۔

۱۰۶۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ وَفَارُوقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

۴۵۴۔ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيّاًعَليهِ السَّلَامُ يَقُولُ :أَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَأَخُو رَسُولِهِ وَأَنَاالصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ لَايَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَذَّابٌ مُفْتَرٍ، صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ.(۱)

۴۵۵۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ.(۲)

۱۔ احقاق الحق ۳۸۶/۳، اعلام الوری / ۱۸۵، کنز العمال ۱۲۲/۳۱، الغدیر ۲۲۱/۳ باختلاف یسیر، سنن ابن ماجہ ۵۵/۱، المراجعات / ۸۴ باختلاف فی موارد، جامع الاحادیث للسیوطی ۲۴۳/۶ باختلاف یسیر

۲۔ احقاق الحق ۲۸۳/۱۵

۴۵۶ ـ عَنْ أَبِیْ سخیلَةَ قَالَ :حَجَجْتُ أَنَا وَسَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَمَرَرْنَا بِالرَّبْذَةِوَجَلَسْنَا إِلٰی أَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ لَنَا :إِنَّهُ سَتَکُوْنُ بَعْدِی فِتْنَةٌ وَلَا بُدَّ مِنْهَا فَعَلَیْکُمْ بِکِتَابِ اللّٰهِ وَالشَّیْخِ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَالْزَمُوْهُمَا، فَأَشْهَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنِّیْ سَمِعْتُهُ وَهُوَ یَقُوْلُ :عَلِیٌّ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِیْ وَأَوَّلُ مَنْ صَدَّقَنِیْ وَأَوَّلُ مَنْ یُصَافِحُنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَهُوَ الصِّدِّیْقُ الْأَکْبَرُ، وَهُوَ فَارُوْقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ یُفَرِّقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَهُوَیَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَالُ یَعْسُوْبُ الْمُنَافِقِیْنَ.(۱)

۴۵۷ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :سَتَکُوْنُ مِنْ بَعْدِیْ فِتْنَةٌ فَإِذَا کَانَ ذٰلِکَ فَالْزَمُوْا عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ، فَإِنَّهُ الْفَارُوْقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ.(۲)

۴۵۸ ـ عَنْ أَبِیْذَرٍّ وَسَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (قَالَا) :أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِیَدِ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیهِ السَّلَامُ فَقَالَ :أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِیْ وَأَوَّلُ مَنْ یُصَافِحُنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَهُوَ الصِّدِّیْقُ الْأَکْبَرُوَفَارُوقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَیَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ.(۳)

۴۵۹ ـ بِالْإِسْنَادِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاذَرٍّ یَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِعَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ :أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِیْ وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ یُصَافِحُنِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَأَنْتَ الصِّدِّیْقُ الْأَکْبَرُ وَأَنْتَ الْفَارُوْقُ الْأَعْظَمُ تُفَرِّقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَأَنْتَ یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَالُ یَعْسُوْبُ الْکَافِرِیْنَ.(۴)

---

۱ ـ امالی الطوسی ۱/۱۴۷، فرائد السمطین ۱/۳۹ باختلاف یسیر فی بعض الألفاظ

۲ ـ کشف الغمة ۱/۱۴۳ ۳ ـ غایة المرام/ ۵۰۵

۴ ـ الیقین/۵۱۴ باختلاف فی موارد، اعلام الوری/ ۱۸۵ باختلاف یسیر، تفسیر ابوالفتوح ۱۱/۹ باختلاف فی موارد

علی علیہ السلام اِس امت کے صدّیقِ اکبر اور فارُوقِ اعظم ہیں

۴۵۴۔عباد بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے علی علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: میں خدا کا بندہ اور اسس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدّیقِ اکبر ہوں، میرے بعد جھوٹے اور تہمت لگانے والے کے علاوہ کوئی بھی اس کا دعوانہیں کرے گا میں نے اوروں سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔

۴۵۵۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام صدیق اکبر ہیں۔

۴۵۶۔ابو سخیلہ کہتے ہیں: میں اور سلمان حج پر گئے جب مقام ربذہ پر پہنچے، ابوذر غفاری کے پاس گئے، ابوذر نے ہم سے کہا: میرے بعد ایک بڑا فتنہ کھڑا ہوگا اور اس کے علاوہ کوئی اور چارہ ہی نہیں، اس وقت آپ خدا کی کتاب اور مرد بزرگ علی بن ابی طالب علیہ السلام ان دونوں کے مدافع اور محافظ رہیں۔ کیونکہ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ بنا رہا ہوں میں نے خود آنحضرتؐ سے سنا فرمایا: علی علیہ السلام پہلے فرد ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور پہلے فرد ہیں جس نے میری نبوّت کا اقرار کیا۔ اور پہلے فرد ہیں جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ وہ اس امّت کے صدیق اکبر اور فاروق ہیں جو حق اور باطل کو جدا کریں گے اور وہ مؤمنین کے سرور ہیں اور منافقین کے سرور مال اور دولت ہیں۔

۴۵۷۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ایک بڑا فتنہ کھڑا ہوگا اس وقت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ساتھ نہ چھوڑنا چونکہ وہ حق اور باطل کے درمیان جدائی ڈالیں گے۔

۴۵۸۔ابوذر اور سلمان نے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ وہ پہلے شخص ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور پہلے شخص ہیں جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ یہ اس امت کے صدیقِ اکبر اور فاروق ہیں، اور مومنین کے سرور ہیں۔

۴۵۹۔ابوذر کہتے ہیں: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ پہلے فرد ہیں جو مجھ پر ایمان لائے ہیں آپ پہلے فرد ہوں گے جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ آپ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم ہیں کہ حق اور باطل کو جدا کریں گے آپ مؤمنین کے سرور ہیں لیکن کافروں کا سردار مال اور دولت ہے۔

۱۰۷۔عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ

۴۶۰۔عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَهُ، لَا یَفْتَرِقَانِ حَتّٰى یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ.(۱)

۴۶۱۔ وَقَالَ(النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ): اَلْحَقُّ مَعَ عَلِیٍّ أَیْنَمَا مَالَ).(۲)

۴۶۲۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ مَعَ الْحَقِّ، وَالْحَقُّ مَعَ عَلِیٍّ حَیْثُ كَانَ.(۳)

۴۶۳ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :اَلْحَقُّ مَعَ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ حَیْثُ دَارَ.(۴)

۱۔جامع الأخبار / ۵۱ ، أنوار الهدایة / ۱۳۴ ، بشارة المصطفی / ۲۰

۲۔الکافی ۱/ ۳۵۴ ۳۔ جامع الاحادیث للسیوطی ۱۰/ ۳۴۷

۴۔فرائد السمطین ۱/ ۱۷۷

۲۶۴ـ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إنَّ الْحَقَّ مَعَ عَلِيٍّ، وَعَلِيّاً مَعَ الْحَقِ لَنْ يَزُوْلَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.(۱)

۲۶۵ـ مُسْنَدُ أَبِي يَعْلٰى عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: مَرَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَقُّ مَعَ ذَا، اَلْحَقُّ مَعَ ذَا.(۲)

۲۶۶ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيّاً، اَللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ.(۳)

۲۶۷ـ عَنْ أَبِيْ ثَابِتٍ مَوْلٰى أَبِي ذَرٍّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، فَرَأَيْتُهَا تَبْكِيْ وَتَذْكُرُ عَلِيّاً وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ وَلَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۴)

۲۶۸ـ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ إنَّ الْحَقَّ مَعَكَ وَالْحَقُّ عَلٰى لِسَانِكَ وَفِيْ قَلْبِكَ وَبَيْنَ عَيْنَيْكَ.(۵)

۲۶۹ـ (فِيْ حَدِيْثٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: أَلْحَقُّ لَنْ

۱ـ كشف اليقين / ۲۳۴

۲ـ مناقب آل أبيطالب ۳/۶۱، البحار ۳۸/۲۸، احقاق الحق ۵/۶۳۴

۳ـ فرائد السمطين ۱/۱۷۶، الطرائف /۱۰۲، صحيح الترمذى ۱۶۶/۳۱، اثبات الهداة ۲/۲۲۸، كشف الغمة ۱/۱۴۷، البحار ۳۸/۳۵، المستدرک للحاکم ۳/۱۲۴

۴ـ احقاق الحق ۵/۶۲۳، تاريخ بغداد ۱۴/۳۲۲، البحار ۳۸/۲۹

۵ـ البحار ۳۸/۳۴، كشف الغمة ۱/۱۴۶، احقاق الحق ۵/۶۳۲، اثبات الهداة ۲/۲۱۰ باختلاف في موارد

يَزَالَ مَعَ عَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ لَنْ يَخْتَلِفَا وَلَنْ يَفْتَرِقَا.(۱)

۴۷۰ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :اَلْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ يَدُورُ مَعَهُ حَيْثُ مَا دَارَ.(۲)

۴۷۱ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَهُ، وَهُوَ الْإِمَامُ وَالْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِي، مَنْ تَمَسَّكَ بِهِ فَازَ وَنَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ ضَلَّ وَغَوَى، يَلِي غُسْلِي وَتَكْفِينِي وَيَقْضِي دَيْنِي وَأَبُو سِبْطَيَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ....(۳)

۴۷۲ـ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ عَلِيّاً مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَهُ، لَنْ يَزُولَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.(۴)

۴۷۳ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ.(۵)

۴۷۴ـ بِالْإِسْنَادِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ :أَنْتَ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَكَ حَيْثُمَا دَارَ.(۶)

۴۷۵ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ :أَنْتَ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَكَ.(۷)

۱ـ البحار ۳۸/۳۵، احقاق الحق ۵/۶۳۷

۲ـ الشهاب / ۳۳، تفسير ابوالفتوح ۱/۶۱۱، كشف اليقين / ۲۳۴ باختلاف فى موارد

۳ـ اثبات الهداة ۱/۵۷۳ ۴ـ البحار ۳۸/۳۲

۵ـ احقاق الحق ۵/۶۳۷ ۶ـ احقاق الحق ۵/۶۲۴

۷ـ احقاق الحق ۵/۶۳۳، اثبات الهداة ۲/۲۰۹

۴۷۶۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :قَالَ لِعَلِيٍّ :يَا عَلِيُّ اِسَتُقَاتِلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، وَأَنْتَ عَلَى الْحَقِّ، فَمَنْ لَمْ يَنْصُرْكَ يَوْمَئِذٍ فَلَيْسَ مِنِّيْ.(١)

۴۷۷۔ فِيْ حَدِيْثٍ عَنْ أَبِيْذَرٍّ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ، وَالْحَقُّ مَعَهٗ وَعَلٰى لِسَانِهٖ، وَالْحَقُّ يَدُوْرُ حَيْثُمَا دَارَ عَلِيٌّ.(٢)

۴۷۸۔ وَعَنْ سَلْمَانَ وَأَبِيْذَرٍّ وَالْمِقْدَادِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ عَلِيًّا مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ كَيْفَمَا دَارَ بِهٖ، فَإِنَّهٗ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِيْ وَأَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهُوَ الصِّدِّيْقُ الْأَكْبَرُ وَالْفَارُوْقُ الْأَعْظَمُ، يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَهُوَ وَصِيِّيْ وَوَزِيْرِيْ وَخَلِيْفَتِيْ فِيْ أُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ.(٣)

۴۷۹۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ وَالْحَقُّ يَدُوْرُ حَيْثُمَا دَارَ عَلِيٌّ.(۴)

علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ ہے

۴۶۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ، یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر مجھ سے ملیں گے۔

١۔ احقاق الحق ۶۳۵/۵ ٢۔ البحار ۲۸/۳۸

٣۔ اثبات الهداة ۴۶/۲، البحار ۳۰/۳۸ باختلاف فی موارد

۴۔ البحار ۲۹/۳۸

۴۶۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام جدھر بھی جائیں حق ان کے ساتھ ہے۔

۴۶۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ ہے، جس جگہ پر بھی ہوں۔

۴۶۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام جہاں کہیں بھی جائیں حق ان کے ساتھ ہوگا۔

۴۶۴۔ اُمّ سلمہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ ہے یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ حوضِ کوثر کے کنارے مجھ سے ملیں گے۔

۴۶۵۔ ابویعلیٰ عبدالرحمٰن بن ابی سعید خُدریؓ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: علی بن ابی طالب علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب سے گذرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق ان کے ساتھ ہے، حق ان کے ساتھ ہے۔

۴۶۶۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا کی رحمت ہو علی علیہ السلام پر، وہ جس جگہ پر بھی ہوں اے خدا حق کو ان کے ساتھ قرار دے۔

۴۶۷۔ ابوذر کا غلام ابوثابت کہتا ہے: میں اُمّ سلمہ کے قریب سے گذرا دیکھا کہ رو رہی ہیں اور علی علیہ السلام کے بارے میں فرما رہی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ ہے یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں کہ قیامت کے دن حوضِ کوثر کے کنارے مجھ سے ملیں گے۔

۴۶۸۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یا علی علیہ السلام! حق آپ کے ساتھ

اور آپ کی زبان پر اور قلب اور دو آنکھوں کے درمیان ہے۔

۴۶۹۔ ایک حدیث میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: حق ہمیشہ علیؑ کے ساتھ ہے اور علی علیہ السلام بھی حق کے ساتھ ہے ان دونوں کا آپس میں اختلاف بھی نہیں ہے اور کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے۔

۴۷۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق علی کے ساتھ اور علیؑ حق کے ساتھ ہے جدھر بھی حق جائے گا علیؑ بھی اس کے ساتھ ساتھ ہوں گے۔

۴۷۱۔ ابن عباس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: علیؑ ہمیشہ حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہوگا وہ میرے بعد میرے جانشین اور پیشوا ہیں جو بھی ان سے تمسک کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور رہائی پالے گا اور جو ان سے تمسک نہیں کرے گا وہ گمراہ اور سرگردان ہو جائے گا، وہ میرے غسل اور کفن کو انجام دیں گے اور میرے قرض کو ادا کریں گے، وہ میرے دو نواسوں حسَن اور حُسین علیہما السلام کے باپ ہیں۔

۴۷۲۔ ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ اُمّ سلمہ نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں کہ حوضِ کوثر پر مجھ سے ملیں گے۔

۴۷۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ ہے۔

۴۷۴۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ حق کے ساتھ اور حق جدھر بھی جائے آپ کے ساتھ ہوگا۔

۴۷۵۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ حق کے ساتھ ہیں اور حق بھی آپ کے ساتھ۔

۴۷۶۔عمّار یاسر کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جلد ہی باغیوں کا گروہ آپ کے ساتھ جنگ کرے گا، لیکن آپ حق پر ہیں، جو کوئی بھی اس دن آپ کی مدد نہیں کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

۴۷۷۔ایک حدیث میں ابوذر سے نقل ہوا ہے اس نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کی زبان پر اور ان کے ساتھ ہے اور جہاں کہیں بھی علی علیہ السلام جاتے ہیں حق بھی ان کے ساتھ جاتا ہے۔

۴۷۸۔سلمان، ابوذر اور مقداد سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق بھی ہر وقت ان کے ساتھ ہے چونکہ علی علیہ السلام پہلے فرد ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور پہلے فرد ہوں گے جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ وہ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم ہیں جو حق اور باطل کے درمیان جدائی ڈالیں گے اور وہ میرے وصی اور وزیر ہیں اور میرے بعد میری امّت کے درمیان میرے جانشین ہوں گے۔

۴۷۹۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علیؑ کے ساتھ ہے، جہاں کہیں بھی علیؑ جاتے ہیں حق بھی ان کے ساتھ گھومتا ہے۔

۱۰۸۔عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ مَعَ الْقُرآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ

۴۸۰۔بِالْإِسْنَادِ، عَنْ ثَابِتٍ مَوْلَى آلِ أَبِيذَرٍّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مَعَ الْقُرْآنِ، وَالْقُرْآنُ مَعَهُ لَا

يَفْتَرِقَانِ حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.(۱)

۴۸۱۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ.(۲)

۴۸۲۔ فِيْ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ :وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْقُرْآنِ، وَالْحَقُّ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ وَلَنْ يَفْتَرِقَا؛ حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.(۳)

علی علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی علیہ السلام کے ساتھ ہے

۴۸۰۔ابوذر کے خاندان کے غلام ثابت نے اُمّ سلمہ سے نقل کیا ہے اس نے کہا: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر کے کنارے مجھ سے ملاقات کریں گے۔

۴۸۱۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن بھی ان کے

۱۔ احقاق الحق ۵/ ۶۲۱، البحار ۳۸/۳۵، کشف الیقین / ۲۳۶، کشف الغمة ۱/ ۱۴۸، الطرائف / ۱۰۳ باختلاف یسیر، المستدرک للحاکم ۱۲۴ / ۳ وجامع الاحادیث للسیوطی ۱۰/۳۴۷ باختلاف فی موارد

۲۔احقاق الحق ۵/ ۶۴۳

۳۔احقاق الحق ۵/ ۶۲۵، تیسیر المطالب / ۵۵

ساتھ ہے۔

۴۸۲۔ایک حدیث میں نقل ہوا ہے کہ ام سلمہؓ نے کہا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام قرآن اور حق کے ساتھ ہیں اور حق اور قرآن علی علیہ السلام کے ساتھ ہیں یہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر کے کنارے مجھ سے ملیں گے۔

۱۰۹۔اِنّی تارِکٌ فِیکُمْ خلیفتین، کِتابَ اللّٰہِ وَ علیَّ بن ابی طالبٍ

۴۸۳۔ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہِ وَسَلَّمَ :إِنّی تَارِکٌ فِیکُمْ خَلِیفَتَیْنِ :کِتَابَ اللّٰہِ وَعَلِیَّ بْنَ أَبِیطَالِبٍ، وَھُوَ أَفْضَلُ لَکُمْ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ، لِأَنَّہُ مُتَرْجِمٌ لَکُمْ مَا فِی کِتَابِ اللّٰہِ.(۱)

میں آپ کے درمیان دو جانشین چھوڑے جا رہا ہوں خدا کی کتاب اور علی علیہ السلام

۴۸۳۔زید بن ثابت کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں آپ کے درمیان دو جانشین چھوڑے جا رہا ہوں ایک خدا کی کتاب ہے اور دوسرے علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور علی علیہ السلام تمہارے لئے خدا کی کتاب سے بہتر ہیں کیونکہ وہ خدا کی کتاب کے ترجمان ہیں۔

۱۱۰۔ نُزُوْلُ الْمَاءِ مِنَ السَّمَاءِ لِعَلِیٍّ عَلَیہِ السَّلَامُ

۴۸۴۔رَوَی الْخوارِزمِیُّ بِإِسْنَادِہِ إِلَی أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ - :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

۱۔ اثبات الھداۃ ۲/۲۴۲، مائۃ منقبۃ/ ۱۴۰ باختلاف فی موارد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ :اُمْضِيَا إِلىٰ عَلِيٍّ -عَلَيْهِ السَّلَامُ -حَتّٰى يُحَدِّثُكُمَا بِمَا كَانَ مِنْهُ فِي لَيْلَتِهِ، وَأَنَا عَلىٰ أَثَرِكُمَا .قَالَ أَنَسٌ :فَمَضَيَا وَمَضَيْتُ مَعَهُمَا، فَاسْتَأْذَنَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ عَلىٰ عَلِيٍّ -عَلَيْهِ السَّلَامُ -فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا.

فَقَالَ :يَا أَبَابَكْرٍ احَدَثَ شَيْءٌ؟ قَالَ : (لَا) وَمَا حَدَثَ إِلَّا خَيْرٌ .قَالَ :(قَالَ) لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -وَلِعُمَرَ :اُمْضِيَا إِلىٰ عَلِيٍّ حَتّٰى يُحَدِّثُكُمَا بِمَا كَانَ مِنْهُ فِي لَيْلَتِهِ .وَجَاءَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -فَقَالَ :يَا عَلِيُّ احَدِّثْهُمَا مَا كَانَ مِنْكَ فِي لَيْلَتِكَ .فَقَالَ :أَسْتَحْيِي، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.فَقَالَ :حَدِّثْهُمَا .فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ .فَقَالَ عَلِيٌّ :أَرَدْتُ الْمَاءَ لِلطَّهَارَةِ وَأَصْبَحْتُ وَخِفْتُ أَنْ تَفُوتَنِي الصَّلَاةُ ، فَوَجَّهْتُ الْحَسَنَ فِي طَرِيقٍ وَالْحُسَيْنَ فِي طَرِيقٍ فِي طَلَبِ الْمَاءِ فَأَبْطَأَا عَلَيَّ فَأَحْزَنَنِي ذٰلِكَ، فَرَأَيْتُ السَّقْفَ قَدِانْشَقَّ وَنَزَلَ عَلَيَّ مِنْهُ سَطْلٌ مُغَطًّى بِمِنْدِيلٍ.فَلَمَّا صَارَ فِي الْأَرْضِ نَحَّيْتُ الْمِنْدِيلَ عَنْهُ وَإِذَا فِيهِ مَاءٌ فَتَطَهَّرْتُ لِلصَّلَاةِ وَاغْتَسَلْتُ وَصَلَّيْتُ، ثُمَّ ارْتَفَعَ السَّطْلُ وَالْمِنْدِيلُ وَالْتَأَمَ السَّقْفُ .فَقَالَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ- لِعَلِيٍّ -عَلَيْهِ السَّلَامُ -أَمَّا السَّطْلُ فَمِنَ الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الْمَاءُ فَمِنْ نَهْرِ الْكَوْثَرِ، وَأَمَّا الْمِنْدِيلُ فَمِنِ اسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ .مَنْ مِثْلُكَ يَا عَلِيُّ فِي لَيْلَتِكَ وَجِبْرِيلُ -عَلَيْهِ السَّلَامُ- يَخْدِمُكَ؟(۱)

---

۱ ـ کشف اليقين / ۳۰۱، الطرائف / ۸۵، الثاقب للمناقب / ۲۷۲، مناقب علی بن ابيطالب للمغازلی / ۹۳ باختلاف فی موارد

علی علیہ السلام کے لئے آسمان سے پانی نازل ہونا

۴۸۴۔ خوارزمی اپنی سَند سے اَنَس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ سے فرمایا: علی علیہ السلام کے پاس جاؤ تا کہ کل رات جو ان کے ساتھ واقعہ پیش آیا تمہارے لیے بیان کریں، میں بھی تمہارے پیچھے آرہا ہوں اَنَس کہتے ہیں عمرؓ اور ابوبکرؓ روانہ ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ روانہ ہوا، جس وقت علی علیہ السلام کے گھر پہنچے ان سے داخل ہونے کی اجازت طلب کی حضرت علی علیہ السلام گھر سے باہر آئے اور ابوبکرؓ سے پوچھا آیا کوئی واقعہ پیش آیا ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا نہیں، خیر اور خیریت کے علاوہ اور کوئی بات نہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور عمرؓ سے فرمایا: علی علیہ السلام کے پاس جاؤ تا کہ کل رات جو واقعہ ان کے ساتھ پیش آیا تمہارے لیے بیان کریں، اسی دوران پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچے اور علی علیہ السلام سے فرمایا: جو واقعہ کل آپ کے ساتھ پیش آیا ان کے لیے بیان کردو۔ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی: اے رسولِ خدا بیان کرنے سے مجھے شرم محسوس ہوتی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کے لیے بیان کردو کیونکہ خدا بھی حق کو بیان کرنے سے شرم وعار نہیں کرتا، علی علیہ السلام نے فرمایا: میں صبح سویرے اٹھ کر طہارت کے لیے گیا پانی موجود نہیں تھا، میں خوف زدہ ہوگیا کہ نماز قضا نہ ہوجائے حَسَن اور حُسین علیہما السلام کو علیحدہ پانی لانے کے لیے بھیجا، انہوں نے دیر کی غم اور خوف نے میرے پورے بدن کو لپیٹ میں لے رکھا تھا، اس وقت میں نے دیکھا کمرے کی چھت میں سوراخ ہوا اور پانی کی بالٹی جو تولیہ میں لپٹی ہوئی تھی میرے لیے اتری، جب بالٹی زمین پر پہنچی، میں نے تولیہ ہٹایا دیکھا کہ بالٹی میں پانی ہے، میں نے اپنے جسم کو دھویا غسل کیا اور نماز ادا کی اس کے بعد بالٹی اور تولیہ آسمان کی طرف واپس ہوئے اور کمرے کی چھت آپس میں مل گئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: وہ بالٹی بہشت سے اور پانی نہر کوثر اور تولیہ بہشتی لباس سے تھا۔ یا علی علیہ السلام! کل رات آپ جیسا کون تھا کہ جبرئیلؑ نے آپ کی خدمت کی ہے۔

۱۱۱۔ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ كُفْوٌ لِفَاطِمَةَ

۴۸۵۔ عَنِ الضَّحَاکِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ :سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ عَلَیهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ :أَتَانِی أَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَا :لَوْ أَتَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتَ لَهُ فَاطِمَةَ :قَالَ فَأَتَیْتُهُ فَلَمَّا رَآنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ ثُمَّ قَالَ :مَا جَاءَ بِکَ یَا أَبَا الْحَسَنِ وَمَا حَاجَتُکَ؟ قَالَ :فَذَکَرْتُ لَهُ قَرَابَتِی وَقِدَمِی فِی الْإِسْلَامِ وَنُصْرَتِی لَهُ وَجِهَادِی، فَقَالَ :یَا عَلِیُّ اِصْدَقْتَ فَأَنْتَ أَفْضَلُ مِمَّا تَذْکُرُ .فَقُلْتُ :یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِفَاطِمَةُ تُزَوِّجُنِیهَا؟ فَقَالَ :یَا عَلِیُّ إِنَّهُ قَدْ ذَکَرَهَا قَبْلَکَ رِجَالٌ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَهَا فَرَأَیْتُ الْکَرَاهَةَ فِی وَجْهِهَا، وَلٰکِنْ عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی أَخْرُجَ إِلَیْکَ، فَدَخَلَ عَلَیْهَا فَقَامَتْ إِلَیْهِ فَأَخَذَتْ رِدَاءَهُ وَنَزَعَتْ نَعْلَیْهِ وَأَتَتْهُ بِالْوَضُوْءِ ، فَوَضَّأَتْهُ بِیَدِهَا وَغَسَلَتْ رِجْلَیْهِ ثُمَّ قَعَدَتْ. فَقَالَ لَهَا :یَا فَاطِمَةُ اِفَقَالَتْ :لَبَّیْکَ حَاجَتُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ :إِنَّ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ مَنْ قَدْ عَرَفْتِ قَرَابَتَهُ وَفَضْلَهُ وَإِسْلَامَهُ، وَإِنِّی قَدْ سَأَلْتُ رَبِّی أَنْ یُزَوِّجَکِ خَیْرَ خَلْقِهِ وَأَحَبَّهُمْ إِلَیْهِ، وَقَدْ ذَکَرْتُ مِنْ أَمْرِکِ شَیْئاً فَمَا تَرَیْنَ؟ فَسَکَتَتْ وَلَمْ تُوَلِّ وَجْهَهَا وَلَمْ یَرَ فِیهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کَرَاهَةً فَقَامَ وَهُوَ یَقُوْلُ :اَللّٰهُ أَکْبَرُ اِسُکُوْتُهَا إِقْرَارُهَا، فَأَتَاهُ جِبْرَئِیلُ عَلَیهِ السَّلَامُ فَقَالَ: یَامُحَمَّدُ اِزَوِّجْهَا عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَضِیَهَا لَهُ وَرَضِیَهُ لَهَا .قَالَ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ:فَزَوَّجَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :ثُمَّ أَتَانِی فَأَخَذَ بِیَدِی فَقَالَ :قُمْ

بِسْمِ اللّٰهِ وَقُلْ :عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ وَمَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ جَاءَ نَبِيّ حِيْنَ أَقْعَدَنِي عِنْدَهَا عَلَيْهَا السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُمَا أَحَبُّ خَلْقِكَ إِلَيَّ فَأَحِبَّهُمَا وَبَارِكْ فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا وَاجْعَلْ عَلَيْهِمَا مِنْكَ حَافِظًا، وَإِنِّيْ أُعِيْذُهُمَا وَذُرِّيَّتَهُمَا بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.(١)

٢٨٦ ـ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا بِبَابِ دَارِهِ وَإِذَا بِفَاطِمَةَ قَدْ أَقْبَلَتْ وَهِيَ حَامِلَةٌ الْحَسَنَ وَهُوَ تَبْكِيْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ :مَا يُبْكِيْكِ لَا أَبْكَى اللّٰهُ عَيْنَكِ؟ ثُمَّ تَنَاوَلَ الْحَسَنَ مِنْ يَدِهَا فَقَالَتْ :يَا أَبَةِ إِنَّ نِسَاءَ قُرَيْشٍ عَيَّرْنَنِيْ وَقُلْنَ زَوَّجَكِ أَبُوْكِ مِنْ فَقِيْرٍ لَا مَالَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَا زَوَّجْتُكِ أَنَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَوَّجَكِ مِنَ السَّمَاءِ وَشَهِدَ بِذٰلِكَ جَبْرَئِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَإِسْرَافِيْلُ، إِعْلَمِيْ يَافَاطِمَةُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اطَّلَعَ إِلَى الْأَرْضِ اطِّلَاعَةً فَاخْتَارَ مِنْهَا أَبَاكِ فَبَعَثَهُ نَبِيًّا ثُمَّ اطَّلَعَ ثَانِيَةً فَاخْتَارَ مِنْهَا مِنَ الْخَلَائِقِ عَلِيًّا بَعْلَكِ فَجَعَلَهُ وَصِيًّا، ثُمَّ زَوَّجَكِ بِهِ مِنْ فَوْقِ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَأَمَرَنِيْ أَنْ أُزَوِّجَكِ بِهِ وَاتَّخِذَهُ وَصِيًّا وَوَزِيْرًا، فَعَلِيٌّ أَشْجَعُ النَّاسِ قَلْبًا وَأَعْلَمُ النَّاسِ عِلْمًا وَأَحْكَمُ النَّاسِ حُكْمًا وَأَقْدَمُ النَّاسِ إِيْمَانًا وَأَسْمَحُهُمْ كَفًّا وَأَحْسَنُهُمْ خُلُقًا....(٢)

٢٨٧ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ ظَبْيَانٍ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ :لَوْ لَا أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ أَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِفَاطِمَةَ، مَا

---

١ ـ أمالي الطوسي ٣٨/١

٢ ـ احقاق الحق ١٠٦/٤

كَانَ لَهُ كُفوٌ عَلىٰ ظَهرِ الْأَرضِ مِن آدَمَ وَمَنْ دُونَهُ.(۱)

۴۸۸۔ وَرُوِیَ بِسَنَدِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ :لَمَّا زَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِیّاً مِنْ فَاطِمَةَ؛أَتَتْ قُرَیْشٌ فَقَالُوا :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِزَوَّجتَ فَاطِمَةَ عَلِیّاً بِمَهْرٍ خَسِیسٍ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مازَوَّجْتُ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِیٍّ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ زَوَّجَهَا عِنْدَ شَجَرَةِ طُوْبیٰ وَحَضَرَ تَزْوِیْجَهَا الْمَلائِکَةُ وَأَمَرَاللّٰهُ شَجَرَةَ طُوْبیٰ لَتَنْثُرِیْنَ مَا عَلَیْکِ مِنَ الثِّمَارِ .فَنَثَرَتِ الدُّرَّ وَالْیَاقُوتَ وَالزَّبَرْجَدَالْأَخضَرَ....(۲)

۴۸۹۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَعَاشِرَ النَّاسِ :إِنَّ عَلِیّاً مِنِّیْ وَوُلْدَهُ وُلْدِیْ .وَهُوَ زَوْجُ حَبِیْبَتِیْ أَمْرُهُ أَمْرِیْ وَنَهْیُه نَهْیِیْ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام بی بی فاطمہؑ کے کفو ہیں

۴۸۵۔ ضحّاک بن مُزاحم کہتے ہیں میں نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: ابوبکر اور عمر میرے پاس آئے اور کہا: اگر آپؑ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جائیں تو بہتر ہوگا ان سے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی کے بارے میں بات چیت کرنا، علی علیہ السلام نے فرمایا: میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، جس وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھا تو مسکراتے ہوئے فرمایا: اے ابوالحسنؑ! کس لیے یہاں آئے ہو اور کیا کہنا چاہتے ہو؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: اپنے خاندان کے بارے

۱۔ الکافی ۱/۴۶۱، البحار ۱۰۷/۴۳، جامع احادیث الشیعة ۸۲/۲۰ باختلاف یسیر

۲۔ احقاق الحق ۱۲۵/۱۹

۳۔ روضة الواعظین ۱۰۰/۱

میں اسلام قبول کرنے اور پیغمبر ﷺ کی مدد کرنا اور جہاد میں دوسرے لوگوں سے سبقت لینا ان امور پر ان سے گفتگو ہوئی، پیغمبر ﷺ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! سچ کہہ رہے ہیں، آپ جو کچھ بھی جہاں کہہ رہے ہیں برتر ہیں۔ میں نے عرض کی: اے رسول خدا ﷺ! آیا فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی میرے ساتھ کریں گے؟ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! آپ سے پہلے کچھ لوگ خواستگاری اور رشتے کے لیے آئے ہیں اس بارے میں فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بات کی لیکن اُن کے چہرے پر میں نے ناگواری کے آثار دیکھے کچھ دیر انتظار کریں' میں واپس آرہا ہوں' پیغمبر ﷺ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس آئے، فاطمہ سلام اللہ علیہا ان کے احترام میں کھڑی ہوگئیں' ان سے عبالی اور ان کے جوتے اتارے اور ان کے لیے پانی حاضر کیا اور خود اپنے ہاتھ سے ان کے پاؤں دھوئے اور بیٹھ گئیں۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کی: لبیک یارسول اللہ! آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام وہ ہیں کہ جن کے خاندان اور فضیلت اور اسلام کو جانتی ہو، میں نے پروردگار سے التجا کی ہے کہ اپنی مخلوق میں سے بہترین فرد کو تمہاری ہمسری کے لیے انتخاب کرے علی علیہ السلام نے تم سے شادی کرنے کی تجویز پیش کی ہے، تمہارا کیا خیال ہے؟ فاطمہ سلام اللہ علیہا خاموش ہوگئیں اور رخ پھیر لیا، پیغمبر ﷺ نے ان کے چہرے پر شرم کے آثار دیکھے کھڑے ہوکر فرمایا: اللہ اکبر! اس کی خاموشی رضامندی کی علامت ہے اسی دوران جبرئیلؑ نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمدؐ! اس کی شادی علیؑ کے ساتھ کردو، کیونکہ خداوند اس پر خوش ہے کہ فاطمہؑ علیؑ کے لیے ہو اور علیؑ فاطمہؑ کے لئے علی علیہ السلام فرماتے ہیں اس وقت رسول خدا ﷺ نے میرا عقد فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ساتھ کر دیا۔ میرے قریب آئے اور میرے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا: بسم اللہ کھڑے ہو جاؤ اور کہو :

"عَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ وَمَاشَاءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ"

اس کے بعد مجھے فاطمہ سلام اللہ علیہا کے قریب بٹھایا اور فرمایا: خداوندا! یہ تیری مخلوق کے دو فرد میرے نزدیک محبوب ترین ہیں تو ان دونوں کو دوست رکھ اور ان کی نسل میں برکت عطا فرما اور ان کو اپنی حفاظت میں رکھ میں ان دونوں اور ان کی نسل کو شیطانِ رجیم کے شر سے تیری پناہ میں قرار دے رہا ہوں۔

۴۸۶۔ راوی کہتا ہے میرے باپ نے اپنے والد سے اس نے اپنے اجداد سے خبر دی ہے کہ ایک دن ہم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آنحضرتؐ کے گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اچانک فاطمہ سلام اللہ علیہا کا وہاں سے گزر ہوا اس وقت حسنؑ کو اٹھایا ہوا تھا اور وہ شدید رو رہے تھے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا استقبال کیا اور فرمایا: خدا آپ کو نہ رُلائے، کیوں رو رہی ہو؟ اس کے بعد حسنؑ کو ان سے لیا، فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کی: بابا جان! قریش کی عورتیں مجھے ملامت کرتی ہیں اور کہتی ہیں: تمہارے باپ نے تمہاری شادی ایک ایسے شخص سے کی ہے جو فقیر اور محتاج ہے اس کے پاس کوئی دولت وغیرہ نہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارا عقد اس کے ساتھ نہیں کیا ہے بلکہ خدا نے آسمان پر اس کو تمہارا شوہر مُنتخب کیا ہے اور اس کے گواہ جبرئیلؑ، میکائیلؑ اور اسرافیلؑ ہیں اے فاطمہؑ! جان لو کہ خدا نے اس زمین پر ایک خاص لُطف کیا ہے اور تمہارے والد کا اس زمین پر انتخاب کیا اور پیغمبر مبعوث کیا اس کے بعد ایک اور عنایت فرمائی، لوگوں میں سے علی علیہ السلام کو جو کہ تمہارے شوہر ہیں انتخاب کیا اور ان کو وصی بنایا اور اس کے بعد سات آسمانوں کی بلندی پر تمہیں ان کے لئے شریکِ حیات انتخاب کیا اور مجھے حکم دیا کہ تمہاری شادی اس سے کردوں اور ان کو اپنا وصی اور وزیر بناؤں، علی علیہ السلام لوگوں میں سے شجاع ترین، عقل مند اور سمجھ دار ہیں اور سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں وہ سب سے زیادہ مہربان اور بااِخلاص ہیں۔

۴۸۷۔ یونس بن ظبیان کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: اگر خداوند علی علیہ السلام کو فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لیے خلق نہ کرتا تو آدمؑ سے لے کر دوسرے لوگوں تک اس زمین پر فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لیے کوئی شوہر اور کفو پیدا نہ ہوتا۔

۴۸۸۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل ہوا ہے کہ: جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی علی علیہ السلام سے کی، قریش پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی تھوڑا سا مہر لے کر علی علیہ السلام سے کردی! پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی علیؑ سے نہیں کی بلکہ خدا نے طُوبیٰ کے درخت کے کنارے علیؑ سے ان کا عقد کیا اور ملائکہ بھی رسم ازدواج میں شریک تھے اور خدا نے طُوبیٰ کے درخت کو حکم دیا کہ وہ پھل اور میوے نچھاور کرے طُوبیٰ کے درخت نے دُرّ اور یاقوت اور زِبَرجَد نچھاور کیے۔

۴۸۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: اے لوگو علی علیہ السلام اور ان کے فرزند مجھ سے ہیں، علی علیہ السلام میری پیاری بیٹی کے شوہر ہیں ان کا فرمان میرا فرمان اور ان کا انکار میرا انکار ہے۔

۱۱۲۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْجَنَّةُ

۴۹۰۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا مَدِينَةُ الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْجَنَّةَ فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا. (۱)

۴۹۱۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا مَدِينَةُ الْجَنَّةِ وَأَنْتَ بَابُهَا،

۱۔ أمالي الطوسی ۱۹۰۲، مناقب علی بن ابیطالب / ۸۶

يَا عَلِيُّ !كَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُهَا مِنْ غَيْرِ بَابِهَا.(١)

٤٩٢ـ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ !أَدْخُلُهَا قَبْلَكَ؟ قَالَ :نَعَمْ إِنَّكَ صَاحِبُ لِوَائِي فِي الْآخِرَةِ كَمَا إِنَّكَ صَاحِبُ لِوَائِي فِي الدُّنْيَا وَحَامِلُ اللِّوَاءِ هُوَ الْمُتَقَدِّمُ....(٢)

٤٩٣ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عَلِيُّ! اَنْتَ وَاَصْحَابُكَ فِي الْجَنَّةِ، اَنْتَ وَاَتْبَاعُكَ يَاعَلِيُّ فِي الْجَنَّةِ.(٣)

٤٩٤ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ضُرِبَتْ لِي قُبَّةٌ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ عَلَى يَمِينِ الْعَرْشِ، وَضُرِبَتْ لِإِبْرَاهِيمَ قُبَّةٌ خَضْرَاءُ عَلَى يَسَارِ الْعَرْشِ، وَضُرِبَتْ فِيمَا بَيْنَنَا لِعَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ بَيْضَاءَ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِحَبِيبٍ بَيْنَ خَلِيلَيْنِ؟(٤)

٤٩٥ـ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ :يَا عَلِيُّ !أَنْتَ مَعِي فِي قَصْرِي فِي الْجَنَّةِ مَعَ فَاطِمَةَ بِنْتِي وَهِيَ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَنْتَ رَفِيقِي، ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ "إِخْوَاناً عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ" الْمُتَحَابِّينَ فِي اللّٰهِ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ.(٥)

١ـ امالي الطوسي ٣١٥/١، البحار ٢٠٠/٤٠، الامام على ٢٧٥/٢

٢ـ علل الشرايع / ١٧٣ ٣ـ أمالي الطوسي ٥٧ / ١، البحار ١٧٨ / ٧

٤ـ روضة الواعظين ١٢٨/١، الطرائف / ٧٤، فرائد السمطين ١٠٣/١ باختلاف في موارد

٥ـ البحار ٧٢/٣٦

۴۹۶۔ إنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ :إنَّ بَیْتَکَ مُقَابِلُ بَیْتِی فِی الْجَنَّةِ.(۱)

۴۹۷۔ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ :یَا عَلِیُّ !أَمَا تَرْضَی أَنْ یَکُوْنَ مَنْزِلُکَ فِی الْجَنَّةِ مُقَابِلَ مَنْزِلِی؟ فَقَالَ :بَلَی بِأَبِی أَنْتَ وَأُمِّی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .قَالَ :فَإِنَّ مَنْزِلَکَ فِی الْجَنَّةِ مُقَابِلُ مَنْزِلِی.(۲)

۴۹۸۔ بِالإِسْنَادِ، عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ عَلِیٍّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ :نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَی عَلِیٍّ فَقَالَ :هٰذَا فِی الْجَنَّةِ.(۳)

۴۹۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :یَا عَلِیُّ! أَنْتَ فِی الْجَنَّةِ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام اور جنّت

۴۹۰۔ سعید بن جُبَیر نے ابن عباس سے اور اس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: میں بہشت کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں جو بہشت میں جانا چاہتا ہے تو اس کو اس دروازے سے داخل ہونا چاہیے۔

۱۔ احقاق الحق ۱۸۹/۶

۲۔ المسترشد / ۳۵۳؛ احقاق الحق ۱۸۷/۶

۳۔ احقاق الحق ۲۱۹/۶

۴۔ احقاق الحق ۲۱۸/۶

۴۹۱۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں بہشت کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں جھوٹا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ اس دروازے کے بغیر بہشت میں جائے گا۔

۴۹۲۔ امام حسن علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت ؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کہ تم پہلے فرد ہو گے جو جنّت میں جاؤ گے، تو میں نے عرض کی یا رَسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا آپ سے پہلے میں جاؤں گا؟ فرمایا: جی ہاں، جس طرح تم اس دنیا میں میرے عَلمدار ہو آخرت میں بھی عَلمدار ہو گے، اور پرچمدار ہمیشہ سب سے آگے ہوتا ہے۔

۴۹۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا عَلیؑ! تم اور تمہارے مددگار بہشت میں ہوں گے تم اور تمہارے پیروکار بھی بہشت میں ہوں گے۔

۴۹۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن آ پہنچے گا، تو عرش کی دائیں طرف میرے لیے سرخ یاقوت کا ایک خیمہ نصب کیا جائے گا، اور عرش کی بائیں طرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ایک سبز خیمہ نصب کیا جائے گا، اور ہمارے درمیان حضرت علی علیہ السلام کے لیے سفید موتیوں کا ایک خیمہ لگایا جائے گا، آپ دو دوستوں کے درمیان ان کی دوستی پر کیا گمان کرتے ہیں؟

۴۹۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا عَلیؑ! تم اور میری بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا جو اس دنیا اور آخرت میں تمہاری زوجہ ہیں، بہشت میں میرے محل میں میرے ساتھ ہو گے اور تم میرے دوست ہو گے اس کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس آیت کی تلاوت فرمائی ”اور یہ باہم ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر اس طرح بیٹھے ہوں گے جیسے بھائی بھائی“ یعنی خدا کی خاطر ایک دوسرے سے محبّت کریں گے اور ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔

۴۹۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: بہشت میں تمہارا گھر میرے گھر کے آمنے

سامنے ہوگا۔

۴۹۷۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یا علیؑ! کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ بہشت میں تمہارا گھر میرے گھر کے آمنے سامنے ہو؟ علی علیہ السلام نے عرض کی، کیوں نہیں، اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، پیغمبرؐ نے فرمایا: بہشت میں تمہارا گھر میرے گھر کے سامنے ہے۔

۴۹۸۔ حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: رسولِ خداؐ نے علی علیہ السلام کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: یہ بہشت میں ہوں گے۔

۴۹۹۔ ابن عمر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم بہشت میں ہو گے۔

۱۱۳۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

۵۰۰۔ بِالْإِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! أَنْتَ قَسِيْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِمَحَبَّتِکَ يُعْرَفُ الْأَبْرَارُ مِنَ الْفُجَّارِ وَيُمَيَّزُ بَيْنَ الْأَشْرَارِ وَالْأَخْيَارِ وَبَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْكُفَّارِ.(۱)

۵۰۱۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ قَسِيْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ.(۲)

۱۔ امالی الصدوق / ۴۸

۲۔ تفسیر نور الثقلین ۵ / ۴۴۱

٥٠٢ ـ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ.(١)

٥٠٣ ـ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يا عَلِيُّ !أَنْتَ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ يَوْمَ الْقِيامَةِ، تَقُولُ لِلنَّارِ :هٰذا لِيْ وَهٰذا لَكِ.(٢)

٥٠٤ ـ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلاَمُ :أَنا قَسِيمُ النَّارِ إِذا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قُلْتُ :هٰذا لَكِ وَهٰذا لِيْ.

عَلِيٌّ حُبُّهُ جُنَّةٌ　　قَسِيمُ النَّارِ وَالْجَنَّة

وَصِيُّ الْمُصْطَفٰى حَقّاً　　إِمَامُ الْإِنْسِ وَالْجِنَّة(٣)

٥٠٥ ـ رُوِىَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ يَوْمَ الْقِيامَةِ يَأْتِيْنِي رِضْوانُ خَازِنُ الْجِنَانِ، وَمَالِكٌ خَازِنُ النِّيْرانِ بِمَفَاتِيحِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَأَقُوْلُ لَهُمَا :أَنِ اعْطُوْا مَفاتِيحَهُما.(٤)

٥٠٦ ـ رُوِىَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَاابْنَ عَبَّاسٍ !عَلَيْكَ بِعَلِيٍّ فَإِنَّ الْحَقَّ عَلى لِسانِهِ وَجِنانِهِ وَإِنَّهُ قُفْلُ الْجَنَّةِ وَقُفْلُ النَّارِ وَمِفْتَاحُهُمَا .بِهِ يَدْخُلونَ الْجَنَّةَ،وَبِهِ يَدْخُلُونَ النَّارَ.(٥)

٥٠٧ ـ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ !أَنْتَ قَسِيمُ النَّارِ وَالْجَنَّةِ، وَأَنْتَ تَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ وَتُدْخِلُها (أَحِبَّاءَكَ -احقاق الحق) بِغَيْرِ

---

١ ـ الاثنا عشرية / ٦١، أمالي الصدوق / ٨١، جامع الاخبار / ١٥

٢ ـ ينابيع المودة / ٨٦　　٣ ـ فرائد السمطين ١ / ٣٢٦

٤ ـ احقاق الحق ٦ / ١٠٢　　٥ ـ احقاق الحق ٦ / ٢١٣

حِساب.(١)

٥٠٨ ـ عَنْ أَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیهِ السَّلَامُ قَالَ :قال علیٌ علیهِ السَّلَامُ :أَنَا قَسِیْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أُدْخِلُ أَوْلِیَائِی الْجَنَّةَ وَأُدْخِلُ أَعْدَائِی النَّارَ.(٢)

٥٠٩ ـ فِیْ حَدِیْثٍ فَقَامَ أَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیهِ السَّلَامُ خَطِیْباً فَحَمِدَاللّٰهَ وَأَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ :مَعَاشِرَالنَّاسِ إمَا أَحَبَّنَا رَجُلٌ فَدَخَلَ النَّارَ، وَمَا أَبْغَضَنا رَجُلٌ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ .أَنَا قَسِیْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ،أُقَسِّمُ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّار هٰذِهِ إِلَی الْجَنَّةِ یَمِیْناً وَهٰذِهِ إِلَی النَّارِ شِمَالاً . أَقُوْلُ لِجَهَنَّم یَوْمَ الْقِیَامَةِ :هٰذَا لِیْ وَهٰذَا لَکِ حَتّٰی تَجُوْزَ شِیْعَتِیْ عَلَی الصِّرَاطِ کَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَالرَّعْدِالْعَاصِفِ وَکَالطَّیْرِ الْمُسْرِعِ وَکَالْجَوَادِ السَّابِقِ.(٣)

٥١٠ ـ وَرَوٰی جَابِرُ الْجُعْفِیُّ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ وَصِیُّ الْأَوْصِیَاءِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ :لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَلِیٍّ إِنَّهُ أَمِیرُالْمُؤْمِنِینَ وَسَیِّدُ الْمُسْلِمِیْنَ یُقْعِدُهُ اللّٰهُ غَدًا یَوْمَ الْقِیَامَةِعَلَی الصِّرَاطِ فَیُدْخِلُ أَوْلِیَاءَ هُ الْجَنَّةَ وَأَعْدَاءَ هُ النَّارَ.(٤)

٥١١ ـ عَنْ أَبِیْ جَعْفَرِ الْبَاقِرِعَلَیهِ السَّلَامُ عَنْ آبَائِهِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :کَیْفَ بِکَ یَا عَلِیُّ إِذَا وَقَفْتَ عَلٰی شَفِیرِ جَهَنَّمَ وَقَدِمْتَ الصِّرَاطَ وَقِیْلَ لِلنَّاسِ :جُوْزُوْا وَقُلْتَ :لِجَهَنَّمَ هٰذَا وَهٰذَا لَکِ، فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إوَمَنْ أُولٰئِکَ؟ فَقَالَ :أُولٰئِکَ شِیْعَتُکَ مَعَکَ حَیْثُ

١ ـ عیون اخبار الرضا٢/٢٧، احقاق الحق ٧/٢٧١

٢ ـ بصائر الدرجات / ٤١٥

٣ـ الیقین / ٢٥٧

٤ـ اعلام الوری / ١٨٩

کُنْتَ.(۱)

۵۱۲ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِیْ وَلِعَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ :أُدْخِلَا الْجَنَّةَ مَنْ أَحَبَّکُمَا وَأُدْخِلَا النَّارَ مَنْ أَبْغَضَکُمَا ذٰلِکَ قَوْلُهُ تَعَالٰی :أَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ.(۲)

۵۱۳ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ أَمَرَ اللّٰهُ جَبْرَئِیْلَ أَنْ یَجْلِسَ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَلَا یُدْخِلُهَا إِلَّا مَنْ مَعَهُ بَرَاءَةٌ مِنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام بہشت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہیں

۵۰۰ ـ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ ! آپ جنّت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہیں تمہاری دوستی کے ذریعہ سے نیکی اور برائی کرنے والوں کی پہچان ہوگی، اور مومنین، کافروں اور بدکردار اور اچھے عمل کرنے والوں کی تشخیص ہوگی۔

۵۰۱ ـ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ ! تم بہشت اور جہنّم کو تقسیم کرنے والے ہیں۔

۵۰۲ ـ ایک اور روایت میں فرمایا: علی علیہ السلام بہشت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہیں۔

۵۰۳ ـ علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ ! قیامت کے دن تم

---

۱ ـ امالی الطوسی ۱/ ۹۳

۲ ـ بشارة المصطفی / ۱۴۴

۳ ـ مناقب علی بن ابیطالب / ۱۳۱

بہشت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہو تم دوزخ سے کہو گے یہ میرا ہے اور یہ تیرا ہے۔

۵۰۴۔ علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: میں دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں؛ جب قیامت آئے گی تو میں آگ سے کہوں گا: یہ میرا ہے اور یہ تیرا ہے۔ (شاعر نے کیا خوب کہا) علیؑ کی دوستی آگ کے مقابلے میں ڈھال ہے، وہ بہشت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہیں، وہی جو مصطفیٰؐ کے سچّے وصی اور انسان اور جِنّات کے پیشوا ہیں۔

۵۰۵۔ ابوسعید سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن "رِضوان" بہشت کا محافظ، اور "مالک" دوزخ کا محافظ، بہشت اور دوزخ کی چابیاں میرے پاس لے آئیں گے اور میں ان دونوں سے کہوں گا: یہ چابیاں علی علیہ السلام کو دے دیں۔

۵۰۶۔ عبداللہ بن عبّاس کہتے ہیں: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابنِ عباس! علی علیہ السلام کی پیروی کرنا تم پر فرض ہے، کیونکہ ان کے قلب اور زبان پر حق ہے اور وہ بہشت اور دوزخ کا تالا اور چابی ہیں؛ بہشتی ان کے وسیلے اور توسّل سے بہشت میں جائیں گے اور دوزخی ان کے ذریعہ سے دوزخ میں جائیں گے۔

۵۰۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یَاعَلیؑ! تم بہشت اور جہنّم کے تقسیم کرنے والے ہو اور تم بہشت کے دروازے کو کھول کر اپنے دوستوں کو بغیر کسی حساب کے بہشت میں داخل کرو گے۔

۵۰۸۔ امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا: میں بہشت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں، اپنے دوستوں کو بہشت میں داخل کروں گا اور دشمنوں کو جہنّم میں۔

۵۰۹۔ ایک حدیث میں نقل ہوا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے کھڑے ہوئے خطبہ پڑھا اور خدا کی حَمد وثنا کی، اس وقت فرمایا: اے لوگوں کا گروہ! جو کوئی ہمیں دوست رکھے گا وہ جہنّم میں نہیں

جائے گا، اور جو ہم سے دشمنی رکھے گا وہ بہشت میں نہیں جائے گا۔ میں بہشت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں، میں بہشت اور دوزخ کے درمیان کھڑا ہو جاؤں گا اور لوگوں کو تقسیم کروں گا، ان میں سے ایک گروہ کو بہشت میں جو میرے دائیں طرف ہے داخل کروں گا اور ایک گروہ کو دوزخ میں جو میرے بائیں طرف ہے داخل کروں گا، میں قیامت کے دن دوزخ سے کہوں گا، یہ مجھ سے ہے اور یہ تجھ سے ہے، میرے شیعہ بجلی کی طرح تیز اور بجلی کی کڑک کی طرح سخت اور تیز رفتار پرندہ اور سبقت لینے والے گھوڑے کی طرح پُل صراط عبور کریں گے۔

۵۱۰۔ جابر جعفی کہتے ہیں: اوصیاء کے وصی نے مجھے اطلاع دی کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ سے فرمایا: مجھے علیؑ کے بارے میں تکلیف نہ دیا کر، کیونکہ وہ امیر المؤمنین اور مسلمانوں کے سرور ہیں، اور خداوند قیامت کے دن ان کو پل صراط پر بٹھائے گا اور وہ اپنے دوستوں کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں بھیجے گا۔

۵۱۱۔ امام باقر علیہ السلام نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یَاعَلی علیہ السلام! کس طرح جہنم کے کنارے کھڑے ہو جاؤ گے اور پل صراط پر آؤ گے اور لوگوں سے کہا جائے گا گذر جائیں! اور تم جہنم سے کہیں گے یہ میرا ہے اور یہ تیرا ہے؟ علی علیہ السلام نے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ تمہارے شیعہ ہیں آپ جہاں بھی ہوں گے وہ تمہارے ساتھ ہوں گے۔

۵۱۲۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن خداوند مجھ سے اور علی علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ اپنے دوستوں کو جنّت میں اور اپنے دشمنوں کو جہنّم میں داخل کرو، اور یہی مطلب ہے گفتارِ خداوند کا "تم دونوں ہر کافر ستمگر اور طغیان گر کو دوزخ میں ڈال دو"۔

۵۱۳۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن خداوند جبرئیلؑ کو حکم دے گا کہ وہ بہشت کے دروازے پر بیٹھ جائے اور فقط اس کو بہشت میں بھیجے جس کے پاس علی بن ابی طالب علیہ السلام کا پروانہ ہوگا دوزخ کی آگ سے آزادی کا۔

۱۱۴۔ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ وَحَلْقَةُ بَابِ الْجَنَّةِ

۵۱۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِه وَسَلَّمَ :عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ حَلْقَةٌ مُعَلَّقَةٌ بِبابِ الْجَنَّةِ مَنْ تَعَلَّقَ بِهادَخَلَ الْجَنَّةَ.(۱)

۵۱۵۔ رُوِیَ مِنْ طَرِیْقِ الْخَطِیْبِ فِی الْمَنَاقِبِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِه وَسَلَّمَ :إِنَّهُ حَلْقَةُ بَابِ الْجَنَّةِ مِنْ یَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ عَلٰی صَفَایِحِ الذَّهَبِ فَإِذَا دُقَّتِ الْحَلْقَةُ عَلَی الْبَابِ؛ طَنَّتْ وَقَالَتْ :یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ!(۲)

حضرت علی علیہ السلام اور حلقہ دروازہ بہشت

۵۱۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام بہشت کے دروزے پر لگا ہوا حلقہ ہیں، جو بھی اس کو پکڑے گا وہ بہشت میں جائے گا۔

۵۱۵۔ مناقب میں خطیب کے ذریعہ سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہشت کے دروازہ کا حلقہ سُرخ یاقوت سے بنا ہوا ہے جو سونے کے تختوں پر نصب ہے جس وقت درواز ے

۱۔ فرائد السمطین ۱/۱۸۰، احقاق الحق ۱۶۸/۷

۲۔ احقاق الحق ۱۷۶/۷

پر دستک دیتے ہیں تو اس سے آواز بلند ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے: یا علی، یا علی!

۱۱۵۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السّلَامُ بِمَنْزِلَةِ الْكَعْبَةِ

۵۱۶۔ بالإسناد، عن الصّنابحيّ، عن عليّ عليه السّلام قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: أنت بمنزلة الكعبة تؤتى ولا تأتي، فإن أتاك هؤلاء القوم فسلّموها إليك يعني الخلافة فاقبل منهم، وإن لم يأتوك فلا تأتهم حتّى يأتوك.(۱)

۵۱۷۔ قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: يا عليّ! أنت بمنزلة الكعبة.(۲)

۵۱۸۔ روى عن أبيذرّ قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: مثل عليّ فيكم أو قال: في هذه الأمّة كمثل الكعبة المشرّفة، (المستورة خ ل) النّظر إليها عبادة والحجّ إليها فريضة.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کعبہ کی مثال ہیں

۵۱۶۔ صنابحی علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری مثال کعبہ کی مثال ہے لوگوں کو تمہارے قریب آنا چاہیے نہ یہ کہ تم ان کے پاس جاؤ پس اگر لوگ تمہارے

۱۔ احقاق الحق ۵/۶۴۶، بشارة المصطفیٰ / ۲۷۷ باختلاف فی موارد

۲۔ احقاق الحق ۵/۶۴۷

۳۔ احقاق الحق ۵/۶۴۷، البحار ۳۸/۱۹۹، کشف الیقین / ۲۹۸ باختلاف یسیر

پاس آئیں اور تمھاری خلافت کو تسلیم کریں تو قبول کرلو اور اگر تمھارے پاس نہ آئیں تو تم ان کے پاس نہ جانا، یہاں تک کہ وہ تمھارے پاس آئیں۔

۵۱۷۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! آپ کعبہ کی مثال ہیں۔

۵۱۸۔ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے درمیان علی علیہ السلام کی مثال ایسے ہے (یا اس طرح فرمایا: امت کے درمیان) جیسے کعبہ شریف ہے کہ اس کی طرف دیکھنا عبادت اور حج فرض ہے۔

۱۱۶۔أَنَا وَأَنْتَ أَبَوَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ

۵۱۹۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَا وَعَلِيٌّ أَبَوَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ.(۱)

۵۲۰۔وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :أَنَا وَعَلِيُّ بْنُ أَبِيطَالِبٍ أَبَوَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَلَحَقُّنَا عَلَيْهِمْ أَعْظَمُ مِنْ حَقِّ وَالِدَيْهِمْ فَإِنَّا نُنْقِذُهُمْ إِنْ أَطَاعُوْنَا مِنَ النَّارِ إِلَى دَارِ الْقَرَارِ وَنُلْحِقُهُمْ مِنَ الْعُبُوْدِيَّةِ بِخِيَارِ الْأَحْرَارِ.(۲)

۵۲۱۔بِالْإِسْنَادِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَا أَحَدُ الْوَالِدَيْنِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِيطَالِبٍ الْآخَرُ، وَهُمَا عِنْدَ الْمَوْتِ يُعَايِنَانِ.(۳)

۱۔ احقاق الحق ۵۱۸/۱۵

۲۔ البحار ۹/۳۶

۳۔البحار ۱۳/۳۶

٥٢٢ ـ وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ :أَبَوَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَايُقِيمَانِ أَوَدَهُمَا وَيُنْقِذَانِهِمْ مِنَ الْعَذَابِ الدَّائِمِ إِنْ أَطَاعُوهُما، وَيُبِيحَانِهِمْ النَّعِيمَ الدَّائِمَ إِنْ وَافَقُوهُمَا.(١)

٥٢٣ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَفْضَلُ وَالِدَيْكُمْ وَأَحَقُّهُمَا بِشُكْرِكُمْ اِمُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ.(٢)

٥٢٤ ـ وَقَالَ جَعفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍعَلَيْهِمَا السَّلَامُ :مَنْ رَعىٰ حَقَّ أَبَوَيْهِ الْأَفْضَلَيْنِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَمْ يَضُرَّهُ مَا ضَاعَ مِنْ حَقِّ أَبَوَيْ نَفْسِهِ وَسَائِرِ عِبَادِ اللّٰهِ، فَإِنَّهُمَا يُرْضِيَانِهِمَا بِسَعْيِهِمَا.(٣)

٥٢٥ ـ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ :مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ أَبَوَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ، فَطُوْبىٰ لِمَنْ كَانَ بِحَقِّهِمَا عَارِفاً وَلَهُمَا فِيْ كُلِّ أَحْوَالِهِ مُطِيْعاً، يَجْعَلُهُ اللّٰهُ مِنْ أَفْضَلِ سُكَّانِ جِنَانِهِ وَيُسْعِدُهُ بِكَرَامَاتِهِ وَرِضْوَانِهِ.(٤)

٥٢٦ ـ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ (فِيْ حَدِيْثٍ) قَالَ :قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَاعَلِيُّ اِنَا وَأَنْتَ أَبَوَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ، فَمَنْ عَقَّنَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، أنَا وَأَنْتَ أَجِيْرَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ فَمَنْ ظَلَمَنَا أَجْرَنَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ أَنَا وَأَنْتَ مَوْلَيَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ فَمَنْ أَبَقَ مِنَّا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ.(٥)

٥٢٧ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

١ ـ البحار ٩/٣٦ ٢ ـ البحار ٩/٣٦

٣ـ البحار ٩/٣٦ ٤ـ البحار ٩/٣٦

٥ ـ اثبات الهداة ٢٦/٢

وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :حَقُّ عَلِيٍّ عَلَى النَّاسِ، حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهِ.(١)

٥٢٨ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :حَقُّ عَلِيٍّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهِ.(٢)

٥٢٩ ـ عَنْ جَابِرِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: حَقُّ عَلِيٍّ عَلٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ.(٣)

٥٣٠ ـ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ :مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْلَمَ كَيْفَ قَدْرُهُ عِنْدَاللّٰهِ؛ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ قَدْرُأَبَوَيْهِ الْأَفْضَلَيْنِ عِنْدَهُ :مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ (صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا).(٤)

٥٣١ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِى الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ آبائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَا سَيِّدُ مَنْ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا خَيْرٌ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَحَمَلَةِ الْعَرْشِ وَجَمِيعِ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَأَنْبِيَاءِ اللّٰهِ الْمُرْسَلِينَ، وَأَنَا صَاحِبُ الشَّفَاعَةِ وَالْحَوْضِ الشَّرِيْفِ، وَأَنَا وَعَلِيٌّ أَبَوَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَنْ عَرَفَنَا فَقَدْ عَرَفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ أَنْكَرَنَا فَقَدْ أَنْكَرَاللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ عَلِيٍّ سِبْطَا أُمَّتِيْ، وَسَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَمِنْ وُلْدِالْحُسَيْنِ تِسْعَةُ أَئِمَّةٍ

١ ـ البحار ٣٦/ ٥ ، احقاق الحق ٦/ ٤٩٢ باختلاف يسير

٢ ـ مناقب علی بن ابیطالب/٤٨، بشارة المصطفىٰ/ ٢٦٩، ينابيع المودة/ ١٢٣، امالی الطوسی ١/ ٣٤٤، الشهاب/ ٢٤، كشف اليقين/ ٣٠٠

٣ـ البحار ٣٦/ ٥، احقاق الحق ٦/ ٤٩١، فرائد السمطين ١/ ٢٩٧

٤ـ البحار ٢٣/ ٢٦٠

طاعَتُهُمْ طاعَتِی، وَمَعْصِيَتُهُمْ مَعْصِيَتِی، تاسِعُهُمْ قائِمُهُمْ وَمَهْدِيُّهُمْ.(۱)

میں اور آپؑ اس امّت کے دو باپ ہیں

۵۱۹۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور علی علیہ السلام اس امّت کے دو باپ ہیں۔

۵۲۰۔ علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: میں اور علی بن ابی طالب علیہ السلام اس امّت کے دو باپ ہیں اور ان پر ہمارا حق ان کے والدین سے زیادہ ہے، جیسا کہ وہ ہماری اطاعت کرتے ہیں ہم ان کو دوزخ کی آگ سے نجات دیں گے اور ان کو بہشت میں آرام اور سکون مہیا کریں گے اور ہم ان کو غلامی کی قید سے نجات دیں گے اور ان کو بہترین آزادی پانے والوں میں شامل کریں گے۔

۵۲۱۔ معلّیٰ بن خُنَیس کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے فرمایا: میں ان دو باپ میں سے ایک باپ ہوں اور علی بن ابی طالب علیہ السلام دوسرے باپ ہیں اور موت کے وقت سب ان دو باپ کو دیکھیں گے۔

۵۲۲۔ فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام اس امت کے دو باپ ہیں جو کافی لوگوں کو راہِ راست پر لائیں گے۔ اگر وہ ان دونوں کی اطاعت کریں تو عذاب ابدی سے نجات دلائیں گے اور اگر ان دونوں کی حمایت کریں گے تو وہ دائمی نعمت ان کے اختیار میں دیں گے۔

۵۲۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کے بہترین وَالدَین اور احسان و شکر گزاری

۱۔ کمال الدین / ۲٦۱

کے لائق محمدؐ اور علیؑ ہیں۔

۵۲۴۔ جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کے حقوق کی رعایت کرتا ہے گا جو اس کے بہترین باپ ہیں تو اس کا اپنے ماں اور باپ یا خدا کے بندوں کا حق ضائع کرنا اس کے لیے اِس قدر نقصان دِہ نہیں ہے کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کوشش کریں گے کہ ان کو راضی کریں۔

۵۲۵۔ حسن بن علی علیہما السلام نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام اس امت کے دو باپ ہیں خوش نصیب ہے وہ شخص جو ان دونوں کے حق کو پہچانے اور ہر وقت ان کی پیروی کرے اگر اس طرح ہوگا، تو خدا اس کو بہشت میں رہنے والے بہترین لوگوں میں سے قرار دے گا اور اس کو اپنی بخشش اور رضایت کے ذریعہ سعادت مند بنائے گا۔

۵۲۶۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں، ایک حدیث میں علی علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یَا عَلیُّ! میں اور تم اس امت کے دو باپ ہیں جو ہماری نافرمانی کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہوگی، میں اور تم اس امت کے دو اجیر ہیں جو ہماری اجرت نہیں دے گا اس پر خدا کی لعنت ہوگی، میں آپ اس امت کے دو مولا ہیں، جو ہم سے دوری کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہوگی۔

۵۲۷۔ علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کا حق لوگوں پر ایسے ہے جیسے باپ کا اپنی اولاد پر۔

۵۲۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کا حق مسلمانوں پر ایسے ہے جیسے والد کا اپنے فرزند پر۔

۵۲۹۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کا حق اس

امت پر ایسے ہے جیسے باپ کا بیٹے پر۔

۵۳۰۔ محمد بن علی علیہ السلام نے فرمایا: جو خدا کے نزدیک اپنے مقام کو جاننا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام جو اس کے بہترین باپ ہیں، ان کے نزدیک دیکھے کہ اس کا مقام کیسے ہے۔

۵۳۱۔ حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں خدا کی مخلوق کا سَرور ہوں اور جبرئیلؑ و میکائیلؑ اور اسرافیلؑ اور عرش کو اٹھانے والے اور خدا کے تمام مقرّب ملائکہ اور مرسل پیغمبروں سے افضل ہوں۔ میں شفاعت اور حوضِ کوثر کا مالک ہوں، میں اور علیؑ اِس امت کے دو باپ ہیں، جس نے ہم کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا، اور جس نے ہمیں نہیں پہچانا اس نے خدا کو نہیں پہچانا، حَسن اور حُسین علیہما السلام میری امت کے سبط اور بہشت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے نو امام ہیں، ان کی اطاعت میری اطاعت اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے ان میں سے نہم قائم اور مہدیؑ ہے۔

۱۱۷۔ مِنْ خَصَائِصِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۵۳۲۔ وَمِنْهَا مَا رَوَاهُ عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ الْحِمَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ هَاشِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَقُومَ لَا يَأْخُذُهُ بِيَدِهِ غَيْرُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامِ وَإِنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ كَانُوا يَعْرِفُونَ ذٰلِكَ لَهُ فَلَا يَأْخُذُ

بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ أَحَدٌ غَيْرُهُ.(۱)

۵۳۳ ـ وَقَالَ الْحمانِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ :كَانَ إِذَا جَلَسَ اِتَّكَأَ عَلٰى عَلِيٍّ وَإِذَاقَامَ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ.(۲)

۵۳۴ ـ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَأْسُهُ فِيْ حِجْرِ عَلِيٍّ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کی خاصیتیں

۵۳۲۔عباد بن یعقوب اور یحیٰی بن عبدالحمید کہتے ہیں: علی بن ہاشم نے محمد بن عبداللہ اس نے اپنے والد عبیداللہ بن رافع اس نے اپنے جدّ ابورافع سے ہمارے لیے حدیث بیان کی کہ: رسولِ خداؐ جس وقت بیٹھنے اور اٹھنے کا ارادہ کرتے تھے تو علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی بھی ان کے ہاتھ کو نہیں پکڑتا تھا اور اس کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب اصحاب جانتے تھے اسی وجہ سے علی کے علاوہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ کو نہیں پکڑتے تھے۔

۵۳۳۔حمانی اپنی حدیث میں کہتے ہیں: جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھتے تھے تو علی علیہ السلام کا سہارا لیتے تھے اور جس وقت اٹھتے تھے تب بھی علی علیہ السلام کا سہارا لیتے تھے۔

۵۳۴۔روایت میں نقل ہوا ہے کہ رحلت کے وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک علی علیہ السلام

۱۔ إعلام الورٰی / ۱۸۹، حلیة الأبرار ۱/ ۲۳۳ باختلاف فی موارد

۲۔ إعلام الورٰی / ۱۸۹، حلیة الابرار ۱/ ۲۳۳

۳۔ احقاق الحق ۱۸/ ۱۸۶

کے دامن میں تھا۔

۱۱۸ ۔ تولّی تجهیز النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

۵۳۵ ۔ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ بِلَالٍ، سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ :أَوْصٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ أَنْ لَّا یُغَسِّلَہٗ أَحَدٌ غَیْرِیْ، فَإِنَّہٗ لَایَرٰی أَحَدٌ عَوْرَتِیْ إِلَّا طُمِسَتْ عَیْنَاہُ، قَالَ عَلِیٌّ عَلَیہِ السَّلَامُ :فَکَانَ الْعَبَّاسُ وَأُسَامَۃُ یُنَاوِلَانِیَ الْمَاءَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ .قَالَ عَلِیٌّ عَلَیہِ السَّلَامُ :فَمَا تَنَاوَلْتُ عُضْوًا إِلَّا کَأَنَّہٗ یُقَلِّبُہٗ مَعِیَ ثَلَاثُوْنَ رَجُلًا حَتّٰی فَرِغْتُ مِنْ غُسْلِہٖ.(۱)

۵۳۶ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :یَا عَلِیُّ !أَنْتَ تُغَسِّلُ جُثَّتِیْ وَتُؤَدِّیْ وَتُوَارِیْنِیْ فِیْ حُفْرَتِیْ وَتَفِیْ بِذِمَّتِیْ، وَأَنْتَ صَاحِبُ لِوَائِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ.(۲)

۵۳۷ ۔ عَنْ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ أَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ قَالَ :أَوْصَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلِیًّا عَلَیہِ السَّلَامُ أَنْ یُغَسِّلَہٗ، فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَیہِ السَّلَامُ :یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ !أَخْشٰی أَنْ لَّا أُطِیْقَ ذٰلِکَ قَالَ :إِنَّکَ سَتُعَانُ عَلَیْہِ قَالَ :فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَیہِ السَّلَامُ :فَوَاللّٰہِ مَا أَرَدْتُ أَنْ أُقَلِّبَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عُضْوًا إِلَّا قُلِبَ لِیَ.(۳)

۵۳۸ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ یَرَانِیْ مُجَرَّدًا إِلَّا عَلِیٌّ.(۴)

---

۱ ۔ احقاق الحق ۳۰/۷ ۔ ۲ ۔ احقاق الحق ۵۵۱/۱۵

۳ ۔ فضائل الخمسۃ ۳۸/۳

۴ ۔ احقاق الحق ۳۳/۷

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجہیز میں علی علیہ السلام کی ذمّہ داری

۵۳۵۔ یزید بن بلال کہتے ہیں: کہ میں نے علیؑ سے سنا حضرت نے فرمایا: رسولِ خداؐ نے وصیّت کی کہ میرے علاوہ کوئی اُوران کو غسل نہ دے اور فرمایا: جو میری عَورَتَین کو دیکھے گا وہ دونوں آنکھوں سے نابینا ہوگا، علی علیہ السلام نے فرمایا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیتے وقت، عبّاس اور اُسامہ میرے ہاتھ میں پانی پکڑاتے رہے اور میں کپڑے کے نیچے سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک کو غسل دیتا رہا، اور بدن کے جس حصہ کو بھی دھویا گویا کہ تیس مرد بدن کو حرکت دینے میں میری مدد کرتے رہے، یہاں تک کہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دینے سے فارغ ہوا۔

۵۳۶۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یَاعَلیؑ! تم میرے بدن کو غسل دو گے اور میرا قرض ادا کرو گے اور مجھے قبر میں داخل کرو گے اور جو کچھ میرے ذمہ ہے اس کی وفا کرو گے، تم اس دنیا اور آخرت میں میرے پرچمدار ہو۔

۵۳۷۔ حُسین بن علی علیہ السلام اپنے والد اور اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو وصیّت کی کہ ان کو غسل دیں علی علیہ السلام نے عرض کی اے رسولِ خداؐ! مجھے اس کام پر قدرت نہ رکھنے کا خوف ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تمہاری مدد کریں گے" اس لیے علی علیہ السلام سے نقل ہوا کہ حضرتؑ نے فرمایا: خدا کی قسم میں بدن کے جس حصہ کو بھی حرکت دینا چاہتا تھا وہ خود بخود گھوم جاتا تھا۔

۵۳۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے علاوہ کسی پر گوارا نہیں کہ وہ میرے بدن کو

دیکھیے۔

۱۱۹۔عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ صَاحِبُ اللِّوَاءِ

۵۳۹۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ صَاحِبُ لِوَائِیْ.(۱)

۵۴۰۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ صَاحِبُ لِوَاءِ الْحَمْدِ.(۲)

۵۴۱۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّایَةَ إِلٰی عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ یَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ ابْنُ عِشْرِیْنَ سَنَةً.(۳)

۵۴۲۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :کَانَتْ رَایَةُ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ فِی الْمَوَاقِفِ کُلِّهَا یَوْمَ بَدْرٍ وَیَوْمَ أُحُدٍ وَیَوْمَ حُنَیْنٍ وَیَوْمَ الْأَحْزَابِ وَیَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ، وَکَانَتْ رَایَةُ الْأَنْصَارِ مَعَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِی الْمَوَاطِنِ کُلِّهَا، وَیَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ وَرَایَةُ الْمُهَاجِرِیْنَ مَعَ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ.(۴)

۵۴۳۔وَفِیْ حَدِیْثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالُوْا :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ یَحْمِلُ رَایَتَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ؟قَالَ :مَنْ عَسٰی أَنْ یَحْمِلَهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ إِلَّا مَنْ کَانَ یَحْمِلُهَا فِی الدُّنْیَا عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ.(۵)

۱۔ احقاق الحق ۱۵/ ۵۴۴ ۲۔ احقاق الحق ۱۵/ ۵۵۸

۳۔ المستدرک للحاکم ۳/ ۱۱۱، الامام علیؑ ۱/ ۱۵۹، احقاق الحق ۱۸/ ۷۲ باختلاف یسیر

۴۔ إعلام الوریٰ/ ۱۹۱، احقاق الحق ۱۸/ ۷۳ بنقیصة

۵۔ المسترشد/ ۳۳۴

۵۴۴ ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ :قِيْلَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ صَاحِبُ لِوَائِکَ فِی الْآخِرَةِ؟ قَالَ :صَاحِبُ لِوَائِیَ فِی الْآخِرَةِ صَاحِبُ لِوَائِیْ فِی الدُّنیا، عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیهِ السَّلَامُ .(۱)

۵۴۵ ـ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَکْوَعِ قَالَ :بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ أَبَابَکْرٍ بِرَایَتِهِ وَکَانَتْ بَیْضَاءُ ، فِیْمَا قَالَ ابْنُ هِشَامٍ إِلٰی بَعْضِ حُصُوْنِ خَیْبَرَ فَقَاتَلَ فَرَجَعَ وَلَمْ یَکُ فَتْحٌ وَقَدْ جَهِدَ، ثُمَّ بَعَثَ بَعْدَ الْغَدِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَاتَلَ ثُمَّ رَجَعَ وَلَمْ یَکُ فَتْحٌ وَقَدْ جَهِدَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :لَأُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ لَیْسَ بِفَرَّارٍ قَالَ :یَقُوْلُ سَلَمَةُ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا (صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْه) وَهُوَ أَرْمَدُ فَتَفَلَ فِیْ عَیْنَیْهِ ثُمَّ قَالَ :خُذْهٰذِهِ الرَّایَةَ فَامْضِ بِهَا حَتّٰی یَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَیْکَ....(۲)

حضرت علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمدار

۵۳۹ ـ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے علمدار ہیں۔

۵۴۰ ـ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حمد وثنا کے علمدار ہیں۔

۵۴۱ ـ ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگِ بدر میں پرچم علی علیہ السلام کے جو اس وقت بیس سال کے تھے ۔ سپرد کیا۔

۱ ـ کشف الیقین /۳۰۴، مناقب علی بن ابیطالب / ۲۰۰ باختلاف فی موارد

۲ ـ إحقاق الحق ۴۱۶/۵، جامع الاحادیث للسیوطی ۲۴۳/۱۶ باختلاف فی موارد

۵۴۲۔ ابنِ عباس سے نقل ہوا ہے کہ تمام جنگوں میں، مثل جنگِ اُحد، حُنَین، اَحزاب اور فتحِ مکّہ میں رسولِ خدا ﷺ کا عَلَم علی علیہ السلام کے ہاتھ میں تھا، اور اَنصار کا پرچم ان تمام جنگوں میں اور فتحِ مکّہ میں سعد بن عُبادہ کے ہاتھ میں تھا اور مُہاجرین کا پرچم بھی علی علیہ السلام کے پاس تھا۔

۵۴۳۔ حدیث میں جابر بن سَمُرَہ سے نقل ہوا ہے کہ: رسولِ خدا ﷺ سے پوچھا گیا، قیامت کے دن آپ کا عَلَم کون اپنے ہاتھ میں لے گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کے علاوہ جو اس دنیا میں میرے علمدار ہیں قیامت کے دن کون میرے پرچم کو اٹھائے گا۔

۵۴۴۔ جابر بن سَمُرَہ کہتے ہیں: رسولِ خدا ﷺ سے کہا گیا کہ قیامت کے دن آپ کے عَلَمدار کون ہیں؟ فرمایا: آخرت میں میرے علمدار وہی ہیں جو اس دنیا میں میرے عَلَمدار ہیں وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۵۴۵۔ سَلَمہ بن عَمرو بن اَکوَع سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا: رسولِ خدا ﷺ نے ابوبکر کو اپنے پرچم کے ساتھ، کہا جاتا ہے کہ اس کا رنگ سفید تھا، خیبر کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر بھیجا، ابوبکر نے جنگ کی اور واپس لوٹ آیا کافی کوشش کرنے کے باوجود کامیاب نہ ہوسکا، اس کے دوسرے دن عمر بن خطاب کو بھیجا اس نے بھی جنگ کی اور واپس لوٹ آیا جتنی بھی کوشش اور تلاش کی کامیابی حاصل نہ ہوئی، پیغمبر ﷺ نے فرمایا: میں کل عَلَم اُس کو دوں گا جسے خدا اور پیغمبر ﷺ دوست رکھتے ہیں، وہ کبھی بھی بھاگنے والے نہیں اور خدا نے بھی فتح اس کے ہاتھ میں قرار دی ہے۔ سلمہ کہتی ہے رسولِ خدا ﷺ نے علی علیہ السلام کو بلایا اس وقت علی علیہ السلام آنکھ کے درد میں مبتلا تھے آنحضرتؐ نے لُعابِ دہن ان کی آنکھ میں ڈالا اور فرمایا: اس پرچم کو لے کر چلیں تا کہ خدا کامیابی اور فتح کو آپ کے ہاتھ میں قرار دے۔

١٢٠ ـ عليٌّ عليه السّلام وحديث الرّاية

٥٤٦ ـ عن ابن عمر عن عمر بن الخطّاب قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: لأُعطينّ الرّاية غداً رجلاً يحبّ الله ورسوله ويحبّه الله ورسوله كرّاراً غير فرّارٍ يفتح الله عليه، جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن يساره، فبات النّاس متشوّقين، فلمّا أصبح قال: أين عليٌّ؟ قالوا: يارسول الله ما يُبصر، قال: ائتوني به. فلمّا أُتي به قال النّبيّ صلّى الله عليه وآله وسلّم: أُدنُ منّي، فدنا منه، فتفل في عينيه ومسحها بيده فقام عليٌّ من بين يديه كأنّه لم يرمد.(١)

٥٤٧ ـ قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: لأُعطينّ الرّاية غداً رجلاً كرّاراً غير فرّارٍ يحبّ الله ورسوله ويحبّه الله ورسوله يفتح الله على يديه.(٢)

٥٤٨ ـ ... فقال صلّى الله عليه وآله وسلّم: لأُعطينّ الرّاية غداً رجلاً يحبّ الله ورسوله ويحبّه الله ورسوله، كرّاراً غير فرّارٍ يأخذها عنوةً وفي روايةٍ: يأخذها بحقّها، وفي رواية: لايرجع حتّى يفتح الله على يده.

البخاري ومسلم أنّه قال: لمّا قال النّبيّ صلّى الله عليه وآله وسلّم حديث الرّاية بات النّاس يذكرون ليلتهم أيّهم يعطاها، فلمّا أصبح الصّبح غدوا على رسول الله كلّهم يرجو أن يعطاها، فقال: أين عليّ بن أبي طالب عليه السّلام؟ فقيل: هو

---

١ ـ احقاق الحق٥/٣٧٠، كنز العمال ١٣/١٢٣ باختلاف يسير

٢ ـ احقاق الحق ٥/٤١٥، حلية الأولياء ١/١٠١، صحيح مسلم ١٥/١٧٦ باختلاف في موارد

يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ .فَقَالَ :فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ، فَأُتِيَ بِهِ فَتَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرءَ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ.(١)

٥٤٩ ـ عن النبيّ صلى الله عليه وآله وسلم أنه قال يوم خيبر :لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غدا رَجُلا يُحِبُّ اللّهَ وَرَسولَه،وَيُحِبُّهُ اللّهُ وَرَسُولُهُ لَيْسَ بِفرّارٍ، يَفْتَحُ اللّهُ عَلى يَدَيْهِ، ثُمَّ دَعا بِعَلِي وَهُوَ أَرْمَدُ، فَتَفَلَ فى عَيْنَيْهِ،وَأَعْطاهُ الرَّايَةَ....(٢)

٥٥٠ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ -أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ -غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ -أَوْ قَالَ :يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ -يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيّ وَمَا نَرْجُوْهُ، فَقَالُوْا :هٰذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.(٣)

٥٥١ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَيَفْتَحُ اللّٰهُ بِيَدِهِ .فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُهُ، فَدَفَعَهَا إِلَى عَلِيٍّ.(١)

---

١ ـ البحار ٨٥/٤١، التاج ٢٩٤/٣، صحيح البخاري ١٤٠/٣ ١، نور الابصار ٩٠/ و صحيح مسلم١٥ /١٧٧ باختلاف في موارد

٢ ـ الاستيعاب ١٠٩٩/٣، صحيح الترمذى ١٧٢/١٣ باختلاف فى موارد

٣ـصحيح البخارى ١٤١/٣ .

١ ـ خصائص امير المؤمنين للنسائى / ٥١

علی علیہ السلام اور حدیثِ عَلَم

۵۴۶۔ابن عمر نے عمر بن خطاب سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل میں عَلَم ایک ایسے مرد کے ہاتھ میں دوں گا جو خدا اور اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور اس کا پیغمبر بھی اس کو دوست رکھتے ہیں ۔ وہ دشمن کا مقابلہ کرے گا اور ہرگز فرار بھی نہیں کرے گا اور خداوند نے کامیابی کو اس کے ہاتھ میں قرار دیا ہے۔ جبرئیلؑ اس کی دائیں طرف اور میکائیلؑ بائیں طرف ہوں گے، بس لوگوں نے بڑے شوق اور اشتیاق کے ساتھ پوری رات گذاری صبح سویرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کہاں ہیں؟ کہا گیا: یارسول اللہؐ! علیؑ کی آنکھ میں درد ہے، فرمایا: ان کو میرے پاس لے آئیں جس وقت علی علیہ السلام آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: میرے قریب آو، حضرت علی علیہ السلام قریب آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لُعابِ دہن ان کی آنکھ میں ڈالا اور اس کو صاف کیا علیؑ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب سے ایسی حالت میں اٹھے گویا کہ ان کی آنکھ میں درد ہی نہیں تھا۔

۵۴۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل میں عَلَم اس مرد کے ہاتھ میں دوں گا جو دشمن کا مقابلہ کرے گا اور میدان نہیں چھوڑے گا وہ خدا اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور اس کا پیغمبر بھی اسے دوست رکھتے ہیں خدا کامیابی کو اس کے ہاتھ میں عطا کرے گا۔

۵۴۸۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل میں عَلَم اس مرد کو دوں گا جو خدا اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور اس کا پیغمبر بھی اسے دوست رکھتے ہیں وہ دشمن کا مقابلہ کرے گا اور ہرگز فرار نہیں کرے گا، اور پرچم کو بڑے کمال اور فروتنی سے حاصل کرے گا اور روایت میں نقل ہوا ہے کہ عَلَم کو حق سے لے گا اور دوسری روایت میں نقل ہوا ہے کہ اُس وقت تک واپس نہیں آئے گا جب

تک خدا اس کے ذریعہ سے کامیابی عطا نہیں کرے گا، بخاری اور مسلم میں بھی نقل ہوا ہے کہ پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کلام کے بعد لوگ اس فکر میں تھے کہ آیا کل یہ عَلَم ہم میں سے کس کو دیا جائے گا پوری رات بیدار رہے صبح سویرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور سب کی خواہش یہی تھی کہ عَلَم ان کو دیا جائے پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا علی بن ابی طالب علیہ السلام کہاں ہیں؟ کہا گیا: ان کی آنکھوں میں درد ہے فرمایا: کسی کو ان کو بلانے کے لیے بھیجیں۔ علی علیہ السلام تشریف لائے پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لُعابِ دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا اور دعا فرمائی۔ علی علیہ السلام شفایاب ہو گئے اس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم ان کو عطا کیا۔

۵۴۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے جنگِ خیبر میں فرمایا: کل میں پرچم ایک ایسے مرد کو دوں کا جو خدا اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور اس کا پیغمبرؐ بھی اسے دوست رکھتے ہیں وہ کبھی بھی فرار نہیں کرے گا اور خدا اس کے وسیلے سے کامیابی اور فتح عطا کرے گا۔ اس وقت علی علیہ السلام کو بُلایا، علی علیہ السلام کی آنکھ میں درد ہو رہا تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لُعابِ دہن ان کی آنکھوں میں لگایا اور عَلَم ان کو عطا کیا۔

۵۵۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں کل عَلَم اس کو دوں گا (یا مجھ سے وہ عَلَم لے گا) کہ خدا اور اس کا رسولؐ اسے دوست رکھتے ہیں (یا فرمایا: وہ خدا اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھتا ہے) اور خدا اسے کامیابی عطا کرے گا۔ حاضرینِ مجلس کہتے ہیں، دوسرے دن علی علیہ السلام تشریف لائے اور ہمیں ان کے آنے کی امید نہیں تھی سب نے کہا: علی علیہ السلام آئے پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عَلَم ان کے سپرد کیا اور خدا نے ان کو کامیابی عطا کی۔

۵۵۱۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل میں عَلَم اسے سپرد کروں گا جو خدا اور اس کے رسولؐ کو

دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسولؐ بھی اسے دوست رکھتے ہیں اور خدا ان کو کامیابی عطا فرمائے گا اس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ کے سب اصحاب نے سر اٹھا کر دیکھا تو پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ نے علَم علی علیہ السلام کے حوالے کیا۔

۱۲۱ ـ شُجَاعَةُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَاَوْسِمَتُهُ الْحَرْبِيَّةُ

۵۵۲ ـ وَكَانَ (عَلِيًّا) عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ :وَاللّٰهِ لَوْ تَظَاهَرَتِ الْعَرَبُ عَلٰى قِتَالِی لَمَا وَلَّيْتُ عَنْهَا، وَلَوْ أَمْكَنَتِ الفُرَصُ مِنْ رِقَابِهَا؛ لَسَارَعْتُ إِلَيْهَا.(۱)

۵۵۳ ـ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ :كَانَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ إِذَا أَرَادَ الْقِتَالَ هَلَّلَ وَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ:

أَيُّ يَوْمٍ مِنَ الْمَوْتِ أَفِرُّ   يَوْمَ مَا قُدِرَ اَمْ يَوْمَ قُدِرَ؟(۲)

۵۵۴ ـ ... لَمَّا دَعَا عَمْرُو بْنُ عَبْدَوَدٍّ إِلَى الْبِرَازِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ :جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَأْذَنُ لِیْ؟ قَالَ :إِنَّهُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِوَدٍّ، قَالَ :أَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَتَلَهُ....(۳)

۵۵۵ ـ وَرَوَى الطَّبْرَسِيُّ أَيْضًا أَحَادِيْثَ فِيْ وَقْعَةِ الْخَنْدَقِ، وَفِيْهَا :أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَتَلَ عَمْرَوابْنَ عَبْدِوَدٍّ كَانَ يُعَدُّ بِأَلْفِ فَارِسٍ بَعْدَ مَا دَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ

---

۱ ـ بهج الصباغة ۱/ ۶۷، سفينة البحار ۱/ ۶۹۰، نهج السعادة ۴/ ۳۷ باختلاف يسير

۲ ـ بهج الصباغة ۷/ ۶۰   ۳ ـ سفينة البحار ۸/ ۳۰۲

فَوْقِ رَأْسِهِ وَمِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ.(١)

٥٥٦ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍرَضِى اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :لَمَّا بَرزَ عَلِيٌّ اِلٰى عَمْرِو بْنِ عَبْدِوَدٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :بَرزَ الْإِيْمَانُ كُلُّهُ إِلَى الشِّرْكِ كُلِّهِ فَلَمَّا قَتَلَهُ؛ قَالَ لَهُ أَبْشِرْ يَا عَلِيُّ فَلَوْ وُزِنَ عَمَلُكَ الْيَوْمَ بِعَمَلِ أُمَّتِي لَرَجَحَ عَمَلُكَ بِعَمَلِهِمْ.(٢)

٥٥٧ ـ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَذِنَ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ فِي لِقَاءِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِوَدٍّ وَخَرَجَ إِلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :بَرزَ الْإِيْمَانُ كُلُّهُ إِلَى الشِّرْكِ كُلِّهِ.(٣)

٥٥٨ ـ عَنْ حُذَيْفَةَرَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ضَرْبَةُ عَلِيٍّ فِي يَوْمِ الْخَنْدَقِ أَفْضَلُ مِنْ أَعْمَالِ أُمَّتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.(٤)

٥٥٩ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :لَمُبَارَزَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لِعَمْرِو بْنِ عَبْدِوَدٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أُمَّتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.(٥)

٥٦٠ ـ وَرُوِىَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ :يَا أَبَا الْحَسَنِ اَلَوْ وُضِعَ إِيْمَانُ الْخَلَائِقِ وَأَعْمَالُهُمْ فِي كَفَّةٍ وَوُضِعَ عَمَلُكَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي كَفَّةٍ أُخْرَى لَرَجَحَ عَمَلُكَ عَلَى جَمِيْعِ الْخَلَائِقِ، وَاللّٰهُ تَعَالَى بَاهَى بِكَ يَوْمَ أُحُدٍ مَلَائِكَتَهُ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَرَفَعَ الْحِجَابَ مِنَ السَّمَاءِ ، وَأَشْرَقَتْ بِكَ الْجَنَّةُ وَمَا فِيهَا.

١ ـ اثبات الهداة ١/ ٣٥٣   ٢ ـ ينابيع المودة / ٩٣

٣ ـ الطرائف / ٦٠، البحار ٣٩/ ١ باختلاف يسير

٤ ـ ينابيع المودة / ٩٥، احقاق الحق ٦/ ٥

٥ ـ البحار ٩٦/٤١، كشف الغمة ١/ ١٥٠، الطرائف / ٦٠، بهج الصباغة ٣/ ١٥٠ باختلاف يسير

وَابْتَهِجَ بِفِعْلِكَ الْعَالَمُونَ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعالٰى يُعَوِّضُكَ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ ما يَغْبِطُكَ بِهِ كُلُّ نَبِيٍّ وَرَسُولٍ وَصِدِّيقٍ وَشَهِيدٍ.(١)

٥٦١ ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَا بَعَثْتُ عَلِيًّا فِي سَرِيَّةٍ إِلَّا رَأَيْتُ جَبْرَئِيلَ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكائِيلَ عَنْ يَسارِهِ وَالسَّحابَةُ تُظِلُّهُ حَتّٰى يَرْزُقَهُ اللّٰهُ الظَّفَرَ.(٢)

٥٦٢ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَّهُ قَالَ :لَضَرْبَةُ عَلِيٍّ لِعَمْرٍو تُعادِلُ عِبادَةَ الثَّقَلَيْنِ.(٣)

٥٦٣ ـ قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيهِمَا السَّلَامُ :نَادٰى مَلَكٌ مِنَ السَّماءِ يَوْمَ بَدْرٍ يُقَالُ لَهُ رِضْوانُ :لَاسَيْفَ إِلَّا ذُوالْفَقَارِ وَلَا فَتىٰ إِلَّا عَلِيٌّ.(٤)

٥٦٤ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَعْطَانِي رَبِّي ذَاالْفَقَارِ (إِنَّ اللّٰهَ تَبارَكَ وَتَعالٰى أَعْطَانِي ذَاالْفَقَارِ خ ل) قَالَ يا مُحَمَّدُ، خُذْهُ وَأَعْطِهِ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ .فَقُلْتُ:مَنْ ذٰلِكَ يا رَبِّ؟ قَالَ :خَلِيفَتِي فِي الْأَرْضِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ.(٥)

---

١ ـ حلية الأبرار ١/٣٠٧

٢ ـ كشف الغمة ١/١٧٦، البحار ٣٩/٩٥ باختلاف في موارد

٣ـ مصابيح الأنوار ٢/٢٥٣، الحكم الزاهرة ٢/١٢٨

٤ـ روضة الواعظين ١/١٢٨، البحار ٢٠/٨٦ باختلاف يسير في بعض الألفاظ

٥ ـ اليقين/ ٢١٦

جنگ میں علی علیہ السلام کی شجاعت اور افتخار آمیز کلمات

۵۵۲۔علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم اگر عرب جنگ میں پوری طاقت کے ساتھ میرے مقابلے میں کھڑے ہو جائیں تو میں کبھی بھی پیٹھ نہیں دکھاؤں گا اور اگر مجھے موقع ملا تو ان کی گردنیں اڑانے کے لیے ان پر حملہ کروں گا۔

۵۵۳۔عبدالرحمٰن بن حاطب کہتے ہیں: جس وقت علی علیہ السلام جنگ کا ارادہ کرتے تھے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور تکبیر کہتے تھے اور فرماتے تھے: کس دن میں موت سے بھاگ سکتا ہوں؟ آیا اس دن کہ میری موت مقدّر نہیں ہوئی یا اس دن کہ میری موت مقدّر بنی؟

۵۵۴۔نقل ہوا ہے کہ: جس وقت جنگِ خندق میں عَمرو بن عَبدِوُدّ نے جنگ کا مطالبہ کیا تو کسی نے بھی اس کو جواب نہ دیا، علی علیہ السلام نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آیا مجھے اجازت دیں گے؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ عَمرو بن عَبدِوُدّ ہے۔علی علیہ السلام نے کہا: میں بھی علی بن ابی طالب علیہ السلام ہوں بس اس کی طرف بڑھے اور اس کو واصلِ جہنّم کیا۔

۵۵۵۔طبرسی نے خندق کے واقعہ کے بارے میں روایت نقل کی کہ علی علیہ السلام نے اس عَمرو بن عَبدِوُدّ کو قتل کیا جو ایک ہزار سوار کے برابر تھا یہ واقعہ جب پیش آیا تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے لیے دعا کی اور فرمایا: خداوند! اس کے آگے پیچھے دائیں اور بائیں سر سے لے کر قدموں تک اس کی حفاظت فرما۔

۵۵۶۔ابن مسعود سے نقل ہوا اس نے کہا: جس وقت علی علیہ السلام عَمرو بن عَبدِوُدّ کے مقابلے

کے لیے روانہ ہوئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کُل کا کُل ایمان کُل کفر کے مقابلے میں جا رہا ہے اور جس وقت علی علیہ السلام نے اس کو واصلِ جہنّم کیا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: یا علیؑ! تمہیں مبارک ہو، تمہارے اس عمل کا امت کے اعمال سے وزن کیا جائے تو تمہارا عمل سب سے زیادہ بھاری ہوگا۔

۵۵۷۔ جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو عَمرو بن عَبدِ وَدّ سے مقابلہ کرنے کی اجازت دی اور علی علیہ السلام اس کی طرف روانہ ہوئے، فرمایا: پُورا ایمان پُورے کفر کے مقابلے میں ظاہر ہو گیا ہے۔

۵۵۸۔ حُذَیفہ سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنگِ خندق میں علی علیہ السلام کی ایک ضرب قیامت تک میری امت کے تمام اعمال سے افضل ہے۔

۵۵۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کا جنگِ خندق میں عَمرو بن عَبدِ وَدّ سے جنگ کرنا قیامت تک میری امت کے تمام اعمال سے افضل ہے۔

۵۶۰۔ جعفرؑ بن محمدؑ نے اپنے والدِ گرامی سے حضرتؑ نے اپنے والد علیؑ بن حسینؑ سے اور علیؑ بن حسینؑ نے اپنے والدِ گرامی امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: اے ابو الحسنؑ! اگر تمام مخلوق کے ایمان اور اعمال کو ترازو کے ایک پلڑے میں اور جنگِ اُحُد میں تمہارے عمل کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو تمہارا عمل مخلوق کے تمام اعمال سے افضل ہوگا، اور خداوندِ مُتعَال نے اپنے مقرّب ملائکہ کے ساتھ جنگِ اُحُد میں آپ پر افتخار کیا ہے اور آسمان سے پردہ ہٹا دیا بہشت اور اس میں تمام چیزوں کو تمہارے وسیلہ سے نورانی کر دیا، اور عقل مند تمہارے عمل سے خوشحال ہیں، اور خداوند اس دن کے بدلے میں تمہیں ایسی چیز عطا

کرے گا کہ ہر پیغمبراور رسول اور صدّیق اور شہید اس کے آرزومند ہوں گے۔

۵۶۱۔ عبداللہ بن مسعود سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے کبھی بھی علیؑ کو لشکر کا سردار بنا کر نہیں بھیجا مگر یہ کہ جبرئیلؑ ان کی دائیں طرف اور میکائیل کو ان کی بائیں طرف دیکھتا تھا اور بادل ان پر سایہ کرتے تھے یہاں تک کہ خدا کامیابی ان کو نصیب کرتا۔

۵۶۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کا عمُرو کو ایک ضَرب لگانا جنّ و اِنس کی عبادت کے برابر ہے۔

۵۶۳۔ جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا: جنگِ بدر میں ایک فرشتہ نے جس کا نام رضوان تھا آسمان سے صدا بلند کی: ذُوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں اور علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی شجاع اور جوان مرد نہیں۔

۵۶۴۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پروردگار نے مجھے ذُوالفقار عطا کی اور فرمایا: یا محمدؐ! اس کو لے لو اور زمین پر لوگوں میں سے بہترین فرد کو دے دو میں نے کہا: پروردگارا اس زمین پر لوگوں میں سے بہترین فرد کون ہے؟ فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام جو اس زمین پر میرا جانشین ہے۔

۱۲۲۔ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ یَفتَحُ بَابَ خَیبَرَ

۵۶۵۔ وَرُوِیَ أَنَّ أَمِیرَالمُؤمِنِینَ عَلَیهِ السَّلَامُ قَالَ :فِی رِسَالَتِهِ إِلَی سَهلِ بنِ حُنَیفٍ :وَاللّٰهِ مَا قَلَعتُ بَابَ خَیبَرَ بِقُوَّةٍ جَسَدِیَّةٍ، وَلَا بِحَرَکَةٍ غِذَائِیَّةٍ لٰکِنِّی أُیِّدتُ بِقُوَّةٍ مَلَکُوتِیَّةٍ، وَنَفسٍ بِنُورِ رَبِّهَا مُضِیئَةٍ، وَأَنَا مِن أَحمَدَ کَالضَّوءِ مِنَ الضَّوءِ، وَاللّٰهِ لَو تَظَاهَرَتِ العَرَبُ عَلَی قِتَالِی، لَمَا وَلَّیتُ وَلَو أَمکَنَتنِی الفُرصَةُ مِن رِقَابِهَا لَمَا بَقِیتُ، وَمَن

لَمْ يُبَالِ مَتٰى حَتْفُهُ عَلَيْهِ سَاقِطٌ فَجَنَانُهُ فِي الْمُلِمَّاتِ رَابِطٌ.(۱)

۵۶۶۔ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ :إِنَّ عَلِيًّاعَلَيهِ السَّلَامُ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتّٰى صَعِدَ الْمُسْلِمونَ عَلَيْهِ فَفَتَحُوهَا.(۲)

۵۶۷۔ ظ اِبْنُ جَرِيْرِ الطَّبَرِيُّ صَاحِبُ الْمُسْتَرْشِدِ :إِنَّهُ عَلَيهِ السَّلَامُ حَمَلَ بَابَ خَيْبَرَ بِشِمَالِهِ وَهُوَ أَرْبَعَةُ أَذْرُعٍ فِيْ خَمْسَةِ أَشْبَارٍ عُمقًا حَجَرًا صَلْدًا دُوْنَ يَمِيْنِهِ فَأَثَّرَ فِيْهِ أَصَابِعُهُ وَحَمَلَهُ بِغَيْرِ مِقْبَضٍ يَتَتَرَّسُ بِهِ فَضَارَبَ الْأَقْرَانَ بِسَيْفِهِ حَتّٰى هَجَمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ زَجَّهُ مِنْ وَرَائِهِ أَرْبَعِيْنَ ذِرَاعًا.(۳)

۵۶۸۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ :إِنَّهُ كَانَ طُوْلُ الْبَابِ خَمْسَةَ عَشَرَ ذِرَاعًا، وَعَرْضُ الْخَنْدَقِ عَشَرَةُ أَذْرُعٍ فَوَضَعَ جَانِبًا عَلٰى طَرَفِ الْخَنْدَقِ وَضَبَطَ بِيَدِهِ جَانِبًا حَتّٰى عَبَرَ عَلَيْهِ الْعَسْكَرُ وَكَانُوا ثَمَانِيَةَ آلَافٍ وَسَبْعَمِائَةَ رَجُلٍ وَفِيْهِمْ مَنْ كَانَ يَتَرَدَّدُ وَيَخِفُّ عَلَيْهِ.(۴)

علی علیہ السلام اور فتح خیبر

۵۶۹۔ امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے حضرت نے جو خط سُہیل بن حُنیف کو لکھا اس خط میں فرمایا: خُدا کی قسم! میں نے دروازۂ خیبر کو اپنی جسمانی طاقت سے نہیں اکھاڑا اور نہ ہی غذا کی طاقت

۱۔ حلیۃ الابرار ۱/۳۱۴، روضۃ الواعظین ۱/۱۲۷

۲۔حلیۃ الأبرار ۱/۳۱۵

۳۔حلیۃ الأبرار ۱/۳۱۵

۴۔حلیۃ الابرار ۱/۳۱۵

سے بلکہ عالَمِ ملکوتی اور رُوحانی قدرت سے اور خداوند کے نور سے میری تائید ہوئی ہے۔ اور میری احمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ایسے ہے جیسے نور کی نور سے، خدا کی قسم! اگر عرب لوگ پوری طاقت سے میرے مقابلے کے لیے میدانِ جنگ میں آجائیں تو میں پیٹھ نہیں دکھاؤں گا اور اگر ان پر مسلّط ہونے کی فرصت ملی تو ان میں سے کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑوں گا، ہاں اگر کسی کو یہ خوف نہ ہو کہ کس وقت موت آئے گی تو اس کا دل حالات اور واقعات سے مضبوط ہوتا ہے۔

۵۶۶۔ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں: جنگِ خَیبر کے دن علی علیہ السلام نے خَیبر کے دروازے کو اپنے ہاتھ سے اٹھایا یہاں تک کہ مسلمان قلعۂ خیبر پر چڑھ گئے اور خیبر کو فتح کیا۔

۵۶۷۔ ابنِ جریر طبری صاحبِ مُستر شد سے نقل ہوا ہے کہ: خیبر کا دروازہ جو چار گز اور پانچ بالشت موٹا اور خالص پتھر سے بنا ہوا تھا حضرت علی علیہ السلام نے اس کو اپنے بائیں ہاتھ سے اس طرح اٹھایا کہ اس پر آپ کی انگلیوں کے نشان پڑ گئے اور وہ دروازہ جو بغیر کنڈے کے تھا اس کو اٹھا کر اپنی ڈھال بنایا اور دشمنوں پر وار کیے اس کے بعد دروازے کو اپنی پشت سے چار گز دور پھینک دیا۔

۵۶۸۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ خیبر کے دروازے کی لمبائی پندرہ گز تھی اور خندق کی چوڑائی دس گز تھی اور علی علیہ السلام نے دروازے کے ایک حصے کو خندق پر رکھا اور دوسرے حصے کو ہاتھ پر اٹھایا یہاں تک کہ لشکر اس کے اوپر سے گذرا اور لشکر کی تعداد آٹھ ہزار سات سو افراد پر مشتمل تھی اور ان میں پیدل اور سوار سبھی موجود تھے۔

۱۲۳۔ عَدَدُ جِرَاحَاتِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحُزْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَهُ

۵۶۹۔ اَلاِخْتِصَاصُ: ذَكَرُوْا سَبْعِيْنَ خَصْلَةً مُجْتَمِعَةً فِيْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ

السَّلَامُ :تَرَكَ الشِّكَايَةِفِي مَوْضِعِ أَلَمِ الْجِرَاحَةِ وَكِتْمَانَ مَا وُجِدَ فِي جَسَدِهِ مِنْ أَثَرِ الْجِرَاحَاتِ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمِهِ،وَكَانَتْ أَلْفَ جِرَاحَةٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَقَالُوْا :إِنْصَرَفَ أَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيهِ السَّلَامُ مِنْ أُحُدٍ وَبِهِ ثَمَانُوْنَ جِرَاحَةً يُدْخَلُ الْفَتَايِلُ مِنْ مَوْضِعٍ وَيُخْرَجُ مِنْ مَوْضِعٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَايِدًاوَهُوَ مِثْلُ الْمُضْغَةِ عَلَى نُطْعٍ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَكَى، ...وَشَكَتَا الْمَرْأَتَانِ، اَيِ الْجَرَّاحَتَانِ، إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْقَى وَقَالَتَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ خَشِيْنَا عَلَيْهِ مِمَّا تُدْخَلُ الْفَتَايِلُ فِيْ مَوْضِعِ الْجِرَاحَاتِ مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى مَوْضِعٍ وَكِتْمَانُهُ مَا يَجِدُ مِنَ الْأَلَمِ، قَالَ :فَعُدَّمَا بِهِ مِنْ أَثَرِ الْجِرَاحَاتِ عِنْدَ خُرُوْجِهِ مِنَ الدُّنْيَا فَكَانَتْ أَلْفَ جِرَاحَةٍ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمِهِ.(١)

٥٧٠ـ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ :أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ أُحُدٍ، وَعَلَيْهِ نَيِّفٌ وَسِتُّوْنَ جِرَاحَةً مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهَا وَهِيَ تَلْتَئِمُ بِإِذْنِ اللّٰهِ كَأَنْ لَمْ تَكُنْ.(٢)

٥٧١ـ عَنْ أَبِي الدُّنْيَا الْمُعَمَّرِ الْمَغْرِبِيِّ قَالَ :سَمِعْتُ أَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ :جُرِحْتُ فِيْ وَقْعَةِ خَيْبَرَ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ جِرَاحَةً، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى مَابِيْ بَكَى وَأَخَذَ مِنْ دُمُوْعِ عَيْنَيْهِ فَجَعَلَهَا عَلَى الْجِرَاحَاتِ فَاسْتَرَحْتُ مِنْ سَاعَتِيْ.(٣)

٥٧٢ـ عَدَدُ جِرَاحَاتِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيهِ السَّلَامُ بِأُحُدٍ عَلَى مَا فِيْ تَفْسِيْرِ

---

١ ـ سفينة البحار ١/٥٦٥، الاختصاص / ١٥٢ باختلاف في موارد

٢ ـ إثبات الهداة ٣٢٥/١ ٣ـ سفينة البحار ٥٦٦/١

الْقُمِّيِّ :تِسْعُوْنَ وَ فِي الْخَرَائِجِ :أَرْبَعُوْنَ، وَسِتُّ عَشْرَةَ ضَرْبَةً، سَقَطَ إِلَى الْأَرْضِ فِيْ أَرْبَعٍ مِنْهُنَّ، وَثَمَانُوْنَ فِيْ سَعْدِالسُّعُوْدِ.(۱)

علی علیہ السلام کے زخم اوران پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غمگین ہونا

۵۶۹۔علی علیہ السلام کی ستّر خصلتوں میں سے ایک خصلت یہ بھی تھی کہ حضرتؑ نے کبھی بھی اپنے زخموں کے درد کو محسوس نہ کیا اوران پر سر سے لے کر قدموں تک زخموں کے آثار تھے لیکن ان آثار کو چھپایا ہوا تھا۔

ان کو راہِ خدا میں ایک ہزار کے لگ بھگ زخم لگے تھے روایت میں نقل ہوا ہے کہ جس وقت امیر المومنینؑ جنگِ اُحُد سے واپس لوٹے تو اس وقت ان کے بدن پر اسّی زخم تھے اور زخم اتنے گہرے اور عمیق تھے کہ جس وقت زخم پر پٹّی باندھتے تھے تو دوسرے حصے سے زخم ظاہر ہوجاتا تھا۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام کی عیادت کے لیے تشریف لائے اس وقت علی علیہ السلام روندے ہوئے گوشت کی طرح ایک چمڑے پر سوئے ہوئے تھے رسولِ خداؐ کی نگاہ ان پر پڑی تو رونے لگے دو کنیزیں جو علی علیہ السلام کے زخموں کی مرہم پٹی کرتی تھیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور شکایت کی اور کہا: یَارَسُوْلَ اللّٰہؐ: ہمیں علی علیہ السلام کے زخموں کا خوف ہے ہم جس جگہ پر بھی پٹی کرتی ہیں دوسری جگہ سے زخم ظاہر ہوجاتے ہیں اور انہوں نے درد کو چھپایا ہوا ہے نقل ہوا ہے کہ علی علیہ السلام کی وفات کے بعد زخموں کے آثار کو گنا گیا دیکھا تو سر سے لے کر قدموں تک ایک ہزار زخموں کے آثار موجود تھے۔

۱۔ سفینۃ البحار ۵۶۸/۱

۵۷۰۔ اَنَس بن مالک نے کہا: جنگِ اُحُد میں علی علیہ السلام کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا تو اس وقت انہیں ساٹھ کے لگ بھگ تیروں، تلواروں اور نیزوں کے زخم لگے ہوئے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زخموں پر ہاتھ پھیرا اور خدا کے اِذن سے زخم آپس میں مل گئے گویا کہ زخم تھے ہی نہیں۔

۵۷۱۔ ابوالدنیا معمر مغربی کہتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: میں نے جنگِ خَیبَر میں پچیس ہزار زخم کھائے، میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری حالت دیکھی تو رو پڑے، اس وقت ان کی آنکھوں سے آنسو میرے زخمون پر گرے تو فوراً ہی مجھے سکون مل گیا۔

۵۷۲۔ جو کچھ تفسیر قُمّی میں بیان ہوا ہے: جنگِ اُحُد میں امیر المؤمنین علیہ السلام کے زخموں کی تعداد نوّے تھی اور خرائج میں نقل ہوا ہے کہ حضرتؑ کے زخموں کی تعداد چالیس تھی اور سولہ ضربیں لگی ہوئیں تھیں اور چار ضربوں کی وجہ سے زمین پر گر پڑے اور سعد السعود کے مطابق اسّی تھی۔

تیسرا حصّہ

غدیر، اِمامت، ولایت، علی علیہ السلام کی خلافت

اور حضرتؑ کے ساتھ مخالفت کے آثار

اَلْفَصلُ الْاَوَّلُ

فِی الْغَدِیْرِ

۱۲۴ - عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلاَمُ وَحَدِیْثُ الْغَدِیْرِ

یَا أَیُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنْزِلَ إِلَیْکَ مِنْ رَبِّکَ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ.(۱)

اَلْیَوْمَ أَکْمَلْتُ لَکُمْ دِینَکُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی وَرَضِیتُ لَکُمُ الْإِسْلاَمَ دِیْناً.(۲)

۵۷۳ - رُوِیَ عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ :لَمَّا نَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِغَدِیْرِ خُمٍّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ الثَّامِنَ عَشَرَ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ دَعَی النَّاسَ إِلٰی عَلِیٍّ فَأَخَذَ بِضَبعِهِ فَیَرْفَعُهُمَا حَتّٰی نَظَرَ النَّاسُ إِلٰی بَیَاضِ إِبِطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :اَللّٰهُ أَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کَمَالِ الدِّیْنِ وَإِتْمَامِ النِّعْمَةِ وَرِضَی الرَّبِّ بِرِسَالَتِیْ وَالْوِلاَیَةِ لِعَلِیٍّ مِنْ بَعْدِی، مَنْ کُنْتُ مَوْلاَهُ فَعَلِیٌّ مَوْلاَهُ.(۳)

۶۷۴ - عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ :شَهِدْنَا الْمَوْسِمَ فِیْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغْنَا مَکَاناً یُقَالُ لَهُ غَدِیْرُ خُمٍّ فَنَادٰی :اَلصَّلاَةُ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعْنَا -الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ- فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَسَطَنَا فَقَالَ :أَیُّهَا

---

۱ - مائده / ۶۷

۲ - مائده / ۳

۳ - احقاق الحق ۶/ ۲۷۵

النَّاسُ اِبِمَ تَشْهَدُوْنَ؟ قَالُوْا :نَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إلاَّ اللّٰهُ، قَالَ:ثُمَّ مَهْ؟ قَالُوْا :وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ :فَمَنْ وَلِيُّكُمْ؟ قَالُوْا :اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَانَا،قَالَ :ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى عَضُدِ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَام فَأَقَامَهُ فَنَزَعَ عَضُدَهُ فَأَخَذَ بِذِرَاعَيْهِ فَقَالَ :مَنْ يَكُنِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحَبَّهُ مِنَ النَّاسِ فَكُنْ لَهُ حَبِيْبًا، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَكُنْ لَهُ مُبْغِضًا.(١)

٥٧٥ ـ فَنَادَى:اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعُوْا، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ !أَلَسْتُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنِّيْ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ؟ قَالُوْا :بَلَى، قَالَ :مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَأَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ، وَابْغَضْ مَنْ أَبْغَضَهُ وَأَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ.(٢)

٥٧٦ ـ عَنْ سَعْدٍ قَالَ :كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَيْهَا، فَلَمَّا بَلَغَ غَدِيْرَ خُمٍّ وَقَفَ النَّاسُ ثُمَّ رَدَّ مَنْ تَبِعَهُ وَلَحِقَهُ مَنْ تَخَلَّفَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ، قَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ !مَنْ وَلِيُّكُمْ؟ قَالُوْا :اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَأَقَامَهُ ثُمَّ قَالَ :مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَلِيَّهُ فَهٰذَا وَلِيُّهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.(٣)

٥٧٧ ـ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ :كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ

---

١ ـ احقاق الحق ٦/ ٢٧٠

٢ ـ المسترشد/ ٤٧٠

٣ ـ احقاق الحق ٦/ ٣٧٢

وَ آلِـهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَلَمَّا أَتَیْنَا عَلیٰ غَدِیْرِ خُمٍّ کُسِحَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِـهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَتَیْنِ وَنُوْدِیَ فِی النَّاسِ اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِـهِ وَسَـلَّـمَ عَلِیًّا وَأَخَذَ بِیَدِهِ فَأَقَامَهُ عَنْ یَمِیْنِهِ فَقَالَ :أَلَسْتُ أَوْلیٰ بِکُلِّ امْرِیءٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوْا :بَلیٰ .قَالَ :فَإِنَّ هٰذَا مَوْلیٰ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ .فَلَقِیَهُ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ :هَنِیْئًا لَکَ، أَصْبَحْتَ وَأَمْسَیْتَ مَوْلیٰ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ.(١)

٥٧٨ ـ مِنْ خُطْبَتِهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمِ غَدِیْرِ خُمٍّ بِاتِّفَاقِ الْجَمِیْعِ وَهُوَ یَقُوْلُ :مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ فَقَالَ عُمَرُ :بَخٍ بَخٍ لَکَ یَا أَبَاالْحَسَنِ اَلَقَدْ أَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَمَوْلیٰ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ.(٢)

٥٧٩ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ، أَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.(٣)

٥٨٠ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ. أَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ، وَالْعَنْ مَنْ ظَلَمَهُ.(٤)

---

١ ـ الغدیر ١/ ٢٧٢ ٢ ـ الغدیر ١/ ٢٦٧

٣ ـ احقاق الحق٦/ ٢٧٨، المسترشد/ ٤٦٨، الغدیر ٥/ ٣٦٣، مناقب علی بن ابیطالب/ ٢٣، ذخائر العقبی/ ٦٧

٤ ـ اثبات الهداة ٢/ ٢٩، الغدیر ١٠/ ٢٧٨، الاستیعاب ٣/ ١٠٩٩

پہلی فصل

غدیر کا واقعہ

علی علیہ السلام اور حدیثِ غدیر

اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے پہنچا دو، اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا اور خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔

۵۷۳۔ ابو سعید خدری سے نقل ہوا ہے کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے دن اٹھارہ ذی الحجہ کو، غدیرِ خُم، کے مقام پر پہنچے، لوگوں کو علی علیہ السلام کی طرف بلایا اس کے بعد علی علیہ السلام کا بازو پکڑ کر بلند کیا۔ اتنا بلند کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغل کی سفیدی ظاہر ہوگئی، پھر فرمایا: اَللّٰہُ اَکبرِ، شکر ہے اس خدا کا جس نے میری رسالت اور علیؑ کی ولایت کے ذریعہ دین کو کامل کیا اور لوگوں پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور اس عمل سے خوشنود ہو گیا پس جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں۔

۵۷۴۔ جریر کہتے ہیں: ہم حِجَّۃُ الوَدَاع میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے حج سے واپسی پر ہم ایک مکان پر پہنچے جو غَدیرِ خُم کے نام سے مشہور تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے لیے نِدا دی، ہم

مہاجرین اور انصار جمع ہو گئے، پیغمبر ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں، اس کے بعد فرمایا: دوسری کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمدؐ ﷺ خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں فرمایا: تمہارا سرپرست کون ہے؟ کہا خدا اور اس کے رسولؐ ہمارے سرپرست ہیں۔

اس وقت علی علیہ السلام کے بازو سے پکڑ کر ان کو کھڑا کیا اس کے بعد بازو چھوڑ دیا اور ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا: جس کے خدا اور رسولؐ مولا ہیں یہ بھی اس کے مولا ہیں، اے اللہ! دوست رکھ اسے جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو علی کو دشمن رکھے۔

۵۷۵۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبر ﷺ نے غدیرِ خُم میں نماز کے لیے ندا دی تمام لوگ جمع ہو گئے، پیغمبر ﷺ اور علی علیہ السلام جمعیت کے سامنے آئے پیغمبر ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں یقین نہیں ہے کہ میں ہر مؤمن مرد اور عورت کا مولا ہوں؟ کہا: کیوں نہیں فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علیؑ اس کے مولا ہیں خدایا! لوگوں میں سے جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے اسے دوست رکھ اور دشمن رکھ اسے جو علی علیہ السلام کو دشمن رکھے اور مدد کر اس کی جو ان کی مدد کرے اور چھوڑ دے اسے جو ان کی مدد نہ کرے اور حمایت کر اس کی جو ان کی حمایت کرے اور دشمن رکھ اسے جو ان کو دشمن رکھے اور دوست رکھ اسے جو ان کو دوست رکھے۔

۵۷۶۔ سَعد کہتے ہیں: ہم مکّہ کے راستے میں رسولِ خدا ﷺ کے ساتھ تھے جب غدیرِ خُم، پہنچے تو لوگوں سے فرمایا: رُک جائیں اس کے بعد فرمایا: آگے بڑھ جانے والوں کو واپس بلائیں اور جو پیچھے سے آنے والے ہیں وہ ان کے ساتھ مل جائیں، جب سب لوگ جمع ہو گئے پیغمبرؐ نے

فرمایا: اے لوگو! تمہارا سرپرست کون ہے؟ کہا: خدا اور اس کا رسولؐ ہمارے سرپرست ہیں، اور اس جملہ کا تین بار تکرار کیا۔ پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور اس کے بعد فرمایا: جس کے خدا اور اس کا رسولؐ سرپرست ہیں، علیؑ بھی اس کا سرپرست ہے، خداوندا! دوست رکھ اُسے جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو علی علیہ السلام کو دشمن رکھے۔

۵۷۷۔ عَدِی بن ثابت نے بَرَاءْ سے نقل کیا ہے اس نے کہا: ہم حَجَّۃُ الْوَدَاع کے وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے، جس وقت غَدِیرِ خُم پر پہنچے تو ہم نے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دو درختوں کے نیچے جاڑو لگایا اور لوگوں کے درمیان میں سے "اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ" کی آواز بلند ہوئی، اس وقت پیغمبرؐ نے علی علیہ السلام کو بلایا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنی دائیں طرف بٹھایا، اور فرمایا: کیا میں تم پر خود تم سے زیادہ حقِ تصرّف نہیں رکھتا، سب نے ہم آواز ہو کر کہا: کیوں نہیں، فرمایا: بس یہ اس کے سرور ہیں جس کا میں سرور ہوں خدایا اُسے دوست رکھ جو انہیں دوست رکھے اور اُسے دشمن رکھ جو انہیں دشمن رکھے اِسی دوران عمر بن خَطّابؓ نے ان سے ملاقات کی اور کہا: مُبارک ہو آپ کو آپ تو ہر مؤمن اور مؤمنہ کے مولا ہو گئے۔

۵۷۸۔ سب متفق ہیں، کہ یہ نورانی کلمات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی ہیں جو انہوں نے غَدِیرِ خُم کے دن فرمائے جس کا میں مولا ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے مولا ہیں عمر بن خطابؓ نے کہا: مُبارک ہو آپ کو اے ابوالحسنؑ: آپ تو ہر مؤمن اور ہر مؤمنہ کے مولا ہو گئے۔

۵۷۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علیؑ اس کے مولا ہیں خدایا: دوست رکھ اسے جو انہیں دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو انہیں دشمن رکھے۔

۵۸۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی علیہ السلام مولا ہیں اے اللہ جو

انہیں دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو انہیں دشمن رکھے تو اسے دشمن رکھ اور اس کی مدد کر جو ان کی مدد کرے اور اس کی مدد نہ کر جو ان کی مدد نہ کرے اور اس پر لعنت کر جس نے ان پر ظلم کیا۔

۱۲۵ ۔ يَوْمُ غَدِيْرِ خُمٍّ اَفْضَلُ الْأَعْيَادِ

۵۸۱ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَوْمُ غَدِيْرِ خُمٍّ أَفْضَلُ أَعْيَادِ أُمَّتِيْ وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِيْ أَمَرَنِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ ذِكْرُهُ فِيْهِ بِنَصْبِ أَخِيْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَمًا لِأُمَّتِيْ يَهْتَدُوْنَ بِهِ مِنْ بَعْدِيْ وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِيْ أَكْمَلَ اللّٰهُ فِيْهِ الدِّيْنَ وَأَتَمَّ عَلىٰ أُمَّتِيْ فِيْهِ النِّعْمَةَ وَرَضِيَ لَهُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَعَاشِرَ النَّاسِ ! إِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ خُلِقَ مِنْ طِيْنَتِيْ، وَهُوَ إِمَامُ الْخَلْقِ بَعْدِيْ يُبَيِّنُ لَهُمْ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ سُنَّتِيْ وَهُوَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ وَيَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَخَيْرُ الْوَصِيِّيْنَ وَزَوْجُ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ وَأَبُو الْأَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ، مَعَاشِرَ النَّاسِ !مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَحْبَبْتُهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا أَبْغَضْتُهُ، وَمَنْ وَصَلَ عَلِيًّا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَ عَلِيًّا قَطَعْتُهُ، وَمَنْ جَفَا عَلِيًّا جَفَوْتُهُ، وَمَنْ وَالىٰ عَلِيًّا وَالَيْتُهُ، وَمَنْ عَادىٰ عَلِيًّا عَادَيْتُهُ....(۱)

۵۸۲ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيىٰ عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :قُلْتُ :جُعِلْتُ فِدَاكَ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدٌ غَيْرَ الْعِيْدَيْنِ؟ قَالَ :نَعَمْ يَا حَسَنُ !أَعْظَمُهُمَا وَأَشْرَفُهُمَا، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :وَأَيُّ يَوْمٍ هُوَ؟ قَالَ :يَوْمُ نُصِبَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَمًا لِلنَّاسِ،قُلْتُ :جُعِلْتُ فِدَاكَ وَأَيُّ يَوْمٍ هُوَ؟ قَالَ :إِنَّ

---

۱ ـ امالی الصدوق /۱۰۹، البحار ۱۰۹/۳۷، روضۃ الواعظین ۱۰۲/۱، اثبات الهداة ۵۲۶/۱ باختلاف فی موارد، غایۃ المرام / ۸۹

الْأَيَّامَ تَدُوْرُ وَهُوَ يَوْمُ ثَمَانِيَ عَشَرَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ قَالَ :قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَنَا أَنْ نَصْنَعَ فِيْهِ؟ قَالَ :تَصُوْمُهُ يَا حَسَنُ وَتُكْثِرُ الصَّلَاةَ فِيْهِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَتَتَبَرَّأُ إِلَى اللّٰهِ مِمَّنْ ظَلَمَهُمْ وَجَحَدَ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كَانَتْ تَأْمُرُ الْأَوْصِيَاءَ بِالْيَوْمِ الَّذِيْ كَانَ يُقَامُ فِيْهِ الْوَصِيُّ أَنْ يُتَّخَذَ عِيْدًا قَالَ :قُلْتُ مَا لِمَنْ صَامَهُ مِنَّا؟ قَالَ :صِيَامُ سِتِّيْنَ شَهْرًا....(۱)

عیدِ غدیر سب سے بڑی عید ہے

۵۸۱۔امام صادق علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی سے اور حضرتؑ نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غدیر کا دن میری امت کے لیے سب سے بڑی عید کا دن ہے، یہ وہی دن ہے کہ جس دن خداوند نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے بھائی علی بن ابی طالب علیہ السلام کو اپنی امت کا امام بناؤں جن سے میرے بعد وہ راہنمائی اور ہدایت حاصل کریں، یہ وہ دن ہے کہ اس دن اللہ نے دین کو مکمّل کیا اور میری امّت پر نعمت کو پورا کیا اور اسلام کو ان کے دین ہونے پر پسند کیا، اس کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگوں کا گروہ! بے شک علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں علی علیہ السلام سے ہوں ، وہ میری مٹی سے خلق کیے گئے ہیں ، وہ میرے بعد لوگوں کے امام ہیں اور میری جن سنتوں پر لوگوں کے درمیان اختلاف ہے ان کے لیے بیان کریں گے وہ سفید اور نورانی چہروں کے امیر المؤمنین اور بہترینِ اوصیاء اور مؤمنین کے پیشوا اور خاتونِ جنّت کے شوہر اور ہدایت یافتہ ائمہ علیہم السلام کے باپ ہیں۔اے لوگوں کا گروہ! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا میں بھی اس سے محبت

۱۔ ثواب الأعمال/ ۹۹، مصباح المتهجدين/ ۶۸۰ والإثنا عشرية/ ۱۶۸ باختلاف في موارد

کروں گا اور جو علی علیہ السلام سے کینہ اور دشمنی کرے گا میں بھی اس سے دشمنی کروں گا اور جو علیؑ سے رابطہ رکھے گا میں بھی اس سے رابطہ رکھوں گا اور جو علی علیہ السلام سے دوری کرے گا میں بھی اس سے دوری کروں گا اور جو علی علیہ السلام کو چھوڑ دے گا میں بھی اُسے چھوڑ دوں گا اور جو علی علیہ السلام سے دوستی رکھے گا میں بھی اسے دوست رکھوں گا اور جو علی علیہ السلام کو دشمن رکھے گا میں بھی اسے دشمن رکھوں گا۔

۵۸۲۔ قاسم بن یحییٰ نے اپنے جدّ حسن بن راشد سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا میں نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: میں آپ پر قربان ہو جاؤں کیا دو عیدوں کے علاوہ بھی مسلمانوں کی کوئی عید ہے؟ فرمایا: ہاں! اے حسَن اور وہ ان دونوں سے عظیم اور افضل ہے۔

میں نے پوچھا وہ کونسا دن ہے؟ فرمایا: یہ وہ دن ہے جس دن علی علیہ السلام کو لوگوں کا امام مقرر کیا گیا۔ میں نے پوچھا میں آپ پر قربان ہو جاؤں وہ کون سا دن ہے؟ فرمایا: دن گردش میں ہیں وہ دن اٹھارہ ذی الحجہ کا دن ہے۔ میں نے پوچھا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں اس دن ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا: اے حسَن! روزہ رکھو، محمدؐ اور آلِ محمدؑ پر کثرت سے درود بھیجو، اور جنہوں نے ان پر ظلم کیا ہے اور ان کے حق سے انکار کیا ہے ان سے برائت اور نفرت کا اظہار کرو، اس لیے کہ انبیاءِ کرام جس دن کسی کو اپنا جانشین اور وصی بناتے تھے تو اپنے اوصیاء کو حکم دیتے تھے کہ جس دن وہ وصی منصوب ہوئے ہیں اس دن عید منائیں میں نے پوچھا: جو اس دن روزہ رکھے اس کا ثواب کیا ہے؟ فرمایا: ساٹھ مہینوں کے روزے کا ثواب ہے۔

۱۲۶۔ اَلصَّوْمُ وَالْاِنْفَاقُ فِیْ یَوْمِ الْغَدِیْرِ

۵۸۳۔ عَنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ: صَوْمُ یَوْمِ غَدِیْرِ خُمٍّ

كَفَّارَةُ سِتِّيْنَ سَنَةً.(١)

٥٨٤ ـ بِالْإِسْنَادِ، عن علي بن الحسين العبدى قال :سمعت أبا عبدالله عليه السَّلَامُ يَقُوْلُ :صِيَامُ يَوْمِ غَدِيْرِ خُمٍّ يَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمِائَةَ عُمْرَةٍ مَبْرُوْرَاتٍ مُتَقَبَّلَاتٍ وَهُوَعِيْدُ اللّٰهِ الْأَكْبَرُ.(٢)

٥٨٥ ـ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيهِ السَّلَامُ :صِيَامُ يَوْمِ غَدِيْرِ خُمٍّ يَعْدِلُ صِيَامَ عُمْرِ الدُّنْيَا لَوْ عَاشَ إِنْسَانٌ،وَصِيَامُهُ يَعْدِلُ عِنْدَاللّٰهِ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمِائَةَ عُمْرَةٍ مَبْرُوْرَاتٍ مُتَقَبَّلَاتٍ، وَهُوَ الْعِيْدُ الْأَكْبَرُ.(٣)

٥٨٦ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ نَصْرٍ قَالَ :كُنَّا عِنْدَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْمَجْلِسُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فَتَذَاكَرُوْا يَوْمَ الْغَدِيْرِ فَأَنْكَرَهُ بَعْضُ النَّاسِ، فَقَالَ الرِّضَاعَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :إِنَّ يَوْمَ الْغَدِيْرِ فِي السَّمَاءِ أَشْهَرُ مِنْهُ فِيْ الْأَرْضِ، إِنَّ لِلّٰهِ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلٰى قَصْرًا لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ، وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، ثُمَّ ذَكَرَ وَصْفَ ذٰلِكَ الْقَصْرِ وَمَا يَجْتَمِعُ فِيْهِ يَوْمَ الْغَدِيْرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَمَا يَنَالُوْنَ مِنْ كَرَامَةِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، ثُمَّ قَالَ :يَاابْنَ أَبِيْ نَصْرٍ !أَيْنَمَا كُنْتَ فَاحْضُرْ يَوْمَ الْغَدِيْرِ عِنْدَ أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَمُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ ذُنُوْبَ سِتِّيْنَ سَنَةً، وَيُعْتِقُ مِنَ النَّارِ ضِعْفَ مَا أَعْتَقَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَفِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَلَيْلَةِ الْفِطْرِ،وَالدِّرْهَمُ فِيْهِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ لِإِخْوَانِكَ الْعَارِفِيْنَ، فَافْضُلْ عَلٰى إِخْوَانِكَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَسِرَّ فِيْهِ كُلَّ

١ـ البحار ٩٧/١١٢، من لايحضره الفقيه ٩٠/٢، المحجة البيضاء ١٣١/٢، ثواب الأعمال ١٠٠/، مصباح المتهجدين / ٦٧٩ ٢ـ الغدير ٢٨٦/١

٣ـ جامع الأخبار / ٢٠٥، مستدرك الوسائل ٢٧٣/٦ باختلاف في موارد

مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ....(۱)

عیدِ غدیر کے دن روزہ رکھنا اور انفاق کرنا

۵۸۳۔ مفضّل سے نقل ہوا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: غدیرِ خُم کے دن روزہ رکھنا ساٹھ سال کے گناہوں کا کفّارہ ہے۔

۵۸۴۔ علی بن حسین عبدی کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: ہر سال غدیرِ خُم کے دن روزہ رکھنا، خدا کے نزدیک ایک سو حج اور عُمرۂ مقبول کے برابر ہے اور اس دن خدا کی بہت بڑی عید ہے۔

۵۸۵۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: غدیرِ خُم کے دن کا روزہ اگر کوئی قیامت تک زندہ رہے تو پوری عمر کے برابر ہے اور اس دن کا روزہ خدا کے نزدیک ایک سو حج اور عمرۂ مقبول کے برابر ہے اور یہ وہی دن ہے جو عظیم عید میں شمار ہوتا ہے۔

۵۸۶۔ احمد بن محمد بن ابی نصر کہتے ہیں: میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں تھا اور کافی تعداد میں لوگ موجود تھے اس وقت واقعۂ غدیر کے بارے میں گفتگو ہوئی اور کچھ لوگوں نے اس کا انکار کیا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: آسمان پر معروف ہے فردوسِ اعلا پر خداوند کا ایک محل ہے جس کی ایک اینٹ سونے کی اور دوسری اینٹ چاندی کی ہے اس وقت اس محل کی خصوصیات بتائیں اور فرمایا: عیدِ غدیر کے دن ملائکہ اس محل میں جمع ہوتے ہیں اور اس کی برکتوں اور کرامات سے لطف اندوز

۱۔ الوسائل ۱۰/ ۴۰۲، التهذيب ۶/ ۲۴، مصباح المتهجدين / ۶۸۰ باختلاف في موارد

ہوتے ہیں۔اس کے بعد فرمایا: اے ابونصر کے فرزند: جہاں کہیں بھی ہو، غدیر کے دن امیر المؤمنین علیہ السلام کے روضہ اقدس پر حاضر ہو جاؤ، اس لیے کہ اس دن خداوند ہر مؤمن مرد اور مؤمنہ عورت اور مسلمان کے ساٹھ سال کے گناہوں کی بخشش کرتا ہے اور جنہیں ماہِ رمضان اور شبِ قدر اور عیدِ فطر کی رات دوزخ سے نجات دیتا ہے ان کے دوگنا تعداد میں انہیں آزاد کرے گا۔ اور اس دن اپنے مؤمن اور عارف بھائیوں کو ایک درہم صدقہ دینا ہزار درہم کے برابر ہے، پس اس دن اپنے بھائیوں پر احسان کرو اور ہر مؤمن مرد اور مؤمنہ عورت کو خوشحال رکھو۔

۱۲۷۔ اَلْخُطْبَةُ الْغَدِيْرِيَّةُ

۵۸۷۔ بِالْإِسْنَادِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مُحَمَّدِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَقَدْ بَلَّغَ جَمِيْعَ الشَّرَائِعِ قَوْمَهُ غَيْرَ الْحَجِّ وَالْوِلَايَةِ فَأَتَاهُ جَبْرَئِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللّٰهَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ لَكَ: إِنِّيْ لَمْ أَقْبِضْ نَبِيًّا مِنْ أَنْبِيَائِيْ، وَرَسُوْلًا مِنْ رُسُلِيْ إِلَّا مِنْ بَعْدِ كَمَالِ دِيْنِيْ وَتَمَامِ حُجَّتِيْ، وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْ ذٰلِكَ فَرِيْضَتَانِ مِمَّا يَحْتَاجُ أَنْ تُبَلِّغَ قَوْمَكَ: فَرِيْضَةُ الْحَجِّ، وَفَرِيْضَةُ الْوِلَايَةِ وَالْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِكَ، فَإِنِّيْ لَمْ أُخْلِ أَرْضِيْ مِنْ حُجَّةٍ وَلَنْ أُخْلِيَهَا أَبَدًا، وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُبَلِّغَ قَوْمَكَ الْحَجَّ، وَلْيَحُجَّ مَعَكَ مَنِ اسْتَطَاعَ السَّبِيْلَ مِنْ أَهْلِ الْحَضَرِ وَالْأَطْرَافِ وَالْأَعْرَابِ فَتُعَلِّمَهُمْ مِنْ حَجِّهِمْ مِثْلَ مَا عَلَّمْتَهُمْ مِنْ صَلَاتِهِمْ وَزَكَاتِهِمْ وَصِيَامِهِمْ وَتُوْقِفَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى مِثْلِ الَّذِيْ لَوْقَفْتَهُمْ عَلَيْهِ مِنْ جَمِيْعِ مَا بَلَّغْتَهُمْ مِنَ الشَّرَائِعِ، فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَأَنْ يُعَلِّمَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلَ الَّذِيْ عَلَّمَكُمْ

مِنْ شَرَايِعِ دِينِكُمْ وَيُوقِفكُمْ مِنْ ذٰلِكَ عَلىٰ مِثْلِ ما أَوْقَفكُمْ قالَ :فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَخَرَجَ مَعَهُ ناسٌ وَصَغَوْا لَهُ لِيَنْظُرُوْا ما يَصْنَعُ؟وَكانَ جَميعُ مَنْ حَجَّ مَعَ رَسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِه وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْأَطْرافِ وَالْأَعْرابِ سَبْعِيْنَ أَلْفًا أَوْ يَزِيْدُوْنَ (عَلىٰ نَحْوِ عَدَدِ أَصْحابِ مُوْسَى السَّبْعِيْنَ أَلْفًا الَّذِيْنَ أَخذَ عَلَيْهِمْ بِبَيْعَةِ هٰرُوْنَ فَنَكَثُوْا وَاتَّبَعُوا السَّامِرِيَّ وَالْعِجْلَ، وَكَذٰلِكَ أَخذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَةَ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ بِالْخِلافَةِعَلىٰ نَحْوِ عَدَدِ مُوْسىٰ عَلَيهِ السَّلامُ سَبْعِيْنَ أَلْفًا فَنَكَثُوا الْبَيْعَةَ وَاتَّبَعُوا الْعِجْلَ سُنَّةٌ سَيِّئَةٌ مِثْلاً بِمِثْلٍ)لَمْ يُخْرَمْ (أَيْ لَمْ يُقْطَع) مِنْهُ شَيْءٌ .

...فَقامَ رَسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوْقَ تِلْكَ الْأَحْجارِ فَقالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَلا بِتَوْحِيْدِهِ وَدَنابِتَفْرِيْدِهِ، وَجَلَّ فِيْ سُلْطانِهِ،وَعَظُمَ فِيْ بُرْهَانِهِ،مَجِيْداًلَمْ يَزَلْ،وَمَحْمُوْدًا لايَزالُ :بارِءَ السَّماوَاتِ، وَداحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ، وَجَبّارَ السَّماوَاتِ، سُبُّوْحٌ، قُدُّوْسٌ، رَبُّ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوْحِ، مُتَفضِّلٌ عَلىٰ جَمِيْعِ مَنْ بَرَاهُ مُتَطَوِّلٌ عَلىٰ مَا أَدْناهُ، يَلْحَظُ كُلَّ عَيْنٍ، وَالْعُيُوْنُ لاتَراهُ، كَرِيْمٌ، حَلِيْمٌ، ذُوْ أَناةٍ قَدْ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ، وَمَنَّ عَلَيْهِمْ بِنِعْمَتِهِ لا يَعْجَلُ بِانْتِقامٍ، وَلايُبادِرُ إِلَيْهِمْ بِما اسْتَحَقُّوْا مِنْ عَذابِهِ، قَدْ فَهِمَ السَّرَائِرَ، وَعَلِمَ الضَّمائِرَ وَلَمْ تَخْتَفِ عَلَيْهِ الْمَكْنُوْناتُ وَلَا اشْتَبَهَتْ عَلَيْهِ الْخَفِيّاتُ، لَهُ الْإِحاطَةُ بِكُلِّ شَيْءٍ ، وَالْغَلَبَةُ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ ،وَالْقُوَّةُ بِكُلِّ شَيْءٍ ، وَهُوَ مُنْشِيءُ الشَّيْءِ حِينَ لا شَيْءَ ، وَدائِمٌ غَنِيٌّ، وَقائِمٌ بِالْقِسْطِ لا إِلٰهَ إِلَّاهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ....

ثُمَّ تَلاصَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَاعْلَمُوْا مَعاشِرَ النَّاسِ !

ذٰلِكَ فِيهِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ نَصَبَ لَكُمْ عَلِيًّا وَلِيًّا، وَإِمَامًا مَفْرُوضًا طاعَتُهُ عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَعَلَى التَّابِعِينَ بِإِحْسَانٍ، وَعَلَى الْبَادِي وَالْحَاضِرِ، وَعَلَى الْأَعْجَمِيِّ وَالْعَرَبِيِّ، وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ، وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَعَلَى الْأَبْيَضِ وَالْأَسْوَدِ، وَعَلَى كُلِّ مُوَحِّدٍ، مَاضٍ حُكْمُهُ، جَائِزٌ قَوْلُهُ، نَافِذٌ أَمْرُهُ مَلْعُونٌ مَنْ يُخَالِفُهُ، مَأْجُورٌ مَنْ تَبِعَهُ، وَمَنْ صَدَّقَهُ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَلِمَنْ سَمِعَ وَأَطَاعَ لَهُ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّهُ آخِرُ مَقَامٍ أَقُومُهُ الْمَشْهَدَ فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَانْقَادُوا لِأَمْرِ اللّٰهِ رَبِّكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَيكُمْ، ثُمَّ رَسُولُهُ الْمُخَاطِبُ لَكُمْ، ثُمَّ عَلِيٌّ بَعْدِي وَلِيُّكُمْ وَإِمَامُكُمْ، وَالْإِمَامَةُ فِي ذُرِّيَّتِي مِنْ وُلْدِهِ إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، لَا حَلَالَ إِلَّا مَا أَحَلَّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَلَا حَرَامَ إِلَّا مَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَرَّفَنِي الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ، وَأَنَا عَرَّفْتُ عَلِيًّا.

مَعَاشِرَ النَّاسِ أَفَلَا تَظِلُّوا عَنْهُ وَلَا تَفِرُّوا مِنْهُ، وَلَا تَسْتَنْكِفُوا مِنْ وِلَايَتِهِ فَإِنَّهُ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ، وَيَعْمَلُ بِهِ، وَيُزْهِقُ الْبَاطِلَ وَيَنْهَى عَنْهُ، لَا تَأْخُذُهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَى الْإِيمَانِ مُذْ (كَيْ -خ ل) بُعِثْتُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ. أَوَّلُ النَّاسِ صَلَاةً، وَأَوَّلُ مَنْ عَبَدَاللّٰهَ مَعِي، أَمَرْتُهُ عَنِ اللّٰهِ أَنْ يَنَامَ فِي مَضْجَعِي فَفَعَلَ فَادِيًا لِي بِنَفْسِهِ فَفَضِّلُوهُ فَقَدْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ وَاقْبَلُوهُ فَقَدْ نَصَبَهُ اللّٰهُ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ: إِنَّهُ إِمَامُكُمْ بِأَمْرِ اللّٰهِ، لَا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ يَكْرَهُهُ، وَلَا يَغْفِرُ لَهُ حَتْمًا عَلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ اسْمُهُ أَنْ يُعَذِّبَ مَنْ يَجْحَدُهُ وَيُعَانِدُهُ عَذَابًا نُكْرًا أَبَدَ الْآبِدِينَ وَدَهْرَ الدَّاهِرِينَ، وَاحْذَرُوا أَنْ تُخَالِفُوهُ فَتَصِلُّوا بِنَارٍ وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ....

مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّ عَلِيًّا وَالطَّاهِرِينَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ عَلَيهِمُ السَّلَامُ وُلْدِيْ وَوُلْدُهُ هُمُ الثِّقْلُ الْأَصْغَرُ وَالْقُرْآنُ الثِّقْلُ الْأَكْبَرُ، وَكُلُّ واحِدٍ مِنْهُمَا مُنْبِءٌ عَنْ صَاحِبِهِ وَمُوَافِقٌ لَهُ، لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَاعَلَيَّ الْحَوْضَ أَلَا إِنَّهُمْ أُمَنَاءُ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهِ وَحُكَّامُهُ فِيْ أَرْضِهِ .أَلَا وَقَدْ أَدَّيْتُ، أَلَا وَقَدْأَسْمَعْتُ، أَلَا وَقَدْ بَلَّغْتُ، أَلَا وَقَدْ أَوْضَحْتُ أَلَا وَإِنِّيْ أَقُوْلُ عَنِ اللّٰهِ : إِنَّهُ لَا أَمِيرَ لِلْمُؤْمِنِينَ غَيْرُأَخِيْ، وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِيْ غَيْرُه .ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلٰى عَضُدِهِ فَرَفَعَهَا، وَكَانَ أَميرُالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيهِ السَّلَامُ مُذْ أَوَّلَ مَا صَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنْبَرَهُ عَلٰى دَرَجَةٍ دُوْنَ مَقامِهِ، فَبَسَطَ يَدَهُ نَحْوَوَجْهِ رَسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ بِيَدِهِ حَتّٰى اسْتَكْمَلَ بَسْطَهُمَا إِلَى السَّمَاءِ وَشَالَ عَلِيًّاعَلَيهِ السَّلَامُ حَتّٰى صَارَتْ رِجْلُهُ مَعَ رُكْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ.

ثُمَّ قَالَ :مَعاشِرَ النّاسِ اِهٰذَا أَخِيْ عَلِيٌّ وَصِيِّيْ وَوَاعى عِلْمِيْ، وَخَلِيفَتِيْ فِيْ أُمَّتِيْ عَلٰى مَنْ آمَنَ بِيْ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّكُمْ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُصَافِقُوْنِيْ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فِيْ وَقْتٍ وَاحِدٍ، وَقَدْ أَمَرَنِيَ اللّٰهُ أَنْ آخُذَ مِنْ أَلْسِنَتِكُمُ الْإِقْرارَ بِمَا عَقَدْتُ لِعَلِيٍّ مِنْ إِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِمَنْ جَاءَ بَعْدَهُ مِنْ وُلْدِهِ الْأَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ فَقُوْلُوْا بِأَجْمَعِكُمْ بِأَنَّا سَامِعُوْنَ، مُطِيْعُوْنَ رَاضُوْنَ مُنْقَادُوْنَ لِمَا بَلَّغْتَ عَنْ رَبِّنَا وَرَبِّكَ وَإِمَامِنَا وَأَئِمَّتِنَا مِنْ وُلْدِهِ، نُبَايِعُكَ عَلٰى ذٰلِكَ بِقُلُوْبِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَلْسِنَتِنَا وَأَيْدِيْنَا،عَلٰى ذٰلِكَ نَحْيَا وَعَلَيْهِ نَمُوْتُ، وَعَلَيْهِ نُبْعَثُ، لَا نُغَيِّرُ وَلَا نُبَدِّلُ، وَلَا نَشُكُّ، وَلَا نَجْحَدُ، وَلَانَرْتَابُ عَنِ الْعَهْدِ .وَلَا نَنْقُضُ الْمِيْثَاقَ، وَعَظْتَنَا بِوَعْظِ اللّٰهِ فِيْ عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْأَئِمَّةِالَّتِيْ ذَكَرْتَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ مِنْ وُلْدِهِ بَعْدَهُ ... أَلَا إِنَّ تَنْزِيْلَ الْقُرْآنِ عَلَيَّ وَتَأْوِيْلَهُ وَتَفْسِيْرَهُ بَعْدِيْ عَلَيْهِ، وَالْعَمَلَ بِمَا يَرْضَى اللّٰهُ

وَمُحارَبَةَ أَعْدائِهِ، وَالدّالَ عَلى طاعَتِهِ وَالنّاهِيَ عَنْ مَعْصِيَتِهِ، إِنَّهُ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللّٰهِ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْإِمامُ الْهادِي وَقاتِلُ النّاكِثِينَ وَالْقاسِطِينَ وَالْمارِقِينَ بِأَمْرِ اللّٰهِ، أَقُولُ :ما يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ بِأَمْرِكَ يا رَبّي أَقُولُ :اَللّٰهُمَّ والِ مَنْ والاهُ وَعادِ مَنْ عاداهُ وَالْعَنْ مَنْ أَنْكَرَهُ وَاغْضَبْ عَلى مَنْ جَحَدَ حَقَّهُ، اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَنْزَلْتَ عَلَيَّ اَنَّ الْإِمامَةَ لِعَلِيٍّ وَأَنَّكَ عِنْدَ بَيانِي ذٰلِكَ وَنَصْبِيَ إِيّاهُ لَمّا أَكْمَلْتَ لَهُمْ دِينَهُمْ عَلَيْهِمْ وَأَتْمَمْتَ نِعْمَتَكَ وَرَضِيتَ لَهُمُ الْإِسْلامَ دِيناً .وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلامِ دِيناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخاسِرِينَ .اَللّٰهُمَّ !إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ بَلَّغْتُ.

مَعاشِرَ النّاسِ !إِنَّهُ قَدْ أَكْمَلَ اللّٰهُ لَكُمْ دِينَكُمْ بِإِمامَتِهِ، فَمَنْ لَمْ يَأْتَمَّ بِهِ وَبِمَنْ يَقُومُ بَعْدَهُ بِوُلْدِي مِنْ صُلْبِهِ إِلى يَوْمِ الْعَرْضِ عَلَى اللّٰهِ فَأُولٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمالُهُمْ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَفِي النّارِ هُمْ خالِدُونَ لا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذابُ وَلا هُمْ يُنْصَرُونَ ...

مَعاشِرَ النّاسِ !سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِي أَئِمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى النّارِ وَيَوْمَ الْقِيامَةِ لا يُنْصَرُونَ اَللّٰهُ وَأَنَا بَرِيئانِ مِنْهُمْ وَمِنْ أَشْياعِهِمْ وَأَنْصارِهِمْ، وَجَمِيعُهُمْ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النّارِ وَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ....

مَعاشِرَ النّاسِ !أَنَا الصِّراطُ الْمُسْتَقِيمُ الَّذِي اَمَرَكُمْ أَنْ تَسْأَلُوا عَنِ الْهُدىٰ إِلَيْهِ، ثُمَّ عَلِيٌّ بَعْدِي (وَقَرَأَ سُورَةَ الْحَمْدِ وَقالَ:) فِيهِمْ نَزَلَتْ فِيهِمْ ذُكِرَتْ، لَهُمْ شَمِلَتْ، إِيّاهُمْ خَصَّتْ وَعَمَّتْ، أُولٰئِكَ أَوْلِياءُ اللّٰهِ الَّذِينَ لا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُونَ، أَلا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ، أَلا إِنَّ أَعْداءَهُمْ هُمُ السُّفَهاءُ الْغاوُونَ، إِخْوانُ الشَّياطِينِ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوراً، أَلا إِنَّ أَوْلِياءَهُمُ الَّذِينَ ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتابِهِ:

"لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ" أَلَا اِنَّ أَوْلِيَاءَهُمُ الَّذِيْنَ وَصَفَهُمُ اللّٰهُ فَقَالَ :لَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ اِلْقَنُوْا مَا لَقَّنْتُكُمْ، وَقُوْلُوْا مَا قُلْتُهٗ، وَسَلِّمُوْا عَلٰى أَمِيْرِكُمْ وَقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ !إِنَّ فَضَائِلَ عَلِيٍّ وَمَا خَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الْقُرْآنِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ أَذْكُرَهَا فِيْ مَقَامٍ وَاحِدٍ، فَمَنْ أَنْبَأَكُمْ بِهٖ فَصَدِّقُوْهُ، مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ؛ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا، اَلسَّابِقُوْنَ، السَّابِقُوْنَ إِلٰى بَيْعَتِهٖ وَالتَّسْلِيْمِ عَلَيْهِ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ اُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِيْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ فَقُوْلُوْا مَا يُرْضِي اللّٰهَ عَنْكُمْ، وَ إِنْ تَكْفُرُوْا أَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ أَدَّيْتُ وَأَمَرْتُ، وَاغْضَبْ عَلَى الْجَاحِدِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ،وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.(۱)

غدیر کا خطبہ

۵۸۷۔علقمہ بن محمد حضرمی نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت ؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج ادا کرنے کے لیے مدینہ سے روانہ ہوئے اس وقت حج اور ولایت کے

۱۔ روضۃ المتقین ۲۴۷/۱۳، ورواہ فی الاحتجاج ۶۸/۱، وروضۃ الواعظین ۸۹ / ۱ باختلاف فی موارد

علاوہ لوگوں کو تمام احکام بتا چکے تھے جبرئیل نازل ہوئے اور کہا: اے محمدؐ! خداوند آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں انبیاء میں سے کسی نبی اور رسولوں میں سے کسی رسول کی روح قبض نہیں کرتا مگر یہ کہ میں نے اپنے دین کو کامل اور حجّت کو تمام کیا ہو، یعنی دین کو کامل اور حجّت کو تمام کرنے کے بعد ان کی روح قبض کرتا ہوں، ابھی دو واجب حکم تمہارے ذمّے باقی ہیں ان کو لوگوں تک پہنچا دو، ایک فریضہ حج ہے اور دوسرا فریضہ ولایت کہ اپنے بعد جانشین کا انتخاب کرنا، میں نے کبھی بھی زمین کو حجّت سے خالی نہیں چھوڑا اور نہ چھوڑوں گا۔ اور خداوند کا حکم ہے تم پر کہ لوگوں کو حج کا بتا دو اور جو لوگ شہر میں رہتے ہیں یا اطرافِ شہر میں یا دیہاتوں میں اور حج کی استطاعت اور قدرت رکھتے ہیں وہ تمہارے ساتھ حج ادا کریں اور انہیں نماز، روزہ اور زکات کے احکام کی طرح حج کے احکام بھی ضرور بتائیں اور جس طرح دوسرے مسائل بتائے ہیں یہ احکام بھی بتائیں امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ ہوئے اور لوگ بھی آنحضرتؐ کے ساتھ روانہ ہوئے اور منتظر تھے کہ دیکھیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا عمل انجام دیتے ہیں مدینہ اور اس کے اطراف اور دیہاتوں کے لوگ جنہوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج انجام دیا ستّر ہزار یا اس سے زیادہ تھے ان کی تعداد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کے برابر یعنی وہ بھی ستّر ہزار افراد تھے جن سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کے لیے بیعت لی لیکن انہوں نے بیعت کو توڑ دیا اور سامری اور بچھڑے کی پیروی کی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے حضرت علیؑ کے لیے بیعت لی ان کی تعداد بھی اصحابِ موسیٰؑ کے برابر یعنی ستّر ہزار افراد پر مشتمل تھی لیکن انہوں نے بیعت کو توڑ کر بچھڑے کی پیروی کی یہ غلط طریقہ بالکل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے غلط طریقے کی مانند تھا یعنی رسولؐ کی زندگی میں مبارک باد پیش کی گئی لیکن ان کی رحلت کے بعد بیعت توڑ کر حق غصب کر لیا (حج سے واپسی پر غدیر کے صحرا

میں) جو رسولِ خدا ﷺ کے لیے پتھر نصب کیے گئے ان پر تشریف لے گئے اور فرمایا: تمام تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے اپنی وحدانیت میں تمام چیزوں سے برتری حاصل کی ہے اور اس کی وحدانیت سب چیزوں کے نزدیک ہے، وہ خدا جو اپنی حاکمیت میں صاحبِ جلالت اور اپنے برہان اور دلیل میں صاحبِ عظمت ہے اور ہمیشہ قابلِ تعظیم اور تعریف ہے، وہ آسمانوں کا خالق اور زمین کو بچھانے والا اور ان پر حاکم ہے، وہ رُوحُ الامین اور ملائکہ کا پروردگار ہے، اور سب مخلوقات پر مہربان ہے، خداوند کا لطف و احسان ہے کہ اس نے اپنے قریب کیا، وہ ہر ایک آنکھ کو دیکھتا ہے لیکن اسے آنکھیں نہیں دیکھتیں، وہ کریم و علیم اور صاحبِ وقار ہے اور ہر چیز پر اس کی رحمت ہے، اس نے اپنی نعمت کے ذریعہ لوگوں پر احسان کیا ہے، وہ ان کی سزا اور عذاب میں جلدی نہیں کرتا اور جو عذاب کے مستحق ہیں ان پر رعایت نہیں کرتا، وہ دِلوں کے بھید خوب جانتا ہے اور ان کے ارادوں سے واقف ہے۔ کوئی بھی پوشیدہ چیز اس کے لیے چھپی ہوئی نہیں ہے اور چھپی ہوئی چیزیں اس کے لیے مشکوک نہیں ہیں، ہر چیز اس کے اختیار میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر عمل کی قدرت رکھتا ہے، وہ ہر نہ ہونے والی شے کو وجود میں لاتا ہے اور ہمیشہ بے نیاز ہے، وہ عزت مند اور حکیم ہے اس کے علاوہ کوئی معبود وجود نہیں رکھتا۔

اس کے بعد پیغمبر ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ''اے رسول ﷺ! جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے پہنچادو، اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا اور خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا'' اور فرمایا: اے لوگو یہ آیت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اس لیے خداوند نے انہیں تمہارا سرپرست اور پیشوا بنایا اور اس کی اطاعت مہاجرین اور انصار پر اور ان پر جو اس کی اچھے انداز میں پیروی کرتے ہیں اور ہر شہری اور

ہر دیہاتی، عَرَب اور عجَم، آزاد اور غلام، چھوٹے اور بڑے، سیاہ اور سفید اور ہر وہ انسان جو خدا پرست ہے ان پر واجب کی گئی ہے۔

ان کا فرمان کامل ، اُن کی گفتار صحیح اور ان کا حکم نافذ ہے' جو ان کی مخالفت کرے گا وہ ملعون ہے اور جو ان کی اطاعت کرے گا وہ اجر پائے گا اور جو ان کی تائید اور حمایت کرے گا خدا اس کو اور ان کو جو ان کے کلام کو غور سے سنتے ہیں اور ان کی اطاعت کرتے ہیں معاف کرے گا۔

اے لوگو! یہ آخری جگہ ہے کہ میں تمہارے درمیان حاضر ہوا ہوں پس غور سے سنو اور اطاعت کرو اور خدا کے حکم کی جو تمہارا پروردگار ہے اطاعت کرو، وہی تمہارا سرپرست ہے، پیغمبرؐ جو اس وقت تمہارے ساتھ ہم کلام ہیں' ان کے بعد علی علیہ السلام تمہارے سرپرست اور امام ہوں گے اس کے بعد امامت ان کی نسل سے میرے بیٹوں میں قیامت تک رہے گی' حلال وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے حلال کیا ہے اور حرام وہ ہے جس کو اللہ اور اس کا رسولؐ حرام کریں۔ خداوند نے مجھے حلال اور حرام کا حکم عطا کیا ہے اور میں نے اس حکم کو علی علیہ السلام تک منتقل کیا ہے۔

اے لوگو! راہِ علی علیہ السلام سے گمراہ نہ ہونا اور نہ ہی اس سے منہ موڑنا اور ان کی ولایت سے سرکشی نہ کرنا اس لیے کہ وہ حق کی ہدایت کرتا ہے اور خود بھی اس پر عمل کرتا ہے۔ باطل کا خاتمہ کرے گا اور لوگوں کو اس سے روکے گا کوئی بھی خدا کے راہ میں اس کو ملامت نہیں کرے گا، کیونکہ وہ پہلے فرد ہیں جو خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے۔ میری بعثت کے آغاز سے کسی بھی مقرب فرشتے اور مُرسَل پیغمبر نے ان کے ایمان پر سبقت نہیں لی' وہ تم لوگوں میں سے پہلے فرد ہیں جس نے نماز ادا کی اور پہلے فرد ہیں جس نے میرے ساتھ خدا کی پرستش کی' میں نے خدا کی طرف سے انہیں حکم دیا کہ میرے بستر پر سو جائیں وہ سو گئے اور اپنی جان کو مجھ پر فدا کر دیا۔ پس ان کو دوسروں پر فضیلت دیں

اس لیے کہ خدا نے انہیں فضیلت عطا کی ہے اور ان کی گفتار کو قبول کریں کیونکہ خدا نے انہیں منصوب کیا ہے۔

اے لوگو! وہ خدا کے فرمان سے تمہارے پیشوا ہیں، جو علی علیہ السلام سے راضی نہیں ہوگا خدا رحمت کی نگاہ اس پر نہیں کرے گا اور نہ ہی اس کی مغفرت کرے گا خدا نے خود پر واجب کیا ہے کہ ان کے منکروں اور دشمنوں کو ہمیشہ سخت عذاب میں مبتلا کرے۔ پس ان کی مخالفت سے پرہیز کریں تا کہ جہنّم کی آگ کی خوراک نہ بنیں کہ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور یہ آگ کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

اے لوگو! علی علیہ السلام اور میری پاک نسل سب میرے اور اس کے فرزند ہیں وہ ثقلِ اصغر ہیں اور قرآن ثقلِ اکبر ہے، یہ دونوں ہر ایک دوسرے کو اس دنیا کے حالات سے آگاہ کرتے ہیں اور کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر مجھ سے ملاقات کریں گے، جان لیں وہ لوگوں میں خدا کے امین اور زمین پر حاکم ہیں، آگاہ ہو جاؤ میں نے اپنا وظیفہ ادا کر دیا۔

آگاہ ہو جاؤ میں نے اپنے کلمات تمہیں سنا دیے، آگاہ ہو جاؤ! میں نے پہنچا دیا، آگاہ ہو جاؤ! میں خدا کی طرف سے بیان کر رہا ہوں میرے بھائی کے علاوہ کوئی بھی مؤمنین کا امیر نہیں میرے بعد اس کے علاوہ کوئی ایک بھی اس امیری کے لائق نہیں، اس وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے بازو پکڑے اور بلند کیا، پہلی بار جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے تو امیر المومنینؑ ان سے ایک سیڑھی نیچے تھے پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو آسمان کی طرف اتنا بلند کیا کہ مولا کے پاؤں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زانو تک پہنچ گئے۔ اس کے بعد فرمایا: اے لوگو! اور یہ میرا بھائی علی علیہ السلام میرا وصی، میرے علم کا وارث اور میری امّت میں سے جس کا مجھ پر ایمان ہے اس

کے لیے میرے بعد میرا جانشین ہے۔

اے لوگو! اگر چہ تم جمعیت کے لحاظ سے کثرت میں ہو لیکن ایک ہی وقت میں میرے دست بیعت ہو سکتے ہو، خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ علی علیہ السلام کی حاکمیت اور اس کے بعد ائمہ علیہم السلام کی حاکمیت کا جو سب میری نسل میں سے ہیں تمہاری زبان سے اقرار لے لوں۔ اسی لیے آپ سب مل کر کہیں:

جو کچھ آپ نے ہمارے اور اپنے پروردگار کی طرف سے علی علیہ السلام کی امامت اور دوسرے پیشواؤں جو ان کی اولاد میں سے ہیں ان کے بارے میں فرمایا: ہم نے سنا ہے اور قبول کیا ہے اور اس پر راضی ہیں اور اس پر ثابت قدم رہیں گے اور ہم اس بات کا دل ، ہاتھ اور زبان سے اقرار کرتے ہیں اور اسی عقیدے پر زندہ رہیں گے اور اسی پر ہی مریں گے اور قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور کبھی بھی اس یقین میں تبدیلی نہیں لائیں گے اور کسی چیز کو اس کے بدلے میں نہیں لائیں گے اور اس میں شک اور تردید نہیں کریں گے؛ ہم اس کا انکار نہیں کرتے اور نہ ہی اس وعدہ کو توڑیں گے، آپ نے ہمیں امیر المؤمنین علیہ السلام اور ائمہؑ کے بارے میں فرمایا کہ وہ آپ کے بعد آپ کی حلب سے ہوں گے آپ نے خدا کا حکم ہم تک پہنچا دیا ہے۔ اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں کہ علی علیہ السلام قرآن کے نازل ہونے کا مصداق ہیں اور میرے بعد قرآن کی تفسیر اور تأویل ان کے ذمہ ہے۔

وہ وہی عمل انجام دیتے ہیں جس پر خدا راضی ہے خدا کے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرتے ہیں اور خدا کی اطاعت میں لوگوں کی رہبری کرتے ہیں اور اس کی نافرمانی سے روکتے ہیں وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین امیر المؤمنین اور ہدایت پانے والوں کے پیشوا ہیں اور خدا کے حکم سے ناکثین، قاسطین اور مارقین کو قتل کریں گے۔ میں کہہ رہا ہوں پروردگار! یہ گفتگو میرے نزدیک قابل

تغییّر نہیں ہے یعنی میرے اس کلام میں تبدیلی نہیں آئے گی۔ اے خدا! دوست رکھ اسے جو انہیں دوست رکھے اور دشمن رکھے اسے جو انہیں دشمن رکھے اور لعنت بھیج اس پر جو ان کا انکار کرے اور غضب نازل فرما اس پر جو ان کے حق کا منکر ہے۔

اے اللہ! تو نے مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے کہ امامت علی علیہ السلام کا حق ہے اور جس وقت میں نے ان کی خلافت کا اعلان کیا اور علی علیہ السلام کو امام منصوب کیا تو اس وقت تو نے لوگوں کے لیے دین کو کامل کیا اور ان پر اپنی نعمت کو تمام کیا، اور ان کے لیے دینِ اسلام کو پسند کیا، "اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اَور دین اختیار کرے گا تو اس کا دین قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا" اے خدا میں تجھ کو اپنا گواہ بنا رہا ہوں کہ جو کچھ میرے ذمہ تھا میں نے پہنچا دیا۔

اے لوگو! خداوند نے ان کی امامت کے ذریعہ تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے پس جو علی علیہ السلام اور ان کی صلب سے پیدا ہونے والے فرزندوں کو قیامت تک امام نہ مانے اور ان کی اقتدا نہ کرے تو دنیا اور آخرت میں اس کے اعمال تباہ ہو جائیں گے اور وہ تا ابد دوزخ میں رہے گا اور اس کے عذاب میں کمی نہیں آئے گی اور کوئی بھی اس کی مدد نہیں کرے گا۔

اے لوگو! عنقریب میرے بعد ایسے افراد آئیں گے جو لوگوں کو دوزخ کی طرف بلائیں گے لیکن قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔ خدا اور میں، دونوں ان سے بیزار ہیں اور یہ سب دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے اور واقعاً متکبرین کا ٹھکانہ کتنا برا ہے۔

اے لوگو! میں ہوں وہ صراطِ مستقیم جس کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے، جس سے تم اس تک ہدایت چاہتے ہو، میرے بعد علی علیہ السلام صراطِ مستقیم ہوں گے (اس وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ

حمد کی تلاوت کی اور فرمایا) یہ آیتیں ان کی شان میں نازل ہوئی ہیں اور ان کے بارے میں ذکر ہوئی ہیں اور ان سب کو اپنے دائرہ میں شامل کرتی ہیں، وہ خدا کے اولیاء ہیں اور انہیں کوئی خوف اور غم نہیں، جان لیں کہ فقط خدا کا لشکر کامیاب ہے جان لیں کہ ان کے دشمن بے عقل اور گمراہ ہیں اور وہ فریب کے لحاظ سے شیاطین کے بھائی شمار ہوتے ہیں اور یہ ظاہری طور پر ایک دوسرے کے کانوں میں سنوار کر گفتگو کرتے ہیں۔

جان لیں: ان کے دوست وہی لوگ ہیں جن کا تذکرہ خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے" جو لوگ خدا اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے" جان لیں کہ ان کے دوست وہ لوگ ہیں جن کی تعریف خدا نے اس طرح کی ہے۔ "جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں کیا انہی لوگوں کے لیے امن ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں"۔

اے لوگو! جس چیز کی میں نے تمہیں تعلیم دی ہے بیان کریں اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے کہہ دیں اور اپنے حکمران کو سلام کریں اور کہیں " ہم نے سنا ہے اور اطاعت کی ہے، اے پروردگار! ہم تیری مغفرت کے طلبگار ہیں اور ہمیں تیری طرف پلٹ کر آنا ہے" اور تمام تعریفیں اس خدا کے لیے جس نے ہمیں اس راستے کی ہدایت کی اور اگر خدا نے ہمیں ہدایت نہ کی ہوتی تو ہم اس راستے سے بھٹک جاتے۔

اے لوگو! خدا نے علی علیہ السلام کے فضائل جو کہ قرآن میں ذکر کیے ہیں وہ میرے ایک جلسہ میں بیان کرنے سے بہت زیادہ ہیں اس لیے جو بھی ان کے فضائل میں سے چند فضائل تمہارے لیے بیان کرے اس کی تصدیق کرو، جس نے خدا اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کی اس نے بہت

بڑی کامیابی حاصل کرلی۔

آگے بڑھ جانے والے وہ لوگ ہیں جو بیعت کرنے میں اور انہیں بطور امیر المؤمنین سلام کرنے میں دوسروں سے سبقت لیں۔ یہی لوگ مقرّب ہیں آرام اور آسائش کے باغوں میں پس ایسے کلمات زبان پر جاری کریں کہ جو خدا کو تم سے راضی کریں۔ اگر تم اور زمین پر رہنے والے کافر ہو جائیں تو خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ اے اللہ! مؤمنین کو میرے فرمان اور جو کچھ میں نے بیان کیا ہے ان کی وجہ سے معاف فرما، اور اپنے غضب کو منکرین اور کافروں پر نازل فرما۔ اور سب تعریف خدا ہی کے لیے ہے جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثّانِی
فِیْ اِمامَةِ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ

١٢٨ ـ اِمَامَةُ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ

٥٨٨ ـ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا أُسْرِیَ بِیْ إلَی السَّمَاءِ عَهِدَ إلَیَّ رَبِّیْ فِیْ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ ثَلَاثَ کَلِمَاتٍ، فَقَالَ :یَا مُحَمَّدُ !فَقُلْتُ لَبَّیْکَ رَبِّیْ،فَقَالَ :إِنَّ عَلِیّاً إمَامُ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَیَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ.(١)

٥٨٩ ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَیهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ أُسْرِیَ بِیْ إلَی السَّمَاءِ کَلَّمَنِی رَبِّیْ جَلَّ جَلَالُهُ فَقَالَ :یَا مُحَمَّدُ !فَقُلْتُ :لَبَّیْکَ رَبِّیْ، فَقَالَ :عَلِیٌّ حُجَّتِیْ بَعْدَکَ عَلٰی خَلْقِیْ وَإِمَامُ أَهْلِ طَاعَتِیْ، مَنْ أَطَاعَهُ أَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصَاهُ عَصَانِیْ، فَانْصِبْهُ لِأُمَّتِکَ یَهْتَدُوْنَ بِهِ بَعْدَکَ.(٢)

٥٩٠ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِیٌّ الْهَادِی، وَبِکَ یَا عَلِیُّ !یَهْتَدِی الْمُهْتَدُوْنَ.(٣)

٥٩١ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ

١ـ أمالی الصدوق / ٣٨٥، البحار ١٨ / ٣٤٠، الغدیر ٨ / ٨٨ باختلاف فی موارد

٢ـ اثبات الهداة ٢ / ٨٨، أمالی الصدوق / ٣٨٧

٣ـ احقاق الحق ٤ / ٣٠١

الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيْهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِيْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ، يَا عَلِيُّ !أَنْتَ سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَوَارِثُ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ وَخَيْرُ الصِّدِّيْقِيْنَ وَأَفْضَلُ السَّابِقِيْنَ، يَا عَلِيُّ !أَنْتَ زَوْجُ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ وَخَلِيفَةُ خَيْرِ الْمُرْسَلِينَ .يَا عَلِيُّ ! أَنْتَ مَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْحُجَّةُ بَعْدِيْ عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ اِسْتَوْجَبَ الْجَنَّةَ مَنْ تَوَلَّاكَ، واسْتَوْجَبَ دُخُوْلَ النَّارِ مَنْ عَادَاكَ.

يَا عَلِيُّ !وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالنُّبُوَّةِ وَاصْطَفَانِيْ عَلٰى جَمِيْعِ الْبَرِيَّةِ لَوْ أَنَّ عَبْدًا عَبَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى أَلْفَ عَامٍ مَا قَبِلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْهُ إِلَّا بِوِلَايَتِكَ وَوِلَايَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ، وَأَنَّ وِلَايَتَكَ لَا تُقْبَلُ إِلَّا بِالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِكَ وَأَعْدَاءِ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ، بِذٰلِكَ أَخْبَرَنِيْ جَبْرَئِيلُ عَلَيهِ السَّلَامُ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ.(١)

٥٩٢ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ:يَا عَلِيُّ !أَنْتَ إِمَامُ الْمُسْلِمِيْنَ،وَأَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ، وَحُجَّةُ اللّٰهِ بَعْدِي عَلَي الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ، وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ، وَوَصِيُّ سَيِّدِ النَّبِيِّيْنَ، يَا عَلِيُّ !إِنَّهُ لَمَّا عُرِجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَمِنْهَا إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَمِنْهَا إِلٰى حُجُبِ النُّوْرِ، وَأَكْرَمَنِيْ رَبِّيْ جَلَّ جَلَالُهُ بِمُنَاجَاتِهِ قَالَ لِيْ :يَا مُحَمَّدُ !قُلْتُ :لَبَّيْكَ رَبِّيْ وَسَعْدَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، قَالَ :إِنَّ عَلِيًّا إِمَامُ أَوْلِيَائِيْ وَنُوْرٌ لِمَنْ أَطَاعَنِيْ وَهُوَ الْكَلِمَةُ الَّتِيْ أَلْزَمْهَا الْمُتَّقِيْنَ، مَنْ أَطَاعَهُ أَطَاعَنِيْ، وَمَنْ عَصَاهُ عَصَانِيْ، فَبَشِّرْهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ !بَلَغَ مِنْ قَدْرِيْ حَتّٰى أَنِّيْ أُذْكَرُ هُنَاكَ؟ فَقَالَ :نَعَمْ يَا عَلِيُّ!فَاشْكُرْ

١ـ كنز الفوائد / ١٨٥

رَبَّکَ، فَخَرَّ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ سَاجِدًا شُكْرًا لِلّٰهِ عَلىٰ مَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِرْفَعْ رَأْسَکَ، يَا عَلِيُّ! فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَاهٰى بِکَ مَلَائِكَتَهُ.(١)

٥٩٣ - (فِيْ حَدِيْثٍ) قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَعَاشِرَ النَّاسِ! إِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، خُلِقَ مِنْ طِيْنَتِيْ، وَهُوَ إِمَامُ الْخَلْقِ بَعْدِيْ يُبَيِّنُ لَهُمْ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ سُنَّتِيْ وَهُوَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ وَيَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَخَيْرُ الْوَصِيِّيْنَ وَزَوْجُ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ، وَأَبُو الْأَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ. مَعَاشِرَ النَّاسِ مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَحْبَبْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا أَبْغَضْتُهُ، وَمَنْ وَصَلَ عَلِيًّا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَ عَلِيًّا قَطَعْتُهُ، وَمَنْ جَفَا عَلِيًّا جَفَوْتُهُ، وَمَنْ وَالَى عَلِيًّا وَالَيْتُهُ وَمَنْ عَادٰى عَلِيًّا عَادَيْتُهُ....(٢)

٥٩٤ - بِالْإِسْنَادِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَهُ، وَهُوَ الْإِمَامُ وَالْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِيْ، مَنْ تَمَسَّکَ بِهِ فَازَ وَنَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ ضَلَّ وَغَوٰى، يَلِيْ غُسْلِي وَتَكْفِيْنِيْ وَيَقْضِيْ دَيْنِيْ، وَأَبُو سِبْطَيَّ: الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ....(٣)

٥٩٥ - عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وآله وسلم: عَلِيٌّ إِمَامُ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ.(٤)

---

١ - البحار ١٨/٣٣٧

٢ - أمالي الصدوق / ١٠٩

٣ - اثبات الهداة ١/٥٧٣

٤ - عيون اخبار الرضا ١/٢٨١، البحار ٣٨/١٢١، اثبات الهداة ٢/٣٥

٥٩٦ ـ بالإسناد، عن الصادق عليه السّلام :إنّ الله أوحى إلى الملائكة :هذا نورٌ من نوري أصله نبوّة وفرعه إمامة، أمّا النبوّة فلمحمّد عبدي ورسولي، وأمّا الإمامة فلعلي حجّتي ووليّي،ولو لا هما ما خلقت خلقي، أما علمت أنّ رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم رفع يدي عليّ بغدير خمّ حتّى نظر النّاس إلى بياض إبطيهما فجعله مولى المسلمين وإمامهم، إلى أن قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم :أطيعوا عليّاً فإنّه مطهّر معصوم لا يضلّ ولا يشقى.(١)

٥٩٧ ـ قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم :عليٌّ الهادي.(٢)

٥٩٨ ـ عن أبي ذرّ عن النبيّ صلّى الله عليه وآله وسلّم :في حديث طويل قال: عليٌّ قائد البررة وقاتل الكفرة.(٣)

٥٩٩ ـ عن عبدالله بن أسعد بن زرارة قال :قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم :أسرى بي ربّي فأوحى إليّ في عليّ عليه السّلام بثلاث :إنّه إمام المتّقين، وسيّد المؤمنين، وقائد الغرّ المحجّلين.(٤)

٦٠٠ ـ بالإسناد، عن جعفر بن محمّد عن أبيه عن جدّه عليهم السّلام قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم:لمّا أسري بي إلى السّماء وانتهيت إلى سدرة المنتهى؛ نوديت يا محمّد ! استوص بعليّ خيرًا فإنّه سيّد المسلمين وإمام المتّقين وقائد الغرّ المحجّلين يوم القيامة.(٥)

---

١ ـ اثبات الهداة ٢/٣٨ ٢ ـ احقاق الحق ١٥/٢١٢

٣ـ نهج الصباغة ٤/١٣١، اثبات الهداة ٢/٢١٢

٤ـ الخصال / ١١٦، اليقين /٢٧٠، المستدرک للحاكم ٣/١٣٨ باختلاف يسير

٥ ـ أمالي الطوسي ١/١٩٦

٦٠١ ـ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَا أَظَلَّتِ الْخَضْراءُ وَلا أَقَلَّتِ الْغَبْراءُ بَعْدِى أَفْضَلَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِى طَالِبٍ وَإِنَّهُ إِمامُ أُمَّتِى وَأَمِيرُهَا وَإِنَّهُ لَوَصِيِّى وَخَلِيفَتِى عَلَيْهَا مَنِ اقْتَدٰى بِهِ بَعْدِى اهْتَدٰى، وَمَنِ اهْتَدٰى بِغَيْرِهِ ضَلَّ وَغَوٰى، إِنِّى أَنَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى مَاأَنْطِقُ بِفَضْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِى طَالِبٍ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلّا وَحْىٌ يُوحٰى....(١)

٦٠٢ ـ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (فِى حَدِيثٍ) إِنَّ اللّهَ أَوْحٰى إِلَيْهِ :أَنِّى قَدْ جَعَلْتُ عَلِيّاً أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ فَمَنْ تَآمَرَ عَلَيْهِ لَعَنْتُهُ، وَمَنْ خالَفَهُ عَذَّبْتُهُ، يا مُحَمَّدُ !إِنِّى قَدْ جَعَلْتُ عَلِيّاًإِمامَ الْمُسْلِمِينَ فَمَنْ تَقَدَّمَ عَلَيْهِ أَخْزَيْتُهُ، إِنَّ عَلِيّاً سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ.(٢)

٦٠٣ ـ بِالْإِسْنادِ فِى حَدِيثٍ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ ! أَنْتَ الْإِمامُ بَعْدِى وَالْأَمِيرُوَأَنْتَ الصّاحِبُ بَعْدِى وَالْوَزِيرُ وَمالَكَ فِى أُمَّتِى مِنْ نَظِيرٍ.(٣)

٦٠٤ ـ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّه عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا إِنْ تَسَلَّمْتُمْ عَلَيْهِ لَمْ تَهْلِكُوا؟ إِنَّ إِمامَكُمْ وَوَلِيَّكُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِى طَالِبٍ، فَناصِحُوهُ وَصَدِّقُوهُ فَإِنَّ جَبْرائِيلَ أَمَرَنِى بِذٰلِكَ.(٤)

٦٠٥ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللّهَ أَوْحٰى إِلَيْهِ :أَنَّ عَلِيّاً رايَةُ الْهُدٰى، وَإِمامُ أَوْلِيائِى، وَنُورُمَنْ أَطاعَنِى.(٥)

---

١ ـ كنز الفوائد / ٢٠٨، البحار ٣٨/ ١٥٢

٢ ـ اثبات الهداة ٢/ ٢٤٢

٣ ـ أمالي الصدوق / ٣٨

٤ ـ المسترشد / ٦٣٢

٥ ـ اثبات الهداة ٢/ ٢٨٦

٢٠٦ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ إِمَامُ الْخَلْقِ (إِمَامُ النَّاسِ).(١)

٢٠٧ ـ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اطَّلَعَ إِلَى الْأَرْضِ اطِّلَاعَةً فَاخْتَارَنِي مِنْهَا فَجَعَلَنِي نَبِيًّا، ثُمَّ اطَّلَعَ الثَّانِيَةَ فَاخْتَارَ مِنْهَا عَلِيًّا فَجَعَلَهُ إِمَامًا، ثُمَّ أَمَرَنِي أَنْ أَتَّخِذَهُ أَخًا وَوَلِيًّا وَوَصِيًّا وَخَلِيفَةً وَوَزِيرًا، فَعَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَهُوَ زَوْجُ ابْنَتِي وَأَبُو سِبْطَيَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ....(٢)

٢٠٨ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :سَيَكُونُ بَعْدِي فِتْنَةٌ مُظْلِمَةٌ، النَّاجِي فِيهَا مَنْ تَمَسَّكَ بِعُرْوَةِ اللّٰهِ الْوُثْقَى .فَقِيلَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى؟ قَالَ :وِلَايَةُ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ.

قِيلَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ؟

قَالَ :أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ:

قِيلَ وَمَنْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ :مَوْلَى الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامُهُمْ بَعْدِي،

قِيلَ :وَمَنْ مَوْلَى الْمُسْلِمِينَ؟ قَالَ :أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ.(٣)

٢٠٩ ـ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالُوا :حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ :حَدَّثَنِي الرِّضَا عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ :يَوْمَ

---

١ ـ احقاق الحق ١٥ / ٧٥ ٢ ـ كمال الدين / ٢٥٧

٣ ـ اليقين / ٢٥٠، غاية المرام / ٧٤ طبع جديد

نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ قَالَ :يُدْعَوْنَ بِإِمَامِ زَمَانِهِمْ وَكِتَابِ رَبِّهِمْ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ .وَقَالَ :يَا عَلِيُّ ! اِنَّكَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ وَيَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ.(۱)

۶۱۰ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَهُ لِعَلِيٍّ.(۲)

دوسری فصل

حضرت علی علیہ السلام کی امامت

۵۸۸ـ امام صادق علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس رات کو مجھے آسمان پر لے گئے، پروردگار نے علی علیہ السلام کے بارے میں مجھے تین کلمات کی سفارش کی اور فرمایا: اے محمدؐ! میں نے کہا: اے میرے پروردگار! لبیک، فرمایا: علی علیہ السلام پرہیزگاروں کے پیشوا، سفید اور نورانی چہروں کے رہبر اور مومنین کے سردار ہیں۔

۵۸۹ـ عبداللہ بن مفضل نے امام صادق علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس رات مجھے آسمان پر لے جایا گیا

---

۱ ـ الیقین / ۴۹۳ ۲ ـ احقاق الحق ۷/۷۷

پروردگار مجھ سے ہم کلام ہوا اور فرمایا: اے محمدؐ! میں نے کہا: اے میرے پروردگار لبّیک فرمایا: تمہارے بعد علی علیہ السلام لوگوں پر میری حُجت ہیں اور ان کے پیشوا ہیں جو میرے پیروکار ہیں، جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۵۹۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں خوف دلانے والا ہوں اور علی علیہ السلام لوگوں کو ہدایت کرنے والے ہیں، یَا عَلیؑ! ہدایت پانے والے تمہارے توسّل سے ہدایت پائیں گے۔

۵۹۱۔ جعفر بن محمد علیہما السلام سے نقل ہوا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: میرے والد نے میرے لیے بیان کیا اور فرمایا: میرے والد علی بن حسین علیہ السلام نے اپنے والد سے میرے لیے بیان کیا اور فرمایا: میرے والد امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یَا عَلیؑ! تم مؤمنین کے امیر اور پرہیزگاروں کے پیشوا ہو یَا عَلیؑ! تم اوصیاء کے سردار اور پیغمبروں کے علم کے وارث ہو بہترین صادق اور سبقت لینے والوں سے افضل ہو، یَا عَلیؑ! تم عالم کی عورتوں کی سردار کے شوہر ہو اور پیغمبروں کے بہترین جانشین ہو، یَا عَلیؑ! تم مؤمنوں کے سردار اور میرے بعد ان تمام لوگوں پر حجّت ہو، جو تمہیں دوست رکھے گا وہ بہشت کے لائق ہے اور جو تمہیں دشمن رکھے گا وہ جہنّم کی آگ کا مستحق ہوگا یَا عَلیؑ: مجھے اس کی قسم جس نے مجھے نبوّت کے لیے مبعوث کیا اور سب لوگوں پر برتری عطا کی! اگر کوئی بندہ تمہاری اور ائمہ کی ولایت کے بغیر ہزار سال خدا کی عبادت کرتا ہے تو اس کی عبادت قبول نہیں ہوگی۔ اور اسی طرح تمہاری ولایت اور ائمہ علیہم السلام کی ولایت جو تمہاری اولاد میں سے ہیں تمہارے اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کے بغیر قبول نہیں ہوگی۔ یہ اطلاع مجھے جبرئیلؑ نے دی ہے؛ "جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر اختیار کرے۔"

۵۹۲۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یَاعلیؑ! تم مسلمانوں کے پیشوا اور امیر المؤمنین اور نورانی چہروں کے رہبر ہو اور میرے بعد تمام لوگوں پر حُجّتِ خدا ہو آپ اوصیاء کے سردار اور پیغمبروں کے وصی ہو، یَاعلیؑ! جس وقت مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا اور سِدرَۃُ المُنتَہیٰ پر پہنچا اور وہاں سے نور کے پردوں پر پہنچا اور میرے پروردگار نے اپنی مناجات کے ذریعہ میرا احترام کیا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے کہا: لبّیک اے میرے پروردگار تو بلند مرتبے کا مالک ہے، فرمایا: علیؑ میرے دوستوں کا پیشوا اور فرمان برداروں کا نور ہے وہ ایسا کلام ہے کہ جس کو میں نے پرہیزگاروں کے لیے لازم اور واجب کیا ہے، جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔ابھی یہ خوشخبری انھیں سنا دیں ۔ علی علیہ السلام نے عرض کی اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا میں اس مقام تک پہنچ گیا ہوں کہ وہاں پر میرا تذکرہ ہوا ہے؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، یَاعلیؑ! ابھی اپنے پروردگار کا شکر کرو۔علی علیہ السلام نے سجدہ کیا اور جو خدا نے نعمت عطا کی تھی اس کا شکر بجالائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یَاعلیؑ! سجدہ سے پیشانی اٹھالو کہ خدا اپنے ملائکہ کے ساتھ تم پر افتخار کررہا ہے۔

۵۹۳۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور انہیں میری مٹی سے خلق کیا گیا ہے۔وہ میرے بعد لوگوں کے پیشوا ہیں اور جس چیز پر میری سنّت میں لوگ اختلاف کریں گے ان کے لیے بیان کریں گے۔

وہ مؤمنین کے امیر ، سفید چہروں کے رہبر اور ایمان لانے والوں اور بہترین اوصیاء کے سرور ہیں اور جہاں کی عورتوں کی سردار کے شوہر ہیں اور ہدایت یافتہ ائمہ علیہم السلام کے باپ ہیں اے لوگو! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا میں اسے دوست رکھوں گا اور جو علی علیہ السلام کو دشمن رکھے گا میں اسے

دشمن رکھوں گا جو علی علیہ السلام سے تمسّک کرے گا میں اس سے تمسّک کروں گا اور جو علی علیہ السلام سے دوری کرے گا میں اس سے دوری کروں گا اور جو علی علیہ السلام پر ظلم کرے گا میں اس پر ظلم کروں گا اور جو علی علیہ السلام سے محبّت کرے گا میں اُس کے ساتھ محبّت کروں گا اور جو اس کے ساتھ دشمنی کرے گا میں اس کے ساتھ دشمنی کروں گا۔

۵۹۴۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے وہ میرے بعد امام اور خلیفہ ہیں، جو ان سے تمسّک کرے گا وہ کامیاب ہے اور نجات پائے گا، اور جو ان سے دوری کرے گا وہ گمراہ ہو جائے گا، میری تجہیز ان کے ذمہ ہے اور وہ میرے قرض ادا کریں گے وہ میرے دونوں نواسوں حسنؑ اور حسینؑ علیہما السلام کے والد ہیں۔

۵۹۵۔ابو سعید سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد علی علیہ السلام ہر مؤمن کے پیشوا ہیں۔

۵۹۶۔امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے حضرتؑ نے فرمایا: خداوند نے ملائکہ کو وحی کی: یہ میرے نور کی شعاع ہے اس کا سرچشمہ اور بنیاد نبوّت اور شاخ امامت ہے نبوّت کا تعلق میرے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے، اور امامت کا تعلق میری حُجّت اور میرے ولی علی علیہ السلام سے ہے، اگر ان دونوں کا وجود نہ ہوتا میں مخلوقات کو خلق نہ کرتا، مگر تم نہیں جانتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیرِ خُم میں علی علیہ السلام کے دونوں ہاتھوں کو اتنا بلند کیا کہ لوگوں نے حضرت کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، اور انہیں مسلمانوں کا سرپرست اور پیشوا بنایا؟ یہاں تک کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی پیروی کریں اس لیے کہ وہ پاک اور معصوم ہے اور کبھی بھی گمراہی میں گرفتار نہیں ہوگا۔

۵۹۷۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام لوگوں کے ہادی ہیں۔

۵۹۸۔ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: علی علیہ السلام صالحین کے پیشوا اور کافروں کے قاتل ہیں۔

۵۹۹۔عبداللہ بن اَسعد بن زُرارہ سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا پروردگار مجھے رات کو آسمان پر لے گیا اور علی علیہ السلام کے بارے میں مجھ سے تین چیزوں کی وحی کی کہ وہ پرہیزگاروں کے پیشوا، مؤمنین کے سرور اور نورانی چہروں کے رہبر ہیں۔

۶۰۰۔جعفر بن محمد نے اپنے والد سے اور جد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت مجھے رات کو آسمان پر لے گئے اور میں سِدرۃُ المنتہیٰ پر پہنچا، مجھے آواز دی، اے محمدؐ! علی علیہ السلام کی نیک اور اچھی وصایت کو قبول کرو، اس لیے کہ وہ قیامت کے دن مسلمانوں کے سردار، پرہیزگاروں کے پیشوا اور نورانی و سفید چہروں کے رہبر ہیں۔

۶۰۱۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیلے آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے اس کے سائے کو قبول نہیں کیا جو میرے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام سے افضل ہو وہ میری امّت کے پیشوا اور حاکم ہیں اور میری امت پر میرے وصی اور جانشین ہیں۔

جو میرے بعد ان کی اطاعت اور پیروی کرے گا وہ ہدایت پائے گا اور جو ان کے علاوہ کسی سے ہدایت چاہے گا تو وہ گمراہ ہو جائے گا۔ میں وہ انتخاب کیا ہوا پیغمبر ہوں کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں اپنی طرف سے کلمات بیان نہیں کر رہا ہوں میرے یہ کلمات جو مجھ پر وحی ہوئی ہے اس سے خارج نہیں، میں تو وحی کے بغیر کوئی چیز بیان ہی نہیں کرتا۔

۶۰۲۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے اپنی وحی کے ذریعہ مجھ سے فرمایا: میں علی علیہ السلام کو امیر المؤمنین قرار دے رہا ہوں جو ان پر حکم کرے گا میں اس پر

لعنت کروں گا، اور جو ان کی مخالفت کرے گا میں اس پر عذاب نازل کروں گا۔ اے محمدؐ! میں نے علیؑ کو مسلمانوں کا پیشوا قرار دیا ہے جس نے ان پر سبقت لی میں اسے رسوا کروں گا۔ علی علیہ السلام اوصیاء کے سردار ہیں۔

۶۰۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: یا علیؑ! تم میرے بعد پیشوا اور حاکم ہو اور میرے بعد صاحبِ حکم اور وزیر ہو میری امّت کے درمیان تمہاری نظیر اور مثال نہیں۔

۶۰۴۔ زید بن ارقم کہتے ہیں، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آیا میں تمہیں ایک چیز کی راہنمائی نہ کروں کہ اگر اس کے سامنے تسلیم ہو جائیں تو ہلاک نہیں ہوں گے؟ جان لیں کہ تمہارے امام اور پیشوا علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ بس اس کی نصیحت کو قبول کریں اور ان کی گفتگو پر اعتماد کریں یہ حکم مجھے جبرئیلؑ نے دیا ہے۔

۶۰۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: خداوند نے مجھ پر وحی فرمائی کہ علیؑ ہدایت کے پرچم اور میرے دوستوں کے رہنما اور انکا نور ہیں جو میری اطاعت کرتے ہیں۔

۶۰۶۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مخلوقات کے امام ہیں (لوگوں کے امام ہیں)۔

۶۰۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے زمین پر توجہ کی اور مجھے اس سے انتخاب کیا اور پیغمبر قرار دیا، اس کے بعد دوبارہ زمین پر توجہ کی اور اور علی علیہ السلام کو انتخاب کیا اور امام قرار دیا، اس کے بعد مجھے حکم دیا کہ میں انہیں اپنا بھائی، دوست، وصی اور جانشین قرار دوں، اس لیے علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں ، وہ میری بیٹی کے شوہر اور میرے دونوں نواسوں حسنؑ اور حسینؑ کے باپ ہیں۔

۶۰۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ایک اندھا فتنہ کھڑا ہوگا، فقط وہ شخص اس

سے نجات پائے گا جو خدا کی مضبوط رسّی سے تمسّک کرے گا، پوچھا گیا: یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عُروۃُ الوُثقیٰ سے مراد کیا ہے؟ فرمایا: امیرالمومنینؑ، سوال کیا گیا: امیرالمومنینؑ کون ہیں؟ فرمایا: وہ جو مسلمانوں کے مولا ہیں اور میرے بعد ان کے پیشوا ہوں گے کہا گیا: مسلمانوں کے مولا کون ہیں؟ فرمایا: میرے بھائی علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۶۰۹۔ ابوحمزہ اور جعفر بن سلیمان اور مسلمۃ بن عبدالملک اور احمد بن عبداللہ اور علی بن محمد نے کہا: ہمارے لیے داؤد بن سلیمان نے حدیث نقل کی اور کہا امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ: رسولِ خداؐ نے کلامِ الٰہی (اس دن جب ہم تمام لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے) کے بارے میں فرمایا: لوگوں کو اپنے وقت کے امام اور پروردگار کی کتاب اور ان کے نبی کی سنت کے ساتھ پکارا جائے گا۔ اور فرمایا: یاعلی علیہ السلام! آپ مسلمانوں کے سرور، پرہیزگاروں کے پیشوا، سفید چہروں کے رہبر اور مومنین کے حاکم ہیں۔

۶۱۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: اے اللہ! انہیں ثابت قدم رکھ اور انہیں ہادی اور ہدایت یافتہ قرار دے۔

۱۲۹۔ عصمة علی علیه السلام

۶۱۱۔ بالإسناد، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهِلالی، عَن أميرِ الْمُؤْمِنينَ عَلِيِّ بْنِ أبی طالِبٍ عليه السلام قالَ: إنَّ اللّٰهَ تَبارَكَ وَتَعالی طَهَّرَنا وَعَصَمَنا وَجَعَلَنا شُهداءَ عَلی خَلْقِهِ وحُجَجاً فی أرْضِهِ وَجَعَلَنا مَعَ الْقُرْآنِ وَجَعَلَ الْقُرْآنَ مَعَنا لا نُفارِقُهُ وَلا يُفارِقُنا.(۱)

۱۔ کمال الدین / ۲۴۰، الحکم الزاهرة ۲/ ۷۷ به نقل از الکافی ۱/ ۱۹۱، الوسائل ۱۸/ ۱۳۲

۶۱۲ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :أَنَا وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَتِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ مُطَهَّرُوْنَ مَعْصُوْمُوْنَ.(۱)

۶۱۳ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ :إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا قَالَ :جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، ثُمَّ اَدَارَ عَلَيْهِمُ الْكِسَاءَ فَقَالَ :هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی عصمت

۶۱۱۔ سلیم بن قیس ہلالی نے امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: خداوند نے ہمیں پاک اور معصوم اور ہمیں لوگوں پر گواہ اور زمین پر حجّت قرار دیا ہے۔ خداوند نے ہمیں قرآن کے ساتھ اور قرآن کو ہمارے ساتھ قرار دیا، نہ قرآن ہم سے جدا ہوگا اور نہ ہم قرآن سے۔

۶۱۲۔ ابن عباس کہتے ہیں: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: آنحضرتؐ نے فرمایا: میری اور علی اور حسن اور حسین علیہم السلام کی اولاد سے نوفرزند پاک اور معصوم ہیں۔

۶۱۳۔ ابوسعید خدری سے کلام الٰہی (اے پیغمبرؐ کے) اہلِ بیتؑ خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو برائی سے دور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا پاک و پاکیزہ رکھے) کے

۱۔ اثبات الهداة ۱/۵۱۰، کمال الدین /۲۸۰، کفایة الاثر /۱۹، البحار ۲۵/۲۰۱

۲۔ احقاق الحق ۱۴/۶۴

بارے میں نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کو جمع کیا اور اپنی عبا کو ان پر ڈال دیا اور فرمایا: یہ میرے اہلِ بیتؑ ہیں، خدایا! برائی کو ان سے دور رکھ اور انہیں پاک و پاکیزہ قرار دے۔

۱۳۰ ـ طَاعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۶۱۴ ـ عَنْ أَبِيذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ أَطَاعَنِيْ؛ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ؛ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ أَطَاعَكَ؛ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ، وَمَنْ عَصَاكَ؛ فَقَدْ عَصَانِيْ.(۱)

۶۱۵ ـ (فِيْ حَدِيْثٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَلْقَى اللّٰهَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ؛ فَاسْلُكْ طَرِيْقَ عَلِيٍّ وَمِلْ مَعَهُ حَيْثُ مَالَ وَارْضَ بِهٖ إِمَامًا وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَلَا يَدْخُلْكَ فِيْهِ شَكٌّ فَإِنَّ الشَّكَّ فِيْ عَلِيٍّ كُفْرٌ.(۲)

۶۱۶ ـ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ: تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ وَأَنْتَ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَكَ، يَا عَمَّارُ! إِذَا رَأَيْتَ عَلِيًّا سَلَكَ وَادِيًا وَسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا غَيْرَهُ، فَاسْلُكْ مَعَ عَلِيٍّ وَدَعِ النَّاسَ، إِنَّهُ لَنْ يُدْلِيَكَ فِيْ رَدًى وَلَنْ يُخْرِجَكَ مِنَ الْهُدٰى....(۳)

۶۱۷ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ

---

۱ ـ المستدرک للحاکم ۳/۱۲۸، البحار ۳۸/۲۹ باختلاف یسیر

۲ ـ اثبات الهداة ۲/۴۸

۳ ـ البحار ۳۸/۳۲

لَنْ تَضِلّوا بَعْدِی أَبَدًا؟ قالُوا:بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قالَ :هٰذا عَلِیٌّ.(١)

٦١٨ ـ بِالْإِسْنادِ عَنْ زَيْدِبْنِ أَرْقَمَ قالَ :قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: أَلاأَدُلُّكُمْ عَلیٰ مَا إِنِ اسْتَدْلَلْتُمْ بِهِ؛ لَمْ تَهْلِكُوا وَلَمْ تَضِلُّوْا (لَنْ تَهْلِكُوا وَلَنْ تَضِلُّوْا)، قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ:إِنَّ إِمَامَكُمْ وَوَلِيَّكُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَوَازِرُوْهُ وَنَاصِحُوْهُ وَصَدِّقُوْهُ فَإِنَّ جَبْرائيلَ أَمَرَنِی بِذٰلِكَ.(٢)

٦١٩ ـ (فِی حَدِيثٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ) :يَابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَلْقَى اللّٰهَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ فَاسْلُكْ طَرِيْقَةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَمِلْ مَعَهُ حَيْثُ مَالَ، وَارْضَ بِهِ إِمَاماً، وَعَادِمَنْ عَادَاهُ، وَوَالِ وَالاهُ.(٣)

٦٢٠ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيدِ الْغِفارِیِّ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا حُذَيْفَةُ!إِنَّ حُجَّةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ (عَلَيْكَ) بَعْدِیْ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ، اَلْكُفْرُ بِهِ كُفْرٌ بِاللّٰهِ، وَالشِّرْكُ بِهِ شِرْكٌ بِاللّٰهِ، وَالشَّكُّ فِيْهِ شَكٌّ فِی اللّٰهِ وَالْإِلْحَادُ فِيْهِ إِلْحَادٌ فِی اللّٰهِ، وَالْإِنْكَارُ لَهُ إِنْكارٌ لِلّٰهِ، وَالْإِيْمَانُ بِهِ إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ لِأَنَّهُ أَخُو رَسُوْلِ اللّٰهِ وَوَصِيُّهُ وَإِمَامُ أُمَّتِهِ، وَمَوْلَاهُمْ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ، وَعُرْوَتُهُ الْوُثْقَى الَّتِی لَاانْفِصَامَ لَهَا وَسَيَهْلِكُ فِيْهِ اثْنَانِ وَلَا ذَنْبَ لَه :مُحِبٌّ غَالٍ وَمُقَصِّرٌ.(٤)

٦٢١ ـ (فِی حَدِيْثٍ) عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ :حَرْبِیْ حَرْبُ اللّٰهِ، وَسِلْمِی سِلْمُ

---

١ ـ اثبات الهداة ٢/٠ ٢٩، ملحقات الاحقاق ٢١/ ٣٣٧ باختلاف فی موارد

٢ ـ امالی الصدوق / ٣٨٦، بشارت المصطفی / ١٧٧، اثبات الهداة ٢/ ٦٥ واحقاق الحق ٦/ ٥٦ باختلاف فی موارد

٣ ـ امالی الطوسی ١/ ١٠٣

٤ ـ غاية المرام / ٢٠٣

اللّٰهِ، وَطاعَتِي طاعَةُاللّٰهِ، وَوِلايَتِي وِلايَةُ اللّٰهِ، وَأتْباعِي أوْلِياءُ اللّٰهِ، وَأنْصارِي أنْصارُ اللّٰهِ.(١)

٦٢٢ ـ بِالْإسْنادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضا عَنْ آبائِهِ عَلَيهِمُ السَّلامُ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أحَبَّ أنْ يَتَمَسَّكَ بِدِينِي وَيَرْكَبَ سَفِينَةَ النَّجاةِ بَعْدِي فَلْيَقْتَدِ بِعَلِيِّ بْنِ أبِي طالِبٍ، وَلْيُعادِ عَدُوَّهُ وَلْيُوالِ وَلِيَّهُ فَإنَّهُ وَصِيِّي، وَخَلِيفَتِي عَلىٰ أُمَّتِي فِي حَياتِي وَبَعْدَ وَفاتِي، وَهُوَ إمامُ كُلِّ مُسْلِمٍ وَأمِيرُ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي، قَوْلُهُ قَوْلِي، وَأمْرُهُ أمْرِي وَنَهْيُهُ نَهْيِي، وَتابِعُهُ تابِعِي، وَناصِرُهُ ناصِرِي، وَخاذِلُهُ خاذِلِي ثُمَّ قالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ فارَقَ عَلِيّاً بَعْدِي لَمْ يَرَنِي وَلَمْ أرَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ،وَمَنْ خالَفَ عَلِيّاً حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، وَجَعَلَ مَأْواهُ النّارَ (وَبِئْسَ الْمَصِيرِ) وَمَنْ خَذَلَ عَلِيّاً خَذَلَهُ اللّٰهُ يَوْمَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ، وَمَنْ نَصَرَ عَلِيّاً نَصَرَهُ يَوْمَ يَلْقاهُ .وَلَقَّنَهُ حُجَّتَهُ عِنْدَ الْمُسائَلَةِ ......(٢)

٦٢٣ ـ بِالْإسْنادِ، عَنْ أبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قالَ :قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أطاعَنِي فَقَدْ أطاعَ اللّٰهَ،وَمَنْ عَصانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ أطاعَ عَلِيّاً فَقَدْ أطاعَنِي، وَمَنْ عَصىٰ عَلِيّاً فَقَدْ عَصانِي.(٣)

٦٢٤ ـ عَنْ أبِي ذَرٍّ الْغِفارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قالَ :قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لِعَلِيٍّ :مَنْ أطاعَكَ فَقَدْ أطاعَنِي، وَمَنْ عَصاكَ فَقَدْ عَصانِي....(٤)

٦٢٥ ـ بِالْإسْنادِ، عَنْ أبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْباقِرِ عَلَيهِ السَّلامُ قالَ:

---

١ ـ احقاق الحق ٦ / ٤٣١
٢ ـ كمال الدين / ٢٦٠
٣ ـ احقاق الحق ٦ / ٤١٩
٤ ـ احقاق الحق ٦ / ٤٢٠

سَمِعْتُ جابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ الْأَنْصارِيّ يَقُولُ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كانَ ذاتَ يَوْمٍ فِي مَنْزِلِ أُمّ إِبْراهِيمَ وَعِنْدَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحابِهِ إِذْ أَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طالِبٍ عَلَيهِما السَّلامُ، فَلَمّا بَصرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قالَ :يا مَعْشَرَ النّاسِ أَقْبَلَ إِلَيْكُمْ خَيْرٌ لِلنّاسِ بَعْدِي، وَهُوَ مَوْلِيكُمْ، طاعَتُهُ مَفْرُوضَةٌ كَطاعَتِي وَمَعْصِيَتُهُ مُحَرَّمَةٌ كَمَعْصِيَتِي، مَعاشِرَ النّاسِ أَنَا دارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ مِفْتاحُها، وَلَنْ يُوصَلَ إِلَى الدّارِ إِلّا بِالْمِفْتاحِ، وَكَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَيُبْغِضُ عَلِيًّا.(١)

٦٢٦ ـ عَنِ الْأَصْبَغِ قالَ :سُئِلَ سَلْمانُ الْفارِسِيُّ عَنْ عَلِيّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ قالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :عَلَيْكُمْ بِعَلِيّ بْنِ أَبِي طالِبٍ فَإِنَّهُ مَوْلاكُمْ فَأَحِبُّوهُ، وَكَبِيرُكُمْ فَاتَّبِعُوهُ، وَعالِمُكُمْ فَأَكْرِمُوهُ وَقائِدُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ فَعَزِّرُوهُ وَ(إِذا) دَعاكُمْ فَأَجِيبُوهُ .وَإِذا أَمَرَكُمْ فَأَطِيعُوهُ أَحِبُّوهُ لِحُبِّي وَأَكْرِمُوهُ لِكَرامَتِي ما قُلْتُ لَكُمْ فِي عَلِيّ إِلّا ما أَمَرَنِي بِهِ رَبِّي.(٢)

٦٢٧ ـ عَنْ عَلِيّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ قالَ :قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ طاعَتِي، وَنَهاكُمْ عَنْ مَعْصِيَتِي، وَفَرَضَ عَلَيْكُمْ طاعَةَ عَلِيّ بَعْدِي، وَنَهاكُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهِ، وَهُوَ وَصِيِّي وَوارِثِي، وَهُوَ مِنِّي وَأَنا مِنْهُ، حُبُّهُ إِيمانٌ، وَبُغْضُهُ كُفْرٌ، مُحِبُّهُ مُحِبِّي، وَمُبْغِضُهُ مُبْغِضِي وَهُوَ مَوْلى مَنْ أَنا مَوْلاهُ، وَأَنا مَوْلى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ، وَأَنا وَهُوَ أَبَوا هٰذِهِ الْأُمَّةِ.(٣)

---

١ ـ امالي الصدوق / ٢٨٩ ٢ ـ البحار ٣٨ / ١٥٢

٣ ـ احقاق الحق ٤ / ١٠٠، ينابيع المودة / ١٢٣

٦٢٨ ـ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَّهُ قَالَ :فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ طَاعَةَ عَلِيٍّ بَعْدِيْ كَمَا فَرَضَ عَلَيْكُمْ طَاعَتِيْ، وَنَهَاكُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهِ كَمَا نَهَاكُمْ عَنْ مَعْصِيَتِيْ، حُبُّهُ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُ كُفْرٌ، أَنَا وَهُوَ أَبَوَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ.(١)

٦٢٩ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ طَاعَتُهُ طَاعَتِيْ وَمَعْصِيَتُهُ مَعْصِيَتِيْ.(٢)

٦٣٠ ـ عَنْ أَبِيْذَرٍّ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَطَاعَنِيْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ أَطَاعَ عَلِيًّا فَقَدْ أَطَاعَنِيْ، وَمَنْ عَصَى عَلِيًّا فَقَدْ عَصَانِيْ.(٣)

٦٣١ ـ عَنِ الْأَصْبَغِ قَالَ سُئِلَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :عَلَيْكُمْ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ مَوْلَاكُمْ فَأَحِبُّوْهُ وَكَبِيْرُكُمْ فَاتَّبِعُوْهُ وَعَالِمُكُمْ فَأَكْرِمُوْهُ وَقَائِدُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ فَعَزِّرُوْهُ وَإِذَا دَعَاكُمْ فَأَجِيْبُوْهُ وَإِذَا أَمَرَكُمْ فَأَطِيْعُوْهُ وَأَحِبُّوْهُ لِحُبِّيْ وَأَكْرِمُوْهُ لِكَرَامَتِيْ، مَا قُلْتُ لَكُمْ فِيْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ إِلَّا مَا أَمَرَنِيْ بِهِ رَبِّيْ.(٤)

٦٣٢ ـ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ خَيْرُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِيْ فَمَنْ أَطَاعَهُ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ، وَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِيْ.(٥)

---

١ ـ احقاق الحق ٧/٢١٦ ٢ ـ فرائد السمطين ١/١٧٩

٣ ـ فضائل الخمسة ٢/٩٥

٤ ـ كنز الفوائد /٢٠٩

٥ ـ البحار ٣٨/١٠

٦٣٣ ـ بالإسناد عن الثمالي عن علي بن الحسين عن أبيه عن جده عليهم السلام قال: قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم: إن الله تبارك وتعالى فرض عليكم طاعتي ونهاكم عن معصيتي، وأوجب عليكم اتباع أمري، وفرض عليكم من طاعة علي بعدي ما فرضه من طاعتي، ونهاكم من معصيته ما نهاكم عنه من معصيتي....(١)

٦٣٤ ـ عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: فرض الله عليكم طاعة علي بعدي كما فرض عليكم طاعتي ونهاكم عن معصيته كما نهاكم عن معصيتي، حبه إيمان وبغضه كفر، أنا وإياه أبوا هذه الأمة.(٢)

٦٣٥ عن معمر بن خلاد قال: سأل رجل فارسي أبا الحسن الرضا عليه السلام فقال: طاعتكم مفترضة؟ فقال: نعم، فقال: مثل طاعة علي بن أبي طالب عليه السلام؟ فقال: نعم.(٣)

٦٣٦ ـ قال الصادق عليه السلام: ولايتي لعلي بن أبي طالب عليه السلام أحب إلي من ولادتي منه، لأن ولايتي لعلي بن أبي طالب فرض، وولادتي منه فضل.(٤)

٦٣٧ـ قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي! أنت أمير أمتي وحجة الله عليها بعدي، قولك قولي، وأمرك أمري، ونهيك نهيي ومعصيتك معصيتي، وطاعتك طاعتي وزجرك زجري، وحزبك حزبي وحزبي حزب الله

---

١ ـ البحار ٣٨/ ٩١
٢ـ اثبات الهداة ٢/ ٢٧٧
٣ـ الاختصاص / ٢٧١
٤ـ البحار ٣٩/ ٢٩٩

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت

۶۱۴۔ ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: جو ہماری اطاعت کرے گا اس نے خدا کی اطاعت کی، اور جو ہماری نافرمانی کرے گا اس نے خدا کی نافرمانی کی، اور جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمہاری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۱۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جس وقت خدا سے ملاقات کرنا چاہو اور وہ تم سے راضی ہو تو علی علیہ السلام کے راستہ پر چلو اور ہر جگہ ان کے ساتھ رہو اور انہیں اپنا رہبر تسلیم کرو اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمن اور ان کے دوستوں کے ساتھ دوست رہو اور ان کے بارے میں اپنے اندر کوئی شکّ وشبہ ایجاد نہ کرو اس لیے کہ علی علیہ السلام کے بارے میں شک کرنا مُوجبِ کفر ہے۔

۶۱۶۔ ابوایوب انصاری کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے عمّار بن یاسر سے فرمایا: ایک ستمگر گروہ تم کو قتل کرے گا جب کہ تم حق پر ہو اور حق تمہارے ساتھ ہے، اے عمّار! جس وقت تم یہ دیکھو کہ علی علیہ السلام ایک راستے پر چل رہے ہیں اور لوگ دوسرے راستے پر چل رہے ہیں تو علیؑ کے راستہ کو اختیار کرو، لوگوں کے راستے کو چھوڑ دو، اس لیے کہ وہ تم کو نابودی کی

۱۔ غایۃ المرام / ۲۰۶

طرف نہیں لے جائے گا اور ہدایت کے راستہ سے خارج نہیں کرے گا۔

۶۱۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: آیا میں تمہیں ایک ایسی چیز کی رہنمائی نہ کروں کہ اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے؟ کہا: کیوں نہیں اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: وہ علی علیہ السلام ہیں۔

۶۱۸۔ زید بن ارقم کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آیا میں تمہیں ایک ایسی چیز کی رہنمائی نہ کروں کہ اگر اس سے اپنی ہدایت چاہو تو نہ ہلاک ہو گے اور نہ نابود ہو گے؟ کہا کیوں نہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: تمہارے سرپرست اور پیشوا علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں پس ان کی حمایت کریں اور ان کے خیر خواہ بنیں اور ان کی کلام پر اعتماد کریں اس لیے کہ جبرئیلؑ نے مجھے یہ حکم دیا ہے۔

۶۱۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرتؐ نے ابن عباس سے فرمایا: اے عباس کے بیٹے! جس وقت خدا سے ملاقات کرنا چاہو اور وہ تم سے راضی ہو تو علی بن ابی طالب علیہ السلام کے طریقہ پر چلو اور جس چیز پر وہ توجہ رکھتے ہیں توجہ رکھو اور ان کی امامت پر راضی رہو اور ان کے دشمنوں کو دشمن اور دوستوں کو دوست رکھو۔

۶۲۰۔ حذیفہ بن اسید غفاری کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے حذیفہ! میرے بعد علی علیہ السلام تم پر خدا کی حجت ہیں ان سے کفر اختیار کرنا خدا سے کفر ہے اور ان سے شرک کرنا خدا سے شرک کرنا ہے۔ اور ان میں شک کرنا خدا میں شک کرنا اور ان کے بارے میں غلط سوچنا خدا کے بارے میں غلط سوچنا اور ان کا انکار کرنا خدا کا انکار ہے اور ان پر ایمان لانا خدا پر ایمان لانا ہے۔ اس لیے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی وصی اور ان کی امت کے سرپرست

اور پیشوا ہیں وہ خدا کی مضبوط رسّی اور عروۃ الوثقیٰ ہیں جو کبھی بھی نہیں ٹوٹے گی اور جلد ہی ان کے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے جب کہ وہ بے گناہ ہیں ایک افراط اور تفریط کرنے والے دوست اور دوسرے وہ جو ان کے حق میں غفلت اور کوتاہی کرتے ہیں۔

۶۲۱۔ علی علیہ السلام سے منقول ہیں حضرتؑ نے فرمایا: میرے ساتھ جنگ خدا کے ساتھ جنگ اور میرے ساتھ صلح خدا کے ساتھ صلح، اور میری اطاعت خدا کی اطاعت اور میرے ساتھ دوستی خدا کے ساتھ دوستی ہے، میرے پیروکار خدا کے دوست، اور میرے دوست خدا کے دوست ہیں۔

۶۲۲۔ علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے اپنے جدِّ امجد سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو یہ پسند کرتا ہے کہ میرے دین سے تمسّک کرے اور میرے بعد نجات کی کشتی پر سوار ہو جائے تو وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی اقتدا کرے اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمن اور ان کے دوستوں کے ساتھ دوست بن کر رہے اس لیے کہ وہ میری زندگی میں اور میرے بعد میرے وصی اور میری امّت پر میرے جانشین ہیں اور وہ میرے بعد مسلمانوں کے پیشوا اور مؤمنین کے حاکم ہیں۔

ان کا کلام میرا کلام اور ان کا فرمان میرا فرمان اور ان کی نہی میری نہی ہے ان کا پیروکار میرا پیروکار، ان کا مددگار میرا مددگار ہے اور جس نے ان کی مدد کرنے سے ہاتھ اٹھالیا گویا کہ اس نے میری مدد کرنے سے ہاتھ اٹھالیا، اس کے بعد فرمایا: جو ان سے جدا ہوگا، قیامت کے دن میں اسے نہیں دیکھوں گا اور وہ مجھے نہیں دیکھے گا، اور جس نے علی علیہ السلام کی مخالفت کی تو خدا بہشت کو اس پر حرام اور دوزخ کو اس کا ٹھکانہ قرار دے گا اور وہ کتنی بُری جگہ ہے اور جس نے علی علیہ السلام کی مدد کرنے سے ہاتھ اٹھالیا تو جس دن وہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوگا خدا اس کی مدد نہیں کرے گا، اور جس نے علی علیہ السلام کی

مدد کی اور ساتھ دیا تو جس دن وہ خدا سے ملاقات کرے گا خدا اس کی مدد کرے گا اور سوالات کے وقت اس کی حجّت اسے یاد دلائے گا۔

۶۲۳۔ ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جس نے علی علیہ السلام کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علی علیہ السلام کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۲۴۔ ابوذر غفاری کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمہاری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۲۵۔ حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے حضرتؑ نے فرمایا: میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا اس نے کہا: ایک دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابراہیم کی والدہ کے گھر میں تھے اور چند اصحاب بھی آپ کے ساتھ وہاں موجود تھے اس وقت علی علیہ السلام داخل ہوئے، جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ علی علیہ السلام پر پڑی تو فرمایا: اے لوگو! تمہارے سامنے وہ شخص ظاہر ہوا ہے کہ جو میرے بعد لوگوں میں سے بہترین فرد ہے۔ وہ تمہارے سرپرست ہیں، جس طرح میری اطاعت واجب ہے ان کی اطاعت بھی واجب ہے اور میری نافرمانی کی طرح ان کی نافرمانی بھی حرام ہے۔ اے لوگو! میں حکمت کا گھر ہوں اور علی علیہ السلام اس کی چابی ہیں اور چابی کے علاوہ کوئی گھر میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اور جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے اور علی علیہ السلام سے دشمنی کرتا ہے۔

۶۲۶۔ اصبغ کہتے ہیں: میں نے سلمان فارسی سے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں سوال

کیا، اس نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: تمہیں علی بن ابی طالب علیہ السلام مبارک ہوں اس لیے ان کی پیروی کریں وہ تمہارے عالم ہیں پس ان کا احترام کریں، وہ تمہیں بہشت کی طرف لے جائیں گے پس ان کی تعظیم کریں اور جس وقت وہ تمہیں پکاریں لبّیک کہیں، جس وقت وہ تمہیں حکم دیں اُن کی اطاعت کریں انہیں میری دوستی کی خاطر دوست رکھیں اور میری خاطر انکا احترام کریں، میں نے خدا کے حکم کے علاوہ علی علیہ السلام کے بارے میں تمہیں کوئی چیز نہیں بتائی۔

۶۲۷۔ علی بن حسین علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی اور جدِّ امجد امیر المؤمنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا نے میری اطاعت کو تم پر واجب کیا ہے اور میری نافرمانی سے روکا ہے، اور میرے بعد علی علیہ السلام کی اطاعت کو بھی تم پر واجب کیا ہے اور ان کی نافرمانی سے روکا ہے۔

وہ میرے بعد میرے وارث اور وصی ہیں اور وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں ان سے دوستی ایمان کی علامت ہے اور ان سے دشمنی کفر کی علامت ہے انہیں دوست رکھنے والے میرے دوست اور انہیں دشمن رکھنے والے میرے دشمن ہیں وہ ان کے سرور ہیں جن کا میں سرور ہوں اور میں ہر مسلمان مرد اور عورت کا سَرُوَر ہوں میں اور وہ اس اُمت کے دو باپ ہیں۔

۶۲۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: خداوند نے جس طرح میری اطاعت کو تم پر واجب کیا ہے، علی علیہ السلام کی اطاعت کو بھی تم پر واجب کیا ہے اور جس طرح تمہیں میری نافرمانی سے روکا ہے اسی طرح ان کی نافرمانی سے بھی روکا ہے۔

ان سے دوستی ایمان کی نشانی اور ان سے دشمنی کفر کی نشانی ہے میں اور وہ اس امت کے دو باپ ہیں۔

۶۲۹۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی اطاعت میری اطاعت اوران کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔

۶۳۰۔ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی ہے۔اور جس نے علیؑ کی پیروی کی اس نے میری پیروی کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۳۱۔اصبغ کہتے ہیں: میں نے سلمان فارسی سے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا، اس نے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: تمہیں علی بن ابی طالب علیہ السلام مبارک ہوں اس لیے کہ وہ تمہارے سرپرست ہیں پس انہیں دوست رکھیں، وہ تمہارے رہبر ہیں اس لیے ان کی پیروی کریں، وہ تمہارے عالم ہیں ان کا احترام کریں وہ تمہیں بہشت کی رہنمائی کریں گے پس ان کی تعظیم کریں اور جس وقت تمہیں پکاریں، لبیک کہیں اور جس وقت وہ تمہیں حکم دیں اُن کی اطاعت کریں، انہیں میری دوستی کی خاطر دوست رکھیں اور میرے احترام کی خاطر ان کا احترام کریں، میں نے خدا کے فرمان کے علاوہ علی علیہ السلام کے بارے میں تمہیں کوئی چیز نہیں بتائی۔

۶۳۲۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام ایک بہترین فرد ہیں جنہیں میں اپنے بعد جانشین منتخب کرر ہا ہوں، جس نے ان کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۳۳۔ثمالی نے علیؑ بن حسینؑ سے حضرتؑ نے اپنے والد اور جد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: خداوند نے میری اطاعت کو تم پر واجب کیا ہے اور میری نافرمانی سے روکا ہے اور تم پر

میرے حکم کی پیروی کرنا لازم قرار دیا ہے اور جو کچھ میری اطاعت کے بارے میں تم پر لازم ہے علیؑ کی اطاعت کے بارے میں بھی تم پر واجب کیا ہے اور جس چیز میں میری نافرمانی سے روکا ہے اسی چیز کے بارے میں علی علیہ السلام کی نافرمانی سے بھی روکا ہے۔

۶۳۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: خداوند نے علی علیہ السلام کی اطاعت کو میرے بعد تم پر واجب کیا ہے اور تمہیں ان کی نافرمانی سے روکا ہے جس طرح میری نافرمانی سے روکا ہے علی علیہ السلام سے دوستی ایمان ہے اور اُن سے دشمنی کفر ہے۔ میں اور وہ اس امت کے دو باپ ہیں۔

۶۳۵۔ معمّر بن خلاد کہتے ہیں: ایک فارسی زبان شخص نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا: آیا آپ کی اطاعت کرنا واجب ہے؟ فرمایا: جی ہاں' پوچھا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی اطاعت کی طرح؟ فرمایا: جی ہاں۔

۶۳۶۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت میرے نزدیک محبوب تر ہے کہ میں ان کے صلب سے پیدا ہوا ہوں، اس لیے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت مجھ پر واجب ہے چونکہ میری ان سے ولادت بھی ایک فضیلت ہے۔

۶۳۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! تم میری امت کے حاکم ہو اور میرے بعد تم ان پر حجّتِ خدا ہو۔ تمہارا کلام میرا کلام، تمہارا فرمان میرا فرمان، تمہاری نہی میری نہی، تمہارا لشکر میرا لشکر ہے اور میرا لشکر خدا کا لشکر ہے'' اور جس شخص نے خدا اور رسولؐ اور ایمانداروں کو اپنا سرپرست بنایا تو اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا ہی کا لشکر غالب رہتا ہے۔''

١٣١ ـ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ

٦٣٨ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ.(١)

٦٣٩ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَتٰى سُمِّيَ عَلِيٌّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَنْكَرُوْا فَضْلَه، سُمِّيَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ، فَقَوْلُهُ تَعَالٰى :"وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ قَالُوْا بَلٰى" فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ :بَلٰى فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَا رَبُّكُمْ وَمُحَمَّدٌ نَبِيُّكُمْ وَعَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ وَأَمِيرُكُم.(٢)

٦٤٠ ـ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا اُسْرِيَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ كُنْتُ مِنْ رَبِّيْ كَقَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى، فَأَوْحٰى إِلَيَّ رَبِّيْ مَا أَوْحٰى ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِقْرَأْ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَمَا سَمَّيْتُ بِهٰذَا أَحَدًا قَبْلَهُ وَلَا اُسَمِّيْ بِهٰذَا أَحَدًا بَعْدَهُ.(٣)

٦٤١ ـ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ :لَمَّا نَزَلَتِ الْوِلَايَةُ وَكَانَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِغَدِيرِ خُمٍّ :سَلِّمُوْا عَلٰى عَلِيٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَا :مِنَ اللّٰهِ أَوْ مِنْ رَسُوْلِهِ؟ فَقَالَ لَهُمَا :نَعَمْ حَقًّا مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ رَسُوْلِهِ إِنَّهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ، يُقْعِدُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ، فَيُدْخِلُ أَوْلِيَاءَهُ الْجَنَّةَ، وَيُدْخِلُ أَعْدَاءَهُ النَّارَ....(٤)

---

١ ـ احقاق الحق ١٥ / ٢٢٢

٢ ـ غاية المرام / ٨٧، رواه في البحار ٤٠/٧٧، اثبات الهداة ٢ / ٢٩١ واحقاق الحق ٢٧٥/٤ باختلاف في موارد

٣ ـ امالي الطوسي ١ / ٣٠

٤ ـ البحار ١٦٩/٣٦

۶۴۲۔ وَبِإِسْنَادٍ مَرْفُوعٍ إِلٰى برِيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُسَلِّمُوا عَلٰى عَلِيٍّ عَلَيهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ امِنَ اللّٰهِ أَمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :بَلْ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ رَسُوْلِهِ.(۱)

۶۴۳۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ! أَنْتَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَإِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ، أَنْتَ سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ، وَوَارِثُ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ، وَخَلِيفَةُ خَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ، يَاعَلِيُّ !أَنْتَ مَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ، يَاعَلِيُّ أَنْتَ الْحُجَّةُ بَعْدِيْ عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام امیر المومنین ہیں

۶۳۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام امیر المومنین ہیں۔

۶۳۹۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ یہ جانتے کہ علی علیہ السلام کو کس وقت امیر المومنینؑ پکارا گیا تو ان کی فضیلت کا انکار نہ کرتے وہ اس وقت امیر المومنینؑ پکارے گئے کہ آدمؑ روح اور جسم کے درمیان تھا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہوا ''جب تمہارے پروردگار نے آدمؑ کی پشتوں سے نکال کر انکی اولاد سے خود ان کے مقابلے میں اقرار کرالیا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ تو سب کے سب

۱۔ خصائص الائمة علیهم السلام / ۶۷، الیقین / ۲۰۷ باختلاف یسیر، البحار ۳۱۱/۳۷ باختلاف فی موارد

۲۔ اثبات الهداة ۲۴۱/۲

بولے ہاں'' پس ملائکہ نے بھی کہا ہاں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تمہارا پروردگار ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے پیغمبر اور علی علیہ السلام تمہارے امیر اور سرپرست ہیں۔

۶۴۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس رات کو مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو اس وقت میرے اور خدا کے درمیان کمان کی دونوں طرف جتنا ہی فاصلہ تھا یا اس سے بھی کمتر، پس خداوند کو مجھے جو وحی کرنی تھی وحی کی اور فرمایا: اے محمدؐ! علی بن ابی طالب علیہ السلام کو امیر المومنین علیہ السلام کے نام سے پکارو، میں نے ان سے پہلے کسی کو بھی اس نام سے نہیں پکارا اور اس کے بعد بھی کسی کو اس نام سے نہیں پکاروں گا۔

۶۴۱۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس وقت آسمان سے علی علیہ السلام کی ولایت نازل ہوئی، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر میں لوگوں سے فرمایا: علی علیہ السلام کو امیر المومنین کے عنوان سے سلام کریں۔ ان دونوں نے کہا: خدا کی طرف سے یا اس کے پیغمبر کی طرف سے؟ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: ہاں، خدا کی طرف سے اور اس کے پیغمبر کی طرف سے'' وہ پرہیزگاروں کے امیر المومنین اور پیشوا اور سفید چہروں کے رہبر ہیں۔

قیامت کے دن خدا انہیں پلِ صراط پر بٹھائے گا، اور وہ اپنے دوستوں کو بہشت میں اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں بھیجیں گے۔

۶۴۲۔ بریدہ اسلمی سے مرفوعہ صورت میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: علی علیہ السلام کو امیر المومنین کے عنوان سے سلام کریں۔ عمر بن خطاب نے کہا: جی نہیں خدا کی طرف سے امیر المومنین کہہ کر سلام کریں یا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے؟ پیغمبرؐ نے فرمایا: خدا کی طرف سے بھی اور رسولِ خدا کی طرف سے بھی امیر المومنین کہہ کر سلام کریں۔

۶۴۳۔ جعفر بن محمد نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی ؑ تم پرہیزگاروں کے امیر المؤمنین اور پیشوا ، اوصیا کے سرور ، انبیاء کے علم کے وارث اور رسولوں کے بہترین جانشین ہو۔ یا علی علیہ السلام! تم میرے بعد ان لوگوں پر خدا کی حجّت ہو گے۔

☆☆☆

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فِيْ وِلاَيَةِ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلاَمُ

۱۳۲ ـ وِلاَيَةُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلاَمُ

۶۴۴ ـ عَنِ الْحَافِظِ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالى :عَمَّ يَتَسَائَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ بِاِسْنَادِهِ إِلَى السديِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَهُ قَالَ :وِلاَيَةُ عَلِيٍّ يَتَسَاءَلُونَ عَنهَا فِيْ قُبُورِهِمْ فَلاَ يَبْقَى مَيِّتٌ فِيْ شَرْقٍ وَلاَ فِيْ غَرْبٍ وَلاَ فِيْ بَرٍّ وَلاَ فِيْ بَحْرٍ إِلَّا وَمُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ يَسْأَلاَنِهِ عَنْ وِلاَيَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ الْمَوْتِ يَقُوْلاَنِ لِلْمَيِّتِ :مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ وَمَنْ إِمَامُكَ؟(۱)

۶۴۵ ـ أَبُوْ بَصِيْرٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلاَمُ قَوْلُهُ تَعالى :وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فِيْ وَلاَيَةِ عَلِيٍّ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ.(۲)

۶۴۶ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ عَبْدِالرَّحمٰنِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ :مَعَاشِرَ أَصْحَابِيْ إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ جَلاَلُهُ يَأْمُرُكُمْ بِوَلاَيَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلاَمُ وَالْإِقْتِدَاءِ بِهِ، فَهُوَ وَلِيُّكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْ بَعْدِيْ،لاَ تُخَالِفُوْهُ فَتَكْفُرُوْا وَلاَ تُفَارِقُوْهُ فَتَضِلُّوْا، إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ جَلاَلُهُ جَعَلَ عَلِيًّا عَلَمًا بَيْنَ الْإِيْمَانِ وَالنِّفَاقِ، فَمَنْ أَحَبَّهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ أَبْغَضَهُ كَانَ مُنَافِقًا، إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ جَلاَلُهُ جَعَلَ عَلِيًّا وَصِيِّيْ وَمَنَارَ الْهُدٰى

---

۱ ـ احقاق الحق ۳/۴۸۵ ۲ ـ مناقب آل ابيطالب ۳/۱۰۶، البحار ۲۳/۳۰۳ باختلاف يسير

بَعْدِیْ، فَهُوَ مَوْضِعُ سِرِّیْ وَعَیْبَةُ عِلْمِیْ وَخَلِیْفَتِیْ فِیْ أَهْلِیْ، إِلَی اللّٰهِ أَشْکُوْ ظَالِمِیْهِ مِنْ أُمَّتِیْ.(۱)

۶۴۷ ـ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :وِلَایَةُ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ وِلَایَةُ اللّٰهِ وَحُبُّهُ عِبَادَةُ اللّٰهِ وَاتِّبَاعُهُ فَرِیْضَةُ اللّٰهِ، وَأَوْلِیَاؤُهُ أَوْلِیَاءُ اللّٰهِ وَأَعْدَاءُهُ أَعْدَاءُ اللّٰهِ وَحَرْبُهُ حَرْبُ اللّٰهِ وَسِلْمُهُ سِلْمُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.(۲)

۶۴۸ ـ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أُوْحِیَ إِلَیَّ :مَنْ آمَنَ بِیْ وَبِوِلَایَةِ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ؛ فَهُوَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ، فَمَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِیْ وَمَنْ تَوَلَّانِیْ فَقَدْ تَوَلَّی اللّٰهَ.(۳)

۶۴۹ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ یَرْکَبَ سَفِیْنَةَ النَّجَاةِ، وَ یَتَمَسَّکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَی وَیَعْتَصِمَ بِحَبْلِ اللّٰهِ الْمَتِیْنِ؛ فَلْیُوَالِ عَلِیًّا وَلْیُعَادِ عَدُوَّهُ، وَلْیَأْتَمَّ بِالْأَئِمَّةِ الْهُدَاةِ مِنْ وُلْدِهِ فَإِنَّهُمْ خُلَفَائِیْ وَأَوْصِیَائِیْ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَی الْخَلْقِ بَعْدِیْ، وَسَادَةُ أُمَّتِیْ، وَقَادَةُ الْأَتْقِیَاءِ إِلَی الْجَنَّةِ، حِزْبُهُمْ حِزْبِیْ، وَحِزْبِیْ حِزْبُ اللّٰهِ وَحِزْبُ أَعْدَائِهِمْ حِزْبُ الشَّیْطَانِ.(۴)

۶۵۰ ـ رُوِیَ بِسَنَدٍ یَرْفَعُهُ إِلَی عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ

۱ـ امالی الصدوق / ۲۳۴، اثبات الهداة ۲ / ۵۸

۲ـ روضة الواعظین ۱ / ۱۰۱، البحار ۳۸ / ۳۱، اثبات الهداة ۲ / ۵۱ باختلاف یسیر

۳ـ احقاق الحق ۶ / ۴۳۷

۴ـ اثبات الهداة / ۴۸۳، البحار ۲۳ / ۱۴۴ باختلاف فی موارد

وَسَلَّمَ قَالَ :أُوْصِی مَنْ آمَنَ بِیْ وَصَدَّقَنِیْ مِنْ جَمِیْعِ النَّاسِ بِوِلَایَةِ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ، مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِیْ، وَمَنْ تَوَلَّانِیْ فَقَدْ تَوَلَّی اللّٰهَ، وَمَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِیْ، وَمَنْ أَحَبَّنِیْ فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِیْ،وَمَنْ أَبْغَضَنِیْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ.(۱)

۶۵۱ ـ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَرَادَ أَنْ یَحْیٰی حَیَاتِیْ وَیَمُوْتَ مَمَاتِیْ وَیَسْکُنَ جَنَّةَ الْخُلْدِ الَّتِیْ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ؛ فَلْیَتَوَلَّ عَلِیَّ بْنَ أَبِیْ طَالِبٍ فَإِنَّهُ لَنْ یُخْرِجَکُمْ مِنْ هُدًی وَلَنْ یُدْخِلَکُمْ فِیْ ضَلَالَةٍ.(۲)

۶۵۲ ـ (فِیْ حَدِیْثٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :) أَیُّهَا النَّاسُ هٰذَا عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ کَنْزُ اللّٰهِ،مَنْ أَحَبَّهُ وَتَوَلَّاهُ الْیَوْمَ وَبَعْدَ الْیَوْمِ فَقَدْ أَوْفٰی بِمَا عَاهَدَ عَلَیْهِ اللّٰهَ، وَأَدّٰی مَا وَجَبَ عَلَیْهِ، وَمَنْ عَادَاهُ الْیَوْمَ وَمَا بَعْدَ الْیَوْمِ جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ أَعْمٰی وَأَصَمَّ لَا حُجَّةَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ.(۳)

۶۵۳ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ :قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :حُرِّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ آمَنَ بِیْ وَأَحَبَّ عَلِیًّا وَتَوَلَّاهُ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَارَی عَلِیًّا وَنَاوَأَهُ .عَلِیٌّ مِنِّیْ کَجِلْدَةِ مَا بَیْنَ الْعَیْنَیْنِ وَالْحَاجِبِ.(۴)

۶۵۴ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ آمَنَ بِیْ وَبِنَبِیِّیْ وَبِوَلِیِّیْ؛ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ عَلٰی مَا کَانَ.(۵)

---

۱ ـ احقاق الحق ۶/۴۳۵

۲ ـ احقاق الحق ۵/۱۰۷، المستدرک للحاکم ۳/۱۲۸ باختلاف یسیر

۳ ـ غایة المرام / ۳۲۱ ۴ ـ أمالی الطوسی ۱/۳۰۱

۵ ـ فرائدالسمطین ۱/۳۰۶

۶۵۵ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِيذَرٍّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْيىٰ حَيَاتِي وَيَمُوتَ مَمَاتِي وَيَسْكُنَ جَنَّةَ عَدْنٍ الَّتِي غَرَسَهَا رَبِّي؛ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيّاً بَعْدِي وَلْيُوَالِ وَلِيَّهُ وَلْيَقْتَدِ بِالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ، فَإِنَّهُمْ عِتْرَتِي خَلَقَهُمُ اللّٰهُ مِنْ لَحْمِي وَدَمِي، وَإِيَّاهُمْ فَهْمِي وَعِلْمِي، وَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِينَ بِفَضْلِهِمْ مِنْ أُمَّتِي لَا أَنَالَهُمُ اللّٰهُ شَفَاعَتِي.(۱)

۶۵۶ ـ (فِي حَدِيثٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ أَرَادَ مِنْكُمُ النَّجَاةَ بَعْدِي؛ فَلْيَتَمَسَّكْ بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّهُ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ وَالْفَارُوقُ الْأَعْظَمُ، وَهُوَ إِمَامُ كُلِّ مُسْلِمٍ بَعْدِي.(۲)

۶۵۷ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجُوزَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالرِّيحِ الْعَاصِفِ وَيَلِجَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ؛ فَلْيَتَوَلَّ وَلِيِّي وَوَصِيِّي وَصَاحِبِي وَخَلِيفَتِي عَلَى أَهْلِي وَأُمَّتِي عَلِيَّ بْنَ أَبِيطَالِبٍ،وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلِجَ النَّارَ؛ فَلْيَتْرُكْ وِلَايَتَهُ، فَوَعِزَّةِ رَبِّي وَجَلَالِهِ وَإِنَّهُ الْبَابُ اللّٰهِ الَّذِي لَايُؤْتَى إِلَّامِنْهُ، إِنَّهُ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ وَإِنَّهُ الَّذِي يَسْأَلُ اللّٰهُ عَنْ وِلَايَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۳)

۶۵۸ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :وِلَايَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكْتُوبَةٌ فِي جَمِيعِ صُحُفِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَنْ يَبْعَثَ اللّٰهُ رَسُولاً إِلَّا بِنُبُوَّةِ

---

۱ ـ امالی الطوسی ۱۹۱۳۲   ۲ ـ اثبات الهداة ۲۸۸/۲

۳ ـ البحار ۹۷/۳۸، اثبات الهداة ۵۷/۲ باختلاف یسیر

مُحَمَّدٍصَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ وَوَصِيَّةِ عَلِيّ عَلَيهِ السَّلاَمُ.(١)

٦٥٩ ـ عَنِ الأَصبَغِ بنِ نَبَاتَةَ قَالَ :قَالَ أَمِيرُ المُؤمِنِينَ عَلَيهِ السَّلاَمُ فِي بَعضِ خُطَبِهِ :أَيُّهَا النَّاسُ أَنَاإِمَامُ البَرِيَّةِ وَوَصِيُّ خَيرِ الخَلِيقَةِ وَأَبُو العِترَةِ الطَّاهِرَةِ الهَادِيَةِ، أَنَا أَخُو رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ وَوَصِيُّهُ وَوَلِيُّهُ وَصَفِيُّهُ وَحَبِيبُهُ، أَنَا أَمِيرُالمُؤمِنِينَ وَقَائِدُ الغُرِّ المُحَجَّلِينَ وَسَيِّدُ الوَصِيِّينَ،حَربِي حَربُ اللّهِ وَسِلمِي سِلمُ اللّهِ وَطَاعَتِي طَاعَةُ اللّهِ وَوِلاَيَتِي وِلاَيَةُ اللّهِ وَأَتبَاعِي أَولِيَاءُ اللّهِ وَأَنصَارِي أَنصَارُ اللّهِ.(٢)

٦٦٠ ـ بِالإِسنَادِ عَن عَلِيّ عَلَيهِ السَّلاَمُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَن تَوَلَّى عَلِيّاًعَلَيهِ السَّلاَمُ، فَقَد تَوَلاَّنِي،وَمَن تَوَلاَّنِي؛ فَقَد تَوَلَّى اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ.(٣)

٦٦١ ـ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :مَن كُنتُ وَلِيَّهُ فَإِنَّ عَلِيّاً وَلِيُّهُ.(٤)

٦٦٢ ـ عَن زَيدِ بنِ اَرقَمَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :أَلاَ إِنَّ اللّهَ وَلِيِّي، وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤمِنٍ.مَن كُنتُ مَولاَهُ فَعَلِيٌّ مَولاَهُ.(٥)

٦٦٣ ـ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَولَى النَّاسِ بِهِم بَعدَ رَسُولِ اللّهِ.(٦)

---

١ ـ البحار ٣٨/ ٢٦، الكافي ١/ ٤٣٣

٢ ـ ينابيع المودة / ٨١، احقاق الحق ٤/ ١٠١

٣ ـ امالي الطوسي ١/ ٣٤٥، البحار ٣٨/ ٣١

٤ ـ احقاق الحق ٦/ ٤٢١

٥ ـ احقاق الحق ٦/ ٢٣٣، عبقات الانوار ١٩٤/ ٢

٦ ـ احقاق الحق ٥/ ١٢٣

۶۶۴ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :اَللّٰهُمَّ اِمَنْ آمَنَ بِيَ وَصَدَّقَنِي، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّ وِلَايَتَهُ وِلَايَتِي، وَوِلَايَتِي وِلَايَةُ اللّٰهِ.(۱)

۶۶۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ يَعْلَى قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَقُولُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ يَا عَلِيُّ !أَنْتَ وَلِيُّ النَّاسِ بَعْدِي فَمَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِي.(۲)

۶۶۶ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :قَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ :لَوِ اجْتَمَعَ النَّاسُ كُلُّهُمْ عَلَى وِلَايَةِ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ؛ مَا خَلَقْتُ النَّارَ.(۳)

۶۶۷ ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُجَاوِرَ الْخَلِيلَ فِي دَارِهِ وَيَأْمَنَ حَرَّ نَارِهِ، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيطَالِبٍ.(۴)

۶۶۸ ـ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَعَاشِرَ النَّاسِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى الَّتِي لَاانْفِصَامَ لَهَا، فَلْيَتَمَسَّكْ بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّ وِلَايَتَهُ وِلَايَتِي، وَطَاعَتَهُ طَاعَتِي.(۵)

۶۶۹ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى :بَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا

---

۱ ـ احقاق الحق ۷/ ۱۲۲

۲ ـ البحار ۳۸/ ۱۳۵، أمالي المفيد/ ۶۶

۳ ـ امالی الصدوق / ۵۲۳

۴ ـ امالی الطوسی ۱/ ۲۰۱

۵ ـ غاية المرام/ ۱۸۵

أنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ قالَ :بِوِلايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلامُ.(١)

٦٧٠ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَرادَ مِنْكُمُ النَّجاةَ بَعْدِي وَالسَّلامَةَ مِنَ الْفِتَنِ؛ فَلْيَسْتَمْسِكْ بِوِلايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ فَإِنَّهُ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ، وَالْفارُوقُ الْأَعْظَمُ، وَهُوَ إِمامُ كُلِّ مُسْلِمٍ بَعْدِي، مَنِ اقْتَدَى بِهِ فِي الدُّنْيا؛ وَرَدَ عَلَيَّ حَوْضِي وَمَنْ خالَفَهُ لَمْ يَرَهُ وَلَمْ يَرَنِي، فَاخْتَلَجَ دُونِي، وَأُخِذَ ذاتَ الشِّمالِ إِلَى النّارِ.(٢)

٦٧١ ـ عَنِ ابْنِ ظَرِيفٍ قالَ :قالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلامُ :قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلا إِنَّ جَبْرَئِيلَ عَلَيهِ السَّلامُ أَتانِي فَقالَ :يا مُحَمَّدُ إِرَبُّكَ يَأْمُرُكَ بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ وَيَأْمُرُكَ بِوِلايَتِهِ.(٣)

٦٧٢ ـ عَنْ جابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلامُ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :التّارِكُونَ وِلايَةَ عَلِيٍّ، الْمُنْكِرُونَ لِفَضْلِهِ، الْمُظاهِرُونَ أَعْداءَهُ، خارِجُونَ مِنَ (عَنِ ـن البحار) الْأِسْلامِ مَنْ ماتَ مِنْهُمْ عَلَى ذٰلِكَ.(٤)

٦٧٣ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ وَقالَ :هٰذا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَأَنا وَلِيُّهُ.(٥)

٦٧٤ ـ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ.(٦)

---

١ ـ اثبات الهداة ٢/٨

٢ ـ احقاق الحق ٤/ ٣٣١، اثبات الهداة ٢/ ٢٧٧ باختلاف

٣ ـ البحار ٣٩/ ٢٧٣

٤ ـ المحاسن/ ١٨٦، البحار ٢٧/ ١٣٣

٥ ـ احقاق الحق ١٥/ ١١٣

٦ ـ احقاق الحق ١٥/ ١٢١

٦٧٥ ـ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَأَبِيذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالاَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ؛فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ، وَمَنْ كُنْتُ إِمَامَهُ؛ فَعَلِيٌّ إِمَامُهُ.(١)

٦٧٦ ـ(فِيْ حَدِيْثٍ) ... ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ رَاضِيًا بِاللّٰهِ وبِوِلاَيَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ؛ فَقَدْ أَمِنَ خَوْفَ اللّٰهِ وَعِقَابَهُ.(٢)

٦٧٧ ـ بِالْإِسْنَادِ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلاَمُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ :مَعَاشِرَ أُصْحَابِيْ إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ جَلاَلُهُ يَأْمُرُكُمْ بِوِلاَيَةِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيطَالِبٍ وَالْإِقْتِدَاءِ بِهِ فَهُوَ وَلِيُّكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْ بَعْدِيْ، لاَ تُخَالِفُوْهُ فَتَكْفُرُوْا وَلاَ تُفَارِقُوْهُ فَتَضِلُّوْا.(٣)

٦٧٨ ـ عَنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلاَمُ قَالَ :إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى جَعَلَ عَلِيًّا عَلَمًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ لَيْسَ بَيْنَهُمْ عَلَمٌ غَيْرُهُ، فَمَنْ أَقَرَّ بِوِلاَيَتِهِ؛ كَانَ مُؤْمِنًا، وَمَنْ جَحَدَهُ؛ كَانَ كَافِرًا، وَمَنْ جَهِلَهُ؛ كَانَ ضَالًّا، وَمَنْ نَصَبَ مَعَهُ؛ كَانَ مُشْرِكًا، وَمَنْ جَاءَ بِوِلاَيَتِهِ؛ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ أَنْكَرَهَا؛ دَخَلَ النَّارَ.(٤)

٦٧٩ ـ قَوْلُهُ تَعَالَى :إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلاَمُ: دَعَاكُمْ إِلَى وِلاَيَةِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلاَمُ.(٥)

٦٨٠ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ صَبَاحِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلاَمُ قَالَ :عُرِجَ

١ـ احقاق الحق ٦/ ٣٧٧ ٢ ـ أمالى الطوسى ١/ ٢٨٩

٣ـ غاية المرام/ ٢٠٣

٤ـ أمالى الطوسى ٢/ ٢٣، بحار الأنوار ١١٧ / ٣٨

٥ـ البحار ٣٦/ ١٨٦

بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ مِائَةً وَعِشْرِينَ مَرَّةً مَا مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَقَدْ أَوْصَى اللّٰهُ (فيها، خ - ل) النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَوْصَاهُ بِالْفَرَائِضِ.(۱)

۶۸۱ ـ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَحْيَى حَيَاتِي وَيَمُوتَ مَوْتِي وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي؛ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيًّا بَعْدِي، فَإِنَّهُ لَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ هُدًى وَلَنْ يُدْخِلَكُمْ فِي رَدًى.(۲)

۶۸۲ ـ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلَامُ: وِلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ الْحَبْلُ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَاتَفَرَّقُوا فَمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ؛ كَانَ مُؤْمِناً، وَمَنْ تَرَكَهُ خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ.(۳)

۶۸۳ ـ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ وَلَقِيَ اللّٰهَ جَاحِدًا لِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ لَقِيَهُ وَهُوَ غَضْبَانُ عَلَيْهِ سَاخِطٌ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ أَعْمَالِهِ شَيْئًا.(۴)

۶۸۴ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ بَعْدِي.(۵)

۶۸۵ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، وَعَلِيٌّ أَوْلَى بِهِ مِنْ بَعْدِي....(۶)

---

۱. بصائر الدرجات / ۷۹ ۲ـ امالى الطوسى ۲/ ۱۰۷
۳ـ البحار ۳۶/ ۱۸ ۴ـ المسترشد / ۵۸۹
۵ـ اثبات الهداة ۲/ ۲۷۷ ۶ـ اثبات الهداة ۲/ ۶

۶۸۶ ـ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَمَّارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّم قَالَ :أُوْصِي مَنْ آمَنَ بِيَ وَصَدَّقَنِي مِنْ جَمِيعِ النَّاسِ بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ :مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي وَمَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللّٰهَ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.(۱)

۶۸۷ ـ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنْتُ نَبِيَّهُ؛ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ.(۲)

۶۸۸ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ؛ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ.(۳)

۶۸۹ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ، (مِنْ بَعْدِي ن امالی.)(۴)

۶۹۰ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى الَّتِي لَا انْفِصَامَ لَهَا؛فَلْيَتَمَسَّكْ بِوِلَايَةِ أَخِي وَوَصِيِّي عَلِيِّ بْنِ أَبِيطَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ لَايَهْلِكُ مَنْ أَحَبَّهُ وَتَوَلَّاهُ وَلَايَنْجُو مَنْ أَبْغَضَهُ وَعَادَاهُ.(۵)

۶۹۱ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ.(۶)

۶۹۲ ـ فِي حَدِيثٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلَامُ :أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَا يَثْبُتُ عَلَى وِلَايَةِ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلام إِلَّا الْمُتَّقُونَ.(۷)

۱ ـ مناقب علی بن ابیطالب / ۲۳۱ ۲ ـ احقاق الحق ۶ / ۳۸۰

۳ ـ احقاق الحق ۶ / ۳۸۱ ۴ ـ احقاق الحق ۱۵ / ۹۲، امالی الصدوق / ۱۲

۵ ـ اثبات الهداة ۲ / ۳۹ ۶ ـ احقاق الحق ۱۵ / ۸۸

۷ ـ تفسیر العیاشی ۱ / ۱۰۰، تفسیر نور الثقلین ۱ / ۲۰۳

۶۹۳ ـ فِیْ حَدِیْثٍ، عَنْ أَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَیهِ السَّلاَمُ ...إِنَّ الْجَاحِدَ لِوِلاَیَةِ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلاَمُ کَعَابِدِ وَثَنٍ.(۱)

۶۹۴ ـ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :یَا عَلِیُّ اِمَا عُرِفَ اللّٰهُ إِلاّ بِیْ ثُمَّ بِکَ، مَنْ جَحَدَ وِلاَیَتَکَ جَحَدَاللّٰهَ رُبُوْبِیَّتَهُ.(۲)

۶۹۵ ـ عَنْ صَالِحِ بْنِ مِیْثَمَ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَهُوَ جَاحِدٌ وِلاَیَةَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیهِ السَّلاَمُ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَعَلَیْهِ غَضْبَانُ لاَ یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ شَیْئًا مِنْ اَعْمَالِهِ، فَیُوَکِّلُ بِهِ سَبْعُوْنَ مَلَکًا یَتْفُلُوْنَ فِیْ وَجْهِهِ،وَیَحْشُرُهُ اللّٰهُ اَسْوَدَ الْوَجْهِ اَزْرَقَ الْعَیْنِ....(۳)

تیسری فصل

حضرت علی علیہ السلام کی ولایت

۶۴۴ ـ حافظ نے کلام الٰہی کے بارے میں "یہ لوگ آپس میں کس چیز کا حال پوچھتے ہیں؟

۱ ـ الإختصاص / ۲۹۷

۲ ـ سلیم بن قیس الکوفی / ۲۴۴

۳ ـ البحار / ۳۹/ ۲۹۳ و ۲۹۴، الطرائف / ۱۵۶

ایک بڑی خبر کا حال' سدی سے نقل کیا اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: اس کلام الٰہی سے مراد علی علیہ السلام کی ولایت ہے جس کے بارے میں قبر میں لوگوں سے سوال کیا جائے گا مشرق و مغرب میں، خُشکی و دریا میں کوئی ایسا مردہ نہیں جس سے منکر اور نکیر علی علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں سوال نہ کریں اور اس مردہ سے کہیں گے تیرا پروردگار کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرا پیغمبر کون ہے اور تیرا امام کون ہے؟

۶۴۵۔ ابو بصیر نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: ارشادِ باری تعالیٰ ہوا ''جس نے خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی حقیقت میں اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی ہے'' یہ آیت علی علیہ السلام کی ولایت اور ان کے بعد ائمہ علیہم السلام کی ولایت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۶۴۶۔ عبدالرحمٰن بن کثیر نے اپنے والد سے' اس نے امام صادق علیہ السلام اور انہوں نے اپنے والد اور اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ ایک دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اے میرے صحابیو ! خداوند نے تمہیں علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے وہ میرے بعد تمہارے سرپرست اور پیشوا ہیں، ان کی مخالفت نہ کرو کافر ہو جاؤ گے اور ان سے جدا بھی نہ ہونا گمراہ ہو جاؤ گے، خداوند نے علی علیہ السلام کو ایمان اور نفاق کے درمیان ایک روشن اور واضح علامت قرار دیا ہے' جو انہیں دوست رکھے گا وہ مؤمن ہے اور جو انہیں دشمن رکھے گا وہ منافق ہے خداوند نے علی علیہ السلام کو میرا وصی قرار دیا ہے اور انہیں میرے بعد ہدایت کا چراغ مقرر کیا ہے، وہ میرے علم کے وارث ہیں اور میرے خاندان میں سے میرے جانشین ہوں گے اور جو لوگ میری امت میں سے ان پر ظلم کریں گے میں خدا سے ان کی شکایت کروں گا۔

۶۴۷۔ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت خدا کی ولایت ہے اوران سے دوستی خدا کی عبادت ہے اوران کی پیروی کرنا فریضۂ الٰہی ہے۔ ان کے دوست خدا کے دوست ہیں اوران کے دشمن خدا کے دشمن ہیں اوران سے جنگ خدا سے جنگ ہے اوران سے صلح خدا سے صلح ہے۔

۶۴۸۔عمّار یاسِر کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے وحی ہوئی کہ جو مجھ پر اور علی علیہ السلام کی ولایت پر ایمان لائے گا وہ بہشت میں میرے ساتھ ہوگا اس لیے جو انہیں دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا ہے۔

۶۴۹۔حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے جدِّ امجد علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی دوست رکھتا ہے کہ نجات کی کشتی پر سوار ہو اور عُروۃ الوثقیٰ کو تھامے اور خدا کی مُحکَم رسّی سے تمسّک کرے، تو اسے علی علیہ السلام کو اور ائمہ کو جو ان کی صلب سے ہیں دوست رکھنا چاہیے اوران کے دشمنوں سے دشمنی کرنی چاہیے اور یہ سب ہدایت کرنے والے ہیں ان کی اقتداء کرے، اس لیے کہ وہ میرے اوصیاء اور جانشین ہیں اور میرے بعد لوگوں پر خدا کی حُجّت ہیں۔ وہ میری امت کے بڑے ہیں اور پرہیزگاروں کو بہشت کی طرف ہدایت کرتے ہیں ان کا لشکر میرا لشکر ہے اور میرا لشکر خدا کا لشکر ہے اوران کے دشمنوں کا لشکر شیطان کا لشکر ہے۔

۶۵۰۔عمّار یاسِر سے روایت نقل ہوئی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جو مجھ پر ایمان لائے ہیں اور میرے بیانات کی تائید کی ہے میں ان تمام کو علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی سفارش کرتا ہوں جس نے انہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا ہے اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا ہے اور جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی

اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے خدا سے محبّت کی ہے جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی ہے۔

۶۵۱۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کی زندگی میری زندگی جیسی ہو اور اس کی موت میری موت کی طرح ہو اور وہ ہمیشہ بہشت میں سکونت کرے جس کا خدا نے مجھ سے وعدہ کیا تھا تو اسے چاہیے کہ علی علیہ السلام کو دوست رکھے کیونکہ علی علیہ السلام تمہیں ہدایت سے خارج نہیں کریں گے اور کسی وقت بھی گمراہی اور ضلالت میں مبتلا نہیں کریں گے۔

۶۵۲۔ ایک حدیث میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام خدا کا خزانہ ہیں جو انہیں ابھی اور آئندہ دوست رکھے گا اور ان کی ولایت کو قبول کرے تو اس نے خدا سے اپنے وعدہ کی وفا کی ہے اور اپنے واجب وظیفہ کو انجام دیا ہے اور جو انہیں ابھی اور آئندہ دشمن رکھے گا تو وہ قیامت کے دن اندھا اور بہرہ محشر کے میدان میں داخل ہوگا تو اس کے لیے خدا کے پاس کوئی دلیل اور حجّت نہیں ہوگی۔

۶۵۳۔ جابر کہتے ہیں کہ میں نے ابنِ مسعود سے سنا اس نے کہا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر ایمان لائے اور علی علیہ السلام کو دوست رکھے اور ان کی ولایت کو قبول کرے جہنّم کی آگ اس پر حرام ہے۔ خدا لعنت کرے اس پر جو علی علیہ السلام کے مقابلہ میں آ کر انؑ سے دشمنی کرتا ہے۔ علی علیہ السلام کی نسبت مجھ سے ایسی ہے جیسی آنکھ اور ابرو کے درمیان نازک کھال۔

۶۵۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ارشادِ باری تعالیٰ ہوا ہے کہ جو مجھ پر اور میرے پیغمبرؐ اور میرے ولی پر ایمان لائے گا، کوئی بھی ہو اُسے بہشت میں داخل کروں گا۔

۶۵۵۔ ابوذر کہتے ہیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو میری طرح زندگی گزارنا اور مرنا پسند

کرتا ہے اور ہمیشہ کے لیے اُس بہشت میں رہنا چاہتا ہے جو میرے پروردگار نے بنائی ہے، تو وہ میرے بعد علیؑ کی ولایت کو قبول کرے اور ان کے دوستوں کے ساتھ دوست رہے اور ان کے بعد آنے والے ائمہ علیہم السلام کی اقتدا کرے، کیونکہ وہ میری عترت ہیں اور خدا نے انہیں میرے گوشت اور خون سے خلق کیا ہے اور انہیں میرے علم اور حلم کی معرفت عطا کی ہے۔ افسوس ہے میری امّت کے ان لوگوں پر جو ان کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں، انہیں بارگاہ الٰہی میں کبھی بھی میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔

۶۵۶۔ حدیث میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: تم میں سے جو میرے بعد نجات حاصل کرنا چاہتا ہے اسے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت سے تمسّک کرنا چاہیے، اس لیے کہ وہ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم ہیں اور میرے بعد ہر مسلمان کے پیشوا ہوں گے۔

۶۵۷۔ حضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقر نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: جو تیز ہوا کی طرح صراط سے عبور کرنا پسند کرتا ہے اور بغیر حساب کے بہشت میں جانا چاہتا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ میرے خاندان اور میری امّت میں سے میرے ولی، وصی اور جانشین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو دوست رکھے، اور جو جہنّم میں جانا پسند کرتا ہے تو وہ ان کی ولایت کا منکر ہو جائے، مجھے میرے پروردگار کی عزّت اور جلال کی قسم علی علیہ السلام بابُ اللہ ہیں فقط اسی دروازے سے داخل ہو سکتے ہیں، وہ صراطِ مستقیم ہیں اور یہ وہی ہستی ہیں کہ قیامت کے دن جن کی ولایت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

۶۵۸۔ محمد بن فضیل نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: حضرت علیؑ کی ولایت پیغمبروں کے سب صحیفوں میں لکھی ہوئی ہے خداوندِ عالم نے کسی بھی پیغمبر کو حضرت محمدؐ

کی نبوّت اور حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کے علاوہ مبعوث نہیں کیا ہے۔

۶۵۹۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا: اے لوگو! میں خلقِ خدا کا پیشوا اور بہترین لوگوں کا وصی اور ہدایت کرنے والے پاک خاندان کا باپ ہوں۔ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی، وصی ، ولی اور دوست ہوں۔ میں امیر المؤمنین، سفید چہروں کا رہبر اور اوصیاء کا سرور ہوں، میرے ساتھ جنگ خدا کے ساتھ جنگ ہے اور مجھ سے صلح خدا سے صلح ہے اور میری اطاعت خدا کی اطاعت اور میری ولایت خدا کی ولایت ہے میرے پیروکار خدا کے دوست اور خدا کے مددگار ہیں۔

۶۶۰۔ حضرت علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا ہے۔

۶۶۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی علیہ السلام مولا ہیں۔

۶۶۲۔ زید بن ارقم کہتے ہیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں کہ خدا میرا سرپرست ہے اور میں ہر مؤمن کا سرپرست ہوں جس کا میں مولا ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے مولا ہیں۔

۶۶۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد علی علیہ السلام لوگوں کی نسبت مناسب ترین ہوں گے۔

۶۶۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! جو مجھ پر ایمان لایا اور میری نبوت کو تسلیم کیا اسے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کو قبول کرنا چاہیے اس لیے کہ ان کی ولایت میری ولایت ہے اور میری ولایت خدا کی ولایت ہے۔

۶۶۵۔ محمد بن سعد انصاری نے عمر بن عبداللہ بن یعلیٰ بن مرہ سے اس نے اپنے والد سے

اوراس نے اپنے جد سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: یَا عَلیؑ! تم میرے بعد لوگوں کے سرپرست ہو، جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمھاری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۶۶۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوندِ مُتعال نے فرمایا: اگر یہ سب لوگ علی علیہ السلام کی ولایت کو قبول کر لیتے تو میں دوزخ کو خلق نہ کرتا۔

۶۶۷۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: جو خلیل خدا کے گھر کے قریب رہنا پسند کرتا ہے اور دوزخ کی حرارت سے محفوظ رہنا چاہتا ہے اسے علیؑ کی ولایت کو قبول کرنا چاہیے۔

۶۶۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگوں کا گروہ: جو یہ دوست رکھتا ہے کہ مضبوط ترین کنڈے کو تھامے جو کبھی بھی نہیں ٹوٹے گا تو اُسے علی علیہ السلام کی ولایت سے تمسّک کرنا چاہیے، چونکہ ان کی ولایت میری ولایت اور ان کی اطاعت میری اطاعت ہے۔

۶۶۹۔ امام صادق علیہ السلام سے کلامِ الٰہی "اور ایمانداروں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے ان کے پروردگار کی بارگاہ میں اجرِ عظیم ہے" کے بارے میں نقل ہوا حضرتؑ نے فرمایا: یہ آیت امیر المؤمنینؑ کی ولایت بیان کر رہی ہے۔

۶۷۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: میرے بعد تم میں سے جو نجات حاصل کرنا چاہتا ہے اور فسادات سے بچا رہے، تو اسے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت سے تمسّک کرنا چاہیے کیونکہ علی علیہ السلام صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم ہیں، وہ میرے بعد ہر مسلمان کے پیشوا ہیں۔

جو اس دنیا میں ان کی پیروی کرے گا، وہ حوضِ کوثر کے کنارے مجھ سے ملے گا، اور جو ان کی مخالفت کرے گا نہ انہیں دیکھے گا اور نہ مجھے، اور اس وقت میرے سامنے اس پر لرزہ طاری ہوگا اور اسے بائیں جانب سے دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔

۶۷۱۔ ابن ظریف سے نقل ہوا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور کہا: اے محمدؐ آپ کا پروردگار آپ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام کی دوستی اور اطاعت کا حکم دے رہا ہے۔

۶۷۲۔ جابر نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنہوں نے علیؑ کی ولایت کو قبول نہیں کیا اور ان کی فضلیت کا انکار کیا اور ان کے دشمنوں کی پشت پناہی کی اگر اس حالت میں مر جائیں تو اسلام سے خارج ہیں۔

۶۷۳۔ ابن مسعود کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آنحضرتؐ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور فرما رہے تھے یہ ہر مؤمن کے ولی ہیں اور میں خود انکا ولی ہوں۔

۶۷۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام اس دنیا میں اور آخرت میں رسولِ خداؐ کے دوست ہیں۔

۶۷۵۔ سلمان فارسی اور ابوذر غفاری سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے مولا ہیں اور جس کا میں پیشوا ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے پیشوا ہیں۔

۶۷۶۔ حدیث میں نقل ہوا ہے... اس کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو خدا اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت سے راضی ہوگا وہ خوفِ خدا سے امان میں ہوگا۔

۶۷۷۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ

ایک دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اے میرے اصحاب کا گروہ! خداوند تمہیں علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور پیروی کا حکم دے رہا ہے، وہ میرے بعد تمہارے سرپرست اور پیشوا ہیں ان سے مخالفت مت کریں کافر ہو جاؤ گے، اور ان سے جدا بھی نہ ہوں گمراہ ہو جاؤ گے۔

۶۷۸۔ مفضّل نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: خداوند نے علی علیہ السلام کو اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان ایک واضح اور روشن علامت قرار دیا ہے اور ان کے علاوہ ان کے درمیان کوئی علامت ہی نہیں، جو ان کی ولایت کا اقرار کرے وہ باایمان ہے اور جو انکار کرے وہ کافر ہے، اور جس کو ان کی معرفت حاصل نہیں ہوگی وہ گمراہ ہے اور جو ان سے دشمنی کرے گا وہ مشرک ہے، اور جو ان کی ولایت کے ساتھ محشر میں داخل ہوگا وہ بہشت میں جائے گا، اور جو ان کا منکر ہوگا وہ جہنّم کی آگ میں داخل ہوگا۔

۶۷۹۔ امام باقر علیہ السلام سے کلامِ الٰہی ''جس وقت تمہیں اس کی طرف بلایا جائے گا جو تمہیں زندہ کرے گا'' کے بارے میں نقل ہوا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جس وقت تمہیں علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی طرف بلایا جائے گا۔

۶۸۰۔ صباح مُزَنی نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک سو بیس مرتبہ آسمان پر لے جایا گیا، ہر مرتبہ خداوند نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علی علیہ السلام کی ولایت اور ان کے بعد ائمہ علیہم السلام کی ولایت کی سفارش کی، اس سے قبل کہ واجبات کی سفارش کرتے۔

۶۸۱۔ زید بن ارقم سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو میری طرح زندگی گزارنا اور مرنا پسند کرتا اور چاہتا ہے کہ اس بہشت میں داخل ہو جس کا مجھ سے میرے پروردگار نے وعدہ کیا ہے تو اسے میرے بعد علی علیہ السلام کو دوست رکھنا چاہیے، اس لیے کہ وہ تمہیں ہدایت کے راستہ سے منحرف

نہیں کرے گا اور تمہیں گمراہی اور ضلالت کی طرف نہیں لے جائے گا۔

۶۸۲۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت وہی رسّی ہے کہ خداوند نے فرمایا: ''اور تم سب کے سب خدا کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں اختلاف اور پھوٹ نہ ڈالو'' جس نے یہ رسّی تھامی وہ مؤمن ہے اور جس نے اس رسّی کو چھوڑ دیا وہ ایمان سے خارج ہو گیا۔

۶۸۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کا منکر ہو اور وہ مر جائے وہ خدا سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ خدا اس پر سخت غضبناک ہوگا اور ذرّہ بھر بھی اس کے اعمال قبول نہیں کرے گا۔

۶۸۴۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: میرے بعد علی علیہ السلام ہر مؤمن اور مؤمنہ کے سرپرست ہیں۔

۶۸۵۔ امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان کے نفسوں سے زیادہ ان پر حاکم اور حقِ تصرّف رکھتا ہوں، اور میرے بعد علی علیہ السلام ہر مؤمن کے نفسوں سے زیادہ ان پر حاکم اور متصرّف ہیں۔

۶۸۶۔ عمّار بن یاسر نے اپنے والد سے اس نے اپنے جد عمّار سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان سب لوگوں کو جو مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی، علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی وصیت کر رہا ہوں اور فرمایا: جس نے انہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا، اور جو ان سے دشمنی کرے گا اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جو مجھ سے دشمنی کرے گا اس نے خدا سے دشمنی کی۔

۶۸۷۔ سَمُرہ بن جُندُب کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے سرپرست ہیں۔

۶۸۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں سرپرست ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے سرپرست ہیں۔

۶۸۹۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: [میرے بعد] علی علیہ السلام ہر مؤمن کے سرپرست ہیں۔

۶۹۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو محکم ترین دستہ کو پکڑنا پسند کرتا ہے جو کبھی ٹوٹے گا نہیں تو اسے میرے بھائی اور وصی علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کو تھامنا چاہیے، چونکہ جو بھی انہیں دوست رکھے گا اور ان کی ولایت کو قبول کرے گا وہ ہلاک نہیں ہوگا اور جو ان سے دشمنی اور بُغض رکھے گا وہ نجات نہیں پائے گا۔

۶۹۱۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ خدا کے ولی ہیں۔

۶۹۲۔ امام صادق علیہ السلام سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ: علی علیہ السلام کی ولایت کا منکر بُت پرست کی مانند ہے۔

۶۹۳۔ امام باقر علیہ السلام سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پرہیزگاروں کے علاوہ کوئی بھی علی علیہ السلام کی ولایت پر ثابت قدم نہیں رہے گا۔

۶۹۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! میرے اور تمہارے توسّل کے علاوہ خدا کی معرفت حاصل نہیں ہوگی۔ جس نے تمہاری ولایت کا انکار کیا اس نے خدا کی ربوبیت کا انکار کیا ہے۔

۶۹۵۔ صالح بن ہیثم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ اس نے کہا: میں نے ابن عباس سے سنا

اس نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: جو خدا سے ملاقات کرے اور علی علیہ السلام کی ولایت کا منکر ہو تو اس نے ایسی حالت میں خدا سے ملاقات کی ہے کہ خدا اس پر غضبناک ہے اور ذرّہ بھر بھی اس کے اعمال قبول نہیں کرے گا۔

۱۳۳۔ وِلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِصْنِیْ

۶۹۶ ـ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَيهِمُ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، عَنْ جبرئِيْلَ عَنْ مِيْكَائِيْلَ، عَنْ اِسْرَافِيْلَ، عَنِ اللَّوْحِ، عَنِ الْقَلَمِ قَالَ :يَقُوْلُ اللّٰهُ :وِلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ أَمِنَ مِنْ نَارِیْ(عَذَابِیْ خ ل.)(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی ولایت مضبوط قلعہ ہے

۶۹۶۔علی بن بلال سے اور علیؑ بن موسیٰ رضاؑ سے اور موسیٰؑ بن جعفرؑ اور جعفر بن محمدؑ اور محمدؑ بن علیؑ اور علیؑ بن حسینؑ اور حسینؑ بن علیؑ اور علی بن ابیطالب علیہم السلام سے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور جبرئیلؑ، میکائیلؑ، اسرافیلؑ، اور لَوح وقلَم سے نقل ہوا ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت میرا مضبوط قلعہ ہے اور جو میرے اس مضبوط قلعہ میں داخل ہوگا وہ میری آگ سے امان میں ہوگا۔

---

۱ ـ تفسیر نور الثقلین ۳۹/۵ ۳، جامع الأخبار ۵۲/، روضة المتقین ۲۱۲/۱۳، البحار ۲۴۳/۳۹، امالی الصدوق ۱۹۵/، احقاق الحق۷/ ۲۱۱، عیون اخبار الرضا ۱۳۶/۲، اثبات الهداة ۳۲/۲

اَلْفَصْلُ الرّابِعُ

فِیْ خِلافَتِهِ

۱۳۴ ـ نَصُّ النَّبِیِّ عَلیٰ خِلافَةِ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلامُ بَعْدَهُ

۶۹۷ ـ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلا وَأَنَّ عَلِیًّا سَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَإِمامُ الْمُتَّقِیْنَ وَخَلِیفَتِیْ عَلَی النَّاسِ أَجْمَعِیْنَ وَأَبُو الْغُرِّ الْمَیامِیْنَ طاعَتُهُ طاعَتِیْ وَمَعْرِفَتُهُ مَعْرِفَتِیْ.(۱)

۶۹۸ ـ بِالْإِسْنادِ، عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قالَ :قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَمّا عُرِجَ بِیْ إِلیٰ رَبِّیْ جَلَّ جَلالُهُ أَتانِی النِّداءُ :یا مُحَمَّدُ !قُلْتُ :لَبَّیْکَ، رَبُّ الْعَظَمَةِ لَبَّیْکَ، فَأَوْحَی اللّٰهُ تَعالیٰ إِلَیَّ یامُحَمَّدُ !فِیْمَ اخْتَصَمَ الْمَلَأُ الْأَعْلیٰ؟ قُلْتُ :إِلٰهِیْ لا عِلْمَ لِیْ، فَقالَ :یا مُحَمَّدُ !هَلَّا اتَّخَذْتَ مِنَ الْآدَمِیِّیْنَ وَزِیْرًا وَأَخًا وَوَصِیًّا مِنْ بَعْدِکَ؟ فَقُلْتُ :إِلٰهِیْ وَمَنْ أَتَّخِذُ؟ تَخَیَّرْ لِیْ أَنْتَ یا إِلٰهِیْ،فَأَوْحَی اللّٰهُ إِلَیَّ :یا مُحَمَّدُ !قَدِ اخْتَرْتُ لَکَ مِنَ الْآدَمِیِّیْنَ عَلِیَّ بْنَ أَبِیْ طالِبٍ، فَقُلْتُ :إِلٰهِی ابْنُ عَمِّیْ؟ فَأَوْحَی اللّٰهُ إِلَیَّ :یا مُحَمَّدُ !إِنَّ عَلِیًّا وارِثُکَ وَوارِثُ الْعِلْمِ مِنْ بَعْدِکَ وَصاحِبُ لِوائِکَ لِواءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیامَةِ وَصاحِبُ حَوْضِکَ، یَسْقِیْ مَنْ وَرَدَ عَلَیْهِ مِنْ مُؤْمِنِیْ أُمَّتِکَ، ثُمَّ أَوْحَی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَیَّ :یا مُحَمَّدُ !إِنِّیْ قَدْ أَقْسَمْتُ عَلیٰ نَفْسِیْ قَسَمًا حَقًّا لا یَشْرَبُ مِنْ ذٰلِکَ الْحَوْضِ مُبْغِضٌ لَکَ وَلِأَهْلِ بَیْتِکَ وَذُرِّیَّتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطّاهِرِیْنَ....(۲)

۶۹۹ ـ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثٍ قالَ :إِنَّ عَلِیَّ بْنَ أَبِیْ

---

۱ ـ أسرار الشهادة / ۲۴۱

۲ ـ کمال الدین / ۲۵۰

طَالِبِ أميرُكُمْ بَعْدِيْ وَخَلِيفَتِيْ فيكُمْ.(۱)

۷۰۰ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ وَارِثِيْ.(۲)

۷۰۱ـ عَنْ اَبِيْذَرِّ الْغِفَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَا خاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ خاتَمُ الْأَوْصِيَاءِ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.(۳)

۷۰۲ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ يَاعَلِيُّ !أَنْتَ زَوْجُ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ وَخَلِيفَةُ خَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ.(۴)

۷۰۳ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :حَدَّثَنِيْ جَبْرَئِيلُ عَنْ رَبِّ الْعِزَّةِ جَلَّ جَلَالُهُ أَنَّهُ قَالَ :مَنْ عَلِمَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِيْ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ، وَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبِ خَلِيفَتِيْ، وَأَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهِ حُجَجِيْ أُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ، وَنَجَّيْتُهُ مِنَ النَّارِ بِعَفْوِيْ، وَأَبَحْتُ لَهُ جِوَارِيْ، وَأَوْجَبْتُ لَهُ كَرَامَتِيْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْهِ نِعْمَتِيْ، وَجَعَلْتُهُ مِنْ خَاصَّتِيْ وَخَالِصَتِيْ، إِنْ نَادَانِي لَبَّيْتُهُ، وَإِنْ دَعَانِيْ أَجَبْتُهُ، وَإِنْ سَأَلَنِيْ أَعْطَيْتُهُ، وَإِنْ سَكَتَ ابْتَدَأْتُهُ، وَإِنْ أَسَاءَ رَحِمْتُهُ، وَإِنْ فَرَّ مِنِّيْ دَعَوْتُهُ، وَإِنْ رَجَعَ إِلَيَّ قَبِلْتُهُ وَإِنْ قَرَعَ بَابِيْ فَتَحْتُهُ.

وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِيْ أَوْ شَهِدَ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَشْهَدْ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ، أَوْ شَهِدَ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَشْهَدْ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبِ

۱ـ اثبات الهداة ۲/ ۲۸۵

۲ـ احقاق الحق ۱۵/ ۱۹۱

۳ـ فرائد السمطين ۱/ ۱۴۷، ينابيع المودة/ ۷۹ باختلاف يسير

۴ـ اليقين/ ۲۳۷

خَلِيفَتِي، أَوْ شَهِدَ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَشْهَدْ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهِ حُجَجِي فَقَدْ جَحَدَ نِعْمَتِي، وَصَغَّرَ عَظَمَتِي، وَكَفَرَ بِآيَاتِي وَكُتُبِي، إِنْ قَصَدَنِي حَجَبْتُهُ، وَإِنْ سَأَلَنِي حَرَمْتُهُ، وَإِنْ نَادَانِي لَمْ أَسْمَعْ نِدَاءَهُ وَإِنْ دَعَانِي لَمْ أَسْتَجِبْ دُعَاءَهُ، وَإِنْ رَجَانِي خَيَّبْتُهُ، وَذٰلِكَ جَزَاؤُهُ مِنِّي وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ.(١)

٧٠٤ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ خَيْرُ الْأَوْصِيَاءِ.(٢)

٧٠٥ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ وَصِيِّي عَلَى أَهْلِ بَيْتِي وَعَلَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي.(٣)

٧٠٦ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ خَاتَمُ الْوَصِيِّينَ.(٤)

٧٠٧ـ عَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! أَنْتَ تُبْرِئُ ذِمَّتِي وَأَنْتَ خَلِيفَتِي عَلَى أُمَّتِي.(٥)

٧٠٨ـ بِالْإِسْنَادِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! أَنْتَ وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي فَمَنْ جَحَدَ وَصِيَّتَكَ وَخِلَافَتَكَ؛ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَأَنَا خَصْمُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(٦)

٧٠٩ـ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: وَصِيِّي وَمَوْضِعُ سِرِّي وَخَيْرُ مَنْ أَتْرُكُهُ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.(٧)

١ـ كمال الدين / ٢٥٨
٢ـ إحقاق الحق ١٥ / ٢٦٣
٣ـ إحقاق الحق ١٥ / ١٧٠
٤ـ إحقاق الحق ١٥ / ١٧٣
٥ـ البحار ٣٨ / ١١٢
٦ـ حلية الأبرار ١ / ٢٣٦
٧ـ إثبات الهداة ٢ / ٢٣٢

۷۱۰ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ وَوَارِثٌ، وَإِنَّ عَلِيّاً وَصِيِّيْ وَوَارِثِيْ.(۱)

۷۱۱ ـ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ :يَا عَلِيُّ اأَنْتَ وَصِيِّيْ أَوْصَيْتُ إِلَيْكَ بِأَمْرِ رَبِّيْ، وَأَنْتَ خَلِيفَتِي اسْتَخْلَفْتُكَ بِأَمْرِ رَبِّيْ، يَا عَلِيُّ اأَنْتَ الَّذِيْ تُبَيِّنُ لِأُمَّتِيْ مَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ بَعْدِيْ وَتَقُوْمُ فِيْهِمْ مَقَامِيْ، قَوْلُكَ قَوْلِيْ وَأَمْرُكَ أَمْرِيْ وَطَاعَتُكَ طَاعَتِيْ وَطَاعَتِيْ طَاعَةُ اللّٰهِ وَمَعْصِيَتُكَ مَعْصِيَتِيْ وَمَعْصِيَتِيْ مَعْصِيَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.(۲)

۷۱۲ ـ بِالْإِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ اأَنْتَ وَصِيِّيْ وَخَلِيْفَتِيْ فَمَنْ جَحَدَ وَصِيَّتَكَ وَخِلَافَتَكَ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَأَنَا خَصْمُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۳)

۷۱۳ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ خَلِيفَةُ اللّٰهِ وَخَلِيفَتِيْ وَحُجَّةُ اللّٰهِ وَحُجَّتِيْ وَبَابُ اللّٰهِ وَبَابِيْ وَصَفِيُّ اللّٰهِ وَصَفِيِّيْ وَحَبِيبُ اللّٰهِ وَحَبِيبِيْ وَخَلِيلُ اللّٰهِ وَخَلِيلِيْ وَسَيْفُ اللّٰهِ وَسَيْفِيْ.(۴)

۷۱۴ ـ عَنِ الرِّضَا عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : اِعْلَمُوْا يَا مَعَاشِرَ النَّاسِ اأَنَّ عَلِيّاً خَلِيفَةُ اللّٰهِ.(۵)

---

۱ ـ إحقاق الحق ۴/ ۷۲، مناقب علی بن ابیطالب / ۲۰۱ باختلاف یسیر

۲ ـ الفقیه ۴/ ۱۳۲؛ اثبات الهداة ۲/ ۲۳

۳ ـ أمالی الصدوق / ۴۷

۴ ـ البحار ۲۶/ ۲۶۳

۵ ـ إثبات الهداة ۲/ ۲۳۹

٧١٥- بالإسناد عن عبدالله بن عبّاس يقول: سمعت رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم يقول: سمعت جبرئيل عليه السّلام يقول: سمعت الله جلّ جلاله يقول: عليّ بن أبي طالب خليفتي على خلقي، فمن خالفه فقد خالفني، ومن عصاه فقد عصاني.(١)

٧١٦- قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: هذا عليّ خليفتي فيكم؛ فاسمعوا له وأطيعوا.(٢)

٧١٧- بالإسناد، عن عليّ بن أبي طالب عليه السّلام قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: أخي ووصيّي وخليفتي فيكم عليّ بن أبي طالب فاسمعوا له وأطيعوه.(٣)

٧١٨- بالإسناد، قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: يا عليّ إنّ الله أمرني أن أتّخذك أخاً ووصيّاً فأنت أخي ووصيّي وخليفتي على أهلي في حياتي وبعد موتي، من تبعك فقد تبعني، ومن تخلّف عنك فقد تخلّف عنّي، ومن كفر بك فقد كفر بي، ومن ظلمك فقد ظلمني.(٤)

٧١٩- عن سلمان عن النّبيّ صلّى الله عليه وآله وسلّم قال: إنّ وصيّي وخليفتي وأخي ووزيري وخير من أخلّفه بعدي: عليّ بن أبي طالب، يؤدّي عنّي وينجز موعدي.(٥)

١- جامع الأحاديث للقمي / ٢٦٣

٢- إثبات الهداة ٢/ ٢٧٧

٣- إثبات الهُداة ٢/ ٤٣

٤- ارشاد القلوب / ٢٥٥

٥- اثبات الهداة ٢/ ٢١١

٧٢٠- عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ خَلِيْلِيْ وَوَزِيْرِيْ وَخَلِيفَتِيْ وَخَيْرَ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِيْ يَقْضِيْ دَيْنِيْ وَيُنْجِزُ مَوْعِدِيْ :عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ.(١)

٧٢١- رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ :يَا عَلِيُّ !أَنْتَ وَصِيِّيْ أَوْصَيْتُ إِلَيْكَ بِأَمْرِ رَبِّيْ، وَأَنْتَ خَلِيفَتِيْ اسْتَخْلَفْتُكَ بِأَمْرِ رَبِّيْ يَا عَلِيُّ !أَنْتَ الَّذِيْ يُبَيِّنُ لِأُمَّتِيْ مَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ بَعْدِيْ وَيَقُوْمُ فِيْهِمْ مَقَامِيْ، قَوْلُكَ قَوْلِيْ وَأَمْرُكَ أَمْرِيْ، وَطَاعَتُكَ طَاعَتِيْ وَمَعْصِيَتُكَ مَعْصِيَتِيْ وَمَعْصِيَتِيْ مَعْصِيَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.(٢)

٧٢٢- بِالْإِسْنَادِ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ !أَنْتَ وَصِيِّيْ، حَرْبُكَ حَرْبِيْ وَسِلْمُكَ سِلْمِيْ، وَأَنْتَ الْإِمَامُ وَأَبُو الْأَئِمَّةِ الْأَحَدَ عَشَرَ الَّذِيْنَ هُمُ الْمُطَهَّرُوْنَ الْمَعْصُوْمُوْنَ وَمِنْهُمُ الْمَهْدِيُّ (عج) الَّذِيْ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، فَوَيْلٌ لِمُبْغِضِيْهِمْ، يَا عَلِيُّ !لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَحَبَّكَ وَأَوْلَادَكَ فِي اللّٰهِ لَحَشَرَهُ اللّٰهُ مَعَكَ وَمَعَ أَوْلَادِكَ، وَأَنْتُمْ مَعِيَ فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى، وَأَنْتَ قَسِيْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ تُدْخِلُ مُحِبِّيْكَ الْجَنَّةَ وَمُبْغِضِيْكَ النَّارَ.(٣)

٧٢٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :قُلْنَا لِسَلْمَانَ سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَصِيُّهُ؟ فسأله فَقَالَ :يَاسَلْمَانُ !وَصِيِّيْ وَوَارِثِيْ وَمُقْضِيْ دَيْنِيْ وَمُنْجِزُ وَعْدِيْ:

١- كشف الغمة ١٥٧/١ ، البحار ١٢/٣٨ ، إثبات الهداة ٢١٢/٢ واحقاق الحق ١٩٨/١٥

٢- الوافي ٣٢٧/٢

٣- ينابيع المودة / ٨٥، احقاق الحق ٢٦٣/٤ بأدنى الاختلاف

عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ.(١)

٧٢۴ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَابِرِ الْجُعفِيّ، قَالَ :سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيّ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ :يَا عَلِيُّ اأَنْتَ أَخِيْ وَوَصِيِّيْ وَوَارِثِيْ وَخَلِيْفَتِيْ عَلٰى أُمَّتِيْ فِيْ حَيَاتِيْ وَبَعْدَ وَفَاتِيْ، مُحِبُّكَ مُحِبِّيْ وَمُبْغِضُكَ مُبْغِضِيْ، وَعَدُوُّكَ عَدُوِّيْ وَوَلِيُّكَ وَلِيِّيْ.(٢)

٧٢۵ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (فِيْ حَدِيْثٍ) قَالَ :إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أُقِيْمَ عَلِيًّا عَلَمًا وَإِمَامًا وَخَلِيْفَةً وَوَصِيًّا.(٣)

٧٢٦ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ وَخَلِيْفَتِيْ وَحُجَّةُ اللّٰهِ وَحُجَّتِيْ وَبَابُ اللّٰهِ وَبَابِيْ، وَصَفِيُّ اللّٰهِ وَصَفِيِّيْ، وَحَبِيْبُ اللّٰهِ وَحَبِيْبِيْ، وَخَلِيْلُ اللّٰهِ وَخَلِيْلِيْ، وَسَيْفُ اللّٰهِ وَسَيْفِيْ، وَهُوَ أَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَوَزِيْرِيْ وَوَصِيِّيْ، مُحِبُّهُ مُحِبِّيْ وَمُبْغِضُهُ مُبْغِضِيْ، وَوَلِيُّهُ وَلِيِّيْ، وَعَدُوُّهُ عَدُوِّيْ، وَزَوْجَتُهُ ابْنَتِيْ وَوُلْدُهُ وِلْدِيْ، وَحَرْبُهُ حَرْبِيْ، وَقَوْلُهُ قَوْلِيْ، وَأَمْرُهُ أَمْرِيْ، وَهُوَ سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَخَيْرُ أُمَّتِيْ.(۴)

٧٢٧ ـ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ اأَنْتَ وَصِيِّيْ

---

١ ـ ينابيع المودة ١/ ٢٣١

٢ ـ اثبات الهداة ٢/ ۵۵، أمالى الصدوق ١٠٨/، غاية المرام / ٦١۵

٣ ـ اثبات الهداة ١۵۵/٢

۴ ـ كنزالفوائد / ١٨۵، البحار ٢٦٣/٦٢، احقاق الحق ١٩٧/۴ باختلاف يسير، اثبات الهداة ۵٧/٢ باختلاف فى موارد

وَخَلِيفَتِي، أَمْرُكَ أَمْرِي وَنَهْيُكَ نَهْيِي،اُقْسِمُ بِالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ وَجَعَلَنِي خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، وَأَمِينُهُ عَلٰى وَحْيِهِ،وَخَلِيفَتُهُ عَلٰى عِبَادِهِ، وَأَنْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَإِمَامُ كُلِّ مُؤْمِنٍ، وَقَائِدُ كُلِّ تَقِيٍّ،وَبِوِلَايَتِكَ صَارَتْ أُمَّتِي مَرْحُومَةً، وَبِعَدَاوَتِكَ صَارَتِ الْفِرْقَةُ الْمُخَالِفَةُ مِنْهَا مَلْعُونَةً، وَأَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِي اثْنَى عَشَرَ، أَنْتَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْقَائِمُ)عج(اَلَّذِي يَفْتَحُ اللّٰهُ بِهِ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا....(۱)

۴۲۸ـ (فِي حَدِيثٍ) عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَعْلَمُ أُمَّتِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَهُوَ وَصِيِّي.(۲)

۴۲۹ـ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرٍ الصَّادِقِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ !أَنْتَ أَخِي وَوَارِثِي وَوَصِيِّي، مُحِبُّكَ مُحِبِّي، وَمُبْغِضُكَ مُبْغِضِي، يَاعَلِيُّ !أَنَا وَأَنْتَ أَبَوَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ، يَا عَلِيُّ !أَنَا وَأَنْتَ وَالْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِكَ سَادَاتٌ فِي الدُّنْيَا وَمُلُوكٌ فِي الْآخِرَةِ، مَنْ عَرَفَنَا؛ فَقَدْ عَرَفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ أَنْكَرَنَا؛ فَقَدْ أَنْكَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.(۳)

۴۳۰ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي.(۴)

۴۳۱ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ وَزِيرِي.(۵)

۴۳۲ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ :أَنْتَ أَخِي وَوَصِيِّي وَقَاضِي دَيْنِي وَخَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي.(۶)

۱ـ أسرار الشهادة / ۲۴۱
۲ـ إثبات الهداة ۲/ ۲۳۹
۳ـ ينابيع المودة / ۱۲۳
۴ـ إحقاق الحق ۱۵/ ۷۹ ۱
۵ـ إحقاق الحق ۱۵/ ۲۲۹
۶ـ إحقاق الحق ۴/ ۳۳۹

٧٣٣ ـ عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :وَصِيِّيْ عَلِيُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ.(١)

٧٣٤ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَخِیْ وَوَزِيْرِیْ وَوَصِيِّیْ فِیْ أَهْلِیْ عَلِيُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.(٢)

٧٣٥ ـ بِالْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِیْ عُمَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَهْرَانَ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ !أَنْتَ أَخِیْ وَأَنَا أَخُوْكَ، يَا عَلِيُّ !أَنْتَ مِنِّیْ وَأَنَا مِنْكَ، يَا عَلِيُّ !أَنْتَ وَصِيِّیْ وَخَلِيْفَتِیْ وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى أُمَّتِیْ، وَلَقَدْ سَعِدَ مَنْ تَوَلَّاكَ وَشَقِیَ مَنْ عَادَاكَ.(٣)

٧٣٦ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (فِیْ حَدِيْثٍ) أَنَّهُ قَالَ :يَا عِبَادَ اللّٰهِ اتَّبِعُوْا أَخِیْ وَوَصِيِّیْ عَلِيَّ بْنَ أَبِیْ طَالِبٍ بِأَمْرِ اللّٰهِ.(٤)

٧٣٧ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ !أَنْتَ خَلِيْفَتِیْ عَلٰى أُمَّتِیْ فِیْ حَيَاتِیْ وَبَعْدَ مَوْتِیْ وَأَنْتَ مِنِّیْ كَشِيْثٍ مِنْ آدَمَ وَسَامٍ مِنْ نُوْحٍ وَكَإِسْمٰعِيْلَ مِنْ إِبْرَاهِيْمَ وَكَيُوْشَعَ مِنْ مُوْسٰى وَكَشَمْعُوْنَ مِنْ عِيْسٰى، يَا عَلِيُّ !أَنْتَ وَصِيِّیْ وَوَارِثِیْ (إِلٰى أَنْ قَالَ:) يَا عَلِيُّ !أَنْتَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَإِمَامُ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ وَيَعْسُوْبُ الْمُتَّقِيْنَ....(٥)

٧٣٨ ـ (فِیْ حَدِيْثٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ اللّٰهَ رَبَّكُمْ

---

١ ـ إحقاق الحق ٤/٣٢٠ ٢ ـ أمالى الطوسى ١/٣٤٣

٣ ـ اثبات الهداة ٢/٦٢، البحار ٣٨/١٠٢ باختلاف يسير

٤ ـ إثبات الهداة ٢/١٥٢ ٥ ـ اثبات الهداة ٢/٦٣

وَمُحَمَّدًا نَبِيَّكُمْ وَعَلِيّاً هَادِيَكُمْ (إِمَامَكُمْ خ ل) وَهُوَ وَصِيِّيْ وَخَلِيفَتِيْ مِنْ بَعْدِيْ.(۱)

۷۳۹ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مُشِيْرًا إِلَيهِ وَأَخَذَ بِيَدِهِ: هٰذَا خَلِيْفَتِيْ فِيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ فَاسْمَعُوْا لَهُ وَأَطِيْعُوْا.(۲)

۷۴۰ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ وَوَارِثٌ وَإِنَّ عَلِيّاً وَصِيِّيْ وَوَارِثِيْ.(۳)

۷۴۱ـ وَمِنْ مُسْنَدِ أَحْمَدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَخْلِفُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: إِنْ تُوَلُّوْا عَلِيًّا تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَسْلُكُ بِكُمُ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ.(۴)

۷۴۲ـ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ وَصِيِّيْ وَخَلِيفَتِيْ وَخَيْرَ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِيْ يُنْجِزُ مَوْعِدِيْ وَيَقْضِيْ دَيْنِيْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ.(۵)

۷۴۳ـ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ خَيْرُ مَنْ أُخَلِّفُهُ بَعْدِيْ.(۶)

۷۴۴ـ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ خَيْرُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِيْ، مَنْ أَطَاعَهُ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ، وَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِيْ.(۷)

---

۱ ـ إثبات الهداة ۲/۴۸ ۲ ـ احقاق الحق ۴/۲۹۷

۳ ـ ذخائر العقبى ۷۱/، البحار ۳۸/۱۵۴، اثبات الهداة ۲/۲۴۶

۴ ـ إثبات الهداة ۲/۱۱۲ ۵ ـ البحار ۳۸/۱

۶ ـ كشف اليقين ۲۹۱/، البحار ۳۸/۱۱، كشف الغمة ۱/۱۵۶، إثبات الهداة ۲/۲۱۱

۷ ـ إثبات الهداة ۲/۲۱

٧٤٥ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاء وَالْأَنْصَارُ مُجْتَمِعُوْنَ :يَا عَلِيُّ إِأَنْتَ أَخِيْ وَأَنَا أَخُوْكَ، يَا عَلِيُّ إِأَنْتَ وَصِيِّيْ وَخَلِيفَتِيْ وَإِمامُ أُمَّتِيْ بَعْدِيْ، وَالَى اللّٰهُ مَنْ وَالَاكَ وَعَادَى اللّٰهُ مَنْ عَادَاكَ وَأَبْغَضَ اللّٰهُ مَنْ أَبْغَضَكَ وَنَصَرَ اللّٰهُ مَنْ نَصَرَكَ وَخَذَلَ اللّٰهُ مَنْ خَذَلَكَ....(١)

٧٤٦ـ عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (فِيْ حَدِيْثٍ) قَالَ :أَتَانِيْ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ لَكَ :إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ وَصِيُّكَ وَخَلِيفَتُكَ عَلىٰ اَهْلِكَ وَأُمَّتِكَ.(٢)

٧٤٧ـ عَنْ سَلْمَانَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ قَالَ :دَخَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ :عَلِيُّ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ أَفْضَلُ مَنْ تَرَكْتُ بَعْدِيْ.(٣)

٧٤٨ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ خَيرُ مَنْ تَرَكْتُ بَعْدِيْ.(٤)

٧٤٩ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ آبائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ(فِيْ حَدِيْثٍ):عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ وَصِيِّيْ وَوَارِثِيْ وَخَلِيْفَتِيْ.(٥)

٧٥٠ـ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيهِمَا السَّلَامُ قَالَ :إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَىٰ مُنَادٍ

---

١ ـ أمالي الصدوق ٢٨٨/
٢ ـ اثبات الهداة ١٥٩/٢
٣ـ البحار ١٦/٣٨
٤ـ كشف اليقين ٢٩٢/
٥ ـ اثبات الهداة ١٦٢/٢

مِنْ بِطْنَانِ الْعَرْشِ :أَيْنَ خَلِيفَةُ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ؟ فَيَقُومُ دَاوُدُ النَّبِيُّ عَلَيهِ السَّلَامُ فَيَأْتِي النِّدَاءُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ :لَسْنَا إِيَّاكَ أَرَدْنَا.وَإِنْ كُنْتَ لِلّٰهِ تَعَالىٰ خَلِيفَةً ثُمَّ يُنَادِي (مُنَادٍ) أَيْنَ خَلِيفَةُ اللّٰهِ فِيْ أَرْضِهِ فَيَقُومُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ فَيَأْتِي النِّدَاءُ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ :يَا مَعْشَرَ الْخَلَايِقِ اهٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ خَلِيفَةُ اللّٰهِ فِيْ أَرْضِهِ وَحُجَّتُهُ عَلىٰ عِبَادِهِ، فَمَنْ تَعَلَّقَ بِحَبْلِهِ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا،فَلْيَتَعَلَّقْ بِحَبْلِهِ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ يَسْتَضِيْءُ بِنُورِهِ وَلْيَتَّبِعْهُ إِلَى الدَّرَجَاتِ الْعُلىٰ مِنَ الْجِنَانِ، قَالَ :فَيَقُومُ أُنَاسٌ قَدْ تَعَلَّقُوا بِحَبْلِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَتَّبِعُونَهُ إِلَى الْجَنَّةِ....(۱)

۷۵۱ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ :أَنَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللّٰهِ فِيكُمْ وَمُقِيمُكُمْ عَلىٰ حُدُودِ دِينِكُمْ وَدَاعِيكُمْ إِلىٰ جَنَّةِ الْمَأْوىٰ.(۲)

۷۵۲ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ :يَا عَلِيُّ اأَنْتَ أَخِيْ وَوَزِيْرِيْ وَخَيْرُ مَنْ أُخَلِّفُهُ بَعْدِيْ.(۳)

۷۵۳ـ عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :فِيْ حَدِيْثٍ :عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ وَصِيِّيْ وَوَارِثِيْ وَخَلِيفَتِيْ.(۴)

۷۵۴ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (فِيْ حَدِيْثٍ) قَالَ :إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِيْ نَبِيًّا وَجَعَلَ عَلِيًّا وَصِيًّا.(۵)

۱ـ کشف الغمة چاپ دارالأضواء ص۱۳۹، ارشاد القلوب ۲۳۶/، امالی الطوسی ۹۷/۱، البحار ۱۵۳/۳۸ باختلاف فی موارد

۲ـ غرر الحکم ۲۸۲ / ۱

۳ـ احقاق الحق ۵۴/۴، اثبات الهداة ۲۱۱/۲ باختلاف فی موارد

۴ـ اثبات الهداة ۱۶۲/۲

۵ـ اثبات الهداة ۱۵۹/۲

۷۵۵۔(فِیْ حَدِیْثٍ) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ :مَعَاشِرَ أَصْحَابِیْ اِنَّ عَلِیَّ بْنَ أَبِیْ طَالِبٍ وَصِیِّیْ وَخَلِیْفَتِیْ عَلَیْکُمْ فِیْ حَیَاتِیْ وَبَعْدَ مَمَاتِیْ، وَھُوَ الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ، وَالْفَارُوْقُ الْاَعْظَمُ، الَّذِیْ یُفَرِّقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَھُوَ بَابُ اللّٰہِ الَّذِیْ یُؤْتٰی مِنْہُ، وَھُوَ السَّبِیْلُ اِلَیْہِ وَالدَّلِیْلُ عَلَیْہِ،مَنْ عَرَفَہُ فَقَدْ عَرَفَنِیْ، وَمَنْ اَنْکَرَہُ فَقَدْ اَنْکَرَنِیْ، وَمَنْ تَبِعَہُ فَقَدْ تَبِعَنِیْ.(۱)

چوتھی فصل

حضرت علیؑ کی خلافت

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علی علیہ السلام کی خلافت کو واضح کرنا

۶۹۷۔پیغمبرؐ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! کہ علیؑ اوصیاء کے سرداراور پرہیزگاروں کے پیشوااورسب لوگوں پرمیرے جانشین ہیں وہ باشرافت اور بزرگوارائمہؑ کے باپ ہیں اُن کی اطاعت میری اطاعت اوران کی پہچان میری پہچان ہے۔

۶۹۸۔ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خداؐ نے فرمایا: جس وقت مجھے پروردگار کی طرف لے جایا گیا، ندا آئی: اے محمدؐ! میں نے کہا: اے باعظمت پروردگار، لبیک! اس کے بعد خدا نے مجھ

۱۔ المحجۃ البیضاء ۲۳۳/۱

پر وحی کی: اے محمدؐ! آسمان پر ملائکہ آپس میں کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے؟ میں نے کہا: خدایا مجھے معلوم نہیں. فرمایا: اے محمدؐ! تم نے اپنے بعد ان لوگوں میں سے اپنا وصی، وزیر اور بھائی منتخب کیوں نہیں کیا؟ میں نے کہا: اے اللہ ! کس کو منتخب کروں؟ اے اللہ تو میرے لیے منتخب کر، پس خداوند نے وحی کی کہ اے محمدؐ! میں نے ان لوگوں میں سے علی بن ابیطالبؑ کو تمہارے لیے منتخب کیا ہے. میں نے کہا: اے اللہ! میرے چچا کے بیٹے کو؟

خداوند نے مجھ پر وحی کی کہ: اے محمدؐ! علیؑ تمہارا وارث ہے اور تمہارے بعد علم و دانش کو وارث میں لے گا. وہ تمہارا پرچم دار ہے اور قیامت کے دن حمد کے پرچم کو اٹھائے گا اور وہ تمہارے حوض کا مالک ہے تمہاری امت میں سے جو بھی داخل ہوگا اسے سیراب کرے گا. اس کے بعد خداوند نے مجھے وحی کی کہ: اے محمدؐ! اور میں نے اپنے حق کی قسم کھائی ہے کہ تمہارے اور تمہارے پاک اہلِ بیتؑ اور تمہارے خاندان کے دشمن اس حوض سے سیراب نہیں ہوں گے۔

۶۹۹۔ حدیث میں پیغمبر سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: میرے بعد علی بن ابیطالبؑ تمہارے حاکم اور تمہارے درمیان میرے جانشین ہیں۔

۷۰۰۔ رسول خداؐ نے فرمایا: علیؑ میرے وارث ہیں۔

۷۰۱۔ ابوذر غفاری کہتے ہیں کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: میں خاتمِ انبیاء ہوں اور یا علیؑ تم قیامت تک خاتمِ اوصیاء ہو گے۔

۷۰۲۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم جہان کی خواتین کی سردار کے شوہر اور خدا کے بھیجے ہوئے بہترین رسولؐ کے جانشین ہو۔

۷۰۳۔ امام صادقؑ نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے اجدادؑ سے نقل کیا ہے کہ رسولِ

خداؐ نے فرمایا: جبرئیلؑ نے خداوندِ مُتعال کی طرف سے میرے لئے حدیث نقل کی فرمایا: جو یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ میرے علاوہ کوئی اَور معبود نہیں اور محمدؐ میرے بندے اور پیغمبر ہیں اور علی بن ابیطالبؑ میرا جانشین ہے اور ائمہؑ جوان کی اولاد میں سے ہیں میری حجت ہیں، اس کو اپنی رحمت سے بہشت میں داخل کروں گا اور اپنی مغفرت سے آگ سے دور رکھوں گا اُس کو اپنے قریب بلا کر اس کا احترام کروں گا اور اس پر اپنی نعمت کو تمام کروں گا اور اسے اپنے مُخلصین میں سے قرار دوں گا اگر مجھے پکارے گا جواب دوں گا اور اگر دعا کرے گا قبول کروں گا اور کوئی چیز طلب کرے گا، عطا کروں گا اور اگر درخواست نہیں کرے گا میں اپنی طرف سے عطا کروں گا اور اگر برائی کرے گا میں اسے موردِ رحمت قرار دوں گا اور اگر مجھ سے فرار کرے گا میں اسے بلاؤں گا اور اگر میری طرف لَوٹ آیا تو اسے قبول کروں گا اور اگر میری رحمت کے دروازے کو کھٹکھٹائے گا تو میں اس کے لئے درِرحمت کھول دوں گا اور اگر کوئی یہ گواہی نہ دے کہ میرے علاوہ کوئی اَور معبود نہیں یا گواہی دے لیکن اسے یقین نہ ہو کہ محمدؐ میرے بندے اور پیغمبر ہیں یا ان پر یقین رکھتا ہے لیکن علیؑ کی خلافت کا یقین نہیں رکھتا، یا علیؑ کی خلافت کا یقین رکھتا ہے لیکن وہ ائمہؑ جوان کی اولاد میں سے ہیں اور میری حجّت ہیں تو یہ اس نعمت کا انکار کر اُس نے میری عظمت کو کم کیا اور اس نے میری آیات اور کتب کا انکار کیا ہے، اس قسم کا شخص اگر میری طرف آئے گا تو میں رکاوٹ بنوں گا اور اگر مجھ سے درخواست کرے گا تو اس کی درخواست کو رد کروں گا اور اگر مجھے پکارا تو جواب نہیں دوں گا اور اگر دعا کی تو مستجاب نہیں کروں گا اور اگر مجھ پر امید رکھی تو اس کو ناامید کروں گا، یہ ہے میری طرف سے اس کا بدلہ، اور میں کبھی بھی اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

۷۰۴۔ رسولِ خداؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام بہترین اوصیاء میں سے ہیں۔

۷۰۵۔رسولِ خداؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے خاندان پر وصی ہیں اور میری امت پر وصی ہوں گے۔

۷۰۶۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام خاتم اوصیاء ہیں۔

۷۰۷۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! تم میرا قرض ادا کرو گے اور میری امّت کے لئے میرے جانشین ہو۔

۷۰۸۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم میرے وصی اور جانشین ہو، جس نے تمہاری وصایت اور خلافت کا انکار کیا وہ مجھ سے نہیں ہے اور میں بھی اس سے نہیں ہوں گا اور قیامت کے دن میں اسکا دشمن ہوں گا۔

۷۰۹۔سلمان کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی ابن ابیطالبؑ میرے وصی ہیں اور میرا راز ان کے پاس ہے اور وہ بہترین فرد ہیں جسے میں نے اپنے بعد جانشین مقرر کیا ہے۔

۷۱۰۔رسولِ خداؐ نے فرمایا: ہر پیغمبر کا وصی اور وارث ہے اور علیؑ میرے وصی اور وارث ہیں۔

۷۱۱۔ابن عباس کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آنحضرتؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم میرے وصی ہو میں نے تمہیں خدا کے حکم سے اپنا وصی بنایا ہے اور تم میرے جانشین ہو کہ میں نے تمہیں خدا کے حکم سے اپنا جانشین قرار دیا ہے، یا علی علیہ السلام تم وہ فرد ہو کہ میرے بعد میری امّت کا جس چیز پر اختلاف ہوگا انہیں بیان کرو گے اور ان کے درمیان میری جگہ پر بیٹھو گے، تمہاری گفتار میری گفتار اور تمہارا فرمان میرا فرمان تمہاری اطاعت میری اطاعت اور میری اطاعت خدا کی اطاعت اور تمہاری نافرمانی میری نافرمانی اور میری نافرمانی خداوندِ متعال کی

نافرمانی ہے۔

۱۲ ۷۔ رسولِ خداؐ نے فرمایا: یَاعَلی علیہ السلام! تم میرے وصی اور جانشین ہو اور جس نے تمہاری وصایت اور خلافت کا انکار کیا وہ مجھ سے نہیں ہے اور میں اس سے نہیں ہوں، اور قیامت کے دن میں اس کا دشمن ہوں گا۔

۱۳ ۷۔ محمد بن فرات نے محمد بن علی سے اور حضرتؑ نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام خدا کے خلیفہ اور میرے خلیفہ اور خدا کی حجت اور میری حجت اور خدا کا دروازہ اور میرا دروازہ اور خدا کے انتخاب کئے ہوئے اور میرے انتخاب کئے ہوئے خدا کے دوست اور میرے دوست اور خدا کے خلیل اور میرے خلیل اور خدا کی شمشیر اور میری شمشیر ہیں۔

۱۴ ۷۔ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: اے لوگو جان لیں! کہ علیؑ خدا کے جانشین ہیں۔

۱۵ ۷۔ عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: میں نے جبرئیلؑ سے سنا اس نے کہا: میں نے خدا سے سنا کہ خدا نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام لوگوں پر میرے جانشین ہیں جس نے ان کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی ہے اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۱۶ ۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ علیؑ ہیں جو تمہارے درمیان میں میرے جانشین ہیں پس ان کے فرمان کو غور سے سنو اور ان کی اطاعت کرو۔

۱۷ ۷۔ علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے درمیان میرے وصی

اور جانشین علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں پس ان کی گفتگو غور سے سنو اور ان کی اطاعت کرو۔

۷۱۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاعلی علیہ السلام خداوند نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں اپنا بھائی اور وصی بناؤں، اس لئے تم میرے بھائی اور وصی ہو اور میری حیات میں اور میرے بعد میرے خاندان کے درمیان میرے جانشین ہو جس نے تمہاری پیروی کی اس نے میری پیروی کی اور جس نے تمہاری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، اور جس نے تم پر کفر کیا اس نے مجھ پر کفر کیا اور جس نے تم پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔

۷۱۹۔ سلمان سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام میرے جانشین ، وزیر ، وصی اور بھائی ہیں اور بہترین فرد ہیں جسے میں نے اپنا جانشین اور خلیفہ قرار دیا ہے وہ میرا قرض ادا کریں گے اور میرے وعدے کو وفا کریں گے۔

۷۲۰۔ پیغمبرؐ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: علی ابن ابیطالب علیہ السلام میرے دوست اور وزیر اور جانشین ہیں اور وہ بہترین فرد ہیں جنہیں میں نے اپنا جانشین قرار دیا وہ میرے قرض کو ادا کریں گے اور میرے وعدے کو پورا کریں گے۔

۷۲۱۔ ابن عباس کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے علیؑ سے فرمایا؛ یاعلی علیہ السلام تم میرے وصی ہو اور میں نے اپنے پروردگار کے حکم سے تمہیں اپنا وصی بنایا تم میرے جانشین ہو خدا کے حکم سے میں نے تمہیں اپنا جانشین بنایا، یاعلی علیہ السلام تم ہی ہو جو میرے بعد میری امت کے درمیان جو اختلاف ہوگا اس اختلاف کو بیان کرو گے اور میری جگہ پر میری امت کے درمیان کھڑے ہوگے، تمہارا کلام میرا کلام ، تمہارا فرمان میرا فرمان ، تمہاری اطاعت میری اطاعت ، تمہاری نافرمانی میری نافرمانی اور میری نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔

۷۲۲۔علیؑ سے منقول ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا: یاعلیؑ تم میرے وصی ہو تمہارے ساتھ جنگ میرے ساتھ جنگ، تم سے صلح میرے ساتھ صلح ہے تم گیارہ ائمہؑ کے والد ہو جو سب کے سب معصوم ہیں اور مہدی (عَجَّلَ اللہُ تعالیٰ فَرَجَہُ الشَّریف) ان میں سے ہیں وہی جو زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیں گے، افسوس ہے ان کے دشمنوں پر، یاعلیؑ! اگر کوئی تمہیں اور تمہاری اولاد کو خدا کی خاطر دوست رکھتا ہو خدا اُسے تمہاری اولاد کے ساتھ محشور کرے گا، تم اس بلند مرتبہ پر میرے ساتھ ہو گے اور بہشت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہو کہ اپنے دوستوں کو جنّت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کرو گے۔

۷۲۳۔انس بن مالک کہتا ہے کہ ہم نے سلمان سے کہا: پیغمبرؐ سے پوچھیں کہ ان کا وصی کون ہے؟

سلمان نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا، پیغمبرؐ نے فرمایا: اے سلمان میرے وصی اور وارث وہ ہیں جو میرے قرض کو ادا کریں گے اور میرے وعدے کو پورا کریں گے وہ علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں۔

۷۲۴۔جابر بن جعفی کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا اس نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے فرمایا: یاعلی علیہ السلام تم میری زندگی میں اور میرے بعد بھائی اور وصی اور وارث ہو اور میری امت کے درمیان میرے جانشین ہو گے تمہارا دوست میرا دوست اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے جس نے تمہارے ساتھ دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔

۷۲۵۔پیغمبر سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے مجھے حکم دیا ہے کہ علیؑ کو بعنوان رہبر اور جانشین اور پیشوا اور وصی منصوب کروں۔

۷۲۶۔ محمد بن علی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام خدا کے اور میرے جانشین ہیں، خدا کی اور میری حجت ہیں، خدا کا دروازہ اور میرا دروازہ، خدا کے انتخاب کئے ہوئے اور میرے انتخاب کئے ہوئے، خدا کے دوست میرے دوست اور خدا کے خلیل میرے خلیل، خدا کی شمشیر اور میری شمشیر ہیں اور وہ میرے بھائی، میرے ساتھی، میرے وزیر اور وصی و جانشین ہیں، جس نے ان سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے ان کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی، ان کا دوست میرا دوست، ان کا دشمن میرا دشمن ہے، میری بیٹی ان کی بیوی اور ان کی اولاد میری اولاد ہے، ان سے جنگ مجھ سے جنگ ہے ان کا کلام میرا کلام، ان کا فرمان میرا فرمان ہے، وہ اوصیاء کے سردار اور میری امّت کے بہترین فرد ہیں۔

۷۲۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم میرے وصی اور جانشین ہو تمہارا فرمان میرا فرمان اور تمہاری نہی میری نہی ہے اور میں اس کی قسم کھا رہا ہوں کہ جس نے مجھے نبوّت عطا کی ہے اور بہترین مخلوق قرار دیا ہے تم خدا کی حجّت ہو اس کے بندوں پر تم خدا کی وحی کے امین اور اس کے بندوں پر جانشین ہو تم ہر مسلمان کے سرپرست اور ہر مومن کے پیشوا اور ہر پرہیز گار کے رہبر ہو اور میری اُمّت تمہاری ولایت کے ذریعہ موجب رحمت بنے گی اور تمہاری دشمنی کی وجہ سے تمہارے مخالف لعنت کے مستحق ہوں گے، میرے جانشین بارہ افرد ہیں جن میں سے پہلے تم اور آخری قائم آلِ محمد علیہ السلام ہیں کہ خداوند ان کے ذریعہ (زمین کے) مشرق و مغرب میں فتح و کامرانی عطا کرے گا۔

۷۲۸۔ سلمان نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام

میری امت کے داناترین فرد ہیں، اس لئے وہ میرے وصی ہوں گے۔

۷۲۹۔ اَعمش نے امام صادق علیہ السلام سے حضرتؑ نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے انہوں نے امیرالمؤمنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاعلی علیہ السلام! تم میرے بھائی، وصی اور میرے وارث ہو، تمہیں دوست رکھنے والے میرے دوست ہیں، اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے، یاعلیؑ! تم اور میں اس امت کے دو باپ ہیں۔ یاعلی علیہ السلام! میں اور تم اور ائمہؑ جو تمہاری اولاد میں سے ہیں، ہم سب اس دنیا میں بزرگ اور آخرت میں حاکم ہیں، جس نے ہمیں پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا اور جس نے ہمارا انکار کیا اس نے خدا کا انکار کیا ہے۔

۷۳۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری امت کے درمیان میرے جانشین ہیں۔

۷۳۱۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے وزیر ہیں۔

۷۳۲۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آپؑ میرے بھائی اور وصی ہو تم میرا قرض ادا کرو گے اور میرے بعد میرے جانشین ہو گے۔

۷۳۳۔ سلمان سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے وصی علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں۔

۷۳۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ میرے خاندان میں سے میرے بھائی اور وزیر اور وصی ہیں۔

۷۳۵۔ محمد بن ابی عمیر نے سلمان بن مہران سے نقل کیا ہے اس نے امام صادقؑ اور انہوں نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاعلی علیہ السلام! تم میرے بھائی اور میں تمہارا بھائی ہوں۔ یاعلی علیہ السلام! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ یاعلی علیہ السلام! تم میرے بھائی، وصی

اور جانشین اور میری امت پر خدا کی حجّت ہو، حقیقت میں خوش بخت ہے وہ شخص جو تم کو دوست رکھے اور بد بخت ہے وہ جو تمہیں دشمن رکھے۔

۷۳۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! علی بن ابیطالب علیہ السلام خدا کے فرمان سے میرے بھائی اور وصی ہیں ان کی پیروی کرو۔

۷۳۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یَا عَلی علیہ السلام! تم میری زندگی میں اور میرے بعد میری امت میں سے میرے جانشین ہو اور تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے شیثؑ کی مثال آدمؑ سے، اور یوشعؑ کی موسیٰؑ سے اشمعون کی نسبت عیسیٰؑ سے۔

یَا عَلی علیہ السلام! تم میرے وصی اور وارث ہو اس کے بعد فرمایا: یَا عَلیؑ! تم مسلمانوں کے امیر المومنین اور پیشوا اور سفید چہروں کے ہادی اور پرہیزگاروں کے سردار ہو۔

۷۳۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: خداوند تمہارا پروردگار اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے پیغمبر اور علی علیہ السلام تمہارے رہبر ہیں، وہ میرے بعد میرے خلیفہ اور وصی ہیں۔

۷۳۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ان کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے تھے: یہ میرے بعد آپ کے درمیان میرے جانشین ہیں بس ان کے فرمان کو غور سے سنیں اور ان کی اطاعت کریں۔

۷۴۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر پیغمبرؑ کا ایک وارث اور وصی ہوتا ہے اور میرے وارث اور وصی علی علیہ السلام ہیں۔

۷۴۱۔ مُسندِ احمد میں حذیفہ بن یمان سے نقل ہوا ہے: اصحابِ رسول نے حضرتؐ سے

کہا: اے رسولِ خداؐ! آیا آپ اپنا جانشین مقرر نہیں کریں گے؟

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر علی علیہ السلام کو اپنا حاکم قرار دو تو انہیں ہادی اور ہدایت یافتہ پاؤ گے اور وہ تمہیں سیدھے راستہ کی ہدایت کریں گے۔

۴۲ ۷۔ سلمان فارسی کہتے ہیں: میں نے رسولِ خداؐ سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: میرے وصی، جانشین، بہترین فرد جنہیں میں اپنے بعد خلیفہ مقرر کروں گا، جو میرے وعدہ کی وفا کریں گے اور میرے قرض کو ادا کریں گے وہ علی بن ابیطالب ہیں۔

۴۳ ۷۔ سلمان فارسی کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام وہ بہترین فرد ہیں جنہیں میں اپنے بعد جانشین قرار دوں گا۔

۴۴ ۷۔ ابوبکر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ بہترین فرد ہیں جنہیں میں اپنے بعد خلیفہ مقرر کروں گا؛ جس نے انکی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۴۵ ۷۔ ابن عباس کہتے ہیں: ایک دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ مسجدِ قُبا میں تشریف فرما تھے، علی بن ابیطالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں، یا علیؑ! تم میرے بعد میری امّت کے وصی اور جانشین اور پیشوا ہو، خدا اس کو دوست رکھے جو تمہیں دوست رکھے اور خدا اس سے دشمنی رکھے جو تمہیں دشمن رکھے اور غضب کرے اس پر جو تم پر غضب کرے اور مدد کرے اس کی جو تمہاری مدد کرے اور ذلیل کرے اس کو جو تمہاری مدد سے ہاتھ اٹھالے۔

۴۶ ۷۔ جابر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیلؑ میرے پاس آئے

اور کہا: اے محمدؐ! پروردگار آپ سے کہہ رہا ہے: علی بن ابیطالب علیہ السلام آپ کی امّت اور آپ کے خاندان میں سے آپ کے وصی اور جانشین ہیں۔

۷۴۷۔ سلمان کہتے ہیں: میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے وقت آنحضرتؐ کے قریب تھا فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام بہترین فرد ہیں جنہیں میں اپنے بعد جانشین مقرر کررہا ہوں۔

۷۴۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام بہترین فرد ہیں جنہیں میں اپنے بعد خلیفہ بنا رہا ہوں۔

۷۴۹۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام میرے جانشین، وصی اور وارث ہیں۔

۷۵۰۔ جعفر بن محمد سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس وقت قیامت آپہنچے گی منادی عرش سے ندا دے گا: زمین پر خدا کا خلیفہ کہاں ہے؟ پس داؤد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوں گے خدا کی طرف سے نِدا آئے گی: البتہ آپ خدا کے خلیفہ ہیں لیکن ہمارا مقصد آپ نہیں تھے، دوبارہ منادی ندا دے گا: زمین پر خدا کا خلیفہ کہاں ہے؟ اس وقت امیرالمومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کھڑے ہوں گے، پس خدا کی طرف سے نِدا آئے گی: اے لوگوں کا گروہ یہ علی بن ابیطالب علیہ السلام اس زمین پر خدا کے خلیفہ اور اس کے بندوں پر خدا کی حجت ہیں، جس نے دنیا میں ان کی محبّت کی رسّی کو تھاما، آج بھی ان کی رسّی کو تھام لے، اور ان سے نور حاصل کرے اور ان کی اِقتدا میں بہشت کے عالی ترین درجات تک پہنچ جائے۔ امامؑ نے فرمایا: اس وقت جنہوں نے ان کی محبّت کی رسّی کو تھاما تھا کھڑے ہوں گے اور ان کی اقتدا میں بہشت کی طرف روانہ ہوں گے۔

۷۵۱۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہارے درمیان رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین ہوں اور تمہیں

تمہارے دین کی حدود پر کھڑا کروں گا اور بہشت کی طرف دعوت دوں گا۔

۷۵۲۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم میرے بھائی اور وزیر ہو اور بہترین فرد ہو جنہیں میں اپنے بعد اپنا جانشین بناؤں گا۔

۷۵۳۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام میرے وصی ، وارث اور جانشین ہیں۔

۷۵۴۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: خدا نے مجھے پیغمبر اور علیؑ کو وصی قرار دیا ہے۔

۷۵۵۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اے میرے اصحاب! علی بن ابیطالب علیہ السلام میری زندگی میں اور میرے بعد تم پر میرے وصی اور جانشین ہیں، اور وہ صدّیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم ہیں کہ حق اور باطل کے درمیان فرق ڈالیں گے، وہ باب اللہ ہیں اور اسی دروازہ سے داخل ہونا چاہیئے وہ صراطِ خدا ہیں اور صراطِ خدا کے راہنما ہیں، جس نے انہیں پہچان لیا اس نے مجھے پہچان لیا اور جس نے انہیں نہیں پہچانا اس نے مجھے نہیں پہچانا، اور جس نے انکی پیروی کی اس نے میری اطاعت کی ہے۔

۱۶۳۔ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلامُ اَفضَلُ الوَصِیِّینَ

۷۵۶۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی مِائَةَ أَلْفِ نَبِیٍّ وَأَرْبَعَةً وَعِشْرِینَ أَلْفَ نَبِیٍّ أَنَاسَیِّدُهُمْ وَأَفْضَلُهُمْ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلِكُلِّ نَبِیٍّ وَصِیٌّ أَوْصَی إِلَیْهِ بِأَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی ذِكْرُهُ، وَإِنَّ وَصِیِّی عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ لَسَیِّدُهُمْ

وَأَفْضَلُهُمْ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.(۱)

۷۵۷۔ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ أَلْفِ نَبِيٍّ وَأَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ أَلْفَ نَبِيٍّ أَنَا أَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَخَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ أَلْفِ وَصِيٍّ وَأَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ أَلْفَ وَصِيٍّ فَعَلِيٌّ أَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَأَفْضَلُهُمْ.(۲)

۷۵۸۔ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَحَبُّ أَهْلِ بَيْتِي وَأَفْضَلُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام سب اوصیاء سے افضل ہیں

۷۵۶۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند کے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ ہیں اور میں ان کا سردار ہوں اور بارگاہِ الٰہی میں ان سب سے قابلِ احترام اور افضل ہوں، ہر پیغمبر کا وصی ہے اور اس نے خدا کے حکم سے اپنا وصی بنایا ہے، اور میرے وصی علی بن ابیطالب علیہ السلام ان سب اوصیاء کے

۱۔ الفقیہ ۴/۱۳۲

۲۔أمالی الصدوق /۱۹۲، اثبات الهداة ۵۸/۲، مناقب آل ابی طالب ۴۷/۳ مرسلاً باختلاف یسیر

۳۔ اثبات الهداة ۶۵/۲

سردار ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں ان سب سے افضل ہیں۔

۷۵۷۔علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے اپنے والد جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد محمد بن علیؑ سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن حسینؑ سے اور انہوں نے اپنے والد حسین بن علی علیہ السلام سے انہوں نے امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام سے اور حضرت نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان فرمائی ہے کہ خداوند نے ایک لاکھ چوبیں ہزار پیغمبر خلق کیے ہیں اور میں خدا کے نزدیک ان سب سے زیادہ قابلِ احترام ہوں، میں افتخار نہیں کر رہا ہوں اور خداوند نے ایک لاکھ چوبیں ہزار اوصیاء بھی خلق کیے ہیں اور علیؑ خدا کے نزدیک ان سب سے افضل اور قابلِ احترام ہیں۔

۷۵۸۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے خاندان میں سے محبوب ترین اور بہترین فرد جسے میں اپنے بعد اپنا جانشین قرار دوں گا وہ علی بن ابیطالبؑ ہیں۔

۱۳۶۔عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ

۷۵۹۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ.(۱)

۷۶۰۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :أَنَا سَيِّدُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِى طَالِبٍ سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَهُوَ أَخِيْ وَوَارِثِيْ وَخَلِيْفَتِيْ عَلٰى أُمَّتِيْ طَاعَتُهُ فَرِيْضَةٌ وَاتِّبَاعُهُ فَضِيْلَةٌ وَمَحَبَّتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَسِيْلَةٌ فَحِزْبُهُ حِزْبُ اللّٰهِ وَأَنْصَارُهُ أَنْصَارُ اللّٰهِ وَأَوْلِيَاؤُهُ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ وَأَعْدَاءُهُ أَعْدَاءُ اللّٰهِ، وَهُوَ

۱۔احقاق الحق ۱۵/ ۵۵

إمامُ الْمُسْلِمِينَ وَمَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَمِيرُهُمْ بَعْدِی.(۱)

۷۶۱۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَإِنَّ عَلِيًّا سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَخَلِيفَتِي عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَأَبُو الْغُرِّ الْمَيَامِينَ، طَاعَتُهُ طَاعَتِي وَمَعْرِفَتُهُ مَعْرِفَتِي....(۲)

۷۶۲۔ وَعَنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ خَلِيفَةُ اللّٰهِ وَخَلِيفَتِي، وَحُجَّةُ اللّٰهِ وَحُجَّتِي، وَهُوَ أَخِي وَوَزِيرِي وَوَصِيِّي، وَهُوَ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَخَيْرُ أُمَّتِي.(۳)

۷۶۳۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ :قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلَامُ :أَنَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللّٰهِ وَوَزِيرُهُ وَوَارِثُهُ، أَنَا أَخُو رَسُولِ اللّٰهِ وَوَصِيُّهُ وَحَبِيبُهُ، أَنَا صَفِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ وَصَاحِبُهُ، أَنَا ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ وَزَوْجُ ابْنَتِهِ وَأَبُو وُلْدِهِ، وَأَنَا سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَوَصِيُّ سَيِّدِ النَّبِيِّينَ، أَنَا الْحُجَّةُ الْعُظْمَى وَالْآيَةُ الْكُبْرَى وَالْمَثَلُ الْأَعْلَى وَبَابُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى، أَنَا الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَكَلِمَةُ التَّقْوَى وَأَمِينُ اللّٰهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا.(۴)

حضرت علی علیہ السلام اوصیاء کے سردار ہیں

۷۵۹۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام اوصیاء کے سردار ہیں۔

۷۶۰۔ سعید بن جُبیر نے عائشہ سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسولِ خداؐ سے

۱۔ اثبات الهداة ۲/ ۶۹
۲۔ أسرار الشهادة/ ۲۴۱
۳۔ إثبات الهداة ۲/ ۲۴۲
۴۔ امالی الصدوق/ ۴۱

سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: میں پہلے والوں اور آنے والوں کا سردار ہوں اور علی بن ابیطالب علیہ السلام اوصیاء کے سردار ہیں اور میری امت کے درمیان میرے بھائی ، وزیر، وارث اور جانشین ہیں' ان کی اطاعت واجب ہے اور ان کی پیروی کرنا فضیلت ہے اور ان کی محبت خدا کی طرف وسیلہ ہے' ان کا لشکر خدا کا لشکر ہے' ان کے ساتھی خدا کے ساتھی ، ان کے دوست خدا کے دوست اور ان کے دشمن خدا کے دشمن ہیں' وہ مسلمانوں کے پیشوا اور میرے بعد ان کے مولا اور امیر المومنین ہیں۔

۷۶۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! علی علیہ السلام اوصیاء کے سردار، پرہیزگاروں کے پیشوا اور ان سب لوگوں پر میرے جانشین ہیں. وہ ائمہ علیہم السلام کے باپ ہیں' ان کی اطاعت میری اطاعت ہے اور ان کی پہچان میری پہچان ہے۔

۷۶۲۔ امام حسینؑ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام خدا کے جانشین اور میرے جانشین' خدا کی حجت اور میری حجت ہیں' وہ میرے بھائی، وزیر ، وصی ، اوصیاء کے سردار اور میری امت کے بہترین فرد ہیں۔

۷۶۳۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین، وزیر اور وارث ہوں، میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتخاب کیا ہوا اور ساتھی ہوں۔

میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کا بیٹا ہوں اور ان کی بیٹی کا شوہر اور ان کے بیٹوں کا باپ ہوں، میں اوصیاء کا سردار اور پیغمبروں کے سردار کا وصی ہوں، میں عظیم حجت اور بزرگ آیات اور اعلیٰ مثال اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دروازہ ہوں اور میں اس دنیا کے لوگوں میں سے ''عُروۃُ الوُثقیٰ ، کلمۃُ التقویٰ'' اور امینُ اللہ ہوں۔

١٣٧ ـ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ وَحَديثُ الْمَنزِلَةِ

٧٦٤ ـ عَن ابْنِ عَبّاسٍ قالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :هٰذا عَلِيُّ بْنُ أَبي طالِبٍ، لَحْمُهُ مِنْ لَحْمِي وَدَمُهُ مِنْ دَمِي، وَهُوَ مِنّي بِمَنْزِلَةِ هارُونَ مِنْ مُوسٰى غَيْرَ أَنَّهُ لا نَبِيَّ بَعْدِي.(١)

٧٦٥ ـ عَن جابر بن عبدِاللّٰهِ قالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عليهِ السَّلامُ :أَنْتَ مِنّي بِمَنْزِلَةِ هارُونَ مِنْ مُوسٰى إِلَّا أَنَّهُ لا نَبِيَّ بَعْدِي.(٢)

٧٦٦ ـ بِالإِسنادِ، عَنِ الصّادِقِ جعفرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبيهِ عَنْ آبائِهِ عَلَيهِمُ السَّلامُ، قالَ :قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بن أبي طالب عَلَيهِ السَّلامُ :يا عَلِيُّ !أَنْتَ مِنّي بِمَنْزِلَةِ هِبَةِ اللّٰهِ مِنْ آدَمَ وَبِمَنْزِلَةِ سامٍ مِنْ نُوحٍ وَبِمَنْزِلَةِ إِسْحاقَ مِنْ إِبْراهيمَ وَبِمَنْزِلَةِ هارُونَ مِنْ مُوسٰى وَبِمَنْزِلَةِ شَمْعُونَ مِنْ عِيسٰى إِلّا أَنَّهُ لا نَبِيَّ بَعْدِي،...(٣)

٧٦٧ ـ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لِأُمِّ سَلَمَةَ هٰذا عَلِيُّ بْنُ أَبي طالِبٍ لَحْمُهُ لَحْمِي وَدَمُهُ دَمِي فَهُوَ (وَهُوَ خ ل) مِنّي بِمَنْزِلَةِ هارُونَ مِنْ مُوسٰى إِلّا أَنَّهُ لا نَبِيَّ بَعْدِي.(٤)

٧٦٨ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قالَ لِعَلِيٍّ :أَلا تَرْضىٰ أَنْ تَكُونَ

---

١ ـ اليقين / ١٦١

٢ ـ فرائد السمطين ١/ ١٣٢ ، إحقاق الحق ٥/ ١٣٦ ، البحار٣٧/ ٢٦٣ باختلاف يسير، الغدير ١/ ٣٩ باختلاف في موارد، جواهر المطالب ١/ ٥١ باختلاف يسير

٣ ـ أمالي الصدوق / ٤٧

٤ ـ إحقاق الحق ٥/ ٢١٩، غاية المرام ٦٥ / ١

مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی.(۱)

۷۶۹ـ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰی تَبُوْکٍ وَاسْتَخْلَفَ عَلِیًّا قَالَ :أَتُخَلِّفُنِیْ فِی الصِّبْیَانِ وَالنِّسَاءِ ؟ فَقَالَ :أَلَا تَرْضٰی أَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی إِلَّا أَنَّهٗ لَیْسَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ.(۲)

۷۷۰ـ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْکٍ :خَلَّفْتُکَ أَنْ تَکُوْنَ خَلِیْفَتِیْ فِیْ أَهْلِیْ، قُلْتُ: أَتَخَلَّفُ بَعْدَکَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ؟ قَالَ :أَلَا تَرْضٰی أَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی إِلَّا أَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ؟(۳)

۷۷۱ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰی.(۴)

حضرت علی علیہ السلام اور حدیثِ منزلت

۷۶۴ـ ابن عباس کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں کہ ان کا گوشت میرا گوشت انکا خون میرا خون ہے، ان کی مجھ سے نسبت ایسے ہے جیسے ھارونؑ کی

۱ـ سنن ابن ماجة ۴۲/۱، صحیح مسلم ۲۳۷/۲، صحیح البخاری ۱۴۲/۳ ۱ باختلاف یسیر

۲ـ إحقاق الحق ۱۴۹/۵، صحیح مسلم ۱۵/۱۷۶، البحار ۲۶۴/۳۷ باختلاف یسیر، صحیح الترمذی ۱۳/۱۷۱، جامع الاحادیث للسیوطی ۲۶۳/۱۶، التاج ۲۹۵/۳ باختلاف فی موارد

۳ـ إحقاق الحق ۱۹۸/۵

۴ـ اثبات الهداة ۳۲/۲

موسیٰؑ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔

۷۶۵۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ کی نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے ہارونؑ کی موسیٰؑ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔

۷۶۶۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے اور اَجدادؑ سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے ھِبۃُ اللہ کی نسبت آدمؑ سے اور سام کی نسبت نوحؑ سے اور اسحٰقؑ کی نسبت ابراہیمؑ سے اور ہارونؑ کی نسبت موسیٰؑ سے اور شمعون کی نسبت عیسیٰؑ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔

۷۶۷۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمِّ سلمہ سے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں کہ ان کا گوشت میرا گوشت اور ان کا خون میرا خون ہے اور ان کی مجھ سے نسبت ایسے ہے جیسے ہارونؑ کی نسبت موسیٰؑ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔

۷۶۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: کیا تم خوش نہیں ہو کہ تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہو، جیسے ھارونؑ کی نسبت موسیٰؑ سے؟

۷۶۹۔ مُصعَب بن سعد نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک کی طرف روانہ ہوئے اور علی علیہ السلام کو اپنا جانشین مقرر کیا، علیؑ نے عرض کی: آیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں کے درمیان اپنا جانشین بنا رہے ہیں؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہو جیسے ھارونؑ کی نسبت موسیٰؑ سے تھی؟ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

۷۷۰۔ سعید بن مسیّب نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگِ تبوک میں

فرمایا: میں نے تمہیں اپنے خاندان کے درمیان بہ عنوان جانشین مقرر کیا ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ آیا اپنے بعد جانشین مقرر کریں گے؟

فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارونؑ کی نسبت موسٰیؑ سے، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے؟

۱۷۷۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام کی نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے ھارونؑ کی نسبت موسٰیؑ سے ہے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ

فِیْ تَبِعَاتِ مُخَالَفِةِ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ

۱۳۸ ۔ مَنْ خَالَفَ طَرِیْقَ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ

۷۷۲ ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :لَنْ تَضِلُّوا وَلَنْ تَهْلِکُوْا وَأَنْتُمْ فِیْ مُوَالَاةِ عَلِیٍّ، وَإِنْ خَالَفْتُمُوْهُ، فَقَدْ ضَلَّتْ بِکُمُ الطُّرُقُ وَالْأَهْوَاءُ فِی الغَیِّ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فَإِنَّ ذِمَّةَاللّٰهِ عَلِیَّ بْنَ أَبِیْ طَالِبٍ.(۱)

۷۷۳ ۔ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ :أَمَا إِنَّکَ الْمُبْتَلٰی وَالْمُبْتَلٰی بِکَ، أَمَا إِنَّکَ الْهَادِیْ لِمَنِ اتَّبَعَکَ، وَمَنْ خَالَفَ طَرِیْقَکَ ضَلَّ إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ.(۲)

پانچویں فصل

حضرت علی علیہ السلام سے مخالفت کے اثرات

جو علی علیہ السلام کے طور طریقے سے تخلّف کرے

۷۷۲۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تک علی علیہ السلام کی

۱۔ احقاق الحق ۶/۵۷ ۔ ۲۔ البحار ۳۸/۳۹

ولایت سے تمسّک کریں گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوں گے اور ضلالت کا شکار بھی نہیں ہوں گے اگر ان کی مخالفت کی تو گمراہ اور ذلیل ہوں گے، پس خدا کا تقویٰ اختیار کرو، کیونکہ وعدۂ الٰہی علی بن ابیطالبؑ ہیں۔

۷۷۳۔حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! آپ امتحان میں مبتلا ہوں گے اور دوسرے لوگوں کا تمہارے ذریعے سے امتحان ہوگا: جان لیں کہ تم انہیں ہدایت کرنے والے ہو جو تمہاری پیروی کرتے ہیں اور جس نے تمہارے طور طریقے کی مخالفت کی تو وہ قیامت تک گمراہ ہوں گے۔

۱۳۹۔ مَنْ خالَفَ عَلِيّاً عَلَيهِ السَّلامُ

۷۷۴۔وَفِي رِوايَةِ ابْنِ عُمَرَ :(قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ:) يا عَلِيُّ! مَنْ خالَفَكَ فَقَدْ خالَفَنِي وَمَنْ خالَفَنِي فَقَدْ خالَفَ اللّهَ.(۱)

۷۷۵۔عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :اَلْمُخالِفُ عَلىٰ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ بَعْدِي كافِرٌ وَالْمُشْرِكُ بِهِ مُشْرِكٌ، وَالْمُحِبُّ لَهُ مُؤْمِنٌ، وَالْمُبْغِضُ لَهُ مُنافِقٌ، وَالْمُقْتَفِي لِأَثَرِهِ لاحِقٌ،وَالْمُحارِبُ لَهُ مارِقٌ، وَالرّادُّ عَلَيْهِ زاهِقٌ، عَلِيٌّ نُورُ اللّهِ فِي بِلادِهِ وَحُجَّتُهُ عَلىٰ عِبادِهِ....(۲)

جس نے علی علیہ السلام کی مخالفت کی

۷۷۴۔ابن عمر سے روایت نقل ہوئی ہے کہ (پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) یا علی علیہ السلام!

۱۔البحار ۳۰/۳۸

۲۔سفینة البحار ۲۲۵/۱، البحار ۹۰/۳۸

جس نے تمہاری مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی اور جس نے میری مخالفت کی اس نے خدا کی مخالفت کی۔

۷۷۵۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے بعد علیؑ کی مخالفت کی وہ کافر ہے اور جس نے ان سے شرک کیا وہ مشرک ہے (شرک سے مراد معبودیت میں شرک نہیں) اور ان کا دوست مومن اور ان کا دشمن منافق ہے، اور جو ان کے نقشِ قدم پر چلا تو وہ ان تک پہنچ جائے گا، اور جس نے ان سے جنگ کی وہ دین سے خارج ہو گیا اور جس نے ان کے فرمان کو قبول نہ کیا تو وہ ہلاک ہو گیا، علیؑ ـــــ زمین پر ـــــ خدا کا نور ہیں اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہیں۔

۱۴۰۔مَنْ عَادٰی عَلِیًّا

۷۷۶۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ :عَادَی اللّٰہُ مَنْ عَادٰی عَلِیًّا (عَلَیْہِ السَّلَامُ).(۱)

حضرت علیؑ سے دشمنی کرنا

۷۷۶۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی۔

۱۴۱۔اَلْمُتَقَدِّمُ عَلٰی عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ

۷۷۷۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ :یَا عَلِیُّ اَلاَ یَتَقَدَّمُکَ اِلَّا

۱۔احقاق الحق۷/۴۲، فضائل الخمسة ۲/۲۲۹

كَافِرٌ، وَلَا يَتَخَلَّفُ عَنْكَ إِلَّا كافِرٌ،أَنْتَ نُورُ اللّٰهِ فِى عِبادِهٖ وَحُجَّةٌ عَلى عِبادِهٖ، وَسَيْفُ اللّٰهِ عَلى أَعْدَائِهٖ، وَوَارِثُ عُلُومِ أَنْبِيائِهٖ،أَنْتَ كَلِمَةُ اللّٰهِ الْعُلْيا وَآيَتُهُ الْكُبْرى، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ الْإِيْمانَ إِلَّا بِوِلايَتِكَ.(١)

٧٧٨ـ عن النّبيّ صلّى اللّٰه عليه وآله وسلّم أنّهٗ قال لعليّ عليه السّلامُ :لَا يَتَقَدَّمُكَ بَعْدِى إِلَّا كافِرٌ، وَأَنَّ أَهْلَ السَّمٰواتِ لَيُسَمُّونَكَ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ.(٢)

٧٧٩ـ عَنِ النّبيّ صلّى اللّٰه عليه وآله وسلّم :(أَنَّهٗ) قَالَ لعليّ عليه السّلامُ :يا عَلِيُّ !لا يَتَقَدَّمُكَ بَعْدِى إِلَّا كَافِرٌ، وَلايَتَخَلَّفُ عَنْكَ إِلَّا كافِرٌ، وَأَنَّ أَهْلَ السَّمٰواتِ يُسَمُّونَكَ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ.(٣)

حضرت علی علیہ السلام پر سبقت لینا

٧٧٧۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاعلی علیہ السلام! تم پر کافر کے علاوہ کوئی اور سبقت نہیں لے گا اور کافر کے علاوہ کوئی تم سے پیچھے نہیں رہے گا، تم لوگوں کے درمیان خدا کا نور اور اس کی حجت ہو تم خدا کے دشمنوں پر سیف اللہ ہو اور اس کے پیغمبروں کے علم کے وارث ہو تم خدا کا عظیم کلمہ اور عظیم نشانی ہو خدا تمہاری ولایت کے بغیر کسی کا ایمان قبول نہیں کرے گا۔

٧٧٨۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: میرے بعد کافر کے علاوہ کوئی تم پر سبقت نہیں

---

١ ـ أسرار الشهادة / ٢٤١

٢ ـ اثبات الهداة ٢٫ ٢٨٤، اليقين / ٢٧٨ باختلاف يسير

٣ ـ إثبات الهداة ٢ / ٢٤٠

لے گا، اہلِ آسمان تمہیں امیر المومنین کے نام سے پکارتے ہیں۔

۷۷۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! میرے بعد کافر کے علاوہ کوئی تم پر سبقت نہیں لے گا اور کافر کے علاوہ کوئی تمہاری مخالفت نہیں کرے گا، اہلِ آسمان تمہیں امیر المومنین کے نام سے پکارتے ہیں۔

۱۴۲۔ مُنْكِرُ الْإِمَامَةِ مُنْكِرٌ لِلنُّبُوَّةِ

۷۸۰۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ جَحَدَ عَلِيًّا إِمَامَتَهُ مِنْ بَعْدِى فَإِنَّمَا جَحَدَ نُبُوَّتِى، وَمَنْ جَحَدَنُبُوَّتِى، فَقَدْ جَحَدَ (جَحَدَ اللّٰهَ خ ل) رُبُوْبِيَّتَهُ.(۱)

۷۸۱۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَنْكَرَ إِمَامَةَ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ بَعْدِى كَانَ كَمَنْ أَنْكَرَ نُبُوَّتِى فِى حَيَاتِى وَمَنْ أَنْكَرَ نُبُوَّتِى كَانَ كَمَنْ أَنْكَرَ رُبُوبِيَّةَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ.(۲)

۷۸۲۔ وَقَالَ (النَّبِيُّ) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَالطَّاهِرُوْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ مَنْ أَنْكَرَ وَاحِدًا مِنْكُمْ فَقَدْ أَنْكَرَنِى.(۳)

۷۸۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَالْأَئِمَّةُ بَعْدِى حُجَجُ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ وَأَعْلَامُهُ فِى بَرِيَّتِهِ،فَمَنْ أَنْكَرَ وَاحِدًا مِنْكُمْ فَقَدْ أَنْكَرَنِى،

۱۔ البحار ۶۱/۲۷

۲۔ البحار ۱۰۹/۳۸، أمالی الصدوق / ۲۲۵، اثبات الهداة ۲ / ۷

۳۔ عوالی اللئالی ۸۵/۴

وَمَنْ عَصٰی وَاحِدًا مِنْکُمْ فَقَدْ عَصَانِیْ، وَمَنْ جَفَاوَاحِدًامِنْکُمْ فَقَدْ جَفَانِیْ، وَمَنْ وَصَلَکُمْ فَقَدْ وَصَلَنِیْ، وَمَنْ أَطَاعَکُمْ فَقَدْ أَطَاعَنِیْ، وَمَنْ وَالاکُمْ فَقَدْ وَالانِیْ، وَمَنْ عَادَاکُمْ فَقَدْ عَادَانِیْ لِأَنَّکُمْ مِّنِّیْ جَمِیْعًا خُلِقْتُمْ مِنْ طِیْنَتِیْ وَأَنَامِنْکُمْ.(۱)

۷۸۴۔ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ أَبِی الْعَلَاءِ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ: لَوْ جَحَدَأَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیهِ السَّلَامُ جَمِیْعُ مَنْ فِی الْأَرْضِ لَعَذَّبَهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا وَأَدْخَلَهُمُ النَّارَ.(۲)

اِمامت کا مُنکِر نبوّت کا منکر ہے

۷۸۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے بعد علی علیہ السلام کی امامت کا انکار کیا اس نے میری نبوت کا انکار کیا اور جس نے میری نبوت کا انکار کیا اس نے خدا کی ربوبیت کا انکار کیا۔

۷۸۱۔ عبداللہ بن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے بعد علی علیہ السلام کی امامت کا انکار کیا وہ اس کی مانند ہے جس نے میری زندگی میں میری نبوت کا انکار کیا ہے اور جس نے میری نبوت کا انکار کیا وہ اس کی مانند ہے جس نے اپنے پروردگار کی الوہیّت کا انکار کیا ہے۔

۷۸۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جس نے تمہارا یا تمہاری اولاد میں سے کسی ایک معصومؑ کا انکار کیا، حقیقت میں اس نے میرا انکار کیا ہے۔

۱۔ اثبات الهداة ۱/ ۵۱۹

۲۔ عقاب الأعمال / ۲۴۹

۷۸۳۔محمد بن فضل نے علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام سے حضرت ؑ نے اپنے والد سے اورانہوں نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم اور تمہارے بعد والے پیشوا خلقِ خدا پر اس کی حجت ہیں اور لوگوں کے درمیان اس کی نشانیاں ہیں جس نے تم میں سے کسی ایک کا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا اور جس نے تم میں سے کسی ایک پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور جس نے تم سے تمسّک کیا اس نے مجھ سے تمسّک کیا اور جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا، اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے اس لئے کہ تم سب مجھ میں سے ہو اور میری مٹی سے خلق کیے گئے ہو اور میں بھی تم میں سے ہوں۔

۷۸۴۔حسین بن علا کہتے ہیں کہ: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا حضرت ؑ نے فرمایا: اگر زمین پر رہنے والے تمام لوگ امیر المومنین علیہ السلام کا انکار کریں تو خدا ان تمام پر عذاب کرے گا اور ان سب کو دوزخ میں داخل کرے گا۔

۱۴۳۔ تَفْضِیلُ النَّاسِ عَلٰی عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ

۷۸۵۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :مَنْ فَضَّلَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِیْ عَلٰی عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ فَقَدْ کَفَرَ.(۱)

۷۸۶۔عَنْ أَبِیْ ذَرِّ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :لَا تُضَادُّوْا بِعَلِیٍّ أَحَدًا فَتَکْفُرُوْا،وَلَا تُفَضِّلُوْا عَلَیهِ أَحَدًا فَتَرْتَدُّوْا.(۲)

۱۔ أمالی الصدوق / ۵۲۲، اثبات الهداة ۷۱ / ۲، أنوار الهدایة / ۱۳۷، البحار ۱۴ / ۳۸، غایة المرام / ۴۵۴

۲۔ البحار ۳۸ / ۱۴ ، أمالی الطوسی ۱ / ۱۵۳ بادنی التفاوت

لوگوں کو حضرت علی علیہ السلام پر برتری دینا

۷۸۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے اصحاب میں سے کسی صحابی کو علی علیہ السلام پر برتری دی وہ کافر ہے۔

۷۸۶۔ ابوذر غفاری سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی کو بھی علی علیہ السلام کے برابر قرار نہ دیں کافر ہو جاؤ گے، اور کسی کو ان پر برتری بھی نہ دیں مرتد ہو جاؤ گے۔

علی علیہ السلام سے دوستی اور ان کے شیعوں کی فضیلت اور حضرت علیؑ سے دشمنی اور اس کے نتائج

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فِیْ حُبِّهٖ

۱۴۴ ۔ اَلْأَمْرُ بِحُبِّهٖ

۷۸۷ ۔ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ طَرِیْفٍ قَالَ: قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: أَلَا إِنَّ جَبْرَئِیْلَ أَتَانِیْ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ! رَبُّکَ یَأْمُرُکَ بِحُبِّ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ وَیَأْمُرُکَ بِوِلَایَتِهٖ.(۱)

۷۸۸ ۔ حَدَّثَنِیْ مُوْسَی بْنُ إِسْمَاعِیْلَ، عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ أَبِیْهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِیْهِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: جَاءَنِیْ جَبْرَئِیْلُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ بِوَرَقَةِ آسٍ خَضْرَاءَ مَکْتُوْبٌ فِیْهَا بِبَیَاضٍ: إِنِّیْ فَرَضْتُ مَحَبَّةَ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَلٰی خَلْقِیْ، فَبَلِّغْهُمْ ذٰلِکَ عَنِّیْ.(۲)

۷۸۹ ۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ، یَرْفَعُوْنَ الْحَدِیْثَ إِلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِیْ إِلَی السَّمَاءِ فَکُنْتُ مِنْ رَبِّیْ کَقَابِ قَوْسَیْنِ أَوْ أَدْنٰی إِذْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ تَعَالٰی یَقُوْلُ: یَا مُحَمَّدُ! مَنْ تُحِبُّ أَنْ یَکُوْنَ مَعَکَ فِی الْأَرْضِ؟ فَقُلْتُ: أُحِبُّ مَنْ یُحِبُّهُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ وَیَأْمُرُ بِمَحَبَّتِهٖ، فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ تَعَالٰی یَقُوْلُ: یَا مُحَمَّدُ! أَحِبَّ عَلِیًّا فَإِنِّیْ أُحِبُّهٗ وَأُحِبُّ مَنْ یُحِبُّهٗ....(۳)

---

۱ ۔ بصائر الدرجات / ۷۳

۲ ۔ احقاق الحق ۷/۱۸۷، البحار ۳۹/۲۹۷ باختلاف یسیر

۳ ۔ احقاق الحق ۷/۱۵۲

۷۹۰۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَحِبُّوا عَلِيًّا فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ.... (۱)

۷۹۱۔ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَلِيًّا وَلِيُّكُمْ بَعْدِيْ، فَأَحِبَّ عَلِيًّا فَإِنَّهُ يَفْعَلُ مَايُؤْمَرُ. (۲)

۷۹۲۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَحِبُّوا عَلِيًّا فَإِنَّ لَحْمَهُ مِنْ لَحْمِيْ وَدَمَهُ مِنْ دَمِيْ لَعَنَ اللّٰهُ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِيْ ضَيَّعُوْا فِيْهِ عَهْدِيْ وَنَسُوْا فِيْهِ وَصِيَّتِيْ مَا لَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ خَلَاقٍ. (۳)

پہلی فصل

حضرت علیؑ سے دوستی

حضرت علی علیہ السلام سے دوستی کے لئے خدا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

۷۸۷۔ سعید بن طریف سے نقل ہوا ہے کہ حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: رسول خداؐ نے فرمایا: جان لیں! کہ جبرئیلؑ مجھ پر نازل ہوئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کا پروردگار آپ کو علیؑ

۱۔ احقاق الحق ۱۴٦/۷

۲۔ احقاق الحق ۱۵/۱۱۱

۳۔ أمالي الطوسي ۱/٦۷، بشارة المصطفى/ ۹۰

سے دوستی اور ولایت کا حکم دے رہا ہے۔

۷۸۸۔ موسیٰ بن اسماعیل نے اپنے والد سے اور انہوں نے جابر سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: جبرئیلؑ خداوند سے میرے لئے ایک سبز رنگ کا پتّہ لائے جس پر سفید الفاظ میں لکھا ہوا تھا "میں نے علی بن ابیطالب علیہ السلام کی محبّت کو اپنی مخلوق پر واجب کیا ہے، اس پیغام کو میری طرف سے لوگوں تک پہنچا دو۔"

۷۸۹۔ حسین بن علی علیہ السلام نے سعد بن عبادہ سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: رسولِ خداؐ نے فرمایا: جس وقت مجھے آسمان پر لے جایا گیا وہاں پر میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان دو کمانوں سے بھی کم فاصلہ تھا کہ میں نے خدا کی طرف سے نِدا سنی کہ کہا گیا: اے محمدؐ! کس کو دوست رکھتے ہو جو زمین پر آپ کے ساتھ ہو؟

میں نے کہا: اس کو دوست رکھتا ہوں جسے خداوند دوست رکھتا ہے اور اس کی محبّت کا حکم دیتا ہے، پس میں نے خداوند کی طرف سے یہ آواز سنی جس میں کہا گیا: اے محمد ﷺ! علی علیہ السلام کو دوست رکھو، اس لیے کہ میں اسے اور جو انہیں دوست رکھتے ہیں دوست رکھتا ہوں۔

۷۹۰۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! علی علیہ السلام کو دوست رکھیں کیونکہ خدا انہیں دوست رکھتا ہے۔

۷۹۱۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: میرے بعد علی علیہ السلام تمہارے سرپرست ہیں، پس انہیں دوست رکھیں اس لئے کہ جو بھی اس نے فرمان حاصل کیا ہے اس کی اطاعت کرتا ہے۔

۷۹۲۔ ابوسعید خدری سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام کو دوست رکھیں اس لئے کہ ان کا گوشت میرا گوشت اور ان کا خون میرا خون ہے، خدا کی لعنت ہو میری امت

کے اس گروہ پر جس نے ان کے حق میں میرے پیمان کو ضائع کیا اور ان کے بارے میں میری وصیت کو بھول گئے ان کا خدا کے نزدیک کوئی اجر نہیں۔

۱۴۵ ۔ آثارُ حُبِّہ

۷۹۳ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثٍ ... :أَلَا مَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ أَحَبَّنِیْ، وَمَنْ أَحَبَّنِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، وَمَنْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَافَأَہُ بِالْجَنَّۃِ.(۱)

۷۹۴ ۔ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ :مَنْ أَحَبَّنِیْ رَآنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَیْثُ یُحِبُّ، وَمَنْ أَبْغَضَنِیْ رَآنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَیْثُ یَکْرَہُ.(۲)

۷۹۵ ۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہُ بَرَاءَۃً مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَۃً مِنَ النِّفَاقِ وَجَوَازًا عَلَی الصِّرَاطِ وَأَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ.(۳)

۷۹۶ ۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَوَجْہُہُ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ.(۴)

۷۹۷ ۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا نَادَاہُ مَلَکٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ (أنْ خ ل) یَاعَبْدَاللّٰہِ اِسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ الذُّنُوْبَ

۱۔ البحار ۱۱۴/۲۷، فضائل الشیعۃ / ۲ باختلاف فی موارد

۲۔ أمالی الطوسی ۱۸۳/۱، کشف الغمۃ ۳۸۹/۱

۳۔ البحار ۱۱۵/۲۷

۴۔ فضائل الشیعۃ / ۴، البحار ۲۷۷/۳۹

كُلُّهَا.(١)

٧٩٨ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً غُفِرَ لَهُ.(٢)

٧٩٩ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً وَمَاتَ عَلٰى حُبِّهِ؛ صَافَحَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَزَارَتْهُ أَرْوَاحُ الْأَنْبِيَاءِ .(٣)

٨٠٠ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً بِقَلْبِهِ فَلَهُ ثُلْثُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَمَنْ أَحَبَّهُ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ، فَلَهُ ثُلْثَا ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَمَنْ أَحَبَّهُ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ فَلَهُ ثَوَابُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ. أَلَا وَإِنَّ جَبْرَئِيلَ أَخْبَرَنِي أَنَّ السَّعِيدَ كُلَّ السَّعِيدِ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَمَاتِهِ.(٤)

٨٠١ـ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً فِي حَيَاتِهِ وَمَمَاتِهِ كُتِبَ لَهُ الْأَمْنُ وَالْإِيمَانُ.(٥)

٨٠٢ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَقْضَى أُمَّتِي فَمَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُ فَإِنَّ الْعَبْدَ لَا يَنَالُ وِلَايَتِي إِلَّا بِحُبِّ عَلِيٍّ(عَلَيْهِ السَّلَامُ).(٦)

٨٠٣ـ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ

١ـ فضائل الشيعة / ٣، البحار ٢٧/ ١١٥، ملحقات الاحقاق ٢١/ ٣١٩

٢ـ أسرار الشهادة / ٢٤١ ٣ـ أسرار الشهادة / ٢٤١

٤ـ احقاق الحق ٥ ١ ٩

٥ـ احقاق الحق ٧/ ١٣٨، البحار ٢٧/ ٧٦ باختلاف يسير، علل الشرايع / ١٤٤ باختلاف فى موارد.

٦ـ احقاق الحق ٧/ ١٣ ١

وَسَلَّمَ :لَا يُؤْمِنُ رَجُلٌ حَتّٰى يُحِبَّ أَهْلَبَيْتِي بِحُبِّيْ .فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :وَمَا عَلَامَةُ حُبِّ أَهْلِ بَيْتِكَ؟ قَالَ :هٰذَا، وَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى عَلِيٍّ.(۱)

۸۰۴ـ وَرُوِيَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ :رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فَخِذَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَصَدْرَهُ، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ :مُحِبُّكَ مُحِبِّيْ، وَمُحِبِّيْ مُحِبُّ اللّٰهِ، وَمُبْغِضُكَ مُبْغِضِيْ،وَمُبْغِضِيْ مُبْغِضُ اللّٰهِ.(۲)

۸۰۵ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا؛ أَمِنَ مِنَ الْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَالصِّرَاطِ.(۳)

۸۰۶ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا سُمِّيَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَسِيرَ اللّٰهِ.(۴)

۸۰۷ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا سُمِّيَ أَمِينَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ.(۵)

۸۰۸ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلٰى حُبِّ عَلِيٍّ فَأَنَا كَفِيلُهُ بِالْجَنَّةِ.(۶)

۸۰۹ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا لا يُنْشَرُ لَهُ دِيْوَانٌ وَلَا يُنْصَبُ لَهُ مِيزَانٌ وَقِيلَ لَهُ :اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.(۷)

۱ـ ملحقات الإحقاق ۲۱/۳۴۳

۲ـ ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۲۱

۳ـ البحار ۲۷/۱۱۵

۴ـ فضائل الشیعه/ ۴، البحار ۲۷/۱۱۵

۵ـ أسرار الشهاده/ ۲۴۱

۶ـ أسرار الشهادة/ ۲۴۱

۷ـ البحار ۲۷/۱۱۵

۸۱۰۔ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ.(۱)

۸۱۱۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ عِرْقٍ فِي بَدَنِهِ حَوْرَاءَ وَشُفِّعَ فِي ثَمَانِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ فِي بَدَنِهِ حَوْرَاءُ وَمَدِينَةٌ فِي الْجَنَّةِ.(۲)

۸۱۲۔ بِالْإِسْنَادِ، وَحَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي لَأَرْجُو لِأُمَّتِي فِي حُبِّ عَلِيٍّ كَمَا أَرْجُو فِي قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام سے محبّت کے ثمرات

۷۹۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: جان لیں کہ جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا اُس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا خُدا اس سے راضی ہے اور جس سے خدا راضی ہو اس کا انعام بہشت ہوگی۔

۷۹۴۔ حارث نے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: جو مجھے دوست

۱۔ ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۲۱

۲۔ فضائل الشیعة / ۳، البحار ۲۷/ ۱۱۴ باختلاف فی موارد

۳۔ بشارة المصطفیٰ/ ۱۴۵

رکھے گا قیامت کے دن مجھے اسی طرح دیکھے گا جس طرح وہ پسند کرتا ہے، اور جو مجھ سے دشمنی کرے گا قیامت کے دن مجھے اس طرح دیکھے گا جیسے وہ پسند نہیں کرتا۔

۷۹۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے تو خداوند اس کے لئے آگ سے دُوری، نِفاق سے دُوری، پُل صراط سے عبور کرنا، عذاب سے امان لکھے گا۔

۷۹۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا قیامت کے دن وہ اس طرح حشر میں وارد ہوگا کہ اس کا چہرہ چودہویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔

۷۹۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہوگا تو عرش کے نیچے سے اس کو ایک فرشتہ آواز دے گا: اے اللہ کے بندے! اپنے اعمال کو اول سے شروع کرو، کیونکہ خداوند نے تمہارے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں۔

۷۹۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا اس کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۷۹۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علیؑ کو دوست رکھے اور ان کی محبّت میں مر جائے، ملائکہ اس سے مصافحہ کریں گے اور پیغمبروں کی روح اس کا دِیدار کرے گی۔

۸۰۰۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کو دل سے چاہے گا تو میری امت کے ثواب کا تیسرا حصہ اس کا ہوگا اور جو دل و زبان سے چاہے گا تو میری امت کے ثواب دوسرا حصہ اس کا

ہوگا اور جو انھیں دل و زبان اور ہاتھ سے دوست رکھے گا تو اس امت کا پورا ثواب اس کا ہوگا۔

جان لیں! کہ جبرئیل نے مجھے اطلاع دی ہے کہ حقیقت میں وہ شخص سعادت مند اور خوش قسمت ہے جو علیؑ کو زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی دوست رکھے۔

۸۰۱۔ یحییٰ بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کو زندگی اور موت میں دوست رکھے گا تو اس کے لیے آرام اور سکون مقرر کیا جائے گا۔

۸۰۲۔ ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قضاوت میں علیؑ میری امت میں سے داناترین فرد ہیں، جو مجھے دوست رکھے تو اسے علی علیہ السلام کو بھی دوست رکھنا چاہیے، اس لئے کہ کوئی بندہ بھی علیؑ کی محبّت کے بغیر میری ولایت تک نہیں پہنچے گا۔

۸۰۳۔ سلمان کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی مومن نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ میری محبّت کی خاطر میرے اہلِ بیتؑ کو دوست رکھتا ہو، عمر بن خطاب نے کہا آپ کے اہلِ بیتؑ سے محبت کرنے کی علامت کیا ہے؟ علی علیہ السلام پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: یہ ہیں محبّت کی نشانی۔

۸۰۴۔ سلمان فارسی سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آنحضرتؐ علی علیہ السلام کے زانو اور سینہ پر ہاتھ مار رہے تھے اور فرما رہے تھے تمھیں دوست رکھنے والا میرا دوست ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔

۸۰۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو وہ حساب اور کتاب اور میزان و صراط سے بے خوف ہوگا۔

۸۰۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو

دوست رکھے گا تو وہ آسمان اور زمین پر اسیرِ محبّت خدا کے نام سے پکارا جائے گا۔

۸۰۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو وہ زمین پر امینِ خدا کے نام سے پکارا جائے گا۔

۸۰۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو شخص علی علیہ السلام کی محبّت میں مرجائے میں اس کے لئے بہشت کا ضامن ہوں گا۔

۸۰۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہوگا تو قیامت کے دن اس کے اعمال نامہ کو کھولا نہیں جائے گا اور نہ ہی اس کے لئے ترازو لگایا جائے گا اور اسے کہیں گے بغیر حساب کے بہشت میں داخل ہو جاؤ۔

۸۱۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا۔

۸۱۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو خداوند اس کو اس کے بدن کی ہر رگ کے بدلے میں ایک حُور عطا کرے گا اور اس کے خاندان کے اسّی افراد کے لئے اس کی شفاعت کو قبول کرے گا اور اسے بدن کے ہر ایک بال کے بدلے میں حُور اور بہشت میں شہر عطا کیے جائیں گے۔

۸۱۲۔ صدقہ بن موسیٰ نے حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے اپنے والد جعفر بن محمدؑ سے اور حضرتؑ نے اپنے والدِ گرامیؑ سے اور انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: میں اپنی امّت سے علیؑ کی محبّت کی اس طرح امید رکھتا ہوں جیسے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' کہنے کا امیدوار ہوں۔

۱۴۶ ـ بَرَكَاتُ حُبِّهٖ

۸۱۳ ـ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ أَبَابَكْرٍ بْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ مِنْ نُوْرِ وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) مَلَائِكَةً يُسَبِّحُوْنَ وَيُقَدِّسُوْنَ وَيَكْتُبُوْنَ ثَوَابَ ذٰلِكَ لِمُحِبِّيْهِ وَمُحِبِّيْ وُلْدِهٖ.(۱)

۸۱۴ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ ... :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّ عَرْشِهٖ مَعَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَآمَنَهُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَأَهْوَالِ يَوْمِ الصَّاخَّةِ (يَوْمِ الْقِيَامَةِ خ ل).(۲)

۸۱۵ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهٖ وَحَاسَبَهُ حِسَابَ الْأَنْبِيَاءِ، أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَشْرَبَ مِنَ الْكَوْثَرِ وَيَأْكُلَ مِنْ شَجَرَةِ طُوْبٰى وَيَرٰى مَكَانَهُ مِنَ الْجَنَّةِ....(۳)

حضرت علی علیہ السلام سے محبّت کی برکتیں

۸۱۳۔ابوبکرعبداللہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ: میں نے عثمان بن عفّان سے سنا ہے اس

۱ ـ احقاق الحق ۱۱۵/۶

۲ ـ البحار ۱۱۴/۲۷، اسرار الشهاده/ ۲۴۱ باختلاف فی موارد

۳ـ البحار ۱۱۴/۲۷، فضائل الشيعة/ ۲ باختلاف يسير

نے کہا: میں نے عمر بن خطاب سے سنا اس نے کہا: میں نے ابو بکر بن قحافہ سے سنا اس نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے سنا آنحضرت ؐ نے فرمایا: خداوند نے علی علیہ السلام کے چہرے کے نور سے ملائکہ کو خلق کیا ہے جو ہمیشہ خداوند کی تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں اور اس کے ثواب کو علی علیہ السلام کے اور ان کی اولاد اور دوستوں کے اعمال میں لکھتے ہیں۔

۸۱۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک حدیث میں فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا خدا اس کو صدّیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ عرش کے سایہ تلے جگہ دے گا اور اس کو قیامت کے دن کی وحشت اور خوف سے محفوظ رکھے گا۔

۸۱۵۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک حدیث میں فرمایا: جان لیں! کہ جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو خداوند اس کے نامۂ اعمال کو اسکے دائیں ہاتھ میں پکڑائے گا اور اس سے پیغمبروں کے حساب کی مانند حساب ہوگا۔ جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو وہ اس دنیا سے نہیں جائے گا مگر یہ کہ وہ حوضِ کوثر سے سیراب ہوگا اور طوبیٰ کے درخت سے پھل کھائے گا اور اپنے ٹھکانے کو بہشت میں دیکھے گا۔

۱۴۷۔ لَوِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلیٰ حُبِّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ

۸۱۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَوِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلیٰ حُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمَا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ.(۱)

۱۔ ينابيع المودة/ ۱۲۵، كشف الغمة ۱/ ۹۹، ارشاد القلوب ۲/ ۲۳۴، احقاق الحق ۷/ ۱۴۷، البحار ۳۹/ ۳۰۵، عوالي اللئالي ۴/ ۸۶، كشف اليقين/ ۲۲۵، المناقب للخوارزمي/ ۶۷

۸۱۷۔ عَنْ أَبِیْ بَصِیْرٍ عَنْ أَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ آبَائِہٖ عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیہِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :یَا عَلِیُّ !إِنَّہُ لَمَّا أُسْرِیَ بِیْ إِلَی السَّمَاءِ تَلَقَّتْنِی الْمَلَائِکَۃُ بِالْبِشَارَاتِ فِیْ کُلِّ سَمَاءٍ حَتّٰی لَقِیَنِیْ جَبْرَئِیلُ فِیْ مَحْفَلٍ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ، فَقَالَ :لَوِ اجْتَمَعَتْ أُمَّتُکَ عَلٰی حُبِّ عَلِیٍّ مَا خَلَقَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ النَّارَ....(۱)

اگر لوگ علیؑ سے دوستی کے لئے جمع ہو جاتے

۸۱۶۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تمام لوگ علی علیہ السلام کی دوستی کے لئے جمع ہو جاتے تو خداوند دوزخ کو خلق نہ کرتا۔

۸۱۷۔ابو بصیر نے امام صادق علیہ السلام سے اور حضرتؑ نے اپنے اَجْداد علیہم السلام سے اور انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! جس وقت مجھے رات کو آسمان پر لے گئے ، ہر آسمان پر فرشتوں نے مجھے مبارک باد دی، یہاں تک کہ جبرئیلؑ نے مجھے ملائکہ کی ایک محفل میں دیکھا اور کہا: اگر تمہاری امّت علیؑ کی دوستی کے لئے جمع ہو جاتی تو خداوند دوزخ کو خلق نہ کرتا۔

۱۴۸۔ حُبُّ عَلِیٍّ عَلَیہِ السَّلَامُ عِبَادَۃٌ

۸۱۸۔وَقَالَ (النَّبِیُّ) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :حُبُّ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ

۱۔ البحار ۳۸۸/۱۸

إِيْمَانَ عَبْدٍ إِلَّا بِوِلَايَتِهِ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِهِ.(۱)

۸۱۹ ـ(فِيْ حَدِيْثٍ) الْحَسَنِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍعَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُوْلُ:حُبُّ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ، وَخَيْرُ الْعِبَادَةِ مَا كُتِمَتْ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام سے دوستی عبادت ہے

۸۱۸۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:علی علیہ السلام سے دوستی عبادت ہے اور خداوند علی علیہ السلام سے دوستی اور انکے دشمنوں سے بیزاری کرنے والوں کے علاوہ کسی بھی بندے کے ایمان کو قبول نہیں کرے گا۔

۸۱۹۔حسن بن صالح بن حَیّ کہتے ہیں کہ:میں نے جعفر بن محمدؑ سے سنا حضرتؑ نے فرمایا:علیؑ سے دوستی عبادت ہےاور بہترین عبادت وہ عبادت ہے جوچھپی ہوئی ہو۔

۱۴۹ ـ سَبْعَةُ أَشْيَاءَ لِمُحِبِّيْهِ

۸۲۰ ـعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ :كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ :أَلَا أُبَشِّرُكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ !قَالَ :بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ .قَالَ :هٰذَا جَبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُخْبِرُنِيْ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَنَّهُ قَدْ أَعْطٰى شِيعَتَكَ وَمُحِبِّيْكَ سَبْعَ خِصَالٍ، الرِّفْقَ

---

۱ ـ ارشاد القلوب / ۲۰۹

۲ ـ البحار ۳۹/ ۲۸۰، بشارة المصطفىٰ / ۸۶

عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْاُنسَ عِنْدَ الْوَحْشَةِ وَالنُّوْرَ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَالْاَمْنَ عِنْدَ الْفَزَعِ وَالْقِسْطَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ وَالْجَوَازَ عِنْدَ الصِّرَاطِ وَدُخُوْلَ الْجَنَّةِ قَبْلَ النَّاسِ "نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ."(۱)

حضرت علیؑ کے مُحبّین کے لئے سات خصلتیں

۸۲۰۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ ایک دن میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھا پیغمبرؐ نے علی علیہ السلام کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: اے ابوالحسنؑ! آیا میں تمہیں بشارت نہ دوں؟ عرض کی: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، پیغمبرؐ نے فرمایا: جبرئیلؑ نے مجھے خدا کی طرف سے خبر دی ہے کہ خداوند نے تمہارے شیعوں اور دوستوں کو سات خصلتیں عطا کی ہیں: موت کے وقت سانس میں آسانی کرنا، وحشت کے وقت دوستی اور اُنس، تاریکی کے وقت نور، خوف کے وقت امان، میزان میں عدالت، پل صراط سے عبور کرنا اور تمام لوگوں سے پہلے بہشت میں جانا اور اس وقت ان کا نور ان کے چہرے کے سامنے اور ان کی دائیں طرف حرکت میں ہوگا۔

۱۵۰۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عُنْوَانُ صَحِيْفَةِ الْمُؤْمِنِ

۸۲۱۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عُنْوَانُ صَحِيْفَةِ الْمُؤْمِنِ حُبُّ

۱۔ الخصال ۲/۴۰۲، تفسیر نور الثقلین ۵/۲۴۰، اعلام الدین / ۴۵۱، امالی الصدوق / ۲۷۶، بشارة المصطفیٰ / ۵۶ باختلاف فی موارد، البحار ۲۷/۱۶۲

عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت مومن کا صحیفہ ہے

۸۲۱۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام سے دوستی عنوانِ صحیفۂ مومن ہے۔

۱۵۱۔ حُبُّهُ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ

۸۲۲۔قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَمَسَّكَ بِالْحَبْلِ الْمَتِيْنِ؛ فَلْيُحِبَّ عَلِيّاً وَذُرِّيَّتَهُ.(۲)

۸۲۳۔عَنْ أَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيْهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْكَبَ سَفِينَةَ النَّجَاةِ وَيَتَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى وَيَعْتَصِمَ بِحَبْلِ اللّٰهِ الْمَتِيْنِ فَلْيُوَالِ عَلِيّاً بَعْدِيْ وَلْيُعَادِ عَدُوَّهُ وَلْيَأْتَمَّ بِالْأَئِمَّةِ الْهُدَاةِ مِنْ وُلْدِهِ فَإِنَّهُمْ خُلَفَائِیْ وَأَوْصِيَائِیْ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ بَعْدِیْ وَسَادَةُ أُمَّتِیْ وَقَادَةُ الْأَتْقِيَاءِ إِلَى الْجَنَّةِ، حِزْبُهُمْ حِزْبِیْ وَحِزْبِیْ حِزْبُ اللّٰهِ وَحِزْبُ أَعْدَائِهِمْ حِزْبُ الشَّيْطَانِ.(۳)

۱۔بشارة المصطفیٰ / ۱۵۴، ینابیع المودة / ۱۲۵، الغدیر ۲۷۸/۱۰، البحار ۱۴۲/۲۷، کنز العمال ۶۰۱/۱۱

۲۔احقاق الحق ۱۶۰/۷

۳۔ أمالی الصدوق / ۲۶، احقاق الحق ۱۱۳/۵ باختلاف یسیر

حضرت علی علیہ السلام کی محبّت اللہ کی مضبوط رسّی ہے

۸۲۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مضبوط رسّی کو تھامنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ علی علیہ السلام اوران کی اولاد سے دوستی رکھے۔

۸۲۳۔ ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے والد سے اور حضرتؑ نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ: رسولِ خداؐ نے فرمایا: جو نجات کی کشتی پر سوار ہونا اور مضبوط ترین سہارے پر بھروسا کرنا اور خدا کی مضبوط رسّی کو تھامنا پسند کرتا ہے، اسے میرے بعد علی علیہ السلام سے دوستی رکھنی چاہیے اوران کے دشمنوں سے دشمنی کرے اور ہدایت کرنے والے ائمہؑ جو ان کی اولاد میں سے ہیں ان کی اقتدا کرنی چاہیے، کیونکہ وہ میرے جانشین اوراوصیاء ہیں اور میرے بعد لوگوں پر خدا کی حجّت اور میری امّت کے بزرگ ہیں اور پرہیزگاروں کی بہشت کی طرف رہبری کرتے ہیں،ان کا لشکر میرا لشکر ہے اور میرا لشکر خدا کا لشکر ہے اوران کے دشمنوں کا لشکر شیطان کا لشکر ہے۔

۱۵۲ ۔ حُبُّهُ هُوَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى

۸۲۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَدِاسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِالْوُثْقَى.(۱)

۸۲۵ ۔ عَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ

---

۱ ۔ احقاق الحق ۷/ ۱۶۰

وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ یَتَمَسَّکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی فَلْیَتَمَسَّکْ بِحُبِّ عَلِیٍّ وَأَھْلِ بَیْتِی.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی محبّت عُروۃُ الوثقٰی ہے

۸۲۴۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام سے محبّت کی اس نے مضبوط ترین رسّی کو تھاما ہے۔

۸۲۵۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ مضبوط سہارے کو تھام لے اسے چاہیے کہ علیؑ اور میرے اہلِ بیتؑ کا دامن تھام لے۔

۱۵۴ ۔ حُبُّ عَلِیٍّ عَلَیہِ السَّلَامُ حَسَنَۃٌ

۸۲۶ ۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :حُبُّ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ حَسَنَۃٌ لَا تَضُرُّ مَعَھَا سَیِّئَۃٌ وَبُغْضُہٗ سَیِّئَۃٌ لَا تَنْفَعُ مَعَھَا حَسَنَۃٌ.(۲)

---

۱ ۔ عیون اخبار الرضا ۵۸/۲، اثبات الھداۃ ۴۸۴/۱، البحار ۸۳/۲۴ باختلاف یسیر، مناقب آل ابی طالب ۷۶/۳

۲ ۔ ینابیع المودۃ / ۱۲۵ ، کشف الغمۃ ۹۳/۱، کشف الیقین / ۲۲۵، احقاق الحق ۲۵۷/۷، فضائل الخمسۃ ۲۱۹/۲

حضرت علی علیہ السلام کی محبّت نیکی ہے

۸۲۶۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی محبّت ایک ایسی نیکی ہے کہ کوئی بھی گناہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا اور علی علیہ السلام سے دشمنی ایک ایسا گناہ ہے کہ کوئی بھی نیکی اس کے لئے فائدہ مند نہیں ہے۔

۱۵۴ ـ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقُبُوْلُ الطَّاعَاتِ

۸۲۷ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا قَبِلَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاتَهُ وَصِيَامَهُ وَقِيَامَهُ وَاسْتَجَابَ دُعاءَهُ.(۱)

۸۲۸ـ (فِيْ حَدِيْثٍ) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَا أَعْطَانِيْ رَبِّيْ فَضِيْلَةً إِلَّا وَقَدْ خَصَّ عَلِيًّا بِمِثْلِهَا.وَفِيْهِ أَيْضًا :لَنْ يَقْبَلَ اللّٰهُ فَرْضًا إِلَّا بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ (عَلَيهِ السَّلَامُ.)(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی محبّت عبادات کے قبول ہونے کا ذریعہ ہے

۸۲۷۔ابن عمر کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست

۱۔ کشف الیقین / ۲۲۷، کشف الغمة ۱/ ۱۰۴، فضائل الشیعة /۳، البحار ۳۹/ ۲۷۷، مائة منقبة /۳/ ۱۴۹، احقاق الحق ۷/ ۱۶۱ باختلاف یسیر

۲۔ احقاق الحق ۶/ ۱۰۴

رکھے گا تو خداوند اس کے روزے، نماز اور قیام کو قبول کرے گا اور اس کی دعاؤں کو مستجاب کرے گا۔

۸۲۸۔حدیث نقل ہوئی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے مجھے کوئی ایسی فضیلت عطا نہیں کی مگر یہ کہ اس جیسی فضیلت علی علیہ السلام کو بھی عطا کی اور اسی حدیث میں نقل ہوا ہے کہ خداوند علی علیہ السلام کی محبت کے بغیر کسی بھی فریضہ کو قبول نہیں کرتا۔

۱۵۵ ۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَقُبُولُ العَمَلِ الصَّالِحِ

۸۲۹۔ فِيْ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنْهُ حَسَنَاتِهِ، وَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهِ وَكَانَ فِي الْجَنَّةِ رَفِيقَ حَمْزَةَ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ.(۱)

۸۳۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ (نَبِيًّا خ ل) لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ عَبْدٍ حَسَنَةً حَتّٰى يَسْأَلَهُ عَنْ حُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی محبّت نیک اعمال کے قبول ہونے کا سبب ہے

۸۲۹۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام سے

۱۔ ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۱۹، البحار ۲۷/ ۱۱۴

۲۔ امالی الطوسی ۱/ ۱۰۳، البحار ۲۷/ ۳۱۱

دوستی رکھے گا خداوند اس کے نیک اعمال قبول کرے گا اس کے گناہ معاف کرے گا اور وہ بہشت میں حضرت حمزہ سیّد الشہداء کا دوست ہوگا۔

۸۳۰۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے خداوند اس وقت تک کسی بھی بندے کے نیک اعمال کو قبول نہیں کرتا جب تک اسے علی بن ابیطالبؑ کی محبّت کے بارے میں سوال نہ کرے۔

۱۵۶۔حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَاسْتِغْفَارُ الْمَلَائِكَةِ

۸۳۱۔عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُهَا مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.(۱)

۸۳۲۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ نُوْرِ وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ وَلِمُحِبِّيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام سے محبّت اور ملائکہ کا مغفرت طلب کرنا

۸۳۱۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا ملائکہ اس کے لئے مغفرت طلب کریں گے اور اس کے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے

۱۔ فضائل الشیعة / ۳، البحار ۲۷/ ۱۱۴، ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۱۹ باختلاف فی موارد

۲۔ البحار ۲۳/ ۱۲۰، کشف الغمة ۱/ ۱۰۳، ارشاد القلوب ۲/ ۲۳۴، المناقب للخوارزمی / ۷، ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۵۶۵، مائة منقبة / ۶۲

تا کہ جس بھی دروازے سے چاہے بغیر حساب کے داخل ہو جائے۔

۸۳۲۔ رسولِ خدا صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: خداوند نے علی بن ابیطالب علیہ السلام کے چہرے کے نور سے ستّر ہزار ملائکہ خلق کیے ہیں وہ قیامت تک ان کے لئے اور ان کے دوستوں کے لئے مغفرت طلب کریں گے۔

۱۵۷ ۔ حُبُّ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلامُ وَمَحقُ الذُّنُوبِ

۸۳۳ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :حُبُّ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ یَحْرِقُ الذُّنُوبَ کَمَا تَحْرِقُ النَّارُ الْحَطَبَ.(۱)

۸۳۴ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :حُبُّ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ یَأْکُلُ السَّیِّئَاتِ کَمَا تَأْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام سے محبّت گناہوں کے مِٹ جانے کا ذریعہ ہے

۸۳۳۔ رسولِ خدا صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام کی دوستی گناہوں کو جلا دیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے۔

۸۳۴۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام کی

۱ ۔ احقاق الحق ۷/ ۲۶۱

۲ ۔ احقاق الحق ۷/ ۲۶۰، البحار ۳۹/ ۳۰۶، کنز العمال ۱۱/ ۱۲۶۱، فضائل الشیعة / ۱۱، فضائل الخمسة ۲/ ۲۹۱ باختلاف یسیر

دوستی برائیوں کو کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

۱۵۸ ۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاسْتِجَابَةُ الدُّعَاءِ

۸۳۵ ـ وَرَوَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيذَرٍّ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، إِذَا أَقْبَلَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَلَمَّا رَآهُ مُقْبِلًا قَالَ : يَا اَبَاذَرٍّ اِمَنْ هٰذَا الْمُقْبِلُ؟ فَقُلْتُ : عَلِيٌّ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ . فَقَالَ : يَا اَبَاذَرٍّ! أَتُحِبُّهُ؟ فَقُلْتُ : إِيْ وَاللّٰهِ -يَا رَسُولَ اللّٰهِ - إِنِّي لَأُحِبُّهُ، وَأُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ . فَقَالَ : يَا اَبَاذَرٍّ! حِبَّ عَلِيًّا وَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ، فَإِنَّ الْحِجَابَ الَّذِي بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالَى حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ . يَا اَبَاذَرٍ اِحِبَّ عَلِيًّا مُخْلِصًا، فَمَا مِنِ امْرِءٍ أَحَبَّ عَلِيًّا مُخْلِصًا، وَسَأَلَ اللّٰهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ، وَلَا دَعَا اللّٰهَ إِلَّا لَبَّاهُ.

فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي لَأَجِدُ حُبَّ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَى كَبِدِي كَبَارِدِ الْمَاءِ ، أَوْ كَعَسَلِ النَّحْلِ، أَوْ كَآيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ أَتْلُوهَا، وَهُوَ عِنْدِي أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : نَحْنُ الشَّجَرَةُ الطَّيِّبَةُ، وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقَى، وَمُحِبُّونَا وَرَقُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الدُّخُولَ إِلَى الْجَنَّةِ، فَلْيَسْتَمْسِكْ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا.(۱)

۸۳۶ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا صَافَحَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَزَارَتْهُ الْأَنْبِيَاءُ وَقَضَى اللّٰهُ لَهُ كُلَّ حَاجَةٍ.(۲)

---

۱ ـ اعلام الدين / ۱۳۶

۲ ـ فضائل الشيعة / ۴

حضرت علی علیہ السلام سے محبّت دُعا کے قبول ہونے کا سبب بنتی ہے

۸۳۵۔ جابر بن عبداللہ انصاری نے ابوذر سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: ہم مسجد میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ علیؑ داخل ہوئے جس وقت پیغمبرؐ کی نگاہ ان پر پڑی تو فرمایا: اے ابوذر! یہ کون ہیں؟

میں نے عرض کی: یارسول اللہؐ! یہ علی علیہ السلام ہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! کیا انہیں دوست رکھتے ہو؟ عرض کی: جی ہاں، اے اللہ کے رسولؐ! خدا کی قسم میں انہیں دوست رکھتا ہوں' جو انہیں دوست رکھتے ہیں میں ان کو بھی دوست رکھتا ہوں۔ پیغمبرؐ نے فرمایا: اے ابوذر! علیؑ کو دوست رکھو اور ان کے دوستوں سے بھی دوستی رکھو، اس لئے کہ وہ حجاب جو خداوند اور اس کے بندے کے درمیان ہے وہ علیؑ کی محبّت ہے۔ اے ابوذر! انہیں اخلاص کے ساتھ دوست رکھو، اس لئے کہ جو بھی علی بن ابیطالبؑ کو خلوصِ نیّت سے دوست رکھے گا اور جو چیز بھی خدا سے طلب کرے گا خدا اس کی درخواست کو قبول کرے گا اور وہ جو بھی دعا کرے گا خدا اس کی دعا کو مستجاب کرے گا۔ میں نے عرض کی: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام کی محبّت میرے دل میں ٹھنڈے پانی یا شہد کی طرح ہے یا خدا کی کتاب کی وہ آیت ہے جس کی میں تلاوت کرتا ہوں، علیؑ کی محبت میرے نزدیک شہد سے بھی میٹھی ہے، رسولِ خداؐ نے فرمایا: ہم ہی شجرۂ طیبہ اور عُروۃ الوثقیٰ ہیں اور ہمارے دوست اس درخت کے پتّے ہیں' جو بہشت میں جانا چاہتا ہے تو وہ اس درخت کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی سے تمسّک کرے۔

۸۳۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام

کودوست رکھے گا، ملائکہ اس سے مصافحہ کریں گے اور انبیاءؑ اس کے دیدار کے لئے جائیں گے اور خدا اس کی حاجات کو پورا کرے گا۔

۱۵۹۔حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلام وَتَرَحُّمُ عِزْرَائِيْلَ عَلَيهِ السَّلَامُ

۸۳۷۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ عَلِيَّ بْنَ أَبِى طَالِبٍ (عَلَيهِ السَّلَامُ) أَخًا مِّنْ أَهْلِ السَّمَاءِ إِسْرَافِيلُ ثُمَّ مِيكَائِيلُ ثُمَّ جِبْرَائِيلُ، وَأَوَّلُ مَنْ أَحَبَّهُ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ رِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّةِ، ثُمَّ مَلَكُ الْمَوْتِ، وَإِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ يَتَرَحَّمُ عَلٰى مُحِبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِى طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ كَمَا يَتَرَحَّمُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ.(۱)

۸۳۸ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلّٰى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكَ الْمَوْتِ كَمَا يَبْعَثُ إِلَى الْأَنْبِيَاءِ، وَدَفَعَ اللّٰهُ عَنْهُ هَوْلَ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ، وَبَيَّضَ وَجْهَهُ وَكَانَ مَعَ حَمْزَةَ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ .(۲)

۸۳۹ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكَ الْمَوْتِ بِرِفْقٍ وَدَفَعَ عَنْهُ هَوْلَ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ وَنَوَّرَ قَبْرَهُ وَبَيَّضَ وَجْهَهُ.(۳)

---

۱ ـ احقاق الحق ۶/ ۱۱۱، ارشاد القلوب / ۲۳۵، المناقب للخوارزمی / ۷۱، ینابیع المودة / ۱۳۳ باختلاف فی بعض الالفاظ

۲ ـ فضائل الشیعة /۳، اسرار الشهادة / ۲۴۱ باختلاف فی موارد

۳ ـ ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۱۹

حضرت علی علیہ السلام سے محبّت عزرائیل کے رحم کرنے کا سبب ہے

۸۳۷۔عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہلِ آسمان میں سے سب سے پہلے جس نے علی علیہ السلام کو اپنا بھائی بنایا وہ اسرافیل ؑ تھے،اس کے بعد میکائیل ؑ،اور اسکے بعد جبرئیل ؑ نے اپنا بھائی بنایا اور اہلِ آسمان میں سے سب سے پہلے جنہوں نے ان سے محبت کی وہ عرش کو اٹھانے والے ملائکہ تھے اس کے بعد "رضوان" یعنی بہشت کے خزانہ دار اور اس کے بعد ملکُ الموت نے ان سے محبّت کی اور ملکُ الموت جس طرح پیغمبروں ؑ پر رحم کرے گا ویسے ہی علی علیہ السلام کے دوستوں پر بھی رحم کرے گا۔

۸۳۸۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا،خداوند ملکُ الموت کو اس کی طرف اس طرح بھیجے گا جس طرح پیغمبروں ؑ کی طرف بھیجتا ہے اور منکر اور نکیر کے خوف کو اس سے دور کرے گا اور اس کے چہرے کو نُورانی کرے گا اور وہ حمزہ سیّدُالشہداء کے ساتھ محشور ہوگا۔

۸۳۹۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام سے دوستی رکھے گا،خداوند ملکُ الموت کو نرمی کے ساتھ اس کے پاس بھیجے گا اور منکر و نکیر کے خوف سے اس کو دور رکھے گا اور اس کی قبر کو نورانی اور اس کے چہرے کو سفید کرے گا۔

۱۶۰ ـ حُضُورُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ عِندَ احتِضَارِ مُحِبِّيهِ

۸۴۰ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ :يَا عَلِيُّ !

إنَّ مُحِبّيكَ يَفْرَحُونَ فِي ثَلاثَةِ مَوَاطِنَ: عِنْدَ خُرُوجِ أَنْفُسِهِمْ وَأَنْتَ هُنَاكَ تَشْهَدُهُمْ، وَعِنْدَ الْمُسَاءَلَةِ فِي الْقُبُورِ وَأَنْتَ هُنَاكَ تُلَقِّنُهُمْ، وَعِنْدَ الْعَرْضِ عَلَى اللّهِ وَأَنْتَ هُنَاكَ تُعَرِّفُهُمْ.(١)

٨٤١ ـ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ: يَا عَلِيُّ! إِخْوَانُكَ يَفْرَحُونَ فِي أَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ: عِنْدَ خُرُوجِ أَنْفُسِهِمْ وَأَنَا وَأَنْتَ شَاهِدُهُمْ وَعِنْدَ الْمُسَاءَلَةِ فِي قُبُورِهِمْ، وَعِنْدَ الْعَرْضِ، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ.(٢)

٨٤٢ ـ عَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ: مَنْ أَحَبَّنِي وَجَدَنِي عِنْدَ مَمَاتِهِ بِحَيْثُ يُحِبُّ، وَمَنْ أَبْغَضَنِي وَجَدَنِي عِنْدَ مَمَاتِهِ بِحَيْثُ يَكْرَهُ.(٣)

٨٤٣ ـ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا يَمُوتُ مُؤْمِنٌ يُحِبُّنِي إِلَّا رَآنِي حَيْثُ يُحِبُّ، وَلَا يَمُوتُ عَبْدٌ يُبْغِضُنِي إِلَّا رَآنِي حَيْثُ يَكْرَهُ....(٤)

٨٤٤ ـ وَعَنِ الْحَارِثِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ فَقُلْتُ: حُبِّي لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: يَا حَارِثُ أَتُحِبُّنِي؟ فَقُلْتُ نَعَمْ: وَاللّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَقَالَ: أَمَا لَوْ بَلَغَتْ نَفْسُكَ الْحُلْقُومَ لَرَأَيْتَنِي حَيْثُ تُحِبُّ، وَلَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَذُودُ الرِّجَالَ عَنِ الْحَوْضِ ذَوْدَ غَرِيبَةِ الْإِبِلِ

---

١ ـ البحار ٦/٢٠٠

٢ ـ البحار ٢٧/١٦٣

٣ ـ البحار ٦/١٨٨

٤ ـ الفصول المهمة/ ١١٢

لَرَأَيْتَنِيْ حَيْثُ تُحِبُّ، وَلَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا مارٌّ عَلَى الصِّرَاطِ بِلِوَاءِ الْحَمْدِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَرَأَيْتَنِي حَيْثُ تُحِبُّ.(۱)

۸۴۵۔ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيهِ السَّلَامُ :إِنَّ وَلِيَّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ يَرَاهُ فِيْ ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ حَيْثُ يَسُرُّهُ :عِنْدَ الْمَوْتِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ وَعِنْدَ الْحَوْضِ.(۲)

موت کے وقت حضرت علی علیہ السلام کا اپنے چاہنے والوں کے سرہانے تشریف لانا

۸۴۰۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:یاعلیؑ!تمہارے دوست تین مقام پر خوشحال ہوں گے:

۱۔جس وقت ان کی روح نکلے گی اور تم وہاں پر ان کا مشاہدہ کروگے۔

۲۔جس وقت قبر میں ان سے سوال ہوگا تو تم ان کو تعلیم دوگے۔

۳۔جس وقت وہ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوں گے تو تم ان کا تعارف کراؤگے۔

۸۴۱۔رسولِ خداؐ نے علیؑ سے فرمایا:یاعلیؑ!تمہارے بھائی تین مقام پر خوش ہوں گے:جس وقت ان کی روح بدن سے خارج ہوگی تو میں اور تم ان کا مشاہدہ کریں گے اور جس وقت قبر میں ان سے سوالات ہوں گے اور جس وقت وہ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوں گے اور جس وقت پُلِ صراط سے عبور کریں۔

۸۴۲۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے علی بن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا:جس نے مجھے دوست رکھا وہ موت کے وقت مجھے ویسے پائے گا جس طرح وہ دوست رکھے گا اور جس

۱۔ كشف الغمة ۱/ ۱۴۰

۲۔ الفصول المهمة / ۱۱۰ ، الفقيه / ۱۳۷

نے مجھ سے دشمنی کی وہ موت کے وقت مجھے ویسے پائے جیسے وہ پسند نہیں کرتا تھا۔

۸۴۳۔ حارث اَعْوَر نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: کسی بھی مومن کو موت نہیں آئے گی مگر یہ کہ وہ جس طرح دوست رکھتا ہے مجھے دیکھے گا اور کسی بھی بندے کو جو میرا دشمن ہے اسے موت نہیں آئے گی مگر یہ کہ جس طرح وہ پسند نہیں کرتا مجھے دیکھے گا۔

۸۴۴۔ حارثِ ہمدانی کہتے ہیں کہ: میں امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرتؑ نے فرمایا: کونسی چیز تم کو یہاں لائی ہے؟ میں نے عرض کی: اے امیر المومنینؑ! آپ کی محبّت۔ فرمایا: اے حارث! آیا مجھے دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، خدا کی قسم اے امیر المومنینؑ۔ فرمایا: جان لے اگر تمہاری جان گلے تک پہنچ جائے جس طرح مجھے دوست رکھتے ہو دیکھو گے، اگر تم مجھے دیکھو گے کہ میں لوگوں کو اجنبی اونٹوں کی طرح حوضِ کوثر سے بھگاؤنگا مجھے جس طرح دوست رکھتے ہو دیکھو گے، اور اگر مجھے اِس حالت میں دیکھو گے کہ میں حمْد کا عَلَم اٹھا کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پُلِ صراط سے عبور کروں گا جس طرح مجھے دوست رکھتے ہو دیکھو گے۔

۸۴۵۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: علی علیہ السلام کو دوست رکھنے والا انہیں تین مقام پر خوشحال دیکھے گا: موت کے وقت، صِراط کے کنارے، اور حوضِ کوثر پر۔

۱۶۱۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَشْفُ الْكُرُبَاتِ عِنْدَ الْمَوْتِ

۹۴۶۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ ... :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا (هَوَّنَ اللّٰهُ خ ل)يُهَوِّنُ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَجَعَلَ قَبْرَهُ رَوْضَةً مِنْ

رِيَاضِ الْجَنَّةِ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی مُحبّت موت کی سختیوں کو آسان کرتی ہے

۸۴۶۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو خداوند موت کی سختیوں کو اس کے لئے آسان کرے گا اور اس کی قبر کو بہشت کے باغات میں سے ایک باغ قرار دے گا۔

۱۶۲ - حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَتَنَاوُلُ الْكِتَابِ بِالْيَمِينِ

۸۴۷ـ فِي حَدِيثٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ... :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَحَاسَبَهُ حِسَابَ الْأَنْبِيَاءِ .(۲)

حضرت علی علیہ السلام سے محبّت اور عمل نامہ کو دائیں ہاتھ میں پکڑانا

۸۴۷۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا، تو خداوند نامۂ اعمال کو اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور اس کا حساب پیغمبروں کی مانند ہوگا۔

۱۔ البحار ۲۷/۱۱۴، فضایل الشیعۃ / ۳

۲۔ البحار ۲۷/۱۱۴، فضائل الشیعۃ / ۳

١٦٣ ـ حُبُّ عَلِيّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَالْعُبُورُ عَلَى الصِّرَاطِ

٨٤٨ ـ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صلّى اللّهُ عليهِ وآلِهِ وَسَلّمَ :لَا يَجُوزُ أَحَدٌ الصِّرَاطَ إِلَّا مَنْ كَتَبَ لَهُ عَلِيٌّ الْجَوَازَ.(١)

٨٤٩ ـ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْ حِسَابِ الْمَعَادِ يَأْمُرُ لِلْمَلَكَيْنِ فَيَقِفَانِ عَلَى الصِّرَاطِ فَلَا يَجُوزُ أَحَدٌ إِلَّا بِبَرَاءَةٍ وَلَايَةٍ مِنْ عَلِيٍّ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ أَكَبَّهُ اللّهُ فِي النَّارِ.(٢)

٨٥٠ ـ بِالإِسْنَادِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَنُصِبَ الْمِيزَانُ عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ لَمْ يَجُزْ عَلَيْهِ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ كِتَابُ وِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.(٣)

٨٥١ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا جَازَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ.(٤)

٨٥٢ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا مَرَّ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَلَمْ يَرَ صُعُوبَةً.(٥)

٨٥٣ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَثْبَتُكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ أَشَدُّكُمْ حُبًّا لِعَلِيٍّ.(٦)

٨٥٤ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا، كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ

---

١ ـ ذخائر العقبى / ٧١، الغدير ١٠/ ٢٧٩، احقاق الحق ٧/ ١١٩، جواهر المطالب ١/ ١١١ باختلاف في موارد

٢ ـ احقاق الحق ٧/ ١١٧

٣ ـ احقاق الحق ٧/ ١٢٠

٤ ـ فضائل الشيعة / ٣

٥ ـ البحار ٢٧/ ١١٥

٦ ـ احقاق الحق ٧/ ١٢٢

مِنَ النَّارِ وَجَوازٌ عَلَى الصِّراطِ وَأَمانٌ مِنَ الْعَذابِ، وَلَمْ يُنْشَرْ لَهُ ديوانٌ وَلَمْ يُنْصَبْ لَهُ ميزانٌ، وَقِيلَ لَهُ :اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِلاَحِسابٍ.(۱)

۸۵۵ـ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ الْباقِرِعَلَيْهِمَا السَّلاَمُ ما ثَبَّتَ اللّٰهُ حُبَّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ فِي قَلْبِ أَحَدٍ فَزَلَّتْ لَهُ قَدَمٌ إِلّا ثُبِتَتْ لَهُ قَدَمٌ أُخْرى (ثَبَّتَ اللّٰهُ لَهُ قَدماً أُخْرى خ ل.)(۲)

۸۵۶ـ عَنْ أَبِي جعفرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَليّ عَنْ آبائِهِ عَلَيهِمُ السَّلاَمُ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِه وَسَلَّمَ لِعَلِيّ عَلَيهِ السَّلاَمُ:ما ثَبتَ حُبُّكَ فِي قَلْبِ امْرِئٍ مُؤْمِنٍ؛ فَزَلَّتْ بِهِ قَدَمُهُ عَلَى الصِّراطِ إِلّا ثَبَتَ لَهُ قَدَمٌ حَتّى أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِحُبِّكَ الْجَنَّةَ.(۳)

۸۵۷ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّى بْنِ تَمامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ قالَ :إِذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ وَنُصِبَ الصِّراطُ عَلى جَهَنَّمَ لَمْ يَجُزْ عَلَيْهِ إِلَّا مَنْ كانَ مَعَهُ جَوازٌ فِيهِ وِلايَةُ عَلِيّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عَلَيهِ السَّلاَمُ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ :وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْؤُولُونَ يَعْنِي عَنْ وِلايَةِ عَلِيّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ.(۴)

۸۵۸ـ عَنْ مالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبائِهِ عَلَيهِمُ السَّلاَمُ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ نُصِبَ الصِّراطُ

۱ـ فضائل الشيعة / ۳، البحار ۱۵/۲۷ ۱، ملحقات الاحقاق، ۲۱ باختلاف في موارد

۲ـ كشف الغمة ۱/۳۸۸، بشارة المصطفى / ۱۲۵ باختلاف في موارد

۳ـ فضائل الشيعه / ۶، البحار ۷۷/۲۷ باختلاف في موارد

۴ـ البحار ۶۸/۸، بشارة المصطفى / ۱۴۳، الطرائف / ۷۴، كشف اليقين / ۳۰۴ وعبقات الانوار ۲/۷۷۶ باختلاف في موارد، ينابيع المودة ۱۱۳/۱ باختلاف يسير

عَلٰى شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَلَا يُجَاوِزُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ بَرَاءَةٌ بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ.(١)

٨٥٩ـ بِالإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ الْبَاقِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجُوزَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالرِّيحِ الْعَاصِفِ، وَيَلِجُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَلْيَتَوَلَّ وَلِيِّي وَوَصِيِّي وَصَاحِبِي وَخَلِيفَتِي عَلَى أَهْلِيَ وَأُمَّتِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ،وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلِجَ النَّارَ فَلْيَتْرُكْ وِلَايَتَهُ، فَوَعِزَّةِ رَبِّي وَجَلَالِهِ أَنَّهُ لَبَابُ اللّٰهِ الَّذِي لَايُؤْتَى إِلَّامِنْهُ وَأَنَّهُ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ وَأَنَّهُ الَّذِي يَسْأَلُ اللّٰهُ عَنْ وِلَايَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(٢)

٨٦٠ـ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَقْعُدُ أَنَا وَأَنْتَ وَجَبْرَئِيلُ عَلَى الصِّرَاطِ فَلَمْ يَجُزْ أَحَدٌ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ كِتَابٌ فِيْهِ بَرَاءَةٌ بِوِلَايَتِكَ.(٣)

٨٦١ـ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَمَرَ اللّٰهُ مَلَكَيْنِ يَقْعُدَانِ عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا يَجُوزُ أَحَدٌ إِلَّا بِبَرَاءَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَرَاءَتُهُ أَكَبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى :وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْؤُولُونَ.(٤)

١ـ بشارة المصطفى / ٢٧٣

٢ـ أمالي الصدوق / ٢٣٧

٣ـ معاني الاخبار / ٣١

٤ـ إحقاق الحق ٣/ ١٠٥

حضرت علی علیہ السلام سے محبّت اور پُل صراط سے گزرنا

۸۴۸۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص بھی پل صراط سے نہیں گزرے گا مگر وہ کہ جس کے لئے علی علیہ السلام نے اجازت نامہ لکھا ہوگا۔

۸۴۹۔ابو سعید خُدری کہتے ہیں کہ رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جس وقت خداوند حساب لینے سے فارغ ہوگا، تو دو فرشتوں کو پل صراط پر مقرر کرے گا کہ وہ پل صراط پر کھڑے ہو جائیں۔تو اس وقت فقط وہ لوگ پل صراط سے عبور کریں گے جن کے پاس علی علیہ السلام کی ولایت کی مہر ہوگی۔جس کے پاس یہ مہر نہیں ہوگی تو خداوند اسے دوزخ میں ڈال دے گا۔

۸۵۰۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو وہ تیز بجلی کی طرح پل صراط سے عبور کرے گا۔

۸۵۱۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت قیامت برپا ہوگی اور جہنّم کے کنارے میزان نصب کیا جائے گا، تو فقط وہ لوگ اس سے عبور کریں گے جن کے پاس علیؑ کی ولایت کا تائید نامہ ہوگا۔

۸۵۲۔پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علیؑ کو دوست رکھے گا تو وہ تیز بجلی کی طرح پل سے عبور کرے گا اور اسے کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔

۸۵۳۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے صراط پر وہ شخص ثابت قدم ہوگا جس کے پاس سب سے زیادہ علی علیہ السلام کی محبّت ہوگی۔

۸۵۴۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جس نے علیؑ

کو دوست رکھا تو اس کے لئے آگ سے دوری اور پل صراط سے عبور اور عذاب سے محفوظ لکھا جائے گا، اس کے عمل نامہ کو کھولا نہیں جائے گا، اور اس کے لئے میزان نصب نہیں کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا بغیر کسی حساب کے بہشت میں داخل ہو جاؤ۔

۸۵۵۔ حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوند جس کے دل میں علی علیہ السلام کی دوستی کو قرار دے گا اگر اس کا ایک قدم کانپے گا تو اس کے دوسرے قدم کو مضبوط کرے گا۔

۸۵۶۔ حضرت ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام نے اپنے اجداؑ سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: اگر تمہاری محبّت نے مومن کے دل میں جگہ لے لی، اگر اس کا ایک قدم کانپنے لگا تو وہ دوسرے قدم سے مضبوط ہوگا، آخر کار خداوند آپ کی محبّت کے سبب اس کو بہشت میں داخل کرے گا۔

۸۵۷۔ عبداللہ بن مثنیٰ بن تمامہ بن عبداللہ بن اَنس بن مالک نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اور اس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو جہنّم پر پل بنا دیا جائے گا علیؑ کی ولایت رکھنے والے کے علاوہ کوئی اور اس سے عبور نہیں کرے گا اور ارشادِ باری تعالیٰ ہوا ہے کہ "انہیں ٹھہراؤ تا کہ ان سے سوال کیا جائے"، یعنی علی بن ابیطالبؑ کی ولایت کے بارے میں ان سے پوچھیں۔

۸۵۸۔ مالک بن اَنس نے جعفر بن محمدؑ سے حضرتؑ نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت قیامت برپا ہوگی پل کو جہنّم کے کنارے نصب کریں گے تو فقط وہ شخص اس پل سے عبور کرے گا جو علیؑ کی ولایت کے سبب جہنّم سے آزادی کی مہر رکھتا ہوگا۔

۸۵۹۔ حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے اور ان کے اجدادؑ سے اور ان کے جدِّ بزرگوار سے

منقول ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو صراط سے تیز ہوا کی طرح گزرنا اور بغیر کسی حساب کے بہشت میں جانا پسند کرتا ہے تو اسے میرے بھائی اور میرے ولی اور میرے جانشین علی بن ابیطالب علیہ السلام کو جو میرے خاندان اور میری امت میں سے ہیں دوست رکھنا چاہیے اور جہنّم میں جانا چاہتا ہے تو وہ ان کی ولایت سے ہاتھ اٹھالے۔ مجھے اپنے پروردگار کی عزّت اور جلال کی قسم وہ بابُ اللہ ہیں اور فقط اسی دروازے سے داخل ہونا چاہیے، وہ صراطِ مستقیم ہیں اور یہ وہی ہیں جنکی ولایت کے بارے میں قیامت کے دن خدا سوال کرے گا۔

۸۶۰۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول خدا نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! جس وقت قیامت برپا ہوگی میں تم اور جبرئیل پل پر بیٹھ جائیں گے تو اس وقت فقط وہ لوگ عبور کریں گے جو اپنے پاس تمہاری دوستی کا خط رکھتے ہوں گے جس پر آگ سے دوری لکھی ہوئی ہے۔

۸۶۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان ہوئی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جس وقت قیامت برپا ہوگی خداوند دو فرشتوں کو حکم دے گا کہ پل پر بیٹھ جائیں، اور کوئی بھی علی بن ابیطالب علیہ السلام کی اجازت کے بغیر اس سے عبور نہیں کرے گا، اور جو ان کا اجازت نامہ اپنے پاس نہیں رکھتا ہوگا تو خدا اس کو منہ کے بل جہنّم میں ڈال دے گا، اور ارشاد باری تعالیٰ ہوا ہے کہ ''انہیں ٹھہراؤ تو ان سے کچھ پوچھنا ہے''۔

۱۶۴۔ حُبُّ عَلیٍّ علَیهِ السَّلَامُ وَانفِتَاحُ اَبوَابُ الرَّحمَةِ

۸۶۲۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا أَثبَتَ اللّٰهُ (أَثبَتَ اللّٰهُ خ ل) الْحِکْمَةَ فِی قَلْبِهِ وَأَجْرٰی عَلٰی لِسَانِهِ الصَّوَابَ وَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُ أَبْوَابَ

الرَّحْمَةِ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی محبّت سے رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں

۸۶۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا تو خداوند اس کے دل میں حکمت پیدا کرے گا اور اس کے زبان پر سچے کلمات جاری کرے گا اور اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دے گا۔

۱۶۵ ـ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَالنَّجاةُ مِنَ النَّارِ

۸۶۳۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا؛ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ.(۲)

۸۶۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: حُبُّ عَلِيٍّ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کی محبّت دوزخ سے نجات کا سبب ہے

۸۶۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا خداوند اس کو دوزخ

---

۱ ـ ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۱۹، البحار ۲۷/ ۱۱۵، فضائل الشیعة/ ۴ باختلاف فی موارد

۲ ـ ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۱۹، البحار ۳۹/ ۲۷۷

۳ ـ إحقاق الحق ۷/ ۴۷، البحار ۳۹/ ۳۰۵

کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔

۸۶۴۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام سے دوستی دوزخ سے نجات ہے۔

۱۶۶۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَالدُّخُولُ فِي الْجَنَّةِ

۸۶۵۔ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: قُلْ لِمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا يَتَهَيَّأُ لِدُخُولِ الْجَنَّةِ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام سے محبّت بہشت میں جانے کا سبب ہے

۸۶۵۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہے اسے کہو بہشت میں جانے کے لئے تیار ہو جائے۔

۱۶۷۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ تَاجُ الْكَرَامَةِ

۸۶۶۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا وَضَعَ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجَ الْكَرَامَةِ وَأَلْبَسَهُ حُلَّةَ السَّلَامَةِ (العِزَّةِ خ ل).(۲)

۸۶۷۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا وُضِعَ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْكَرَامَةِ مَكْتُوبًا عَلَيهِ: أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ، وَشِيعَةُ عَلِيٍّ هُمُ

۱۔ أحقاق الحق ۱۶۵/۷

۲۔ ملحقات الاحقاق ۳۱۹/۲۱، البحار ۱۱۵/۲۷

الْمُفْلِحُونَ.(۱)

۸۶۸۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا وُضِعَ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْمُلْكِ، وَأُلْبِسَ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی محبّت کرامت کا تاج ہے

۸۶۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا خداوند اس کے سر پر کرامت کا تاج رکھے گا اور اسکو سلامتی کا جامہ پہنائے گا۔

۸۶۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا اس کے سر پر کرامت کا تاج رکھوا جائے گا جس پر لکھا ہوا ہے کہ اہلِ بہشت کامیاب اور شیعیانِ علی علیہ السلام فلاح یافتہ ہیں۔

۸۶۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا، اس کے سر پر سلطنت کا تاج رکھا جائے گا اور اس کو کرامت کا لباس پہنایا جائے گا۔

۱۶۸۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَالْحَشْرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۸۶۹۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ :مَنْ أَحَبَّكَ كَانَ مَعَ النَّبِيِّينَ

۱۔ أسرار الشهادة / ۲۴۱

۲۔ فضائل الشيعة / ۴

فِی دَرَجَتِهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ یُبْغِضُکَ فَلَا یُبَالِی مَاتَ یَهُوْدِیًا أَوْ نَصْرَانِیًا.(۱)

۸۷۰۔قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا کَانَ مَعِی وَمَعَهُ.(۲)

۸۷۱۔ بِإسْنَادِهِ اِلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ :یَا عَلِیُّ امَنْ أَحَبَّکَ وَتَوَلَّاکَ أَسْکَنَهُ اللّٰهُ مَعَنَا فِی الْجَنَّةِ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِی جَنَّاتٍ وَّنَهَرٍ.(۳)

۸۷۲۔ (فِی حَدِیْثٍ) قَالَ (رَسُوْلُ اللّٰهِ) صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا وَأَطَاعَهُ فِی دَارِ الدُّنْیَا وَرَدَ عَلَیَّ حَوْضِی غَدًا وَکَانَ مَعِی فِی دَرَجَتِی فِی الْجَنَّةِ، وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِیًّا فِی دَارِ الدُّنْیَا وَعَصَاهُ لَمْ أَرَهُ وَلَمْ یَرَنِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاخْتَلَجَ دُوْنِی وَأُخِذَ بِهِ ذَاتَ الشِّمَالِ إِلَی النَّارِ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام سے محبّت کرنے والا پیغمبرؐ کے ساتھ محشور ہوگا

۸۶۹۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: جو تمہیں دوست رکھے گا وہ قیامت کے دن پیغمبروں کے ساتھ محشور ہوگا اور ان کے درجہ پر فائز ہوگا اور جو تم سے دشمنی کی حالت میں مرجائے وہ یہودی یا نصرانی مرا ہے۔

۱۔البحار ۲۷/۷۹

۲۔ ملحقات الاحقاق ۲۱/۳۲۶

۳۔ البحار ۳۶/۶۵،ینابیع المودة / ۱۳۲ باختلاف یسیر، تیسیر المطالب / ۷۶ واحقاق الحق ۷/۱۶۷ باختلاف فی موارد

۴۔أمالی الصدوق / ۲۴۵

۸۷۰۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا وہ میرے اور ان کے ساتھ محشور ہوگا۔

۸۷۱۔ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جو تمہیں دوست رکھے گا اور تمہاری ولایت کو قبول کرے گا تو خداوند بہشت میں اس کو ہمارے ساتھ جگہ دے گا، اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی: "بے شک پرہیزگار لوگ بہشت کے باغوں میں اور نہروں کے کنارے پر رہیں گے۔

۸۷۲۔ پیغمبر ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا اور اس دنیا میں ان کی اطاعت کی قیامت کے دن وہ حوض کوثر کے کنارے مجھ سے ملاقات کرے گا اور بہشت میں میرے درجہ پر فائز ہوگا اور جس نے اس دنیا میں علیؑ سے دشمنی رکھی اور ان کی نافرمانی کی تو قیامت کے دن نہ میں اُس کو دیکھوں گا اور نہ ہی وہ مجھے دیکھے گا، اُس کو میرے سامنے سے اور اُلٹی طرف سے جہنّم کی طرف لے جائیں گے۔

۱۶۹ ۔ حبّ عليٍّ عليهِ السَّلامُ شجرةٌ اصلها في الجنّة

۸۷۳۔ فِي حديثٍ عن رَسُولِ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وآله وسلّم قالَ: حُبُّ عَلِيّ بْنِ أبي طالِبٍ شَجَرَةٌ أصْلُها في الْجَنَّةِ وَأغْصانُها فِي الدُّنْيا، فَمَنْ تَعَلَّقَ بِبَعْضِ أغْصانِها أوْقَعَهُ فِي الْجَنَّةِ، وَبُغْضُ عَلِيِّ بْنِ أبِي طالِبٍ شَجَرَةٌ أصْلُها فِي النَّارِ، وَأغْصانُها فِي الدُّنْيا، فَمَنْ تَعَلَّقَ بِهافي الدُّنيا أوْرَدَتْهُ إلَى النَّارِ....(۱)

۱ ۔ احقاق الحق ۷۸۵ .

حضرت علی علیہ السلام سے محبت کے درخت کی جڑ بہشت میں ہے

۸۷۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام سے دوستی ایک ایسا درخت ہے کہ جس کی جڑ بہشت میں اور اس کی شاخیں دنیا میں ہیں، جس نے ان شاخوں میں سے کسی ایک شاخ کو تھام لیا تو وہ اسے بہشت میں لے جائے گی۔ اور علیؑ سے دشمنی ایک ایسا درخت ہے کہ جس کی جڑ جہنم میں اور اس کی شاخیں دنیا میں ہیں اور جو دنیا میں اس کو تھامے گا وہ اسے دوزخ کی آگ میں لے جائے گی۔

۱۷۰۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ إِيمَانٌ وَبُغْضُهُ نِفَاقٌ

۸۷۴ــ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: حُبُّکَ إِيمَانٌ وَبُغْضُکَ نِفَاقٌ، وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُحِبُّکَ، وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ النَّارَ مُبْغِضُکَ.(۱)

۸۷۵ــ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ: حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ إِيمَانٌ وَبُغْضُهُ نِفَاقٌ ثُمَّ قَرَأَ وَحَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ.(۲)

۸۷۶ـ قَالَ: وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَوَّلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِيمَانًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَأَوَّلُهُمْ هِجْرَةً إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَآخِرُهُمْ عَهْدًا بِرَسُوْلِهِ، لَا يُحِبُّکَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِلَّا مُؤْمِنٌ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَلَا يُبْغِضُکَ إِلَّا مُنَافِقٌ أَوْ كَافِرٌ.(۳)

۱۔ كشف الغمة ۱/۹۱، إحقاق الحق ۷/۲۴۷، نور الأبصار /۹۰

۲۔ تفسير الفرات الكوفى /۱۶۲ ۳۔أمالى الطوسى ۲/۸۶

٨٧٧ـ قال النّبيّ صلّى الله عليه وآله وسلّم :يا عليّ الا يحبّك إلا مؤمن تقيّ، ولا يبغضك إلا منافق شقيّ.(١)

٨٧٨ـ عن أمّ سلمة قالت :سمعت رسول الله صلّى اللّه عليه وآله وسلّم يقول : لا يحبّ عليّا إلّا مؤمن ولا يبغضه إلّا منافق.(٢)

٨٧٩ـ عن أمّ سلمة (رضى اللّه عنها) قالت :كان رسول الله صلّى اللّه عليه وآله وسلّم يقول :لا يحبّ عليّا منافق ولا يبغضه مؤمن.(٣)

٨٨٠ـ قال رسول اللّه صلّى اللّه عليه وآله وسلّم :أيّها النّاس أأوصيكم بحبّ ذى القربى أخى وابن عمّى عليّ بن أبى طالب، لا يحبّه إلّا مؤمن ولا يبغضه إلا منافق، من أحبّه فقد أحبّنى، ومن أبغضه فقد أبغضنى، ومن أبغضنى عذّبه اللّه بالنّار.(٤)

٨٨١ـ قال رسول الله صلّى اللّه عليه وآله وسلّم فى خطبته :أوصيكم بحبّ ذى قربيها أخى وابن عمّى عليّ ابن أبى طالب ، لا يحبّه إلّا مؤمن ولا يبغضه إلّا منافق.(٥)

٨٨٢ـ كان عليّ (عليه السّلام) يقول :واللّه لا يحبّنى إلّا مؤمن، ولا يبغضنى إلّا منافق.(٦)

١ـ عوالى اللئالى ٤/٨٥

٢ـ تيسير المطالب / ٧٤، الاستيعاب /١١٠٠ وجواهر المطالب ١ /٢٥٠ باختلاف فى موارد

٣ـ التاج ٣/٢٩٧، صحيح الترمذى ١٣ /١٦٨

٤ـ ملحقات الاحقاق ٢١ /٢٥٨

٥ـ إحقاق الحق ٧/١٩٣، الغدير ٣/١١٨ باختلاف يسير

٦ـ احقاق الحق ٧/١٩٥، سنن ابن ماجه ١ /٥٤ باختلاف فى موارد

۸۸۳۔عَنْ سَوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :يَا عَلِيُّ اِلاَّ يُحِبُّكَ إِلَّامُؤْمِنٌ وَلاَ يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ.(۱)

۸۸۴۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلىٰ عَلِيٍّ (عَلَيهِ السَّلاَمُ) فَقَالَ :لاَ يُحِبُّكَ إِلَّامُؤْمِنٌ وَلاَ يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّكَ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَكَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَحَبِيبِي حَبِيبُ اللّٰهِ وَبَغِيضِي بَغِيضُ اللّٰهِ، وَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ بَعْدِيْ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام سے محبّت ایمان اوران سے دشمنی نفاق ہے

۸۷۴۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا:تم سے دوستی ایمان کی علامت اورتم سے دشمنی نفاق کی علامت ہے اور تمہیں دوست رکھنے والا سب سے پہلے بہشت میں داخل ہوگا اور جو سب سے پہلے دوزخ میں جائے گا وہ تمہارا دشمن ہے۔

۸۷۵۔حضرت ابوجعفر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت ؑ نے فرمایا علی علیہ السلام سے محبّت ایمان کی علامت اوردشمنی نفاق کی علامت ہے،اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی ’’اور تمہیں ایمان کی محبّت دے دی ہے اوراس کوتمہارے دلوں میں عمدہ کردکھایا ہے‘‘۔

۸۷۶۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:یاعَلی علیہ السلام !تم اِس امّت میں سے پہلے فردہو جوخدااوراس کے رسولؐ پرایمان لائے اور پہلے فردہوکہ خدااوراس کے رسولؐ کی طرف ہجرت

۱۔ البحار ۳۹/۲۵۱،صحیح الترمذی ۱۳/۱۷۷،مسند احمد ۱/۲۰۷ وکنز العمال ۱۱/۵۹۸ باختلاف یسیر

۲۔ احقاق الحق ۶/۴۰۸

کی اور آخری فرد ہو کہ رسولِ خداؐ جس سے گفتگو کرے گا، مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے فقط وہ مومن تمہیں دوست رکھتا ہے جس کے دل کو خدا نے ایمان کے لئے آزمایا ہے، اور منافق یا کافر کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرے گا۔

۸۷۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! متقی، مؤمن کے علاوہ کوئی تمہیں دوست نہیں رکھتا اور منافق بدبخت کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا۔

۸۷۸۔ ام سلمہ کہتی ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی منافق علی علیہ السلام کو دوست نہیں رکھتا اور کوئی بھی مؤمن علی علیہ السلام سے دشمنی نہیں کرتا۔

۸۷۹۔ ام سلمہ کہتی ہیں: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: آنحضرتؐ نے فرمایا: مؤمن کے علاوہ کوئی علی علیہ السلام کو دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی ان سے دشمنی نہیں کرتا۔

۸۸۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اپنے اہلِ بیت علیہم السلام سے کہ میرے بھائی اور چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب علیہ السلام بھی ان میں سے ہیں دوستی کی سفارش کرتا ہوں، مومن کے علاوہ انہیں کوئی دوست نہیں رکھے گا اور منافق کے علاوہ کوئی ان سے دشمنی نہیں کرے گا جس نے انہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے اور جس نے مجھ سے دشمنی کی خدا اس کو دوزخ کی آگ میں عذاب دے گا۔

۸۸۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا: میں تمہیں اپنے اہلِ بیت علیہم السلام، اپنے بھائی اور اپنے چچا کے بیٹے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے دوستی کی سفارش کرتا ہوں کیونکہ مومن کے علاوہ کوئی انہیں دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی ان سے دشمنی نہیں کرتا۔

۸۸۲۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! مومن کے علاوہ مجھے کوئی دوست نہیں رکھتا اور

منافق کے علاوہ مجھ سے کوئی دشمنی نہیں کرتا۔

۸۸۳۔سوید بن غفلہ کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آنحضرت نے فرمایا: یا علی علیہ السلام مومن کے علاوہ کوئی تمہیں دوست نہیں رکھتا، اور منافق کے علاوہ کوئی آپ سے دشمنی نہیں کرتا۔

۸۸۴۔ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: تمہیں مومن کے علاوہ کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا، جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے۔میرا دوست خدا کا دوست اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے، افسوس ہے اس پر جو میرے بعد تم سے دشمنی کرے گا۔

١٧١ - حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ إِيمَانٌ وَبُغْضُهُ كُفْرٌ

۸۸۵ - قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :حُبُّ عَلِيٍّ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُ كُفْرٌ.(۱)

۸۸۶ - عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا يُحِبُّ عَلِيًّا إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُ إِلَّا كَافِرٌ.(۲)

۸۸۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ (خ ل الْحُسَيْنِ) السَّائِحُ قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيَّ عَلَيهِ السَّلَامُ يَقُولُ :حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

---

۱ - امالي الصدوق / ۸۱، البحار ۹۵/۳۸، أنوار الهداية / ۱۳۴، الإثنا عشرية / ۶۱

۲ - عيون أخبار الرضا ۶۳/۲

قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ:يَا عَلِيُّ! لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مَنْ طَابَتْ وِلَادَتُهُ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مَنْ خَبُثَتْ وِلَادَتُهُ،وَلَا يُوَالِيكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُعَادِيكَ إِلَّا كَافِرٌ....(۱)

۸۸۸۔ (فِي حَدِيثٍ) وَقَالَ (رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) يَا عَلِيُّ ! أَنْتَ أَوَّلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِيمَانًا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَوَّلُهُمْ هِجْرَةً إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَآخِرُهُمْ عَهْدًا بِرَسُولِهِ، لَا يُحِبُّكَ -وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ -إِلَّا مُؤْمِنٌ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ أَوْ كَافِرٌ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت ایمان اور دشمنی کفر ہے

۸۸۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام سے دوستی ایمان اور دشمنی کفر ہے۔

۸۸۶۔ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کے علاوہ علی علیہ السلام کو کوئی دوست نہیں رکھتا اور کافر کے علاوہ کوئی ان سے دشمنی نہیں رکھتا۔

۸۸۷۔ علی بن حسن سائح کہتے ہیں: میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے سنا حضرت نے فرمایا: میرے والد نے اپنے والد سے اور اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! فقط وہ تمہیں دوست رکھتا ہے جس کی ولادت پاک ہے اور فقط وہ تم سے دشمنی کرتا ہے جس کی ولادت ناپاک ہے۔ مومن کے علاوہ کوئی تمہارا دوست نہیں اور کافر کے علاوہ کوئی تمہارا دشمن نہیں۔

۱۔ کمال الدین ر ۲۶۱، الاحتجاج ۱/۸۸

۲۔ أمالی الطوسی ۲/۸۶

۸۸۸۔حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم میری امت میں سے پہلے فرد ہو جو خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے، اور پہلے فرد ہو جس نے خدا اور اس کے رسولؐ کی طرف ہجرت کی، اور آخری فرد ہو گے کہ رسولِ خدا ﷺ تم سے عہد کرے گا، مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس مومن کے علاوہ جس کے دل کو خدا نے ایمان سے آزمایا ہے تمہیں کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق اور کافر کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا۔

۱۷۲۔ طُوبٰی لِمَنْ اَحبَّ عَلِیّاًعلَیہِ السَّلَامُ

۸۸۹۔عَنْ عَلِیّ بْنِ مُوْسٰی عَنْ أَبِیہِ عَنْ آبائِہٖ عَنْ عَلِیّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :یا عَلِیُّ !طُوْبٰی لِمَنْ أَحَبَّکَ وَصَدَّقَ بِکَ وَوَیْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَکَ وَکَذَّبَ بِکَ،مُحِبُّوْکَ مَعْرُوْفُوْنَ فِی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ....(۱)

۸۹۰۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :یا عَلِیُّ !طُوْبٰی لِمَنْ أَحَبَّکَ وَصَدَّقَکَ، وَالْوَیْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ وَکَذَّبَکَ، مُحِبُّوْکَ مَعْرُوْفُوْنَ بَیْنَ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ، وَهُم أَهْلُ الدِّینِ وَالْوَرَعِ والسَّمْتِ الْحَسَنِ وَالتَّوَاضُعِ، خَاشِعَةً أَبْصارُهُمْ وَجِلَةً قُلُوْبُهُمْ، وَقَدْ عَرَفُوْا حَقَّ وِلَایَتِکَ، وَأَلْسِنَتُهُمْ نَاطِقَةٌ بِفَضْلِکَ وَأَعْیُنُهُمْ ساکِبَةٌ دُمُوْعُها تَحَنُّنًا عَلَیکَ وَعَلَی الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِکَ، عَامِلُونَ بِمَا أَمَرَهُمُ اللّٰہُ فِی کِتَابِہٖ وَبِمَا أَمَرْتُهُمْ أَنَا وَبِمَا تَأْمُرُهُمْ أَنْتَ وَبِمَا یَأْمُرُهُمْ أُولُوا الْأَمْرِ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِکَ بِالْقُرْآنِ

۱۔ اثبات الهداة ۱/ ۴۸۱ ، احقاق الحق ۷/ ۲۷۶، فرائد السمطین ۱/ ۳۱۰، نور الابصار / ۹۰ ، جواهر المطالب / ۲۵۳ باختلاف فی سنده، المراجعات / ۱۷۶

وَسُنَّتِیْ، وَهُمْ مُتَوَاصِلُوْنَ مُتَحَابُّوْنَ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتُصَلِّی عَلَيْهِمْ وَتُؤَمِّنُ عَلٰی دُعَائِهِمْ وَتَسْتَغْفِرُ لِلْمُذْنِبِ مِنْهُمْ.(۱)

۸۹۱۔ قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: طُوْبٰی لِمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَهٗ.(۲)

۸۹۲۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ...قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: يَا عَلِیُّ! مَنْ أَحَبَّکَ وَوَالَاکَ أَحْبَبْتُهٗ وَوَالَيْتُهٗ، وَمَنْ أَبْغَضَکَ وَعَادَاکَ أَبْغَضْتُهٗ وَعَادَيْتُهٗ لِأَنَّکَ مِنِّیْ وَأَنَا مِنْکَ.(۳)

خوش نصیب ہے وہ شخص جو حضرت علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہے

۸۸۹۔ علی بن موسیٰ علیہ السلام نے اپنے والد سے حضرت ؑ نے اپنے اجداد علیہم السلام سے انہوں نے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! خوش نصیب ہے وہ شخص جو تمہیں دوست رکھے اور تمہاری تصدیق کرے اور بدبخت ہے وہ شخص جو تم سے دشمنی رکھے اور تمہیں جھٹلائے، تمہارے دوستوں کی ساتویں آسمان پر پہچان ہو چکی ہے۔

۸۹۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! خوش نصیب ہے وہ شخص جو تمہیں دوست رکھے اور تمہاری تصدیق کرے اور بدبخت ہے وہ شخص جو تم سے دشمنی کرے اور تمہیں جھٹلائے، تمہارے

۱۔ ملحقات الاحقاق ۳۳۵/۲۱

۲۔ احقاق الحق ۸۰/۵

۳۔ غاية المرام ۹۲/۱

دوست اہلِ آسمان کے درمیان معروف ہیں؛ وہ دیندار ، متقی ، نیک سیرت اور عاجز ہیں؛ ان کی آنکھیں دھنس گئیں اور ان کے دل خوف زدہ ہیں اور تمہاری ولایت کو جس مقام کے وہ لائق ہے پہچان لیا ہے اور ان کی زبان پر تمہارے فضائل جاری ہیں؛ تمہاری اور ائمہ کی محبّت میں ان کی آنکھیں گریان ہیں؛ خدا نے جو اُن کو اپنی کتاب میں فرمان دیا ہے اور جو میں نے ان کو حکم دیا ہے یا تم جو انہیں حکم دو گے یا ائمہ جو تمہارے فرزند ہیں اور اُولی الامر ہیں انہیں جو حکم دیں گے وہ ان فرامین پر عمل کریں گے اور وہ قرآن اور سنّت کے پابند ہیں؛ وہ ایک دوسرے سے ارتباط برقرار کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے محبّت کرتے ہیں، ملائکہ ان پر درود بھیجتے ہیں اور ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں اور ان میں سے گناہ گاروں کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

۸۹۱۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: سعادت منداور خوش قسمت ہے وہ شخص جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے اور بد بخت ہے وہ شخص جو ان سے دشمنی کرتا ہے۔

۸۹۲۔ عبداللہ بن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: یا علیؑ! جو تمہیں دوست رکھے گا اور تم سے محبّت کرے گا میں اُسے دوست رکھوں گا اور اس سے محبت کروں گا اور جو تم سے دشمنی کرے گا اور تمہاری مخالفت کرے گا میں اُس سے دشمنی رکھوں گا اور اس کی مخالفت کروں گا اس لئے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

۱۷۳۔ اِمتَحِنُوا اَولَادَکُم بِحُبِّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ

۸۹۳۔ قَالَ اَنَسٌ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِه وَسَلَّمَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! اِمتَحِنُوا أَولَادَکُم بِحُبِّهِ، فَإِنَّ عَلِيًّا لَايَدعُو إِلَی ضَلَالَةٍ، وَلَا يُبعِدُ عَن هُدی، فَمَن أَحَبَّهُ فَهُوَ

مِنكُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَلَيْسَ مِنكُمْ.(۱)

۸۹۴۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيّ يَقُوْلُ :كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَمَاعَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَنَا :يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ! بَوِّرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ، فَمَنْ أَحَبَّهُ فَاعْلَمُوْا أَنَّهُ لِرَشْدَةٍ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَاعْلَمُوْا أَنَّهُ لِغَيَّةٍ.(۲)

۸۹۵۔ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَمَرَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ خَيْبَرَ أَنْ يَمْتَحِنُوْا أَوْلَادَهُمْ بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ، فَأَنَّهُ لَا يَدْعُوْ إِلَى ضَلَالَةٍ وَلَا يُبْعِدُ عَنْ هُدًى فَمَنْ أَحَبَّهُ فَهُوَ مِنكُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَلَيْسَ مِنكُمْ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کی محبّت کے ذریعے اپنی اولاد کا امتحان لیں

۸۹۳۔ انس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنی اولاد کو علی علیہ السلام کی محبت کے ذریعے آزمائیں، اس لئے کہ وہ کبھی بھی گمراہی کی دعوت نہیں دیتے اور کسی کو بھی ہدایت کے راستہ سے دور نہیں کرتے جو انہیں دوست رکھے گا وہ تم میں سے ہے اور جو انہیں دشمن رکھے گا وہ تم میں سے نہیں ہے۔

۸۹۴۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: ایک دن ہم انصار کی جماعت کے ساتھ رسولِ

۱۔ ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۶۳

۲۔ الإرشاد للمفید / ۲۷

۳۔ احقاق الحق ۷/ ۲۵۰۱

خدا ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، پیغمبر ﷺ نے فرمایا: اے انصار کا گروہ! اپنی اولاد کا علیؑ کی محبّت کے ذریعہ امتحان لیں۔ ان میں سے جو انہیں دوست رکھے گا جان لیں کہ وہ تمہارا حقیقی بیٹا ہے اور جو انہیں دشمن رکھے جان لیں کہ وہ حلال زادہ نہیں ہے۔

۸۹۵۔ پیغمبرؐ نے جنگِ خیبر میں اپنے اصحاب سے فرمایا: اپنی اولاد کو علی بن ابیطالبؑ کی محبّت کے ذریعہ آزمائیں کیونکہ وہ تمہیں گمراہی کی دعوت نہیں دیتے اور کسی کو بھی راہِ ہدایت سے دور نہیں کرتے. جس نے انہیں دوست رکھا وہ تم میں سے ہے اور جس نے انہیں دشمن رکھا وہ تم میں سے نہیں ہے۔

۱۷۴۔ فَضْلُ حُبِّهِ وَذَمِّ بُغْضِهِ

۸۹۶۔ (فِي حَدِيثٍ) قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَآلِه وَسلَّمَ لِعَلِيٍّ(عَليه السَّلاَمُ): حَرْبُكَ حَرْبِيْ وَسِلْمُكَ سِلْمِيْ، إلىٰ أنْ قَالَ :وَمُحِبُّكَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ عَدُوَّكَ فِي النَّارِ.(۱)

۸۹۷۔ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :حَرْبُ عَلِيٍّ حَرْبُ اللّٰهِ وسِلْمُ عَلِيٍّ سِلْمُ اللّٰهِ.(۲)

۸۹۸۔ رُوِىَ حَدِيثًا عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْحميدِيِّ وَفِيْه قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِه وسَلَّمَ :فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَلْقَى اللّٰهَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ؛ فَارْضِ عَلِيًّا فَإِنَّ رِضَائَهُ رِضاءُ اللّٰهِ وَغَضَبَهُ غَضَبُ اللّٰهِ.(۳)

۱۔ احقاق الحق ۶/ ۴۴۱

۲۔ الإثنا عشرية / ۶۱، احقاق الحق ۵/ ۴۳

۳۔ احقاق الحق ۶/ ۴۳۶

۸۹۹ - بالإسناد، عن النبيّ صلّى اللهُ عليهِ وَآلِهِ وسلّم :مَنْ أحبَّني فَلْيُحِبَّ عَلِيّاً، وَمَنْ أبْغَضَ أحَداً مِنْ أهْلِبَيْتِي حُرِمَ شَفاعَتِي.(۱)

۹۰۰ - وقال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليه وَآلِهِ وسلّم :مَنْ أحَبَّ عَلِيّاً وَتَوَلّاهُ، أكْرَمَهُ اللهُ وَأدْناهُ، وَمَنْ أبْغَضَ عَلِيّاً وعاداهُ مَقَتَهُ اللهُ وَأخْزاهُ.(۲)

۹۰۱ - بالإسنادِ، عنِ الصّادقِ عن أبيه عَنْ آبائِهِ عليهم السّلامُ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عليهِ وَآله وَسَلّمَ :أتانِي جَبْرَئيلُ مِنْ قِبَلِ رَبّي جَلَّ جَلالُهُ فَقالَ :يا مُحَمَّدُ!(صَلّى اللهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلّم) إنَّ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُقرِئُكَ السَّلامَ وَيَقُولُ :بَشِّرْ أخاكَ عَلِيّاً(عليهِ السّلامُ) بِأنّي لا أُعَذِّبُ مَنْ تَوَلّاهُ، وَلا أرْحَمُ مَنْ عاداهُ.(۳)

۹۰۲ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ :قالَ رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلّمَ :لِعَلِيّ عليهِ السّلامُ حِينَ خَلَّفَهُ :أما تَرضى أنْ يَكُونَ عَدُوُّكَ عَدُوّي وَعَدُوّي عَدُوَّ اللهِ، وَوَلِيُّكَ وَلِيّي وَوَلِيّي وَلِيَّ اللهِ.(۴)

۹۰۳ - قالَ رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عليه وَآله وَسَلّم لعَلِيّ(عَلَيهِ السّلامُ) :إذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ يُؤْتى بِكَ يا عَلِيُّ بِسَرِيرٍ مِنْ نُورٍ وَعَلى رَأسِكَ تاجٌ قَدْ أضاءَ نورُهُ وَكادَ يَخْطَفُ أبْصارَ أهْلِ الْمَوْقِفِ فَيَأْتِي النِّداءُ مِنْ عِنْدِاللهِ جَلَّ جَلالُهُ؛ أيْنَ وَصِيُّ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّهِ؟ فَتَقُولُ ها أنَا ذا فَيُنادِي الْمُنادي :أدْخِلْ مَنْ أحَبَّكَ الْجَنَّةَ وَأدْخِلْ مَنْ عاداكَ فِي النّارِ فَأنْتَ قَسيمُ الْجَنَّةِ وَالنّارِ.(۵)

---

۱ - احقاق الحق ۶/۱۳/۴ ۲ - الإثنا عشرية / ۶۲

۳- بشارة المصطفى / ۱۵۴، جامع الاخبار / ۵۰

۴- أمالي الطوسى ۲/ ۱۰۰ ۵ - ينابيع المودة ۸۳

٩٠٤ ـ بالإسناد، عن عليّ بن موسى الرّضا عن آبائه عليهم السّلام قَالَ :قال رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عليه وَآله وَسلّمَ :ياعَلِيُّ !أَنْتَ أخي وَوَزيرى وَصاحِبُ لِوائى فِي الدُّنيا وَالْآخِرَةِ وَصاحِبُ حَوْضي، مَنْ أَحَبَّكَ أَحَبَّني وَمَنْ أَبْغَضَكَ أَبْغَضَنى.(١)

٩٠٥ ـ قالَ أميرالمؤمنينَ عليهِ السّلامُ :لَوْ ضَرَبْتُ خَيْشومَ الْمُؤمِنِ بِسَيْفى هذا عَلى أَنْ يُبْغِضَني ما أَبْغَضَني، وَلَوْ صَبَبْتُ الدُّنيا بِجُمْلَتِها عَلَى الْمُنافِقِ عَلى أَنْ يُحِبَّني ما أَحَبَّني وَذٰلِكَ أَنَّهُ قُضِيَ فانْقَضى (فَاقْتَضى خ ل) عَلى لِسانِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ أَنَّهُ قالَ :يا عَلِيُّ !لا يُبْغِضُكَ مُؤمِنٌ وَلا يُحِبُّكَ مُنافِقٌ.(٢)

٩٠٦ ـ عَن سَعيد بنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ زَيْد بن ثابِت قالَ :قالَ رَسُولُ اللهِ صلّى اللهُ عَليهِ وَآله وَسلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً فى حَياتي وَبَعْدَ مَوْتِى كَتَبَ اللّهُ لَهُ الْأَمْنَ وَالْإيمانَ ما طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ غَرُبَتْ وَمَنْ أَبْغَضَهُ فِى حَياتى وَبَعْدَ مَوْتِى (فى حَياتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ ن. ل) ماتَ مِيتَةً جاهِلِيَّةً وَحُوسِبَ بِماعَمِلَ.(٣)

٩٠٧ ـ عَنْ يَحيى بن عَبدالرَّحمن الأَنصارىّ قال :سَمعت رَسُول اللهِ صلّى اللهُ عَلَيهِ وآله وسلّمَ يقولُ :مَنْ أَحَبَّ عَلِيّا مَحْياهُ وَمَماتَهُ كَتَبَ اللّهُ تَعالى لَهُ الْأَمْنَ وَالْإيمانَ ما طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَما غَرُبَتْ،وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيّا مَحْياهُ وَمَماتَهُ فَميتَتُهُ جاهِلِيَّةٌ، وَحوسِبَ بِما أَحْدَثَ فِى الْإِسْلامِ.(٤)

---

١ ـ اثبات الهداة ٢/ ٢٦

٢ ـ مشكاة الانوار / ٩٧، الغدير ٣/ ١٨٥، روضة الواعظين ٢/ ٢٩٥، إعلام الورى / ١٩٠

٣ ـ علل الشرايع / ١٤٣، البحار ٣٩/ ٢٨٥ باختلاف يسير

٤ ـ احقاق الحق ٤/ ٢٢٨، بشارة المصطفى / ١٥٨ باختلاف فى موارد

٩٠٨ ـ عَنْ عَبْدِاللّهِ قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخذًا بِيَدِ عَلِيّ (عَلَيهِ السَّلَامُ) وَهُوَ يَقُولَ :اَللّهُ وَلِيّى وَأَنَا وَلِيُّک، وَمُعَادٍ مَنْ عَادَاک، وَمُسَالِمٌ مَنْ سَالَمَک.(١)

٩٠٩ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ لِأَحِبَّاءِ عَلِيّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَيَشْتَدُّ ضَوْؤُهَا لِأَحِبَّاءِ عَلِيّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَهُمْ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلُوهَا، وَإِنَّ النَّارَ لَتَغِيظُ وَيَشْتَدُّ زَفِيرُهَا عَلَى أَعْدَاءِ عَلِيّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَهُمْ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلُوهَا.(٢)

٩١٠ ـ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ !مَنْ أَحَبَّک فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللّهَ وَمَنْ أَبْغَضَک فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللّهَ وَمَنْ أَبْغَضَ اللّهَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.(٣)

٩١١ ـ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ !مَنْ أَحَبَّک وَوَالَاک أَحْبَبْتُهُ وَوَالَيْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضَک وَعَادَاک أَبْغَضْتُهُ وَعَادَيْتُهُ لِأَنَّک مِنِّي وَأَنَا مِنْک.(٤)

٩١٢ ـ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ عَلِيًّا، وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ أَبْغَضَنِي،وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللّهَ، وَمَنْ أَبْغَضَ اللّهَ أَدْخَلَهُ

١ ـ مناقب على بن أبيطالب / ٢٣١، احقاق الحق ٦/ ٤٣٩

٢ـ عقاب الاعمال / ٢٤٧

٣ـ الإثنا عشرية / ٦٢، جامع الاخبار / ١٧

٤ ـ غاية المرام / ٩٢

النّارَ.(۱)

۹۱۳ ـ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ :حَبِيْبُکَ حَبِيْبِي وَحَبِيْبِي حَبِيْبُ اللّٰهِ، وَعَدُوُّکَ عَدُوِّي وَعَدُوِّي عَدُوُّ اللّٰهِ وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدِي.(۲)

۹۱۴ ـ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قالَ :قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ لَهُ الْخَيْرَ كُلَّهُ فَلْيُوالِ عَلِيًّا بَعْدِي وَلْيُوالِ أَوْلِياءَهُ وَلْيُعادِ أَعْداءَهُ.(۳)

۹۱۵ ـ عَنِ الْمُفَضَّلِ عَنِ الصَّادِقِ عَنْ آبائِهِ عَلَيهِمُ السَّلامُ قالَ :قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ نَصَبَ عَلِيًّا عَلَمًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ، فَمَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ أَنْكَرَهُ كَانَ كَافِرًا وَمَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالًّا وَمَنْ عَدَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ غَيْرِهِ كَانَ مُشْرِكًا وَمَنْ جاءَ بِوِلايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ جاءَ بِعَداوَتِهِ دَخَلَ النَّارَ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام سے محبّت کی فضیلت اوران سے دشمنی کی سرزنش

۸۹۶ـ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: تم سے جنگ مجھ سے جنگ اورتم سے صلح مجھ سے صلح ہے اس کے بعد فرمایا: تمھارے دوست بہشت میں اور تمہارے دشمن دوزخ میں ہیں۔

---

۱ ـ إحقاق الحق ۶/ ۴۰۱

۲ ـ إحقاق الحق ۶/ ۴۰۶

۳ ـ البحار ۲۷/ ۵۵

۴ ـ البحار ۳۸/ ۱۱۹، الکافی ۲/ ۳۸۸، امالی الطوسی ۲/ ۱۰۱ باختلاف فی موارد

۸۹۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام سے جنگ خدا سے جنگ ہے اور علی علیہ السلام سے صلح خدا سے صلح ہے۔

۸۹۸۔ ابوموسیٰ حمیدی سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر دوست رکھتے ہو کہ خدا سے اس حالت میں ملاقات کرو کہ تم سے راضی ہو علی علیہ السلام کو راضی کرو، اس لئے کہ ان کی رضایت خدا کی رضایت اور ان کا غضب خدا کا غضب ہے۔

۸۹۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جو مجھے دوست رکھتا ہے اسے علیؑ کو بھی دوست رکھنا چاہیے اور جس نے میرے خاندان میں سے کسی ایک سے دشمنی کی تو وہ میری شفاعت سے محروم ہوگا۔

۹۰۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا اور ان کی ولایت کو قبول کیا تو خداوند اسے مکرّم سمجھے گا اور اپنے نزدیک کرے گا، اور جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی اور عداوت کی خدا اس پر غضبناک ہوگا اور اس کو رسوا کرے گا۔

۹۰۱۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والد اور اجدادؑ سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پروردگار کی طرف سے جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور کہا: اے محمدؐ! خداوندِ بزرگ آپ کو سلام دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے اپنے بھائی علیؑ کو بشارت دے دو کہ میں ان کے دوستوں پر عذاب نہیں کروں گا اور ان کے دشمنوں کو موردِ رحمت قرار نہیں دوں گا (یعنی انہیں اپنی رحمت سے دور رکھوں گا)۔

۹۰۲۔ ابن عمر سے نقل ہوا ہے کہ: جس وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو اپنا جانشین بنایا تو ان سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ــــ تمہارا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن

خدا کا دشمن ہو اور تمہارا دوست میرا دوست اور میرا دوست خدا کا دوست ہو؟!

۹۰۳ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! جب قیامت کا دن ہوگا تو تمہیں نورانی تخت پر لایا جائے گا اس وقت تم نے ایک تاج پہنا ہوگا اور اس تاج کا نور اہلِ محشر کی آنکھوں کو خیرہ کردے گا، اس کے بعد خدا کی طرف سے ندا ہوگی پیغمبرؐ کے وصی کہاں ہیں؟ تم کہو گے میں یہاں ہوں، اس کے بعد منادی ندا دے گا: اپنے دوستوں کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کرو، اس لئے کہ تم بہشت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہو۔

۹۰۴۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم اس دنیا میں اور آخرت میں میرے پرچمدار ہو، اور میرے حوضِ کوثر کے مالک ہو، جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔

۹۰۵۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں اِس تلوار سے مؤمن کی ناک کاٹ لوں کہ مجھ سے دشمنی کرے وہ ہرگز مجھ سے دشمنی نہیں کرے گا اور اس پوری دنیا کو منافق کے سامنے بکھیر دوں تاکہ وہ مجھے دوست رکھے،

تو وہ ہرگز مجھے دوست نہیں رکھے گا۔ یہ وہی بات ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی تھی: یا علی علیہ السلام! مؤمن تمہارا دشمن نہیں اور منافق تمہیں دوست نہیں رکھتا۔

۹۰۶۔ سعید بن میسب اور زید بن ثابت سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: جس نے میری زندگی میں اور میری زندگی کے بعد علی علیہ السلام کو دوست رکھا تو سورج کے طلوع ہونے سے لے کر غروب تک خداوند اس کے لئے امن اور امان لکھے گا اور جس نے میری زندگی میں اور میری

زندگی کے بعد انہیں دشمن رکھا وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور اس کے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔

۹۰۷۔ یحییٰ بن عبدالرحمٰن انصاری کہتے ہیں: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: جو کوئی علی علیہ السلام کو ان کی زندگی میں اور ان کی موت کے بعد دوست رکھتا ہوگا تو سورج کے طلوع ہونے سے لے کر غروب تک خداوند اس کے لئے امن اور ایمان کو لکھے گا اور جس نے علیؑ کو زندگی میں اور موت کے بعد دشمن رکھا وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور اس سے ناپسند اور بُرے کردار کی خاطر جو اس نے اسلام میں چھوڑا حساب لیا جائے گا۔

۹۰۸۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا انہوں نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور فرما رہے تھے خدا میرا دوست ہے اور میں تمہارا دوست ہوں اور تمہارے دشمنوں کا دشمن ہوں اور جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا۔

۹۰۹۔ جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور ان کے والد سے اور ان کے اَجداد علیہم السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہشت علی علیہ السلام کے دوستوں کی مشتاق ہے اور اپنی روشنی کو علی علیہ السلام کے دوستوں کے لئے زیادہ کر رہی ہے جو کہ ابھی تک اس دنیا میں ہیں بہشت میں داخل ہی نہیں ہوئے، اور دوزخ کی آگ علیؑ کے دشمنوں کے لئے شعلہ بھڑکا رہی ہے جو کہ ابھی تک اس دنیا میں ہیں دوزخ میں داخل نہیں ہوئے۔

۹۱۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تمہیں دشمن رکھا اس نے مجھے دشمن رکھا اور جس نے مجھے دشمن رکھا اس نے خدا کو دشمن رکھا اور خدا کی اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس پر۔

۹۱۱۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جو تمہیں دوست رکھے گا اور تم سے محبّت کرے گا میں اسے دوست رکھوں گا اور اُس سے محبت کروں گا، اور جو تمہیں دشمن رکھے گا اور تمہاری مخالفت کرے گا میں اس کو دشمن رکھوں گا اور اس کی مخالفت کروں گا کیونکہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

۹۱۲۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مجھے دوست رکھتا ہے اسے علی علیہ السلام کو بھی دوست رکھنا چاہیے اور جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی، اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی ہے اور جو خدا سے دشمنی کرے خدا اس کو جہنّم کی آگ میں ڈالے گا۔

۹۱۳۔وہ کلمات جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمائے: تمہارا دوست میرا دوست اور میرا دوست خدا کا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے، افسوس ہے اس پر جو میرے بعد تم سے دشمنی کرے۔

۹۱۴۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اس بات پر خوش ہے کہ خداوند تمام نیکیوں کو اس کے لئے جمع کرے تو اسے میرے بعد علی علیہ السلام کو دوست رکھنا چاہیے اور ان کے دوستوں کو بھی دوست رکھے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھے۔

۹۱۵۔مفضّل نے امام صادق علیہ السلام سے اور حضرتؑ نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے علی علیہ السلام کو اپنے اور بندوں کے درمیان پیشوا قرار دیا ہے، جس نے انہیں پہچان لیا وہ مؤمن اور جس نے ان کا انکار کیا وہ کافر، اور جتنا ان کی نسبت جاہل ہو وہ گمراہ ہے، اور جو ان کے اور دوسروں کے درمیان مساوات کا قائل ہو وہ مشرک ہے اور جو ان کی محبّت کے ساتھ آئے وہ بہشت میں داخل ہوگا اور جو ان کی دشمنی کے ساتھ آئے وہ دوزخ میں

داخل ہوگا۔

۱۷۵ ۔ ذَمُّ الْغُلُوِّ فِیْ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ

۹۱۶ ۔ قَالَ أَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ :إِیَّاکُمْ وَالْغُلُوَّ فِیْنَا، قُوْلُوْا :إِنَّا عَبِیْدٌ مَرْبُوْبُوْنَ وَقُوْلُوْا فِیْ فَضْلِنَا مَا شِئْتُمْ.(۱)

۹۱۷ ۔ قَالَ أَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ :یَہْلِکُ فِیَّ اثْنَانِ :مُحِبٌّ غَالٍ وَمُبْغِضٌ قَالٍ.(۲)

۹۱۸ ۔ قَالَ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ :یَہْلِکُ فِیَّ رَجُلَانِ :مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَعَدُوٌّ مُبْغِضٌ.(۳)

۹۱۹ ۔ عَنْ أَبِیْ حَمْزَۃَ الثُّمَالِیِّ قَالَ :قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ الْبَاقِرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ :یَا أَبَا حَمْزَۃَ إِلَا تَضَعُوْا عَلِیًّا دُوْنَ مَا رَفَعَہُ اللّٰہُ وَلَا تَرْفَعُوْا عَلِیًّا فَوْقَ مَا جَعَلَہُ اللّٰہُ....(۴)

۹۲۰ ۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ ہِشَامٍ عَنْ أَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ :أَتٰی قَوْمٌ أَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالُوْا :اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَبَّنَا، فَاسْتَتَابَہُمْ فَلَمْ یَتُوْبُوْا فَحَفَرَ لَہُمْ حُفْرَۃً فَأَوْقَدَ فِیْہَا نَارًا وَحَفَرَ حَفِیْرَۃً أُخْرٰی إِلٰی جَانِبِہَا وَأَفْضٰی مَا بَیْنَہُمَا، فَلَمَّا لَمْ

---

۱ ۔ البحار ۲۷۰/۲۵

۲ ۔ البحار ۲۸۵/۲۵

۳ ۔ فرائد السمطین ۱۷۳/۱

۴ ۔ البحار ۲۸۳/۲۵، أمالی المفید / ۹

يَتُوبُوا أَلْقَاهُمْ فِي الْحَفِيرَةِ وَأَوْقَدَ فِي الْحَفِيرَةِ الْأُخْرَى حَتَّى مَاتُوا.(۱)

۹۲۱۔ بالإسناد، عن الرّضا، عن آبائه، عن عليّ عليهم السّلام قال: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلّى اللّٰهُ عليه وآله وسلّم: يَا عَلِيُّ إِنَّ فِيكَ مَثَلًا مِنْ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ: أَحَبَّهُ قَوْمٌ فَأَفْرَطُوا فِي حُبِّهِ فَهَلَكُوا فِيهِ، وَأَبْغَضَهُ قَوْمٌ فَأَفْرَطُوا فِي بُغْضِهِ فَهَلَكُوا فِيهِ، وَاقْتَصَدَ قَوْمٌ فَنَجَوْا.(۲)

۹۲۲۔ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ: يَهْلِكُ فِيَّ اِثْنَانِ وَلَا ذَنْبَ لِي: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَمُبْغِضٌ مُفْرِطٌ وَإِنَّا لَنَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ مِمَّنْ يَغْلُوا فِينَا فَيَرْفَعُنَا فَوْقَ حَدِّنَا كَبَرَاءَةِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيهِمَا السَّلَامُ مِنَ النَّصَارَى....(۳)

حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں غُلُوّ کرنے والوں کی مذمّت

۹۱۶۔امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے بارے میں غلو کرنے سے پرہیز کریں، کہیں کہ ہم تربیت یافتہ بندے ہیں" اور جو کچھ ہماری فضیلت میں کہنا چاہتے ہو بیان کرو۔

۹۱۷۔امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میرے راستے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے: جو اپنی دوستی میں غلو کرے اور جو میری دشمنی میں تجاوز کرے۔

۹۱۸۔علی بن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا: میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں

۱۔امالی الطوسی ۲/۲۷۵

۲۔ البحار ۳۵/۳۱۹

۳۔حلیة الأبرار ۲/۳۰۰

گے، اِفراط اور تفریط کرنے والے دوست اور کینہ اور بغض رکھنے والے دشمن۔

۹۱۹۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ابوحمزہ ثمالی سے فرمایا: اے ابوحمزہ! جو مرتبہ خداوند نے علی علیہ السلام کو عطا کیا ہے اس مرتبے کو کم نہ کریں اور انہیں اس مرتبے سے اوپر بھی مت لے جائیں۔

۹۲۰۔ ہشام نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: ایک گروہ امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا: اے ہمارے پروردگار آپ پر سلام ہو! امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ان کلمات سے توبہ کریں لیکن انہوں نے توبہ نہ کی، اس کے بعد حضرتؑ نے ان کے لئے ایک گڑھا کھودا اور اس میں آگ جلائی اور اس گڑھے کے ساتھ ایک اور گڑھا کھودا اور ان دونوں کو ایک دوسرے سے ملا دیا، پس جنہوں نے توبہ نہیں کی انہیں ایک گڑھے میں ڈال دیا اور دوسرے گڑھے میں آگ جلا دی یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

۹۲۱۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم میں عیسیٰؑ بن مریم کے اوصاف موجود ہیں وہ یہ ہیں کہ ایک گروہ نے انہیں دوستی کے لئے انتخاب کیا اور اپنی دوستی میں اِفراط کیا اور اسی سبب سے ہلاک ہو گئے اور دوسرے گروہ نے ان سے دشمنی کی اور اپنی دشمنی میں افراط کیا اور اسی وجہ سے نابود ہو گئے، ایک گروہ نے میانہ روی اختیار کی اور وہ نجات پا گئے۔

۹۲۲۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور میرے ذمّہ گناہ نہیں ہے: اِفراط کرنے والا دوست اور اِفراط کرنے والا دشمن، یقیناً ہم ان سے بیزار ہیں جو ہمارے بارے میں غلو کرتے ہیں اور ہمیں حد سے بڑھ کر اوپر لے جاتے ہیں جس طرح عیسیٰؑ بن مریم نصاریٰ سے بیزار تھے۔

اَلْفَصْلُ الثّانِیْ

عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلامُ وَشِیْعَتُهُ

١٧٦ ـ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلامُ وَفَضْلُ شِیْعَتِهِ

٩٢٣ ـ بِالْإِسْنادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الثَّقَفِیِّ قالَ :قالَ أَبُوْجَعْفَرٍعَلَیهِ السَّلامُ: قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ مِنْ نُوْرٍ عَلٰی مَنابِرَ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ لَیْسُوْا بِأَنْبِیاءَ وَلا شُهَداءَ فَقالُوْا :یا نَبِیَّ اللّٰهِ !وَما ازْدادُوْا هٰؤُلاءِ مِنَ اللّٰهِ إِذا لَمْ یَکُوْنُوْا أَنْبِیاءَ وَلاشُهَداءَ إِلّا قُرْبًا مِّنَ اللّٰهِ؟ قالَ:أُولٰئِکَ شِیْعَةُ عَلِیٍّ وَعَلِیٌّ إِمامُهُمْ.(١)

٩٢٤ ـ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قالَ :قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلامُ :یا عَلِیُّ !شِیْعَتُکَ هُمُ الْفائِزُوْنَ یَوْمَ الْقِیامَةِ، فَمَنْ أَهانَ واحِدًا مِّنْهُمْ فَقَدْ أَهانَکَ، وَمَنْ أَهانَکَ فَقَدْ أَهانَنِیْ وَمَنْ أَهانَنِیْ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ نارَ جَهَنَّمَ خالِدًا فِیْها وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ، یا عَلِیُّ !أَنْتَ مِنِّیْ وَأَنا مِنْکَ رُوْحُکَ مِنْ رُوْحِیْ وَطِیْنَتُکَ مِنْ طِیْنَتِیْ وَشِیْعَتُکَ خُلِقُوْا مِنْ فَضْلِ طِیْنَتِنا فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَقَدْ أَحَبَّنا وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَقَدْأَبْغَضَنا وَمَنْ عاداهُمْ فَقَدْ عادانا وَمَنْ وَدَّهُمْ فَقَدْ وَدَّنا، یا عَلِیُّ !إِنَّ شِیْعَتَکَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ عَلٰی ما کانَ فِیْهِمْ مِنْ ذُنُوْبٍ وَعُیُوْبٍ، یا عَلِیُّ !أَنَا الشَّفِیْعُ لِشِیْعَتِکَ غَدًا إِذا أَقُمْتُ الْمَقامَ الْمَحْمُوْدَ فَبَشِّرْهُمْ بِذٰلِکَ، یا عَلِیُّ !شِیْعَتُکَ شِیْعَةُ اللّٰهِ وَأَنْصارُکَ أَنْصارُ اللّٰهِ وَأَوْلِیاؤُکَ أَوْلِیاءُ

---

١ ـ المحاسن / ١٨١

اللّٰهِ وَحِزْبُکَ حِزْبُ اللّٰهِ، يَا عَلِيُّ اِسْعِدَ مَنْ تَوَلَّاکَ وَشَقِيَ مَنْ عَادَاکَ، يَا عَلِيُّ اِلَکَ کَنْزٌ فِي الْجَنَّةِ وَأَنْتَ ذُوْ قَرْنَيْهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِيْنَ الْأَخْيَارِ الْمُنْتَجَبِيْنَ الْأَبْرَارِ.(١)

٩٢٥ ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدٍ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :اَلْجَنَّةُ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ حَتّٰى أَدْخُلَهَا، وَمُحَرَّمَةٌ عَلَى الْأُمَمِ كُلِّهَا حَتّٰى تَدْخُلَهَا شِيْعَتُنَا أَهْلُ الْبَيْتِ.(٢)

٩٢٦ ـ عَنْ أَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ :كُنَّا عِنْدَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: لَتَفْتَرِقَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّ الْفِرَقَ كُلَّهَا ضَالَّةٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَنِيْ وَكَانَ مِنْ شِيْعَتِيْ.(٣)

٩٢٧ ـ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: تَفْتَرِقُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً : إِثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ :وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُوْنَ وَهُمْ :أَنَا وَشِيْعَتِيْ.(٤)

٩٢٨ ـ قَالَ عَلِيٌّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنِ الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ؟ فَقَالَ :اَلْمُتَمَسِّكُوْنَ بِمَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَأَصْحَابُکَ.(٥)

٩٢٩ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :تَكُوْنُ بَيْنَ أُمَّتِيْ فُرْقَةٌ وَاخْتِلَافٌ فَيَكُوْنُ هٰذَا وَأَصْحَابُهُ عَلَى الْحَقِّ يَعْنِيْ عَلِيًّا.(٦)

---

١ ـ امالي الصدوق / ٢٣، بشارة المصطفى / ١٨ باختلاف في موارد

٢ ـ أمالي المفيد / ٤٧   ٣ ـ البحار ٣٨/١١

٤ ـ إحقاق الحق ٣/٢١٥   ٥ ـ إحقاق الحق ٧/١٨٥

٦ ـ احقاق الحق ٥/٦٣٥

٩٣٠ ـ بالإسناد، عَنْ عَلِيّ عَلَيهِ السَّلامُ قَالَ:إذَا كَانَ يَوْمُ القِيَامَةِ يُدْعَى النَّاسُ بِأَسْمَاءِ أُمَّهَاتِهِمْ إِلّاشِيْعَتِيْ وَمُحِبِّيْ فَإِنَّهُمْ يُدْعَوْنَ بِأَسْمَائِهِمْ لِطِيْبِ مَوَالِيْدِهِمْ.(١)

٩٣١ ـ بالإسنادِ قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيهِ السَّلامُ :إذَا كَانَ يَوْمُ القِيَامَةِ دُعِيَ الْخَلَائِقُ بِأُمَّهَاتِهِمْ ما خَلَانَاوَشِيْعَتَنَا فَإِنَّا لَا سَفَاحَ بَيْنَنَا.(٢)

٩٣٢ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّه، عَنْ أَبِيْهِ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ قَالَ :إِنِّيْ لَنَائِمٌ يَوْمًا، إذْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَيَّ وَحَرَّكَنِيْ بِرِجْلِهِ وَقَالَ :قُمْ يُفْدٰى بِكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ، فَإِنَّ جَبْرَئِيلَ أَتَانِيْ فَقَالَ لِيْ :بَشِّرْ هٰذَا بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ الْأَئِمَّةَ مِنْ صُلْبِهِ، وَأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَغْفِرَ لَهُ وَلِذُرِّيَّتِهِ وَلِشِيْعَتِهِ وَلِمُحِبِّيْهِ، وَأَنَّ مَنْ طَعَنَ عَلَيْهِ وَبَخَسَ حَقَّهُ فَهُوَ فِي النَّارِ.(٣)

٩٣٣ ـ بالإسنادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِعَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيهِمُ السَّلامُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَهُ فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: "كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ إِلَّا اَصْحَابَ الْيَمِيْنِ" فَقَالَ رَجُلٌ : مَنْ اَصْحَابُ الْيَمِيْنِ فَقَالَ عَلَيهِ السَّلامُ شِيْعَةُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ.(٤)

٩٣٤ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ وَشِيْعَتُهُ هُمُ الْفَائِزُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(٥)

٩٣٥ ـ بالإسنادِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِيْ

---

١ ـ ألفصول المهمة / ١٣٥

٢ ـ فضائل الشيعة / ٥٨ ٣ـ احقاق الحق ٣٩٧

٤ ـ بشارة المصطفى / ٢٥٦ ٥ـ ينابيع المودة / ٢٣٧

الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ فَقَالَ هُمْ مِنْ شِيعَتِكَ وَأَنْتَ إِمَامُهُمْ.(١)

٩٣٦ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ إِنَّ اللّٰهَ غَفَرَ لَكَ وَلِأَهْلِكَ وَلِشِيعَتِكَ وَلِمُحِبِّي شِيعَتِكَ وَمُحِبِّي مُحِبِّي شِيعَتِكَ فَأَبْشِرْ فَإِنَّكَ الْأَنْزَعُ الْبَطِيْنُ، مَنْزُوْعٌ مِنَ الشِّرْكِ.(٢)

٩٣٧ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بن عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَا تَسْتَخِفُّوْا بِشِيْعَةِ عَلِيٍّ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ لَيَشْفَعُ بِعَدَدِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ.(٣)

٩٣٨ ـ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ :أَمَا إِنَّكَ -يَابْنَ أَبِي طَالِبٍ- وَشِيْعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ.(٤)

٩٣٩ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ :مَنْ عَادَى شِيْعَتَنَا فَقَدْ عَادَانَا .وَمَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَانَا لِأَنَّهُمْ مِنَّا خُلِقُوْا مِنْ طِيْنَتِنَا، مَنْ أَحَبَّهُمْ فَهُوَ مِنَّا وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَلَيْسَ مِنَّا....(٥)

---

١ ـ احقاق الحق ٢٨٩/٤، الإرشاد للمفيد /٢٦، الفضائل / ١٥١، بشارة المصطفى / ٢٠٢ باختلاف في موارد

٢ ـ فرائد السمطين ٣٠٨/١، أمالي الطوسي ٣٠٠/١، البحار ٧٩/٢٧

٣ ـ أمالي الطوسي ٢٨٣/٢

٤ ـ البحار ٢٦٨/٣٩

٥ ـ فضائل الشيعة / ٣٥، البحار ١٦٧/٦٨

دوسری فصل

حضرت علیؑ اور ان کے پیروکار

حضرت علیؑ اور انکے پیروکاروں کی فضیلت

۹۲۳۔ محمد بن مسلم ثقفی سے نقل ہوا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عرش کی دائیں طرف ایک گروہ مستقر ہے جن کے چہرے نورانی ہیں اور وہ نورانی منبروں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور انبیاء ان پر رشک کھا رہے ہیں، جبکہ نہ وہ پیغمبر ہیں اور نہ ہی شہدا میں سے ہیں، بغیر کسی گمان کے وہ خدا سے زیادہ قریب ہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ علی علیہ السلام کے شیعہ ہیں اور علی علیہ السلام ان کے پیشوا ہیں۔

۹۲۴۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! قیامت کے دن تمہارے شیعہ کامیاب ہیں، جس نے ان میں سے کسی ایک کی توہین کی اس نے تمہاری توہین کی ہے اور جس نے تمہاری توہین کی اس نے میری توہین کی اور جس نے میری توہین کی خدا اُس کو دوزخ کی آگ میں ڈال دے گا اور یہ بُری جگہ ہمیشہ کے لئے اس کا ٹھکانہ ہے! یا علیؑ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، تمہاری رُوح میری رُوح سے اور تمہاری مٹی میری مٹی سے ہے اور تمہارے شیعہ ہماری بچی ہوئی مٹی سے خلق کیے گئے ہیں، جس نے انہیں دوست رکھا اس نے ہمیں دوست رکھا اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے ہم سے بغض رکھا اور جس نے ان سے

دشمنی کی اس نے ہم سے دشمنی کی اور جس نے ان سے محبت کی اس نے ہم سے محبت کی ہے۔ یا علیؑ! تمہارے شیعوں کے عیب اور گناہ پوشیدہ ہوں گے، یا علیؑ! کل کو قیامت کے دن جس وقت میں مقامِ محمود پر پہنچا تو تمہارے شیعوں کی شفاعت کروں گا، آپ انہیں اس شفاعت کی خوشخبری سنا دیں، یا علیؑ! تمہارے شیعہ خدا کے پیروکار، اور آپ کے مددگار خدا کے مددگار ہیں، اور تمہارے دوست خدا کے دوست ہیں اور تمہارا لشکر خدا کا لشکر ہے۔ یا علیؑ! جو آپ سے دوستی رکھے وہ خوش قسمت ہے اور جو آپ سے دشمنی کرے وہ بد بخت ہے۔ یا علیؑ! جنّت میں تمہارے لئے خزانہ ہے اور تم اس کے ''ذوالقرنین'' ہو سب تعریف خدا ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے ولا ہے، اور خدا کا درود اور سلام ہو اس کی مخلوق میں سب سے اشرف بندے محمدؐ اور ان کے اہلِ بیتؑ پر جو پاک اور منتخب نیکوکار ہیں۔

۹۲۵۔ جابر بن یزید نے ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے انہوں نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے انہوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: بہشت میرے داخل ہونے سے پہلے پیغمبروں پر اور ہمارے خاندان کے شیعوں کے داخل ہونے سے پہلے تمام اُمتّوں پر حرام ہے۔

۹۲۶۔ ابو عقیل کہتے ہیں، ہم امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کی خدمت میں تھے، حضرتؑ نے فرمایا: اس امت کے تہتّر فرقے ہوں گے، مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرے شیعہ اور میرے پیروکاروں کے علاوہ یہ سب فرقے گمراہ ہیں۔

۹۲۷۔ علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا: اس امّت کے تہتّر فرقے ہوں گے ان میں سے بہتّر فرقے دوزخی ہیں اور ایک فرقہ جنّتی ہوگا وہ ایک فرقہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں خداوند نے فرمایا: ''اور ہماری مخلوقات سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو دینِ حق کی ہدایت کرتے ہیں''

اور حق پر ہی انصاف کرتے ہیں'' وہ میں اور میرے شیعہ ہیں۔

۹۲۸۔علی علیہ السلام نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! ناجی فرقہ کونسا ہے؟ فرمایا: جو تمہاری اور تمہارے اصحاب کی سیرت پر عمل کرے۔

۹۲۹۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے درمیان اختلاف اور تفرقہ پیدا ہوگا، اور فقط علی علیہ السلام اور ان کے اصحاب حق پر ہوں گے۔

۹۳۰۔علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت ؑ نے فرمایا: جس وقت قیامت کا دن برپا ہوگا لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا مگر میرے دوستوں اور شیعوں کو ان کی پاک ولایت کی خاطر انہیں اپنے ناموں سے پکارا جائے گا۔

۹۳۱۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا لوگ اپنی ماؤں کے نام سے پکارے جائیں گے مگر ہم اور ہمارے شیعہ اپنے نام سے پکارے جائیں گے اس لئے کہ ہمارے درمیان زنا وجود نہیں رکھتا۔

۹۳۲۔محمد بن حَنَفِیہؒ نے اپنے والد علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت ؑ نے فرمایا: ایک دن میں لیٹا ہوا تھا، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے اور میری طرف نگاہ کی اور مجھے اپنے پاؤں سے حرکت دی اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہو جائیں، اٹھو! جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور فرمایا: علیؑ کو خوش خبری سنا دو کہ خداوند نے ائمہ علیہم السلام کو ان کی نسل سے قرار دیا ہے اور انہیں اور ان کی اولاد اور شیعوں اور ان کے دوستوں کو بخش دیا ہے اور جس نے انہیں طعنہ مارا اور ان کے حق سے چشم پوشی کی تو وہ جہنّم کی آگ میں ہوگا۔

۹۳۳۔جابر بن عبداللہ کہتے ہیں: ہم امام باقر علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے،

حضرتؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی "کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا کَسَبَتۡ رَهِیۡنَةٌ اِلَّاۤ اَصۡحٰبَ الۡیَمِیۡنِ "ایک شخص نے پوچھا "اصحابِ یمین کون ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کے شیعہ اصحابِ یمین ہیں۔

۹۳۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام اور ان کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہوں گے۔

۹۳۵۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امّت میں سے ستّر ہزار افراد بغیر کسی حساب کے بہشت میں داخل ہوں گے، اس وقت علی علیہ السلام کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: وہ تمہارے شیعہ ہیں اور تم ان کے پیشوا ہو۔

۹۳۶۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! خداوند نے تمہیں اور تمہارے اہلِ بیتؑ کو اور شیعوں اور شیعوں کے دوستوں کو اور ان کے دوستوں کے دوستوں کو بخش دیا ہے، مبارک ہو تمہیں کہ تم اَنۡزَعُ الۡبَطِیۡن ہو اور شرک سے جدا ہو۔

۹۳۷۔ محمد بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں نے امام صادقؑ سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے شیعوں کو کم نہ سمجھیں اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک قبیلہ ربیعہ اور مُضر کی تعداد کے برابر شفاعت کرے گا۔

۹۳۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیۡہَا فرماتی ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: اے ابوطالبؑ کے بیٹے تم اور تمہارے شیعہ بہشت میں ہوں گے۔

۹۳۹۔ ابن ابی نجران کہتے ہیں کہ: میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: جس نے ہمارے شیعوں کے ساتھ دشمنی کی اس نے ہم سے دشمنی کی ہے اور جس نے ان سے دوستی رکھی اس

نے ہمارے ساتھ دوستی رکھی ہے، اس لئے کہ وہ ہماری مٹی سے خلق کیے گئے ہیں، جس نے انہیں دوست رکھا وہ ہم سے ہے اور جس نے ان سے دشمنی کی وہ ہم سے نہیں ہے۔

۱۷۷۔ شِيعَتُنَا اَقْرَبُ الْخَلْقِ مِنْ عَرْشِ اللّٰهِ

۹۴۰۔ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: قَالَ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ شِيعَتُنَا اَقْرَبُ الْخَلْقِ مِنْ عَرْشِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَعْدَنَا.(۱)

ہمارے شیعہ لوگوں میں سے خدا کے عرش کے نزدیک تر ہیں

۹۴۰۔ ابوحمزہ سے نقل ہوا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن ہمارے شیعہ ہمارے بعد لوگوں میں سے خدا کے عرش کے نزدیک تر ہیں۔

۱۷۸۔ مِنْ صِفَاتِ الشِّيعَةِ

۹۴۱۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ عَلَيهِ السَّلَامُ: شِيعَتُنا أَهْلُ الْوَرَعِ وَالْاِجْتِهَادِ، وَأَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْأَمَانَةِ، وَأَهْلُ الزُّهْدِ وَالْعِبَادَةِ، أَصْحَابُ إِحْدَى وَخَمْسِينَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، اَلْقَائِمُونَ بِاللَّيْلِ، الصَّائِمُونَ بِالنَّهَارِ، يُزَكُّونَ أَمْوَالَهُمْ وَيَحُجُّونَ الْبَيْتَ، وَيَجْتَنِبُونَ كُلَّ مُحَرَّمٍ.(۲)

۹۴۲۔ عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا شِيعَةُ جَعْفَرٍ: مَنْ عَفَّ بَطْنَهُ وَفَرْجَهُ، وَاشْتَدَّ جِهَادُهُ. وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ، وَرَجَا ثَوَابَهُ، وَخَافَ عِقَابَهُ. فَإِذَا رَأَيْتَ

۱۔ المحاسن / ۱۸۲

۲۔ فضائل الشیعۃ / ۴۴، البحار ۶۸/۱۶۷، مستدرک الوسائل ۱۱/۱۷۴

أُولٰئِکَ فَأُولٰئِکَ شِیعَةُ جَعْفَرٍ.(۱)

۹۴۳ - قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عَلَیهِ السَّلاَمُ: لَیْسَ مِنْ شِیعَتِنَا مَنْ قَالَ بِلِسَانِهِ وَخَالَفَنَا فِی أَعْمَالِنَا وَآثَارِنَا، وَلٰکِنَّ شِیعَتَنَا مَنْ وَافَقَنا بِلِسَانِهِ وَقَلْبِهِ، وَاتَّبَعَ آثَارَنا وَعَمِلَ بِأَعْمَالِنَا أُولٰئِکَ شِیعَتُنَا.(۲)

۹۴۴ - عَنِ الْبَاقِرِعَلَیهِ السَّلاَمُ قَالَ: شِیعَةُ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلاَمُ الْمُتَبَاذِلُونَ فِی وِلاَیَتِنَا الْمُتَحَابُّونَ فِی مَوَدَّتِنَاالَّذِینَ إِذَا غَضِبُوا لَمْ یَظْلِمُوا، وَإِنْ رَضُوا لَمْ یُسْرِفُوا. بَرَکَةٌ عَلٰی مَنْ جَاوَرُوا، وَسِلْمٌ لِمَنْ خَالَطُوا.(۳)

۹۴۵ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَیهِ السَّلاَمُ: رَحِمَ اللّٰهُ شِیعَتَنَا خُلِقُوا مِنْ فَاضِلِ طِینَتِنَا وَعُجِنُوا بِمَاءِ وِلاَیَتِنَایَحْزَنُونَ لِحُزْنِنَا وَیَفْرَحُونَ لِفَرَحِنَا.(۴)

۹۴۶ - (فِی حَدِیثٍ) عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیهِمَا السَّلاَمُ ...فَقَالَ: یَا جَابِرُ ابْلِغْ شِیعَتِی عَنِّی السَّلاَمَ وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُ لاَقَرَابَةَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلاَ یُتَقَرَّبُ إِلَیْهِ إِلاَّ بِالطَّاعَةِ لَهُ.(۵)

۹۴۷ - عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِیِّ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍعَلَیهِ السَّلاَم: یَا جَابِرُ أَیَکْتَفِی مَنِ اتَّخَذَ التَّشَیُّعَ أَنْ یَقُولَ بِحُبِّنَا أَهْلِ الْبَیْتِ، فَوَاللّٰهِ مَا شِیعَتُنَا إِلاَّ مَنِ اتَّقَی اللّٰهَ وَأَطَاعَهُ، وَمَا کَانُوا یُعْرَفُونَ إِلاَّبِالتَّوَاضُعِ وَالتَّخَشُّعِ، وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ، وَکَثْرَةِ ذِکْرِ اللّٰهِ، وَالصَّوْمِ

---

۱ - فضائل الشیعة / ۵۳، البحار ۱۶۸/۶۸ باختلاف فی موارد

۲ - الحکم الزاهرة ۲۳۹/۱ به نقل از الوسائل ۱۹۶/۱۱، البحار ۱۶۴/۶۸، سفینة البحار ۳۴۰/۸

۳ - مشکاة الانوار / ۶۱ ۴ - شجره طوبی ۳/۱

۵ - امالی الطوسی ۳۰۲/۱

وَالصَّلاۃِ ، وَالْبِرِّ بِالْوَالِدَیْنِ ،وَ التَّعَهُّدِ لِلْجِیْرَانِ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَالْغَارِمِیْنَ وَالْأَیْتَامِ.(۱)

۹۴۸ ـ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ الْبَاقِرُ عَلَیهِ السَّلَامُ :إِنَّمَا شِیْعَتُنَا مَنْ أَطَاعَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.(۲)

شیعوں کی چند صفات

۹۴۱ـ ابوبصیر سے نقل ہوا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ اہلِ تقویٰ اور تلاش وکوشش ہیں، وفادار اور امانت دار ہیں، اہلِ زُہد اور عبادت گزار ہیں وہ روزانہ [۵۱] رکعت نماز ادا کرتے ہیں وہ راتوں کو عبادت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور دن کو روزے رکھتے ہیں اپنے مال میں سے زکات دیتے ہیں اور حج بیت اللہ بھی انجام دیتے ہیں، اور ہر حرام عمل سے دور رہتے ہیں۔

۹۴۲ـ مفضّل سے منقول ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جعفری شیعہ وہ ہیں جو اپنے پیٹ اور شرمگاہ کی محافظت کرتے ہیں اور راہِ خدا میں بہت زیادہ تلاش اور کوشش کرتے ہیں اور خدا کے لئے نیک اعمال بجالاتے ہیں اور اس سے ثواب کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اگر اس قسم کے افراد کو دیکھو تو وہی جعفری شیعہ ہیں۔

۹۴۳ـ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی زبان سے کہے میں شیعہ ہوں لیکن اعمال

---

۱ ـ فضائل الشیعة /۵۳.

۲ ـ الحکم الزاهرة ۱/ ۲۳۸ بنقل از مستدرک الوسائل ۱/ ۲۵۷، البحار ۶۸/ ۱۵۳ .

اور کردار میں ہمارا مخالف ہو تو وہ شیعہ نہیں ہے، ہمارا شیعہ وہ ہے جو زبان اور دل سے ہمارے کردار اور ہماری سیرت کی پیروی کرے اس قسم کے افراد ہمارے شیعہ ہیں۔

۹۴۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: علیؑ کے شیعہ وہ ہیں جو ہماری ولایت کے راستے میں ایک دوسرے سے جُود و سخاوت کرتے ہیں اور ہماری مُودّت کے راستے میں ایک دوسرے سے محبّت کرتے ہیں جس وقت غضبناک ہوتے ہیں تو ظلم نہیں کرتے اور جس وقت خوشنود ہوتے ہیں تو حد سے تجاوز نہیں کرتے، وہ اپنے ہمسایوں کے لئے باعثِ برکت ہیں اور اپنے ساتھیوں سے صلح کرتے ہیں۔

۹۴۵۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا ہمارے شیعوں پر رحمت کرے، وہ ہماری بچی ہوئی مٹی سے خلق ہوئے ہیں وہ ہماری محبّت کے پانی سے گوندھے گئے ہیں، وہ ہمارے غم میں غمگین اور ہماری خوشی میں خوشحال ہیں۔

۹۴۶۔ حضرت ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ حضرتؑ نے جابر سے فرمایا: اے جابر! میرے شیعوں کو میرے سلام پہنچا دے اور انہیں بتا دے کہ ہمارے اور خدا کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں، فقط خدا کی اطاعت سے اس کی بارگاہ میں تقرّب حاصل ہو سکتا ہے۔

۹۴۷۔ جابر جعفی کہتے ہیں کہ: امام باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! جس نے مذہبِ تشیّع اختیار کیا ہے اس کے لئے فقط ہمارے خاندان کی محبّت کافی نہیں، خدا کی قسم! ہمارا شیعہ وہ ہے جو متّقی ہو اور خدا کی اطاعت کرے، ہمارے شیعہ عاجزی ، اِنکساری اور امانت داری کے لحاظ سے پہچانے جائیں گے، وہ بہت زیادہ خدا کا ذکر کرتے ہیں، اہلِ نماز اور اہلِ روزہ ہیں اور اپنے والدین سے نیکی کرتے ہیں، وہ خود کو فقراء ، مَساکین، یتامیٰ اور ہمسایوں کے بارے میں مسئول

اور ذمہ دار سمجھتے ہیں۔

۹۴۸۔ جابر سے نقل ہوا ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ فقط وہ ہیں جو خدا کی اطاعت کرتے ہیں۔

۱۷۹ ـ مِنْ عَلاَمَاتِ الشِّيعَةِ

۹۴۹ ـ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ :فَمَنِ اتَّبَعَ عَلِيًّا عَلَيهِ السَّلاَمُ فَهُوَ الشِّيعِيُّ حَقًّا.(۱)

۹۵۰ ـ عَنِ الْبَاقِرِ عَلَيهِ السَّلاَمُ :فِي حَدِيثٍ ...مَنْ كَانَ لِلّٰهِ مُطِيعًا فَهُوَ لَنَا وَلِيٌّ، وَمَنْ كَانَ لِلّٰهِ عَاصِيًا فَهُوَ لَنَا عَدُوٌّ، وَلاَ يَنَالُ غَدًا وِلاَيَتَنَا إِلاَّ (بِالْعَمَلِ خ ل) بِالْفَضْلِ وَالْوَرَعِ.(۲)

۹۵۱ ـ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ :قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلاَمُ لِجَابِرٍ :يَا جَابِرُ إِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلاَمُ مَنْ لاَ يَعْدُوا صَوْتُهُ سَمْعَهُ وَلاَ شَحْنَاؤُهُ بَدَنَهُ، لاَ يَمْدَحُ لَنَا قَالِيًا وَلاَ يُوَاصِلُ لَنَا مُبْغِضًا، وَلاَ يُجَالِسُ لَنَا عَائِبًا، شِيعَةُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلاَمُ مَنْ لاَ يَهِرُّ هَرِيرَ الْكَلْبِ، وَلاَ يَطْمَعُ طَمَعَ الْغُرَابِ، وَلاَ يَسْأَلُ النَّاسَ وَإِنْ مَاتَ جُوعًا....(۳)

۹۵۲ ـ فِي حَدِيثٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ شِيعَتَنَا مَنْ شَيَّعَنَا وَتَبِعَنَا فِي أَعْمَالِنَا....(۴)

۱ ـ المحجة البيضاء ۲۲۶/۶

۲ ـ مشكاة الانوار / ۶۰، فضائل الشيعة / ۵۵

۳ ـ فضائل الشيعة / ۵۵ ۔ ۴ ـ البحار ۱۵۵/۶۸

۹۵۳ ـ وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِالْعَظِیْمِ، عَنْ أَبِی الْحَسَنِ الرِّضَاعَلَیهِ السَّلَامُ قَالَ :یَا عَبْدَ الْعَظِیْمِ !أَبْلِغْ عَنِّیْ أَوْلِیَائِی السَّلَامَ وَقُلْ لَهُمْ أَنْ لَا یَجْعَلُوْا لِلشَّیْطَانِ عَلٰی أَنْفُسِهِمْ سَبِیْلاً....(۱)

شیعوں کی چند نشانیاں

۹۴۹۔حسن بن علی علیہ السلام نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کی پیروی کریں وہ حقیقی شیعہ ہیں۔

۹۵۰۔امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: جس نے خدا کی اطاعت کی وہ ہمارا دوست ہے اور جس نے خدا کی نافرمانی کی وہ ہمارا دشمن ہے، قیامت کے دن کوئی بھی تقویٰ اور نیک عمل کے علاوہ ہماری ولایت کو حاصل نہیں کر سکے گا۔

۹۵۱۔امام باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا: اے جابر! علیؑ کا شیعہ وہ ہے کہ جس کی آواز اس کے کان سے تجاوز نہیں کرتی اور اس کی دشمنی اس کے اندر سے نہیں گزرتی، ہمارے دشمنوں کی تعریف نہیں کرتا اور ہمارے مخالفین سے اِرتباط نہیں رکھتا اور جو لوگ ہماری غیبت کرتے ہیں ان کی محفل میں نہیں جاتا علیؑ کا شیعہ وہ ہے جو کتّے کی طرح آواز نہیں نکالتا اور کوّے کی مانند لالچ نہیں رکھتا اور لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا اگرچہ بھوک سے مرجائے۔

۹۵۲۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: ہمارے شیعہ وہ ہیں جو ہمارے مطیع ہوں اور ہمارے کاموں میں ہماری پیروی کریں۔

۹۵۳۔روایت نقل ہوئی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے عبدالعظیم سے فرمایا: اے عبدالعظیم!

۱۔الاختصاص / ۲۴۰

ہمارے سلام ہمارے دوستوں تک پہنچا دو اور ان سے کہو کہ وہ شیطان کے لئے اپنی طرف کسی قسم کا راستہ کھلا نہ چھوڑیں۔

۱۸۰ ۔ اِخْتَبِرُوْا شِيعَتَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۹۵۴ ۔ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِخْتَبِرُوْا شِيعَتِي بِخَصْلَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتَا فِيهِمْ فَهُمْ شِيعَتِي: مُحَافَظَتُهُمْ عَلَى أَوْقَاتِ الصَّلَاةِ وَمُوَاسَاتُهُمْ مَعَ إِخْوَانِهِمُ الْمُؤْمِنِينَ بِالْمَالِ، فَإِنْ لَمْ يَكُونَا أَغْرُبْ ثُمَّ أَغْرُبْ.(۱)

۹۵۵ ۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: اِمْتَحِنُوْا شِيعَتَنَا عِنْدَ ثَلَاثٍ: عِنْدَ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ كَيْفَ مُحَافَظَتُهُمْ عَلَيْهَا وَعِنْدَ أَسْرَارِهِمْ كَيْفَ حِفْظُهُمْ لَهَا عَنْ عَدُوِّنَا؟ وَإِلَى أَمْوَالِهِمْ كَيْفَ مُوَاسَاتُهُمْ لِإِخْوَانِهِمْ فِيهَا؟(۲)

حضرت علی علیہ السلام کے شیعوں کو آزمائیں

۹۵۴ ۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میرے شیعوں کو دو خصلتوں سے آزماؤ۔ اگر ان میں یہ دو خصلتیں موجود ہوں تو وہ میرے شیعہ ہیں ایک اول وقت میں نماز پڑھنا اور دوسری خصلت یہ کہ اپنے مال میں سے اپنے مومن بھائیوں کی مدد کرنا۔ اگر یہ دو خصلتیں ان میں موجود نہ ہوں تو وہ ہمارے شیعہ نہیں ہیں۔

۱۔ الإثنا عشرية / ۶۱

۲۔ البحار ۲۲/۸۳، جامع احادیث الشیعة ۵۸ / ۴، الوسائل ۳/۸۲ باختلاف یسیر، اعلام الدین / ۱۳۰

۹۵۵۔ جعفر بن محمد علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت ؑ نے فرمایا: ہمارے شیعوں کو تین طریقوں سے آزماؤ: جس وقت نماز کا وقت ہو جائے تو کس طرح اس کی رعایت کرتے ہیں اور کس طرح اپنے راز کو ہمارے دشمنوں سے چھپاتے ہیں اور ان کے اموال کے بارے میں کہ وہ کس طرح اپنے اموال کے ذریعے سے اپنے دینی بھائیوں کی مدد امداد کرتے ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فِيْ بُغْضِهِ وَ آثَارِهِ

١٨١ ـ بُغْضُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَ آثَارُهُ

٩٥٦ ـ وَبِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَايُبْغِضُكَ مِنَ الْأَنصارِ إِلَّا مَنْ كَانَ أَصْلُهُ يَهُوْدِيًّا.(١)

٩٥٧ ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ آمَنَ بِيْ وَبِمَا جِئْتُ بِهِ وَهُوَ مُبْغِضٌ عَلِيًّا فَهُوَ كَاذِبٌ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ.(٢)

٩٥٨ ـ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ !كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِيْ وَيُبْغِضُكَ.مَنْ أَحَبَّكَ فَقَدْأَحَبَّنِيْ، وَمَنْ أَحَبَّنِيْ فَقَدْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ أَبْغَضَكَ فَقَدْ أَبْغَضَنِيْ،وَمَنْ أَبْغَضَنِيْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ أَدْخَلَهُ النَّارَ.(٣)

٩٥٩ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ :يَا عَلِيُّ لَوْ أَنَّ عَبْدًا عَبَدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلَ مَا أَقَامَ

---

١ ـ عيون أخبار الرضا ٢/ ٦٠

٢ ـ كشف الغمة ١/ ٣٩٧، البحار ٣٩/ ٢٧٦، كشف اليقين / ٢٢٧ باختلاف يسير

٣ ـ المجروحين ٢/ ٣١٠، عقبات الانوار ١/ ٢٠١ والبحار ٣/ ١٠٩ ٨ باختلاف في موارد

نُوْحٌ فی قَوْمِهِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ (جَبَلِ خ ل) أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَمُدَّ فِیْ عُمُرِهِ حَتّٰی حَجَّ أَلْفَ عَامٍ عَلٰی قَدَمَیْهِ، ثُمَّ قُتِلَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَظْلُوْمًا ثُمَّ لَمْ یُوَالِکَ یَا عَلِیُّ !لَمْ یَشَمَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَمْ یَدْخُلْهَا.(۱)

۹۶۰ - رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلٍ یَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ؟قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :صَلِّ الْمَکْتُوْبَاتِ وَصُمْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَاغْتَسِلْ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَأَحِبَّ عَلِیًّا عَلَیهِ السَّلَامُ وَادْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ أَیِّ بَابٍ شِئْتَ، فَوَ الَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ لَوْ صَلَّیْتَ أَلْفَ عامٍ وَصُمْتَ أَلْفَ عَامٍ وَحَجَجْتَ أَلْفَ حَجَّةٍ وَغَزَوْتَ أَلْفَ غَزْوَةٍ وَأَعْتَقْتَ أَلْفَ رَقَبَةٍ وَقَرَأْتَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِیْلَ وَالزَّبُوْرَ وَالْفُرْقَانَ وَلَقِیْتَ الْأَنْبِیَاءَ کُلَّهُمْ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ تَعَالٰی مَعَ کُلِّ نَبِیٍّ أَلْفَ عَامٍ وَجَاهَدْتَ مَعَهُمْ أَلْفَ غَزْوَةٍ وَحَجَجْتَ مَعَ کُلِّ نَبِیٍّ أَلْفَ حَجَّةٍ ثُمَّ مِتَّ وَلَمْ یَکُنْ فِیْ قَلْبِکَ حُبُّ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ وَأَوْلَادِهِ أَدْخَلَکَ اللّٰهُ النَّارَ مَعَ الْمُنَافِقِیْنَ.(۲)

۹۶۱ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِیِّ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ :یَا عَلِیُّ !لَوْ أَنَّ أُمَّتِیْ أَبْغَضُوْکَ لَأَکَبَّهُمُ اللّٰهُ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ فِی النَّارِ.(۳)

۱ـ کشف الیقین / ۲۲۶، المناقب للخوارزمی /۶۷، احقاق الحق ۱۷۷/۷، بشارة المصطفٰی /۹۳، ارشاد القلوب / ۲۲۹ باختلاف فی موارد

۲ـ ارشاد القلوب /۲۵۳

۳ـ الفصول المائة ۲۷۴/۳

تیسری فصل

حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی

حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی اور اسکے نتائج

۹۵۶۔ حسنؑ بن علیؑ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انصار میں سے جو اصل میں یہودی ہو اس کے علاوہ اور کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا۔

۹۵۷۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھ پر اور جو کچھ میں لایا ہوں اس پر ایمان رکھتا ہے لیکن علی علیہ السلام سے دشمنی کرتا ہے وہ جھوٹا ہے مومن نہیں ہے۔

۹۵۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یَاعَلیؑ! جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے لیکن تمہارا دشمن ہے، جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا اور جس نے خدا کو دوست رکھا خدا اسے بہشت میں داخل کرے گا، اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی اور جو خدا کو دشمن رکھے خدا اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔

۹۵۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یَاعَلیؑ! اگر کوئی حضرت نوحؑ کی طرح جس طرح انھوں نے اپنی قوم کے درمیان قیام کیا خدا کی عبادت کرتا رہے اور اُحُد کے پہاڑ کی

مقدار میں سونا خدا کے راہ میں خرچ کرے اور اس کی عمر اتنی طولانی ہو کہ وہ پیدل ایک ہزار حجِ بیتُ اللہ انجام دے اور آخر کار صَفَا اور مَرْوَہ کے درمیان مظلوم قتل ہو جائے اگر تمہاری ولایت نہیں رکھتا تو وہ بہشت کی خوشبو سے محروم رہے گا اور اس میں داخل بھی نہیں ہو گا۔

۹۶۰۔ ابن عباس کہتے ہیں: ایک شخص نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک ایسے عمل کے بارے میں پوچھا کہ جس کے ذریعے انسان بہشت میں داخل ہو، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: واجب نمازیں ادا کرو اور ماہ رمضان میں روزے رکھو اور غسل جنابت کرو اور علی علیہ السلام کو دوست رکھو، اور تو جس دروازے سے چاہتے ہو بہشت میں داخل ہو جاو مجھے اس کی قسم جس نے مجھے حق پر مبعوث کیا ہے، اگر ہزار سال نماز پڑھیں اور ہزار سال روزے رکھیں اور ہزار حج انجام دیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانہ بشانہ ہزار جنگ کریں اور ہزار غلام آزاد کریں اور تورات اور انجیل اور فرقان کی تلاوت کریں اور تمام پیغمبروں سے ملاقات کریں اور ہر پیغمبر کے ساتھ ہزار سال خدا کی عبادت کی ہو اور ان کے شانہ بشانہ ہزار جنگ میں شرکت کی ہو اور ہر ایک کے ساتھ ہزار حج انجام دیا ہو اور اگر موت کے وقت تمہارے دل میں علیؑ اور ان کی اولاد کی محبت نہ ہو تو خداوند تمہیں منافقین کے ساتھ جہنم میں داخل کرے گا۔

۹۶۱۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یَا عَلِیُّ! اگر میری امت تم سے دشمنی کرے تو خُدا ان سب کو منہ کے بل آگ میں ڈالے گا۔

۲۸۱۔ مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ

۹۶۲۔ رُوِیَ بِسَنَدٍ یَرْفَعُهُ إِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ، وَمَنْ سَبَّنِيْ فَقَدْ سَبَّ اللّٰهَ، وَمَنْ سَبَّ اللّٰهَ أَدْخَلَهُ نَارَ جَهَنَّمَ وَلَهُ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (مُقِيْمٌ خ ل.)(۱)

۹۶۳ ـ فِيْ حَدِيْثٍ، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَبَّ عَلِيًّا؛ فَقَدْسَبَّنِيْ وَمَنْ سَبَّنِيْ فَقَدْ سَبَّ اللّٰهَ وَمَنْ سَبَّ اللّٰهَ أَدْخَلَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا وَلَهُ عَذَابٌ مُقِيْمٌ....(۲)

جس نے علی علیہ السلام کو دشنام دی اس نے مجھے دشنام دی

۹۶۲۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کودشنام دی اس نے مجھے دشنام دی اور جس نے مجھے دشنام دی اس نے خدا کودشنام دی اور جس نے خدا کودشنام دی خدا اس کو دوزخ میں داخل کرے گا اور اس پر بہت بڑا عذاب ہوگا۔

۹۶۳۔حسن بن علی علیہ السلام نے ایک حدیث میں فرمایا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علیؑ کودشنام دی اس نے مجھے دشنام دی اور جس نے مجھے دشنام دی اس نے خدا کودشنام دی اور جس نے خدا کودشنام دی اس کو دوزخ کی آگ میں داخل کرے گا وہ ہمیشہ کے لئے اس آگ میں رہے گا اور ہمیشہ کے لئے اس پر عذاب ہوگا۔

۱۸۳ ـ مَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِيْ

۹۶۴ ـ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِيْ وَمَنْ فَارَقَنِيْ

---

۱ ـ احقاق الحق ۴۲۸/۶، البحار ۷۷/۴۰

۲ ـ الاحتجاج ۴۲۰/۱

فَقَدْ فَارَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.(۱)

۹۶۵ ۔ بِالْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيْ :يَا عَلِيُّ اِمَنْ فَارَقَکَ فَقَدْفَارَقَنِی، وَمَنْ فَارَقَنِی فَقَدْ فَارَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.(۲)

جو علی علیہ السلام سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا

۹۶۴۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو علی علیہ السلام سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا اور جو مجھ سے جدا ہوا وہ خدا سے جدا ہو گیا۔

۹۶۵۔ علی علیہ السلام فرماتے ہیں: رسولِ خداؐ نے مجھ سے فرمایا: یا علیؑ! جو تم سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا اور جو مجھ سے جدا ہوا وہ خدا سے جدا ہو گیا۔

۱۹۸۴۔ مَنْ اَبْغَضَ عَلِيًّا مَاتَ عَلَى الْجَاهِلِيَّةِ

۹۶۶ ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ :مَنْ أَحَبَّکَ خَتَمَ اللّٰهُ لَهُ بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَمَنْ أَبْغَضَکَ أَمَاتَهُ اللّٰهُ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.(۳)

---

۱ ۔ أمالی الصدوق / ۸۲، جامع الأخبار / ۱۵، البحار ۳۰/۳۸، الإثنا عشرية / ۶۱، ينابيع المودة/۵۶، جامع الأحاديث للسيوطی ۲۸۹/۷ باختلاف يسير

۲ ۔ أمالی الصدوق / ۴۴۴، فضائل الخمسة ۲۲۸/۲، جامع الأحاديث للسيوطی ۲۸۹/۷، احقاق الحق۲۹۵/۶باختلاف يسير، المراجعات / ۱۷۴ والغارات ۵۲۱/۱ باختلاف فی موارد

۳ ۔ إحقاق الحق ۱۳۹/۷

۹٦۷ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ مَاتَ وَهُوَ يُبْغِضُكَ يَا عَلِيُّ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، لَمْ يُحَاسِبُهُ اللّٰهُ بِمَا عَمِلَ فِي الْإِسْلَامِ.(۱)

۹٦۸ ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ فَقَالَ :يَاعَلِيُّ اِمَنْ أَبْغَضَكَ أَمَاتَهُ اللّٰهُ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَحَاسَبَهُ بِمَا عَمِلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۲)

جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی کی وہ جاہلیت کی موت مرے گا

۹٦٦۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: جو تمہیں دوست رکھے گا خداوند اس کی زندگی کو ہمیشہ امن اور ایمان سے ختم کرے گا اور جو تم سے دشمنی کرے گا خدا اس کو جاہلیت کی موت مارے گا۔

۹٦۷۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جو تم سے دشمنی کی حالت میں مرجائے وہ جاہلیت کی موت مرا ہے اور جو کچھ اس نے اسلام کے دوران انجام دیا ہے خُدا اس کے اعمال میں شامل نہیں کریگا۔

۹٦۸۔انس بن مالک کہتے ہیں: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: یا علیؑ! جو تم سے دشمنی کرے خُدا اس کو جاہلیت کی موت مارے گا اور قیامت کے دن یہ اس کے اعمال میں شامل کیا جائے گا۔

---

۱ ـ احقاق الحق ۱۷/ ۱۴، البحار ۹/ ۲٦۵ باختلاف فی موارد

۲ ـ أمالی المفید / ۷۵

۱۸۵ ۔ مَنْ اَبغَضَ عَلِيًّا مَاتَ عَلىٰ غَيْرِ الْإِسْلَامِ

۹۶۹ ۔ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ :يَاعَلِيُّ الاَ يُبَالِي مَنْ مَاتَ وَهُوَ يُبْغِضُكَ مَاتَ يَهُوْدِيًا أَوْ نَصْرَانِيًّا.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کا دشمن مسلمان نہیں مرے گا

۹۶۹ ۔ بہز بن حکیم نے اپنے والد سے اوراس نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جو تمہارا دشمن ہو اور مرجائے اسے یہ خوف نہیں کہ یہودی مرے یا نصرانی (مطلب یہ کہ وہ یہودی یا نصرانی ہوکر مرے گا۔)

۱۸۶ ۔ مَنْ اَبغَضَ عَلِيًّا نَدِمَ يَوْمَ الْفَصْلِ

۹۷۰ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا كَانَ طَاهِرَ الْأَصْلِ وَمَنْ أَبْغَضَهُ نَدِمَ يَوْمَ الْفَصْلِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا دشمن قیامت کے دن پریشان ہوگا

۹۷۰ ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا اس کی اصلیت پاک ہے

---

۱ ۔ مناقب علی بن أبیطالب / ۵۱ ، کشف الیقین / ۲۹۴، ارشاد القلوب / ۲۳۶ باختلاف یسیر

۲ ۔ جامع الأخبار / ۱۷ ، الإثنا عشریة / ۶۲

اور جو انہیں دشمن رکھے گا قیامت کے دن پریشان ہوگا۔

۱۸۷۔ مَنْ اَبْغَضَ عَلِيًّا خُلِّدَ فِيْ جَهَنَّمَ

۹۷۱۔عَنِ ابْنِ بَصِيرٍ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍعَلَيهِ السَّلاَمُ يَقُوْلُ :عَدُوُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلاَمُ هُمُ الْمُخَلَّدُوْنَ فِيْ النَّارِ قَالَ اللّٰهُ :وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کا دشمن ہمیشہ کے لئے جہنّم میں رہے گا

۹۷۱۔ابو بصیر کہتے ہیں: میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا حضرت ؑ نے فرمایا: علی علیہ السلام کے دشمن ہمیشہ دوزخ کی آگ میں رہیں گے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے : "وہ آتشِ جہنّم سے باہر نہیں نکلیں گے"۔

۱۸۸۔ قَاتَلَ اللّٰهُ مَنْ قَاتَلَ عَلِيًّا

۹۷۲۔بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، قَاتَلَ اللّٰهُ مَنْ قَاتَلَ عَلِيًّا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ خَالَفَ عَلِيًّا،عَلِيٌّ إِمَامُ الْخَلِيْقَةِ بَعْدِيْ، مَنْ تَقَدَّمَ عَلٰى عَلِيٍّ فَقَدْ تَقَدَّمَ عَلَيَّ، وَمَنْ فَارَقَهُ فَقَدْ فَارَقَنِيْ وَمَنْ آثَرَ عَلَيْهِ فَقَدْ آثَرَ عَلَيَّ، أَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُ وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالاهُ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُ.(۲)

۱۔ تفسیر العیاشی ۱/۳۱۷، تفسیر نورالثقلین ۱/۶۲۷

۲۔ أمالی الصدوق / ۵۲۵، البحار ۳۸/۱۰۹

۹۷۳- (فِی حَدِیْثٍ) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :یَا عَلِیُّ اِقَاتَلَ اللّٰہُ مَنْ قَاتَلَکَ وَعَادٰی مَنْ عَادَاکَ(۱)

خدا قتل کرے اس کو جو علی علیہ السلام سے جنگ کرے

۹۷۲۔ امام رضا علیہ السلام سے ان کے والد سے اور انکے اجداد علیہم السلام سے منقول ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں، خدا قتل کرے اس کو جو علی علیہ السلام سے جنگ کرے اور خدا لعنت کرے اس پر جو علی علیہ السلام کی مخالفت کرے اور علیؑ میرے بعد لوگوں کے پیشوا ہیں، جس نے علی علیہ السلام پر سبقت لی حقیقت میں اس نے مجھ پر سبقت لی، اور جو ان سے جدا ہوا حقیقت میں وہ مجھ سے جدا ہوا اور جس نے دوسروں کو ان پر مقدّم کیا اس نے ان کو مجھ پر مقدّم کیا، میں اس سے صلح کروں گا جو علیؑ سے صلح کرے گا میں اس سے جنگ کروں گا جو علیؑ سے جنگ کے لئے نکلے گا اور میں اس کا دوست ہوں جو انہیں دوست رکھتا ہے اور میں اسکا دشمن ہوں جو اُن سے دشمنی کرتا ہے۔

۹۷۳۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: یا علیؑ! خدا قتل کرے اسے جو تم سے جنگ کرے اور خدا اس کا دشمن ہے جو تم سے دشمنی کرتا ہے۔

۱۔ المسترشد / ۶۰۵، الیقین / ۲۴۷ باختلاف یسیر

۱۸۹۔ مَنْ آذٰی عَلِیًّا فَقَدْ آذَانِیْ

۹۷۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثٍ :مَنْ آذٰی عَلِیًّا فَقَدْ آذَانِیْ، وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْآذٰی اللّٰہَ.(۱)

۹۷۵۔ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :مَنْ آذٰی عَلِیًّا فَقَدْ آذَانِیْ قَالَھَا ثَلَاثًا.(۲)

۹۷۶۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ أَحَبَّنِیْ وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ أَبْغَضَنِیْ وَمَنْ آذٰی عَلِیًّا فَقَدْ آذَانِیْ وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذٰی اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ.(۳)

جس نے علی علیہ السلام کوستایااس نے مجھے ستایا

۹۷۴۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کوستایااس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایااس نے خداکوستایا۔

۹۷۵۔حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے علی علیہ السلام کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا۔

۹۷۶۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کودوست رکھااس نے مجھے دوست

۱۔احقاق الحق ۶/ ۳۸۹، مسند احمد ۴/ ۵۳۴، الطرائف / ۷۵ بزیادۃ

۲۔احقاق الحق ۶/ ۳۸۸، ینابیع المودۃ / ۳

۳۔ ذخائر العقبیٰ / ۶۵

رکھااور جس نے انہیں دشمن رکھا اس نے مجھے دشمن رکھااور جس نے علیؑ کودکھ پہنچایااس نے مجھے دکھ پہنچایااور جس نے مجھے دکھ پہنچایااس نے خداکودکھ پہنچایا ۔

۱۹۰ ۔ مَنْ اَبْغَضَ عَلِیّاً فَقَدْ اَبْغَضَنِی

۹۷۷ ۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحَبَّنِیْ فَلْیُحِبَّ عَلِیّاً، وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِیّاً فَقَدْ أَبْغَضَنِیْ، وَمَنْ أَبْغَضَنِیْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، وَمَنْ أَبْغَضَ اللّٰهَ أَدْخَلَهُ النَّارَ.(۱)

۹۷۸ ۔ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ: یَا عَلِیُّ! مُحِبُّکَ مُحِبِّیْ، وَمُبْغِضُکَ مُبْغِضِیْ.(۲)

جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی

۹۷۷ ۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مجھے دوست رکھتا ہے اسے علی علیہ السلام کو بھی دوست رکھنا چاہیے اور جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی ہے اور جو خدا سے دشمنی کرے خدا اس کو دوزخ میں ڈالے گا۔

۹۷۸ ۔ سلمان کہتے ہیں :رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ ! تمہارا دوست میرا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے۔

---

۱ ۔ احقاق الحق ۶ / ۴۰۱

۲ ۔ مناقب علی بن ابیطالب / ۱۹۶ ، احقاق الحق ۶ / ۴۰۴

۱۹۱۔مَنْ حَارَبَ عَلِيّاً فَقَدْ حَارَبَنِي

۹۷۹۔عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ! كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَيُبْغِضُكَ.يَا عَلِيُّ! مَنْ حَارَبَكَ فَقَدْ حَارَبَنِي وَمَنْ حَارَبَنِي فَقَدْ حَارَبَ اللّٰهَ.يَا عَلِيُّ! مَنْ أَبْغَضَكَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ وَأَتْعَسَ اللّٰهُ جَدَّهُ وَأَدْخَلَهُ نَارَ جَهَنَّمَ.(۱)

۹۸۰۔وَقَالَ (النَّبِيُّ) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :حَرْبُكَ يَا عَلِيُّ! حَرْبِي وَسِلْمُكَ سِلْمِي.(۲)

جس نے علی علیہ السلام سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی

۹۷۹۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت ؐنے فرمایا:یا علی علیہ السلام! جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے لیکن تم سے دشمنی کرتا ہے، یا علی علیہ السلام! جس نے تم سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی اس نے خدا سے جنگ کی ہے۔

یا علی علیہ السلام! جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی ہے، خدا اس کو ہلاک کرے گا اور دوزخ میں ڈالے گا۔

۹۸۰۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم سے جنگ مجھ سے جنگ ہے اور تم سے صلح مجھ سے صلح ہے۔

۱۔غاية المرام ۱/ ۹۴

۲۔ عوالی اللئالی ۴/ ۸۷، احقاق الحق ۶/ ۴۴۱ باختلاف يسير

۱۹۲ ۔ مَنْ خَذَلَ عَلِیًّا فَهُوَ مَخْذُوْلٌ

۹۸۱ ۔ عَنْ زَیْدِ بْنِ صَوْحَانَ، عَنْ حُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانِ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :عَلِیٌّ أَمِیْرُ الْبَرَرَةِ، وَقَاتِلُ الفَجَرَةِ، مَنْصُوْرٌ مَنْ نَصَرَهُ، مَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَهُ، أَلَا وَأَنَّ الْحَقَّ مَعَهُ(و -خ ل) یَتْبَعُهُ، أَلَا فَمِیْلُوْا مَعَهُ.(۱)

۹۸۲ ۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالْغَفَّارِ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَعَلِیًّا، اَللّٰهُمَّ أَکْرِمْ مَنْ أَکْرَمَ عَلِیًّا، أَللّٰهُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ عَلِیًّا.(۲)

جس نے حضرت علی علیہ السلام کی مدد نہ کی وہ ذلیل ہوگا

۹۸۱ ۔ زید بن صوحان نے حذیفہ بن یمان سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام نیک لوگوں کے حاکم اور برے لوگوں کے قاتل ہیں، جوان کی مدد کرے گا اس کی مدد ہوگی اور جو ان کی مدد سے ہاتھ اٹھائے گا وہ ذلیل ہوگا، جان لیں کہ حق ان کے پیچھے اور ان کے ساتھ ہے پس ہمیشہ انکے ساتھ رہیں۔

۹۸۲ ۔ قاسم بن عبدالغفار سے نقل ہوا ہے کہ میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: اے اللہ جو علی کی مدد کرتا ہے اس کی مدد کر، اے اللہ جو علی علیہ السلام کا احترام کرتا ہے اس کا احترام کر، اے اللہ جو علی علیہ السلام کی مدد سے ہاتھ اٹھائے اس کو ذلیل اور خوار کر۔

۱۔ اثبات الهداة ۲/ ۲۱۰، کشف الغمة ۱/ ۱۴۸ باختلاف فی سنده، احقاق الحق ۴/ ۲۳۷، عقبات الانوار ۱/ ۱۰۴ باختلاف فی موارد

۲۔ احقاق الحق ۷/ ۸۰

پانچواں حصّہ

حضرت علیؑ کی مظلومیت، وصیّت اور شہادت

۹۸۴۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم میرے بعد مظلوم ہو گے۔ جس نے تم پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے تمہارے ساتھ انصاف کیا اس نے مجھ سے انصاف کیا اور جس نے تمہارا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا اور جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۹۸۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے بعد میرے جانشین علی علیہ السلام پر ستم کیا گویا کہ اس نے میری نبوّت اور مجھ سے پہلے والے پیغمبروں کی نبوّت کا انکار کیا ہے۔

۹۸۶۔ علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! میرے بعد تم پر ظلم و ستم ہوگا افسوس ہے اس پر جو تم پر ظلم کرے اور تمہارے حق پر تجاوز کرے اور خوش نصیب ہے وہ جو تمہاری پیروی کرے اور تم سے قدم آگے بڑھانے کی جرأت نہ کرے۔

۱۹۴۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَبُثُّ هُمُومَهُ

۹۸۷۔ بِالْإِسْنَادِ عَنْ مِيثَمٍ قُدِّسَ سِرُّهُ قَالَ: أَصْحَرَ بِيْ مَوْلَايَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي قَدْ خَرَجَ مِنَ الْكُوفَةِ وَانْتَهَى إِلَى مَسْجِدِ جُعْفِيٍّ، تَوَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ وَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَلَمَّا سَلَّمَ وَسَبَّحَ بَسَطَ كَفَّيْهِ وَقَالَ: إِلٰهِيْ كَيْفَ أَدْعُوكَ وَقَدْ عَصَيْتُكَ "إِلَى آخِرِ الدُّعَاءِ"، ثُمَّ قَامَ وَخَرَجَ، فَاتَّبَعْتُهُ حَتّٰى خَرَجَ إِلَى الصَّحْرَاءِ وَخَطَّ لِيْ خَطَّةً وَقَالَ: إِيَّاكَ أَنْ تُجَاوِزَ هٰذِهِ الْخَطَّةَ، وَمَضَى عَنِّيْ وَكَانَتْ لَيْلَةً مُدْلَهِمَّةً، فَقُلْتُ: يَا نَفْسِيْ! أَسْلَمْتُ مَوْلَايَ وَلَهُ أَعْدَاءٌ كَثِيرَةٌ، أَيُّ عُذْرٍ يَكُونُ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ؟ وَاللّٰهِ لَأَقْفُوَنَّ أَثَرَهُ وَلَأَعْلَمَنَّ خَبَرَهُ وَإِنْ كُنْتُ قَدْ خَالَفْتُ أَمْرَهُ، وَجَعَلْتُ أَتْبَعُ أَثَرَهُ

فَوَجَدْتُهُ عَلَيهِ السَّلَامُ مُطَّلِعًا فِي الْبِئْرِ إِلَى نِصْفِهِ يُخَاطِبُ الْبِئْرَ وَالْبِئْرُ تُخَاطِبُهُ، فَحَسَّ بِي وَالْتَفَتَ عَلَيهِ السَّلَامُ وَقَالَ :مَنْ؟ قُلْتُ مِيثَمُ، قَالَ :يَا مِيثَمُ !أَلَمْ آمُرْكَ أَنْ لَا تَجَاوَزَ (لَا تَتَجَاوَزِ خ ل) الْخِطَّةَ؟ قُلْتُ :يَا مَوْلَايَ خَشِيتُ عَلَيْكَ مِنَ الْأَعْدَاءِ فَلَمْ يَصْبِرْ لِذٰلِكَ قَلْبِي ،فَقَالَ:أَسَمِعْتَ مِمَّا قُلْتُ شَيْئاً؟ قُلْتُ:لَا يَا مَوْلَايَ فَقَالَ :يَا مِيثَمُ!

وَفِي الصَّدْرِ لُبَانَاتٌ(١) إِذَا ضَاقَ لَهَا صَدْرِي
نَكَتُّ الْأَرْضَ بِالْكَفِّ وَأَبْدَيْتُ لَهَا سِرِّي
فَمَهْمَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ فَذَاكَ النَّبْتُ مِنْ بَذْرِي(٢)

حضرت علی علیہ السلام کا کنویں سے باتیں کرنا

۹۸۷۔ میثم سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا ایک رات میرے مولا امیر المومنین علیہ السلام کوفہ سے مجھے لے کر مسجد جُعفی پہنچے اور وہاں پر قبلہ کی طرف کھڑے ہو کر چار رکعت نماز ادا کی، سلام اور تسبیح کے بعد اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور عرض کی: اے خدا کس طرح تجھے پکاروں جب کہ میں نے تیری نافرمانی کی ہے، دُعا مکمل کرنے کے بعد مسجد سے باہر آئے، میں بھی حضرتؑ کے پیچھے چل پڑا، یہاں تک کہ حضرتؑ صحرا میں پہنچے، پس حضرتؑ نے میرے اردگرد ایک لکیر کھینچی اور فرمایا: ہرگز اس دائرہ سے باہر نہ نکلنا، اس کے بعد خود روانہ ہو گئے وہ رات بہت تاریک تھی، میں نے اپنے آپ سے کہا: میں نے اتنے سارے دشمن ہونے کے باوجود آپ کو اکیلا چھوڑ دیا، کیا میں خدا و پیغمبرؐ کے نزدیک معذور ہوں؟ خدا کی قسم ان کے پیچھے جاؤں گا اور ان کی حالت معلوم کروں گا اگرچہ ان کے حکم کی

۱۔ جمع اللبانة، الحاجة من غير فاقة بل همّة

۲۔ البحار ۴۰/ ۱۹۹، الفصول المائة ۵/ ۴۰۹

مخالفت کیوں نہ کی ہو، پس ان کے پیچھے روانہ ہوا میں نے دیکھا کہ حضرتؑ نے اپنے سر مبارک کو کنویں میں داخل کیا ہوا تھا اور کنویں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے اور کنواں بھی حضرتؑ سے باتیں کر رہا تھا، حضرتؑ متوجہّ ہو گئے کہ میں بھی ان کے پیچھے آیا ہوں، میری طرف نگاہ کی اور فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میثم ہوں۔ فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ اس دائرے کو عبور نہ کرنا؟ عرض کی اے میرے مولا آپؑ کے دشمنوں کے خوف کی وجہ سے میرے دل کو آرام نہیں تھا۔ فرمایا: آیا جو کچھ میں کہہ رہا تھا کوئی چیز تم نے سنی؟ عرض کی: نہیں اے میرے مولا فرمایا: اے میثم، میں اپنے سینے میں جو کیفیات محسوس کر رہا ہوں، زمین پر ایک گڑھا کھودوں گا اور اپنے راز اس سے بیان کروں گا اور زمین میں جو پودا اگے گا اس بیج سے ہے جو میں نے اس میں بویا ہے۔

اَلْفَصلُ الثَّانِی

فِی وَصِیَّةِ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ

۱۹۵ ـ مِنْ وَصَایَا عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ

۹۸۸ـ وَمِنْ وَصِیَّةٍ لَهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ:

لِلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ لَمَّا ضَرَبَهُ ابْنُ مُلْجِمٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ: أُوْصِیکُمَا بِتَقْوَی اللّٰهِ، وَأَنْ لَاتَبْغِیَا الدُّنْیَا وَإِنْ بَغَتْکُمَا، وَلَا تَأْسَفَا عَلٰی شَیْءٍ مِنْهَا زُوِیَ عَنْکُمَا، وَقُولَا بِالْحَقِّ، وَاعْمَلَا لِلْأَجْرِ، وَکُونَا لِلظَّالِمِ خَصْمًا، وَلِلْمَظْلُوْمِ عَوْنًا.

أُوصِیکُمَا وَجَمِیعَ وُلْدِی وَأَهْلِی وَمَنْ بَلَغَهُ کِتَابِی بِتَقْوَی اللّٰهِ، وَنَظْمِ أَمْرِکُمْ، وَصَلَاحِ ذَاتِ بَیْنِکُمْ، فَإِنِّی سَمِعْتُ جَدَّکُمَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: صَلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ أَفْضَلُ مِنْ عَامَّةِ الصَّلَاةِ وَالصِّیَامِ، اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِی الْأَیْتَامِ، فَلَا تَغِبُّوْا أَفْوَاهَهُمْ، وَلَا یَضِیْعُوْا بِحَضْرَتِکُمْ، وَاللّٰهَ اَللّٰهَ فِی جِیْرَانِکُمْ، فَإِنَّهُمْ وَصِیَّةُ نَبِیِّکُمْ، مَا زَالَ یُوْصِی بِهِمْ حَتّٰی ظَنَنَّا أَنَّهُ سَیُوَرِّثُهُمْ، وَاللّٰهَ اَللّٰهَ فِی الْقُرْآنِ لَا یَسْبِقُکُمْ بِالْعَمَلِ بِهٖ غَیْرُکُمْ.

وَاللّٰهَ اَللّٰهَ فِی الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا عَمُوْدُ دِیْنِکُمْ.

وَاللّٰهَ اَللّٰهَ فِی بَیْتِ رَبِّکُمْ، لَا تُخَلُّوْهُ مَا بَقِیْتُمْ، فَإِنَّهُ إِنْ تُرِکَ لَمْ تُنَاظَرُوْا.

وَاللّٰهَ اَللّٰهَ فِی الْجِهَادِ بِأَمْوَالِکُمْ وَأَنْفُسِکُمْ وَأَلْسِنَتِکُمْ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَلَیْکُمْ بِالتَّوَاصُلِ وَالتَّبَاذُلِ، وَإِیَّاکُمْ وَالتَّدَابُرَ وَالتَّقَاطُعَ، وَلَا تَتْرُکُوا الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیَ عَنِ الْمُنْکَرِ فَیُوَلّٰی عَلَیْکُمْ شِرَارُکُمْ، ثُمَّ تَدْعُوْنَ فَلَا یُسْتَجَابُ لَکُمْ، ثُمَّ قَالَ: یَا بَنِی عَبْدِ

الْمُطَّلِبِ ! لاَ أُلْفِيَنَّكُمْ تَخُوضُونَ دِمَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ خَوْضًا، تَقُوْلُوْنَ :قُتِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ . أَلَا لَا يُقْتَلَنَّ بِيْ إِلَّا قَاتِلِي.

أُنْظُرُوْا إِذَا أَنَا مِتُّ مِنْ ضَرْبَتِهِ هٰذِهِ فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً بِضَرْبَةٍ وَلَا يُمَثَّلُ بِالرَّجُلِ (لاتُمَثِّلُوْا خ ل الصالح) فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :إِيَّاكُمْ وَالْمُثْلَةَ وَلَوْ بِالْكَلْبِ الْعَقُوْرِ.(١)

دوسری فصل

حضرت علی علیہ السلام کی وصیت

علی علیہ السلام کی وصیتوں میں سے ایک وصیت

۹۸۸۔ جس وقت ابنِ مُلجم (لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے آپ ؑ کے سر پر تلوار سے ضرب لگائی تو حضرت ؑ نے امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام سے یہ وصیت کی: میں تمہیں تقویٰ خدا کی وصیت کرتا ہوں اور جو کچھ دنیا تم پر صدمہ وارد کرے توجہ نہ کرنا، اور جو کچھ تمہارے ہاتھ سے نکل گیا ہے اس پر غم نہ کرنا، حق بیان کرنا اور اجر کے لئے کام کرنا، ظالم کے دشمن اور مظلوم کے مددگار رہنا۔ میں تم دونوں اور تمام بیٹوں اور اپنے خاندان کو اور جس کے ہاتھ میں میرا وصیت نامہ پہنچے وصیت

١۔ نهج البلاغة فيض/ ٩٦٨، الصالح/ ٤٢١، روضة الواعظين / ١٣٦، تحف العقول / ١٣٥ باختلاف في موارد

کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا، اپنے معاملات درست اور آپس کے تعلقات سلجھائے رکھنا، کیونکہ میں نے تمہارے نانا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ "آپس کی کشیدگیوں کو مٹانا عام نماز روزے سے افضل ہے۔"

(دیکھو!) یتیموں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، ان کے کام و دہن کے لئے فاقہ کی نوبت نہ آئے اور تمہاری موجودگی میں وہ تباہ و برباد نہ ہو جائیں۔

اپنے ہمسائیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا کیونکہ ان کے بارے میں تمہارے پیغمبرؐ نے برابر ہدایت کی ہے اور آپ اس حد تک ان کے لئے سفارش فرماتے رہے کہ ہم لوگوں کو یہ گمان ہونے لگا کہ آپ انہیں بھی ورثہ دلائیں گے۔

قرآن کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، ایسا نہ ہو کہ دوسرے اس پر عمل کرنے میں تم پر سبقت لے جائیں۔

نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرنا کیونکہ وہ تمہارے دین کا ستون ہے۔

اپنے پروردگار کے گھر کے بارے میں اللہ سے ڈرنا، اسے جیتے جی خالی نہ چھوڑنا کیونکہ اگر یہ خالی چھوڑ دیا گیا تو پھر (عذاب سے) مہلت نہ پاؤ گے۔

جان، مال اور زبان سے راہ خدا میں جہاد کرنے کے بارے میں اللہ کو نہ بھولنا اور تم کو لازم ہے کہ آپس میں میل ملاپ رکھنا اور ایک دوسرے کی اعانت کرنا اور خبردار! ایک دوسرے کی طرف سے پیٹھ پھیرنے اور تعلقات توڑنے سے پرہیز کرنا، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے سے کبھی ہاتھ نہ اٹھانا ورنہ بدکردار تم پر مسلط ہو جائیں گے۔ پھر دعا مانگو گے تو قبول نہ ہوگی۔ پھر ارشاد فرمایا:

اے عبدالمطلب کے بیٹو! ایسا نہ ہونے پائے کہ تم "امیرالمومنین قتل ہو گئے، امیرالمومنین قتل ہو گئے" کے نعرے لگاتے ہوئے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنا شروع کر دو۔

دیکھو! میرے بدلے میں صرف میرا قاتل ہی قتل کیا جائے اور دیکھو! جب میں اس ضرب سے مر جاؤں تو اس ایک ضرب کے بدلے میں ایک ہی ضرب لگانا اور اس شخص کے ہاتھ پیر نہ کاٹنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو فرماتے سنا ہے کہ "خبردار! کسی کے بھی ہاتھ پیر نہ کاٹو، اگرچہ وہ باؤلا کتا ہی ہو"

۱۹۶۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ يُوصِي بِالرِّفْقِ بِقَاتِلِهِ

۹۸۹۔ بِالإِسْنَادِ، أَنَّ عَلِيّاً (عَلَيهِ السَّلَام) قَالَ فِي ابنِ مُلْجَمٍ بَعْدَ مَا ضَرَبَهُ: أَطْعِمُوهُ وَاسْقُوهُ وَأَحْسِنُوا أَسَارَهُ، فَإِنْ عِشْتُ فَأَنَا وَلِيُّ دَمِي، أَعْفُو إِنْ شِئْتُ وَإِنْ شِئْتُ اسْتَقَدْتُ، وَإِنْ مِتُّ فَقَتَلْتُمُوهُ فَلَا تُمَثِّلُوا.(۱)

۹۹۰۔ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ لِلْحَسَنِ :يَا حَسَنُ !أَبْصِرُوا ضَارِبِي، أَطْعِمُوهُ مِنْ طَعَامِي، وَاسْقُوهُ مِنْ شَرَابِي فَإِنْ أَنَا عِشْتُ فَأَنَا أَوْلَى بِحَقِّي وَإِنْ مِتُّ فَاضْرِبُوهُ ضَرْبَةً، وَلَا تُمَثِّلُوا بِهِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:إِيَّاكُمْ وَالْمُثْلَةَ وَلَوْ بِالْكَلْبِ الْعَقُورِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا اپنے قاتل کی تواضع کرنا

۹۸۹۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ابن مُلجَم کی ضربت لگنے کے بعد اس کے بارے میں اس طرح وصیت فرمائی: اس کو کھانا اور پانی دیں اور اس کی قید کو آسان کریں۔ اگر

۱۔ احقاق الحق ۸/ ۵۶۹

۲۔ الفصول المائة ۵/ ۴۹۰ بنقل از الفصول المهمة/ ۱۳۶

میں زندہ رہا تو اپنے خون کا خود مالک ہوں اگر چاہوں تو اسے بخش دوں اور اگر چاہوں تو قِصاص لوں اور اگر اس دنیا سے چل بسا اور تم نے اسے قتل کیا تو اس کو مُثلہ نہ کرنا۔

۹۹۰۔علی علیہ السلام نے اپنے بیٹے حسن علیہ السلام سے فرمایا: اے حسن علیہ السلام ! میرے قاتل کی آنکھوں پر پٹی نہ باندھو، اور اس کو میرے کھانے سے کھانا دے دو، اور جو پانی مجھے دیتے ہو اس کو بھی پلاؤ۔ اگر میں زندہ رہا تو اپنے حق کا فیصلہ خود کروں گا اور اگر میں چل بسا تو اسے ایک ضربت لگانا اور اس کی لاش کا مُثلہ نہ کرنا اس لیے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت ص نے فرمایا: مُثلہ کرنے سے پرہیز کرو اگرچہ وہ باؤلا کتا کیوں نہ ہو۔

اَلْفَصلُ الثَّالِثُ

فِیْ شَهَادَتِهٖ

۱۹۷۔بَشَارَةُ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ بِالشَّهَادَةِ

۱۹۹۱۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :یَا عَلِیُّ اِبْشِرْ بِالشَّهَادَةِ فَاِنَّکَ مَظْلُومٌ بَعْدِیْ وَمَقْتُولٌ فَقَالَ عَلِیٌّ:یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَذٰلِکَ فِیْ سَلَامَةٍ مِنْ دِیْنِیْ؟ قَالَ:فِیْ سَلَامَةٍ مِنْ دِیْنِکَ.(۱)

۱۹۹۲۔بِالْإِسْنَادِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْتَزَمَ عَلِیًّا وَقَبَّلَهُ وَهُوَ یَقُوْلُ:بِأَبِی الْوَحِیْدُ الشَّهِیْدُ.(۲)

تیسری فصل

حضرت علی علیہ السلام کی شہادت

حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو شہادت کی بشارت دی

۱۹۹۱۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تمہیں شہادت مبارک ہو، میرے بعد تم پر ظلم

۱۔غایة المرام ۱/۶۹۲

۲۔ المناقب للخوارزمی / ۶۵، احقاق الحق ۱۵/ ۶۰۰ باختلاف یسیر

ہوگا اور تمہیں قتل کیا جائے گا علی علیہ السلام نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آیا اس وقت میرا دین سالم ہے؟ فرمایا: ہاں تمہارا دین سالم ہے۔

۹۹۲۔ عائشہ سے نقل ہوا ہے اس نے کہا: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا علی علیہ السلام کو بغل میں لیا ہوا ہے بوسہ لے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: میرا باپ اس تنہا شہید پر قربان ہو جائے۔

۱۹۸ ۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلاَمُ لا يَهابُ الْمَوْتَ

۹۹۳ ۔ فِي حَدِيثٍ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلاَمُ :وَاللّٰهِ لابْنُ أَبِي طَالِبٍ (لَعَلِيٌّ خ ل) آنَسُ بِالْمَوْتِ مِنَ الطِّفْلِ بِثَدْيِ أُمِّهِ.(۱)

۹۹۴ ۔ عَنِ ابْنِ نَبَاتَةَ قَالَ :قُلْتُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلاَمُ :مَا مَنَعَكَ مِنَ الْخِضَابِ وَقَدِ اخْتَضَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ :أَنْتَظِرُ أَشْقَاهَا أَنْ يَخْضِبَ لِحْيَتِي مِنْ دَمِ رَأْسِي، بِعَهْدٍ مَعْهُودٍ أَخْبَرَنِي بِهِ حَبِيبِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام موت سے نہیں ڈرتے

۹۹۳۔ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت ؑ نے فرمایا: خدا کی قسم ابو طالب کا بیٹا اس بچّے سے زیادہ موت سے مانوس ہے جو بچّہ اپنی ماں کی چھاتی سے مانوس ہوتا ہے۔

۱۔ نہج البلاغۃ فیض / ۴۸ ، صبحی الصالح / ۵۲، احقاق الحق ۸ / ۳۲۱

۲۔ البحار ۴۱ / ۱۴۶

۹۹۴۔ابن نباتہ کہتے ہیں، میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے کہا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خضاب کیا کرتے تھے آپ خضاب کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: میں اس انتظار میں ہوں کہ اس امت کا بد بخت ترین انسان میرے سر کے خون سے میری ڈاڑھی کو خضاب کرے گا، یہ وہی وعدہ ہے جس کی مجھے میرے حبیب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے۔

۱۹۹۔فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

۹۹۵۔عَنِ الْقَنْدوزِيِّ (فِي يَنَابِيعِ الْمَوَدَّةِ) قَالَ:وَلَمَّا ضُرِبَ رَأْسُهُ الشَّرِيفُ بِالسَّيْفِ قَالَ:فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.(۱)

۹۹۶۔وَقَوْلُهُ لِلْحَسَنِ (عَلَيهِ السَّلاَمُ) لَمَّا ضَرَبَهُ ابْنُ مُلْجَمٍ :فُزْتُ وَاللّٰهِ، وَمَا يَرٰى أَبُوكَ سُوءً بَعْدَهٰذَا الْيَوْمِ.(۲)

ربِّ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا

۹۹۵۔قندوزی نے ینابیع المودہ میں روایت نقل کی ہے کہ جس وقت امیر المومنین علیہ السلام کے سر پر تلوار کی ضربت لگی فرمایا: ”ربِ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا“۔

۹۹۶۔جس وقت ابن ملجم نے امیر المومنین علیہ السلام کو ضربت لگائی، حضرت ؑ نے اپنے فرزند حسن علیہ السلام سے فرمایا: خدا کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔ آج کے بعد تمھارے والد کوئی بدی نہیں دیکھیں گے۔

۱۔ الفصول المائة ۳۸۵/۵

۲۔ المسترشد / ۳۶۷

۲۰۰ - ثَوابُ زِيارَةِ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ

۹۹۷ - عَنِ الصَّادِقِ عَنْ آبائِهِ عَلَيهِمُ السَّلامُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ قالَ: مَنْ زارَ عَلِيّاً بَعْدَ وَفاتِهِ فَلَهُ الْجَنَّةُ. (۱)

۹۹۸ - وَعَنِ الصَّادِقِ عَلَيهِ السَّلامُ: أَنَّ أَبْوابَ السَّماءِ لَتُفْتَحُ عِنْدَ دُعاءِ الزَّائِرِ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلامُ، فَلا تَكُنْ عَنِ الْخَيرِ نَوّاماً. (۲)

۹۹۹ - بِالْإِسْنادِ، عَنْ أَبِي شُعَيبٍ الْخُراسانِيِّ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضا عَلَيهِ السَّلامُ أَيُّما أَفْضَلُ زِيارَةُ قَبْرِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلامُ أَوْ زِيارَةُ الْحُسَينِ عَلَيهِ السَّلامُ؟ قالَ: إِنَّ الْحُسَينَ قُتِلَ مَكْرُوباً فَحَقِيقٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَلَّا يَأْتِيَهُ مَكْرُوبٌ إِلَّا فَرَّجَ اللّٰهُ كَرْبَهُ، وَفَضْلُ زِيارَةِ قَبْرِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلامُ عَلىٰ زِيارَةِ الْحُسَينِ كَفَضْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْحُسَينِ عَلَيهِمَا السَّلامُ.... (۳)

۱۰۰۰ - بِالْإِسْنادِ، عَنِ الْحُسَينِ بْنِ إِسْماعِيلَ الصَّيمَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلامُ قالَ: مَنْ زارَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلامُ ماشِياً كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَجَّةً وَعُمْرَةً، فَإِنْ رَجَعَ ماشِياً كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَجَّتَينِ وَ عُمْرَتَينِ. (۴)

---

۱ - الوسائل ۱۰/۲۹۶، جامع الأخبار/۷۴ باختلاف یسیر، تهذیب الاحکام ۶/۲۱ فی حدیث، مستدرک الوسائل ۱۰/۲۱۲

۲ - الوسائل ۱۰/۲۹۶، جامع الأخبار/۷۴، خصائص الائمه/۴۰ زیادة، مستدرک الوسائل ۲/۲۱۲، تهذیب الاحکام ۶/۲۳ باختلاف فی موارد

۳ - الوسائل ۱۰/۲۹۷

۴ - الوسائل ۱۰/۲۹۶، تهذیب الاحکام ۶/۲۰، الوافی ۱۴/۱۴۰۴، الغارات ۱/۸۵۴

حضرت علی علیہ السلام کی زیارت کا ثواب

۹۹۷۔امام صادق علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے انہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کی زیارت کرے گا بہشت اس کے لیے ہوگی۔

۹۹۸۔امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: جس وقت امیر المؤمنین علیہ السلام کا زائر دعا کرتا ہے، آسمان کے دروازے اس کے لیے کھل جاتے ہیں اس لیے اس فضیلت کو سمجھنے کے لیے خواب میں نہ رہو۔

۹۹۹۔ابوشعیب خراسانی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے عرض کی: آیا امیر المؤمنین علیہ السلام کی قبر کی زیارت بہتر ہے یا امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت؟ فرمایا: حسین علیہ السلام غم اور اندوہ کی حالت میں شہید ہوئے اور خدائے بزرگ پر مناسب ہے کہ ہر غمگین جو اُن کی زیارت کے لیے جاتا ہے اس کے غم کو دور کرے امیر المؤمنین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی فضیلت امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت پر اس طرح ہے جیسے امیر المؤمنین علیہ السلام کی فضیلت امام حسین علیہ السلام پر ہے۔

۱۰۰۰۔حسین بن اسماعیل صمیری نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: جس نے امیر المؤمنین علیہ السلام کی پیدل زیارت کی خداوند اس کے ہر قدم کے بدلے میں جو وہ اٹھائے گا ایک حج اور عمرہ کا ثواب اس کے لیے لکھے گا اور اگر پیدل واپس لوٹا، خداوند ہر قدم کے بدلے میں دو حج اور دو عمرہ کا ثواب اس کے لیے لکھے گا۔

۲۰۱۔ تَارِيْخ وَمَحَلّ اسْتِشْهَادِهٖ

م -وَقُبِضَ (صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) قَتِيْلاً بِالْكُوفَةِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ لِتِسْعِ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ أَرْبَعِينَ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَلَهُ يَوْمَئِذٍ ثَلاثٌ وَسِتُّونَ سَنَةً، (وَقَبْرُهُ بِالْغَرِى مِنْ نَجَفِ الْكُوفَةِ وَقَاتِلُهُ عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنِ مُلْجَمٍ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ).(۱)

إِعْلَمْ أَنَّ وَفَاةَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَتْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ لَيْلَةَ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ أَرْبَعِينَ مِنَ الْهِجْرَةِ قَتِيْلاً بِالسَّيْفِ قَتَلَهُ ابْنُ مُلْجَمٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ لَيْلَةَ تِسْعَ عَشْرَةَ فِيْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ، وَكَانَتْ سَنَةُ يَوْمِ وَفَاتِهٖ ثَلاثًا وَسِتِّيْنَ سَنَةً.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی جائے شہادت اور تاریخ شہادت

م۔ جامع الاخبار میں نقل ہوا ہے کہ حضرتؑ جمعہ کی رات جب کہ ماہ رمضان کے ختم ہونے سے نو دن باقی تھے اور چالیس ہجری تھی کوفہ کے شہر میں شہادت کے رتبہ پر فائز ہوئے، شہادت کے وقت حضرتؑ کی عمر مبارک ۶۳ سال تھی ان کی قبر نجف اشرف میں ہے اور ان کا قاتل عبدالرحمٰن ابن مُلجَم تھا کہ خدا کی اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اس پر۔

ارشاد (شیخ مفیدؒ) اور دوسری تاریخی کتابوں میں آیا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی

۱۔ جامع الأخبار/ ۷۴، تهذیب الاحکام ۶/ ۱۹

۲۔ روضة الواعظین ۱/ ۱۳۲ والارشاد للمفید/ ۲ ۱ باختلاف فی موارد

شہادت شب جمعہ، ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ کی رات کو واقع ہوئی ہے۔ ابنِ ملجم لعنۃُ اللہِ علیہ کی تلوار کے وار سے ۱۹ رمضان کی رات کو آپ علیہ السلام کی پیشانی مبارک زخمی ہوگئی اور اسی زخم کی وجہ سے شہید ہوگئے اور شہادت کے وقت آپ کی عمر مبارک ۶۳ سال تھی۔

در کعبہ شد پدید و در محراب شد شہید
نازم بہ حسن مطلع و حسن ختام تو

ان تمام احادیث مبارکہ کا جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے بیان ہوئی ہیں خلاصہ یہ ہے، پیغام یہ ہے کہ

میرے بعد حضرت علی علیہ السلام اس امت کے ولی ہیں۔ ان کی ولایت کا مطلب یہ ہے کہ ان کی اطاعت واجب ہے۔ ان کا ہر حکم ماننا ضروری ہے۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی حیات مبارکہ میں گاہے گاہے امت کو حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت اور منزلت سمجھاتے رہے۔

جس طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کے مقام و مرتبے کو جانتے اور پہچانتے تھے اسی طرح حضرت علی علیہ السلام بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام و مرتبے کو جانتے پہچانتے تھے۔ آپ نے فرمایا ہے:

وَاقْتَدُوْا بِهَدْيِ نَبِيِّكُمْ فَإِنَّهُ أَفْضَلُ الْهَدْيِ وَاسْتَنُّوْا بِسُنَّتِهِ فَإِنَّهَا أَهْدَى السُّنَنِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرو کہ وہ بہترین سیرت ہے اور ان کی سنت پر چلو کہ وہ سب طریقوں سے بڑھ کر ہدایت کرنے والی ہے۔ (نہج البلاغہ)

فهرست منابع و مآخذ

مآخذ و مدارک خاصّه

مآخذ و مدارک عامّه

شیعہ منابع

قرآن مجید

اثبات الہداۃ ج۱،۲،۳، محدّث محمد بن الحسن الحرّ العاملی، مطبعہ علمیہ، قم۔

الاثناعشریۃ فی المواعظ العددیۃ، سید محمد حسینی عاملی از علمائی قرن ۱۱ھ۔

الاحتجاج، ابومنصور احمد بن علی طبری، مؤسسۃ النعمان، بیروت، لبنان۔

احقاق الحق و ملحقات الاحقاق، ج ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، و ۲۱ قاضی نور اللہ حسینی مرعشی، انتشارات کتابخانہ آیت اللہ مرعشی نجفی۔

الاختصاص، ابی عبداللہ محمد بن محمد البغدادی ملقب بہ شیخ مفید، انتشارات بصیرتی، قم۔

الارشاد، محمد بن محمد بن البغدادی ملقب بہ شیخ مفید، انتشارات بصیرتی، قم۔

ارشاد القلوب، ابی محمد الحسن بن محمد الدیلمی، مؤسسۃ الاعلمی، بیروت، لبنان۔

أسرار الشہادۃ، آخوند ملاّ آقا مشہور بہ فاضل دربندی، انتشارات اعلمی، تہران۔

أعلام الدین، ابی محمد الحسن بن ابی الحسن محمد الدیلمی، مؤسسہ آل البیت علیہم السلام، قم۔

أعلام الوریٰ، امین الاسلام ابوعلی طبرسی، دار المعرفۃ، بیروت، لبنان۔

الامالی، محمد بن علی بن بابویہ قمی مشہور بہ صدوق (رہ)، مؤسسۃ اعلمی، بیروت، لبنان۔

الامالی، شیخ طوسی، مکتبۃ الداوری، قم۔

الامالی، شیخ مفید، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ مدرسین۔

انوار الہدایۃ، شیخ محدث حسن بن علی یزدی، مطبعۃ النعمان، نجف۔

بحار الانوار، ج ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۳۵، ۳۶،

۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۶۰، ۷۰، ۷۲، ۷۴، ۷۷، ۹۲، ۱۰۴، علامہ محمد باقر مجلسی، مؤسسۃ الوفاء، بیروت، لبنان۔

بشارۃ المصطفیٰ، ابوجعفر محمد بن محمد طبری چاپخانہ حیدریہ، نجف۔

بصائر الدرجات، محمد بن حسن صفار، متوفی سنہ ۲۹۰۔

بلد الامین، علامہ شیخ ابراہیم کفعمی۔

بہج الصّباغۃ فی شرح نہج البلاغۃ، ج ۱، ۴ و ۷، شیخ محمد تقی تُستری، انتشارات بنیاد نہج البلاغۃ۔

تحف العقول، ابی محمد الحسن بن علی بن شُعبۃ الحرّانی، کتابفروشی بصیری۔

تذکرۃ الخواص، علامہ سبط ابن جوزی، مؤسسہ اہل البیت علیہم السلام، بیروت۔

تفسیر روح الجنان، ابوالفتوح رازی، کتابفروشی اسلامیہ تہران۔

تفسیر عیاشی، ج ۱ و ۲، ابونضر محمد بن مسعود سمرقندی، کتابفروشی علمیہ اسلامیہ تہران۔

تفسیر فرات، فرات بن ابراہیم بن فرات الکوفی، چاپخانہ حیدریہ نجف۔

تفسیر مجمع البیان، ابوعلی فضل بن حسن طبرسی، بیروت، لبنان۔

تہذیب الاحکام، ج ۶، شیخ طوسی، دار التعاریف، بیروت، لبنان۔

تفسیر نور الثقلین، ج ۱، ۲ و ۵، شیخ عبد علی بن جمعہ، چاپخانہ علمیہ، قم۔

الثاقب فی المناقب، عماد الدین ابی جعفر محمد بن علی طوسی، مؤسسہ انصاریان، قم۔

ثواب الاعمال وعقاب الاعمال، محمد بن علی بن بابویہ قمی، چاپخانہ صدوق، تہران۔

جامع احادیث الشیعہ، ج ۷، ۱۳، و ۱۶، جمع آوری بحکم حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ بروجردی۔

جامع الاحادیث، ابومحمد جعفر بن احمد بن علی قمی، مؤسسہ طبع ونشر آستان قدس رضوی۔

جامع الاخبار، شیخ محمد بن محمد سبزواری، مؤسسہ آل البیت، قم.

الحِکَم الزاہرۃ، ج ۱ و ۲، علی رضا صابری یزدی، ج ۱، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ مدرّسین، ج ۲، انتشارات دفتر تبلیغات اسلامی، قم.

حِلیۃ الابرار، ج ۱ و ۲، علاّمہ سیّد ہاشم بحرانی، دار الکتب علمیہ، قم.

کتاب الخصال، محمّد بن علی بن بابویہ قمی مشہور بہ صدوق، دار التعارف للمطبوعات، بیروت، لبنان.

خصائص الائمہ علیہم السلام، الشریف الرضی البغدادی، بنیاد پژوہشہای علمی آستان قدس رضوی.

روضۃ المتقین، ج ۴، ۵ و ۱۳، تألیف: علاّمہ محمد تقی مجلسی، بنیاد فرہنگی کوشانپوری.

روضۃ الواعظین، محمد بن فتال نیشاپوری، انتشارات رضی، قم.

کتاب سُلَیم بن قیس، سلیم بن قیس ہلالی عامری، دار الکتب الاسلامیہ.

سفینۃ البحار، ج ۱، ۳ و ۸، محدث حاج شیخ عبّاس قمی، دار الاسوۃ للطباعۃ والنشر.

الطّرائف، رضی الدین ابی القاسم علی بن موسیٰ بن طاؤس، مطبعہ خیّام، قم.

عبقات الانوار، ج ۱ و ۲، میر سیّد حامد حسین موسوی ہندی، مطبوعہ حبل المتین.

عُدّۃ الداعی، احمد بن فہد حلّی، انتشارات وجدانی، قم.

علل الشرایع، محمد بن علی بن بابویہ قمی، احیاء التراث العربی.

عوالی اللئالی، ج ۱ و ۴، شیخ محمد بن علی احسائی، چاپخانہ سید الشہداء، قم.

عیون اخبار الرضا علیہ السلام، محمد بن علی بن بابویہ قمی، دار العلم، قم.

الغارات، ابی اسحٰق ابراہیم بن محمد ثقفی الکوفی، انتشارات آثار ملیّ.

غایۃ المرام، محدث سیّد ہاشم حسینی بحرانی، طبع جدید وقدیم.

غرر الحکم، عبد الواحد آمدی، ترجمہ محمد علی انصاری.

الغدیر موسوعہ، عبد الحسین احمد امینی نجفی، دار الکتب العربی، بیروت، لبنان.

الفصول المہمۃ، محمد بن الحسن الحرّ العاملی، انتشارات بصیرتی، قم.

الفضائل، ابی الفضل سدید الدین شاذان بن جبرئیل قمی، منشورات الرضی، قم.

فضائل الخمسۃ من الصحاح الستۃ، ج۱، ۲ و۳، علامہ سیّد مرتضی حسینی فیروز آبادی، مؤسسۃ الاعلمی، بیروت.

الکافی (اصول، فروع وروضہ)، ج۸۱، ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی.

کشف الغمۃ، علی بن عیسیٰ اربلی، چاپخانہ علمیہ، قم.

کشف الیقین، الحسن بن یوسف بن المطہر الحلّی، مؤسسۃ الطباعۃ والنشر التابعۃ لوزارۃ الثقافۃ والارشاد الاسلامی.

کمال الدّین وتمام النعمہ، محمد بن بابویہ قمی، دار الکتب الاسلامیہ، تہران.

کنز الفوائد، ابی الفتح محمد بن علی کراجکی، انتشارات مصطفوی، قم.

مائۃ منقبۃ، ابی الحسن محمد بن احمد بن القمی، المطبعۃ الصدر، قم.

المحاسن، ابو جعفر احمد بن محمد برقی، دار الکتب الاسلامیہ تہران.

المحجۃ البیضاء، ج۱، ۲، ۴، ۶ و۸، ملا محمد محسن فیض کاشانی، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ مدرّسین قم.

مجموعہ ورّام، ورّام بن ابی فراس اشتری، دار صعب، دار التعارف، بیروت، لبنان۔

مراجعات، سید عبدالحسین شرف الدین الموسوی، دار الصادق للمطبوعات، بیروت۔

مسترشد، علاّمہ حافظ محمد بن طبری، مؤسسہ اسلامی کوشانپور۔

مستدرک الوسائل، ج ۶، ۱۱، ۱۲، حاج میرزا حسین نوری، مؤسسہ آل البیت، بیروت۔

مشکاۃ الانوار، ابوالفضل علی طبرسی، چاپخانہ حیدریہ، نجف۔

مصابیح الانوار، ج ۱ و ۲، سید عبداللہ شبر، انتشارات بصیرتی، قم۔

مصباح المتہجدین، ابی جعفر محمد بن حسن طوسی۔

معانی الاخبار، محمد بن علی بن بابویہ قمی، چاپخانہ حیدری۔

مناقب آل ابیطالب، ج ۲ و ۳، ابی جعفر رشید الدین شہراشوب، انتشارات علاّمہ، قم۔

من لایحضرہ الفقیہ، ۱، ۲، ۳ و ۴، محمد بن علی بن بابویہ قمی، انتشارات اسلامی، وابستہ بہ جامعہ مدرّسین قم۔

نہج البلاغہ، صبحی صالح و ترجمہ فیض الاسلام۔

نہج السعادۃ فی مستدرک نہج البلاغۃ، ج ۱ و ۴، شیخ محمد باقر محمودی، مؤسسۃ المحمودی۔

الوافی (طبع جدید)، ج ۱۴، محدث محمد محسن فیض کاشانی۔

وسائل الشیعہ، ج ۲، ۳، ۱۰، ۱۱۔۱۳ و ۱۸ محدث علاّمہ شیخ محمد بن الحسن الحر العاملی، احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان۔

الیقین باختصاص مولانا علی علیہ السلام بامرۃ المؤمنین، سید رضی الدین علی بن طاؤس حلی، مؤسسۃ دار الکتب الجزائری، قم۔

سنی منابع

الامام علی بن ابیطالب علیہ السلام من تاریخ مدینۃ دمشق، ج ۱ و ۲، حافظ ابی القاسم علی بن الحسن الشافعی معروف بہ ابن عساکر، مؤسسۃ المحمودی، بیروت.

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج ۳، ابی عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبرّ، دار نہضۃ، مصر.

التاج الجامع للاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ، ج ۳، شیخ منصور علی ناصف، انتشارات عیسی البابی حلبی، مصر.

تاریخ بغداد، ج ۱و ۱۴، امام حافظ ابوبکر خطیب بغدادی، دار الکتب العلمیہ، بیروت.

تیسیر المطالب، سید یحیی بن الحسین، متصدی طبع شیخ احمد شیرازی [۱۳۲۲].

جامع الأحادیث، ج ۷، ۱۰ و ۱۶، حافظ جلال الدین سیوطی، دار الفکر للطباعۃ والنشر، بیروت.

جواہر المطالب فی مناقب الامام علی بن ابی طالب علیہ السلام، شمس الدین ابی البرکات الشافعی، مجمع احیاء الثقافۃ الاسلامیہ، قم.

حِلیۃ الاولیاء، حافظ ابی نُعیم اصفہانی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت.

خصائص امیر المؤمنین علیہ السلام، امام حافظ ابو عبد الرحمان نَسائی، مکتبۃ نینوا، تہران.

ذخائر العقبیٰ، محب الدین احمد بن عبداللہ طبری، دار المعرفۃ، بیروت.

سنن ابن ماجہ، ج ۱، حافظ ابی عبداللہ محمد بن یزید قزوینی، دار الفکر، بیروت. الشہاب، قاضی ابو عبداللہ محمد بن سلامۃ القضاعی، متصدی طبع شیخ احمد شیرازی (۱۳۲۲)

صحیح البخاری، ج ۳، امام حافظ ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، المکتبۃ العصریۃ.
عارضۃ الاحوزی بشرح صحیح الترمذی، ج ۱۳، امام حافظ ابن العربی المالکی، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان.
صحیح مسلم بشرح النووی، ج ۲ و ۱۵، امام مسلم و امام نووی، داراحیاء التراث العربی، بیروت لبنان.
فرائد السمطین، ج ۱ و ۲، ابراہیم بن محمد الجوینی الخراسانی، مؤسسۃ المحمودی للطباعۃ والنشر، بیروت، لبنان.
کنز العمال، ج ۱۱ و ۱۳، علامہ علاء الدین علی متقی الہندی، موسسۃ الرسالہ بیروت، لبنان.
المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، امام حافظ ابی عبداللہ حاکم نیشابوری.
مسند احمد بن حنبل (۹ جلدی)، ج ۱، ۴ و ۵، امام احمد بن حنبل، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان.
مناقب علی بن ابیطالب، ابن مغازلی، چاپخانہ اسلامیہ، تہران.
المناقب، موفق بن احمد خوارزمی، انتشارات اسلامی، وابستہ بہ جامعہ مدرّسین.
نور الابصار، شیخ مؤمن بن حسن مؤمن شَبلَنجی، دار الفکر، بیروت.
ینابیع المودّۃ، سلیمان بن ابراہیم قندوزی، انتشارات بصیرتی قم.

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پا کستان

۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنی

DvD Version

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABEEL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.co.cc
sabeelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL USE